

مشکوٰۃ المصابیح

جلد پنجم

تحقیق و نظر ثانی

فَاضِلُ إِسْلَامِيكَ يُؤَهِّزُ رِسْمِيَّ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ

مکتبہ امیر محمد علی شاہ



قَالَ اللَّهُ تَبَّ عَلَى

وَمَا أَتَيْكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

”اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دین وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے رک جائیا کرو“  
(سُورَةُ الْحَشْرِ ٧)

# مَشْكُوتُ الْمَصْبُحِ

لِلشَّيْخِ الْأَمِينِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْقَبْرِ بْنِ الْوَيْلِيِّ

جِلْد پَنْجَم

تَرْجِمَهُ وَتَشْرِيحَهُ

مولانا محمد صادق خلیل اللہ

مُحَقِّقٌ وَنَظَرَانِ

مُطَابَقَاتُ مَجْمُوعَاتِ الْأَوَّلِ

فَاسَلْ سَلَامَكَ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ لِلْمُؤْتَمِرِينَ

وَلِجَدِّ تَقْسِيمِ كَارِ

نَاشِرُ

إِدَارَةُ التَّجَمُّعِ وَالْحَالِفِ

مَكْتَبَةُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ

رَحْمَةُ آبَاد (حَامِي آبَاد) مِينَل آبَاد، پَکِستَان

پَکِستَان، حِجْوَ طَنِ، ضِلَعِ رَايَه وَنَال

24309

سب رس



مکتبۃ المصاحف	نام کتاب
شیخ ولی الدین الدین الخطیب البکریری رحمہ اللہ	تالیف
استاذ العلماء مولانا محمد صادق بیگلر رحمہ اللہ	ترجمہ و تشریح
حافظ ناصر محمود انور	نظر ثانی
عبدالرحمان عابد	طابع
موٹروے پر مندرجہ	مطبع
جنوری 2005ء	طبع اول
600	تعداد
مکتبۃ المصاحف	ناشر
1- روڈ	قیمت
16091	

مکتبہ اسلامیہ  
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور  
Ph.: 0092-042-7244973

دارالکتب افینہ شیش محل روڈ لاہور  
Ph.: 0092-042-7237184  
7230271- 7213032

اسٹاکسٹ

ملنے کے پتے

اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 \* مکتبہ قدوسیہ رحمن مارکیٹ - غزنی سٹریٹ -  
نعمانی کتب خانہ غزنی سٹریٹ فون: 7321865 \* محمدی پبلشنگ ہاؤس الفضل مارکیٹ  
دارالفرقان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور فون 042-7231602 \* حدیفہ اکیڈمی الفضل مارکیٹ

اردو بازار  
لاہور

مکتبہ اسلامیہ - بیرون امین پور بازار بال تقابل شیل پٹرول پمپ \* رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار  
مکتبہ اہل حدیث، بال تقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار \* ملک سنز - کارخانہ بازار

نیشنل آباد

دانی کتاب گھر اردو بازار 233089 \* مدینہ کتاب گھر اردو بازار \* مکتبہ نعمانیہ اردو بازار

کوچر انوالہ

فاردی کتب خانہ بیرون پور ہر گیت 541809 \* مکتبہ دارالاسلام سنگھیا نوالی مسجد قحانہ پور ہر گیت 541229

ملتان

مکتبہ تفہیم السنہ شیربانی ٹاؤن - غازی روڈ 528621

اوکاڑہ

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار نزد پانی والی نیکی مسجد مفتی ضیاء مہدی

چیچہ وطنی

## فہرست عنوانات (جلد پنجم)

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
	[کِتَابُ الْفَضَائِلِ]	
	سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل	۱
۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ اور صفات مبارکہ	۲
۳۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات اور اخلاق	۳
۴۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آغازِ وحی	۴
۵۲	نبوت کی علامات	۵
۶۶	اسراء اور معراج کا بیان	۶
۷۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات	۷
۱۲۴	کرامات کے بارے میں	۸
۱۳۱	تکہ مکرمہ سے صحابہ کرامؓ کی ہجرت اور آپؐ کی وفات	۹
۱۴۴	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث وغیرہ	۱۰
	[کِتَابُ الْمَنَاقِبِ وَالْفَضَائِلِ]	
۱۴۷	قریش کے فضائل اور قبائل کا تذکرہ	۱۱
۱۵۸	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے فضائل	۱۲
۱۶۳	ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل	۱۳
۱۷۱	عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل	۱۴



نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۵	عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل	۱۵
۱۹	ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے فضائل	۱۹
۲۱۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے فضائل	۱۷
۲۳۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے فضائل	۱۸
۲۳۸	مختلف صحابہ کرام کے فضائل	۱۹
۲۶۴	جنگِ بدر میں شریک صحابہ کرام کے اسمائے گزرا	۲۰
۲۶۶	بہمن، شام اور اولیں قرنی کے بارے میں	۲۱
۲۷۲	اہل بیت مسلمہ کے ثواب کے بارے میں	۲۲
۲۷۹	فہرست آیات (جلد پنجم)	۲۳
الفہارس العامة		
۲۸۱	الفہارس العامة	۲۴
۲۸۳	فہرست الاعلام	۲۵
۳۱۵	فہرست الاحادیث القویہ	۲۶
۳۹۹	فہرست الاحادیث للعلمیہ	۲۷
۴۱۳	فہرست الادا امر	۲۸
۴۱۵	فہرست النواہی	۲۹
۴۱۹	فہرست الآثار	۳۰
۴۲۵	فہرست الاحادیث القدسیہ	۳۱
۴۲۷	فہرست کتابیات	۳۲





اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ

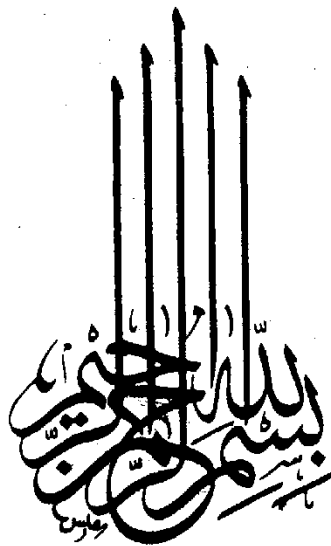
إِنَّكَ لَمُنْكَرٌ مَبْجُودٌ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ لَمُنْكَرٌ مَبْجُودٌ







## کِتَابُ الْفَضَائِلِ

### بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

#### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۷۳۹- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قُرْنَا قَقْرْنَا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

#### پہلی فصل

۵۷۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے بنی آدم کے ہر دور کے بہترین زمانے میں (پشت در پشت) نکل کر بھیجا گیا تھا، حتیٰ کہ میں اس موجودہ زمانہ میں (پیدا) ہوا (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب شروع سے آپ کی پیدائش تک نہایت معزز و محترم افراد پر مشتمل تھا۔ آپ کے آباء و اجداد جو اپنے وقت کے انتہائی معزز اور صاحبِ فضل لوگ تھے، آپ ان کی پشت در پشت نکل ہوئے آپ اس زمانے میں تشریف لائے جو ”خیر القرن“ کہلایا۔ (واللہ اعلم)

۵۷۴۰- (۲) وَهْنُ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْفَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كَنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كَنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشِ بْنِ هَاشِمٍ بَنِي هَاشِمٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وفی روایۃ للترمذی: «إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ بَنِي كَنَانَةَ».



۵۷۴۰: وَاجِدُ بْنُ أَسْتَحْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَان كَرْتِے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے 'بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا' قریش کو کنانہ سے منتخب کیا، بنو ہاشم کو قریش سے منتخب کیا اور مجھے بنو ہاشم سے منتخب کیا (مسلم)

ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کو منتخب کیا۔

وضاحت: آپؐ کا نسب تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہے، حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیٹے قیدار کی اولاد میں سے ایک شخص کا نام عدنان تھا، انہی کی اولاد سے آگے چل کر آپؐ پیدا ہوئے۔ آپؐ کا مکمل نسب نامہ درج ذیل ہے۔

ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن حاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مؤبہ بن كعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزيمة بن مدركة بن الياس بن نضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

(سیرت ابن ہشام، مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۳۵)

۵۷۴۱- (۳) وَهَذَا ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سرور ہوں گا اور میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کھلے گی نیز سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی (مسلم)

۵۷۴۲- (۴) وَهَذَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا - يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَفْرُغُ بَابَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن پیغمبروں میں سے جس پیغمبر کے ماننے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی، وہ میں ہوں گا اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جو جنت کے دروازے کو کھٹکائے گا (مسلم)

۵۷۴۳- (۵) وَهَذَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَبْنَى بَابِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاسْتَفِجْ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ: بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں قیامت کے دن جنت کے دروازے کے پاس آؤں گا اور اس کو کھلاؤں گا تو (جنت کا) دربان فرشتہ پوچھے گا کہ آپ کون ہیں؟



میں جواب دوں گا کہ مہربانوں۔ وہ کہے گا مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے میں کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔  
(مسلم)

۵۷۴۴ - (۶) وَهَنَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يَصْذَقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صَدَّقْتُ، وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صَدَّقَهُ مِنْ أَمْتِهِ الْأَرْجُلُ وَاحِدٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں سب سے پہلے (کتابگاروں کے لیے) شفاعت کرنے والا میں ہوں گا۔ پیغمبروں میں سے کسی پیغمبر کی اس قدر تصدیق نہیں کی گئی جس قدر میری تصدیق کی گئی ہے جبکہ پیغمبروں میں ایک پیغمبر ایسے بھی گزرے ہیں جن کی تصدیق ان کی امت میں سے صرف ایک شخص نے کی تھی (مسلم)

۵۷۴۵ - (۷) وَهَنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرِ أَحْسَنَ بُيْتَانَهُ تَرُكُ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبَنَةٍ، فَطَافَ بِهِ النَّظَّارُ، يَتَمَجُّبُونَ مِنْ حُسْنِ بُيْتَانِهِ، إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبَنَةِ، فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبَنَةِ، خَتَمَ بِي الْبُنْيَانُ وَخَتَمَ بِي الرُّسُلُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَأَنَا اللَّبَنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس محل کی مانند ہے جس کی عمارت نہایت شاندار بنی ہوئی ہے لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑی گئی ہے، دیکھنے والوں نے اسے محوم پھر کر دیکھا وہ ایک اینٹ کے برابر خالی جگہ کے علاوہ عمارت کی خوبصورتی پر متوجہ تھے۔ پس میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پُر کر دیا یہ عمارت میری وجہ سے مکمل ہوئی اور پیغمبروں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ میں ہی وہ (آخری) اینٹ ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں (بخاری، مسلم)

۵۷۴۶ - (۸) وَهَنَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا يَمْلِكُهُ آمَنَ عَلَيْهِ النَّاسُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُعْطِيَ وَخِيًّا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ، وَارْجُوا أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیغمبروں میں سے ہر پیغمبر کو معجزات میں سے صرف اس قدر حصہ دیا گیا ہے کہ جس پر انسان ایمان لاسکے اور مجھے جو معجزہ عطا کیا گیا ہے وہ وحی (کلام الہی) ہے جسے اللہ تعالیٰ نے میری جانب بھیجا ہے پس (اسی کی وجہ سے) میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے ماننے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی (بخاری، مسلم)

۵۷۴۷ - (۹) وَهَنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُعْطِيتُ خَمْسًا



لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي : نُصِرْتُ بِالرَّغْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا  
فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي؛  
وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً. مُتَّفَقٌ  
عَلَيْهِ.

۵۷۴۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی فضیلتیں  
عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو عطا نہیں کی گئیں (پہلی فضیلت) مجھے اس رعب کے ذریعے نصرت عطا  
ہوئی جو ایک ماہ کی مسافت کی دوری سے (دشمن پر) اثر انداز ہوتا ہے (دوسری فضیلت) میرے لئے تمام زمین مسجد  
اور ”پاک کر دینے والی“ بنا دی گئی ہے یعنی اگر پانی دستیاب نہ ہو تو قہم کر لیا جائے تاکہ میری امت میں سے ہر  
مفلس، جہاں نماز کا وقت پائے نماز پڑھ لے (تیسری فضیلت یہ ہے کہ) میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا  
ہے جو مجھ سے پہلے کسی (پیغمبر) کے لئے جائز نہ تھا (چوتھی فضیلت یہ ہے کہ) مجھے شفاعت (عظمیٰ) عطا کی گئی ہے  
اور (پانچویں فضیلت یہ ہے کہ) مجھ سے پہلے) ہر نبی کو خاص طور پر صرف اپنی ہی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا  
جب کہ میں تمام لوگوں کی جانب (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہوں (بخاری، مسلم)

۵۷۴۸- (۱۰) وَهَذَا أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فُضِّلْتُ  
عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرَّغْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ،  
وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ». رَوَاهُ  
مُسْلِمٌ.

۵۷۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھ خاص چیزوں  
کے ساتھ (دوسرے انبیاء پر) فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلمات عطا ہوئے، مجھے رعب کے ذریعہ نصرت عطا  
ہوئی، میرے لئے غنیمتیں حلال قرار دی گئیں، میرے لئے ساری زمین کو مسجد اور ”پاک کرنے والی“ قرار دیا گیا  
مجھے تمام مخلوق کی جانب (رسول بنا کر) بھیجا گیا اور میںوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا یعنی مجھے آخری نبی بنا کر بھیجا گیا۔  
(مسلم)

۵۷۴۹- (۱۱) وَهَذَا مَا رَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ  
بِالرَّغْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُؤْتِيْتُ بِمِفْتَاحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي». مُتَّفَقٌ  
عَلَيْهِ.

۵۷۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جامع کلمات کے  
ساتھ بھیجا گیا، مجھے رعب کے ذریعے نصرت عطا کی گئی اور میں سویا ہوا تھا، میں نے (خواب) دیکھا کہ مجھے زمین  
کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں اور انہیں میرے ہاتھ میں دھرا دیا گیا (بخاری، مسلم)

۵۷۵۰- (۱۲) وَقَدْ ثَوَّابَنَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيَتْ الْكَثْرَيْنِ: الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لَا يُبَيِّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةِ عَامَةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ»، وَإِنْ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا قَضَيْتَ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُكَ لِأَمْتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بِسَنَةِ عَامَةٍ، وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ يَاقُطِرُهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا، وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۵۰: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے (جنتی کے برابر) زمین کو سمیٹا (اور پھر مجھے دکھایا) چنانچہ میں نے زمین کو مشرق سے مغرب تک دیکھا بلاشبہ مغرب میری اُمت کی بادشاہی وہاں تک وسیع ہوگی جہاں تک مجھے سمیٹ کر دکھائی گئی تھی نیز مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا کیے گئے (مراد سونا اور چاندی ہے) اور میں نے (اپنے پروردگار سے) اپنی اُمت کے لیے التجا کی کہ اسے عام قحط سے ہلاک نہ کیا جائے جو ان کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کر دے اور (ان التجاؤں کے جواب میں) میرے رب نے فرمایا: اے محمد! بلاشبہ جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو وہ بدلائیں جاسکتا اور میں آپ کو اپنا یہ عہد دیتا ہوں کہ میں انہیں عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ان پر ان کے علاوہ سے کسی (غیر) کو دشمن مسلط کروں گا جو ان کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کر دے اگرچہ ان کے خلاف اطراف و اکناف (بسی دشمن حملہ کرنے کے لیے) اکٹھے ہو کر ہی کیوں نہ آجائیں البتہ یہ لوگ آپس میں ہی ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید و بند کریں گے (مسلم)

۵۷۵۱- (۱۳) وَقَدْ سَعِدِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ فَرَكِعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: «سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي ثَنَيْنِ، وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ، فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْفَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِيهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۵۱: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو معاویہ کی مسجد کے قریب سے گزرے آپ (مسجد میں) داخل ہوئے اس میں دو رکعت نماز ادا کی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ نے اپنے رب کے حضور لمبی دعا کی پھر (جب آپ نماز اور دعا سے فارغ ہوئے تو) آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین سوال کیے اللہ رب العزت نے میرے دو سوال پورے کر دیے اور ایک سوال کو قبول نہ کیا۔ میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ میری اُمت کو عام قحط سالی کے ساتھ



ہلاک نہ کیا جائے۔ یہ دعا قبول کر لی گئی اور دوسری دعا میں نے اپنے رب سے یہ کی تھی کہ میری اُمت کو غرق کر کے ہلاک نہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا بھی قبول کر لی۔ اور تیسری دعا میں نے اپنے رب سے یہ کی تھی کہ میری اُمت کے لوگ آپس میں باہم دست و گریبان نہ ہوں تو اللہ رب العزت نے میری اس دعا کو شرف قبولیت سے نہ نوازا (مسلم)

وضاحت: بنو معاویہ انصارِ مدینہ کے ایک قبیلہ کا نام ہے جن کی مسجد میں آپؐ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۴ ص ۴۶)

۵۷۵۲- (۱۴) وَهَنَ عَطَاءُ بْنُ يَسَّارٍ، قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي التَّوَرَةِ، قَالَ: أَجَلٌ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ بِتَغْضِيبٍ صَفِيٍّ فِي الْقُرْآنِ: «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا» — وَجَزَا لِلْأَمِيَّتَيْنِ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمِعْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَطٍ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَابٍ — فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَنْدُفِعُ بِالسَّيْفَةِ السَّيْفَةَ؛ وَلَكِنْ يَغْفَرُ وَيُغْفَرُ، وَلَنْ يَغْفِرَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْجَمْلَةَ الْعَوْجَاءُ بَأَن يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَفْتَحَ بِهَا أَغْنِيَا حُمَيًّا وَأَذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا خُلْفًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۵۲: عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وصف کے بارے میں بتائیں جس کا ذکر تورات میں ہے۔ عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: ”مُشْرِقٌ مِّنْ نَّوَارِ الْوُجُوهِ“ اور ان کا ذکر یوں فرمایا ہے: ”اے نبی! بلاشبہ ہم نے آپؐ کو (اہل ایمان پر) گواہ (جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (گناہ گاروں کو) عذاب الہی سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے“ نیز آپؐ باخوامہ لوگوں کی جائے پناہ ہیں۔ آپؐ میرے بندے اور رسول ہیں، میں نے آپؐ کا نام ”متوکل“ رکھا ہے۔ آپؐ بد ظن نہیں، نہ ہی سخت مزاج ہیں، نہ ہی بازاروں میں شور و شغب کرنے والے ہیں اور نہ ہی آپؐ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں بلکہ معاف کر دیتے ہیں اور (دعا کے) مغفرت کرتے ہیں اور اللہ رب العزت آپؐ کو اس وقت تک فوت نہیں کریں گے جب تک کہ آپؐ کے سب گمراہ قوم کو راہِ راست پر نہ لے آئیں گے۔ اس طرح کہ وہ لوگ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا اقرار کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس (کلمہ توحید) کی وجہ سے ان کی اندھی آنکھیں کھول دے گا۔ ان کے برے کاموں کو قاتلِ سمات بنا دے گا اور ان کے بے حس دلوں کو حکمتِ عطا کرے گا (بخاری)

۵۷۵۳- (۱۵) وَكَفَى الدَّارِمِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ، نَحْوَهُ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: «نَحْنُ الْأَخِرُونَ» فِي «بَابِ الْجُمُعَةِ».

۵۷۵۳: نیز اسی طرح امام دارمیؒ نے عطاء (نامی) سے انہوں نے ابنِ سلام سے اس (مذکورہ) حدیث کے

مثل بیان کیا اور ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث جس کے الفاظ ہیں ”تَعْنُ الْآخِرُونَ“ ”باب الجمعہ“ میں ذکر کی گئی ہے۔

### الفصل الثانی

۵۷۵۴ - (۱۶) عَنْ خُبَّابِ بْنِ الْأَزَيْتِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَطَاعْنَاهَا. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْنَاهَا، قَالَ: وَأَجَلٌ، إِنَّهَا صَلَاةُ رَغَبَةٍ وَرَهْبَةٍ، وَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذَيِّقَ بَعْضَهُ بِأَسِّ بَعْضٍ فَمَنْعَنِيهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

### دوسری فصل

۵۷۵۳: خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ایک) نماز کی امامت کروائی اور اسے (غلاف معمول) لبا کیا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ نے طویل نماز پڑھی کہ ایسی طویل نماز (پہلے) کبھی نہیں پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا، ”درست ہے۔ بلاشبہ یہ نماز ایسی تھی کہ جس میں ثواب (کی امید) اور (عذاب کا) خوف رہا اور میں نے نماز میں اللہ تعالیٰ سے تین سوال کیے تھے پس دو کو میرے لئے قبول کیا گیا اور ایک کو قبول نہ کیا گیا۔ میں نے اللہ رب العزت سے سوال کیا تھا کہ وہ میری اُمت کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے۔ اس (دعا) کو اللہ تعالیٰ نے قبول کر لیا اور میں نے اللہ رب العزت سے (دوسرا) سوال کیا تھا کہ مسلمانوں پر ان کے علاوہ سے کسی فیر کو دشمن مطلق نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس (دعا) کو بھی قبول کیا اور میں نے اللہ رب العزت سے (تیسرا) سوال یہ کیا تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے ہاتھ دست و گریباں نہ ہوں تو اللہ رب العزت نے اس (دعا) کو قبول نہ کیا (ترمذی، نسائی)

۵۷۵۵ - (۱۷) وَهْنُ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثٍ خِلَالٍ: أَنْ لَا يَذْعُرَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌكُمْ فَتُهْلِكُوا جَمِيعًا، وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ، وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ.** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۷۵۵: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تین باتوں سے محفوظ رکھا ہے (ایک تو یہ کہ) تمہارا نبی تمہارے لئے یہ بددعا نہیں کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ (دوسرا یہ کہ) اہل باطل، اہل حق پر غالب نہیں آسکیں گے اور (تیسرا یہ کہ) تم گمراہی پر کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ ص ۱۰۰)



۵۷۵۶۔ (۱۸) وَهُنَّ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيِّفَيْنِ: سَيِّفًا مِنْهَا وَمَسِيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۷۵۶: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ربّ العزت اس اُمت (سلسلہ) پر دو تلواروں کو ہرگز اکٹھا نہیں کرے گا۔ ایک تلوار اُمت (سلسلہ) کی اور دوسری تلوار اُمت کے دشمنوں کی (ابوداؤد)

وضاحت: دو تلواروں کو اکٹھا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تو مسلمان آپس میں باہم دست و گریبان ہوں اور ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے میں مصروف ہوں اور دوسری طرف کوئی غیر مسلم دشمن طاقت ان کے باہمی افتراق و انتشار کو دیکھ کر ان پر حملہ آور ہو جائے، ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ علامہ طہی نے وضاحت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ اس اُمت سلسلہ کے لوگوں کو ایک ساتھ دو لڑائیوں کا شکار نہیں بنایا جائے گا۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب کبھی بھی مسلمانوں کو کسی غیر مسلم بیرونی جارحیت کا سامنا کرنا پڑا تو مسلمانوں نے اپنے باہمی اختلافات اور لڑائی جھگڑوں کو پس پشت ڈال دیا اور دشمن کے خلاف یکجا اور متحد ہو کر صف آرا ہو گئے اور دشمن کو منہ کی کھائی پڑی (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶)

۵۷۵۷۔ (۱۹) وَحَنِ الْعَبَّاسِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَتْهُ سَمْعٌ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ، فَقَالَ: «مَنْ أَنَا؟» فَقَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ: «أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ فِرْقَةٍ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ قَبِيلَةٍ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بَيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ بَيْتٍ، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا». رَوَاهُ الْبَرْمَنِيُّ.

۵۷۵۷: عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) وہ فقے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے، انہوں نے (کفار کی جانب سے آپ کے نسب کے بارے میں) کچھ (طعن) سنا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے استفہار کیا کہ میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے جواب دیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ بلاشبہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہتر (مخلوق) میں رکھا، پھر مخلوق کو دو طبقوں (عرب و عجم) میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین طبقہ (عرب) میں رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں قبائل میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین قبیلہ (قریش) میں رکھا پھر انہیں مختلف گھرانوں میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین گھرانے (بنو ہاشم) میں رکھا۔ پس میں (نورِ انسانی اور اہل عرب کے) حسب و نسب کے لحاظ سے سب سے بہتر ہوں اور گھرانے کے لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہوں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد ہاشمی راوی ضعیف ہے (اسل و معرفۃ الرجال جلد ۱ ص ۲۱، التاریخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۲۲، تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۷)

۵۷۵۸ - (۲۰) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى وَجِبَتْ لَكَ النَّبُوءَةُ؟ قَالَ: «وَأَدُمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! نبوت کے (منصب کے) لیے آپ کب نامزد ہوئے؟ آپ نے فرمایا، اس وقت جب آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے یعنی روح پھوکی جا چکی تھی لیکن جسم متحرک نہیں تھا (ترغی)

۵۷۵۹ - (۲۱) وَهْنُ الْعِزْبَانِ بْنِ سَارِيَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ: خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَبِلٌ فِي طَيْبَتِهِ -، وَسَاخِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي، دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ، وَبَشَارَةُ عِيسَى، وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعْتَنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نَوْرٌ أَضَاءَ لَهَا مِثْلُ قُصُورِ الشَّامِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّعْبَةِ».

۵۷۵۹: عیاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے ہاں آخری نبی لکھا ہوا تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی اپنی گندمی ہوئی مٹی میں تھے اور میں تمہیں اپنے آغاز کے بارے میں بتاتا ہوں کہ میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا کہ ان سے روشنی نکلی جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے (شرح الشُّعْبَةِ)

۵۷۶۰ - (۲۲) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ: «سَاخِرُكُمْ» إِلَى آخِرِهِ.

۵۷۶۰: امام احمد نے ابو امامہ سے اس روایت کو ”ساخِرُكُمْ“ سے آخر تک بیان کیا ہے۔

وضاحت: سند احمد کی سند میں سعید بن سہید راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵) تنقیح الرواة جلد ۳۸

۵۷۶۱ - (۲۳) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَيَبْدَى لِرِوَاءِ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ. وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ مِثْلُهُ إِلَّا تَحَتَّ لِوَالِدَتِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ» - وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۶۱: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا (اس بات میں) فخر نہیں ہے۔ اس روز آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ دیگر دوسرے پیغمبر میرے ہی جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی اور (میں) انھوں کا لیکن اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے (ترغی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں علی بن زید بن عبد اللہ راوی ضعیف ہے (المجرع والتعديل



جلد ۶ صفحہ ۱۰۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸

۵۷۶۲۔ (۲۴) وَفِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ،

فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا فَنَّا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَكَّرُونَ، قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَقَالَ آخَرُ: مُوسَى كَلِمَةُ اللَّهِ تَكْلِيمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيسَى كَلِمَةُ اللَّهِ وَرُوحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ: «قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَهَجَبْتُكُمْ، إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَمُوسَى نَجِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَعِيسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، إِيَّا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِسْوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ قُوَّتُهُ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُسْتَفْعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ خَلْقَ الْجَنَّةِ - فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي فَيُنْخَلِئُهَا وَمَعِيَ فَقَرَاءَةُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللَّهِ وَلَا فَخْرَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّازِمِيُّ.

۵۷۳: ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے کچھ اصحاب تشریف فرما تھے آپ (اپنے جمہو مہارک سے) نکلے اور ان کے قریب گئے آپ نے سنا کہ وہ آپ میں بحث مباحثہ کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک صحابی نے کہا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل (دوست) قرار دیا ہے، دوسرے صحابی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو شریف کلم سے نوازا۔ ایک اور صحابی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ ایک دوسرے صحابی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جن لیا۔ آپ ان تک پہنچ گئے اور فرمایا میں نے تمہاری باتیں اور تمہارے تعجب کو سنا ہے بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل (دوست) ہیں اور یہ واقعی درست ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے سرگوشی کی ہے، واقعی وہ اسی طرح تھے اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں، یہ بھی درست ہے اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چنا ہے، یہ بھی بالکل درست ہے۔ یاد رکھو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور (اس بات میں) فخر نہیں ہے نیز قیامت کے روز محمد کا پرچم میرے ہی ہاتھ میں ہو گا جس کے ساتھ آدم علیہ السلام اور دوسرے تمام انبیاء علیہ السلام ہوں گے اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے اور قیامت کے روز سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہی ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے۔ جنت کے (دروازے کے) کدے کو سب سے پہلے کھٹکاتے والا بھی میں ہی ہوں گا چنانچہ اللہ رب العزت میرے لئے جنت کا دروازہ کھول دیں گے اور مجھے اس میں داخل کریں گے، اس وقت میرے ہمراہ مومن فخراء ہوں گے اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے اور میں پہلے اور بعد میں آئے والے (بھی لوگوں) سے زیادہ عزت (و عظمت) والا ہوں اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے (ترمذی، درامی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں زہد بن صالح راوی ضعیف سے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۹)

۵۷۶۳ - (۲۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ الْأَخْرُونَ، وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَاتِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللَّهِ، وَمُوسَى صَفِيُّ اللَّهِ، وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ، وَمَعِيَ لَوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ اللَّهَ وَعَدَنِي فِي أَمْتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعْطُهُمْ بِسْتَةً، وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ، رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ».

۵۷۶۳: عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم (دنیا میں آنے کے لحاظ سے) آخری ہیں اور قیامت کے دن (جنت میں سب سے) پہلے داخل ہوں گے اور میں تم سے بغیر کسی فخر کے ایک بات کہتا ہوں کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل (دوست) ہیں اور موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ (مددے) ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں نیز قیامت کے دن حمد کا پرچم میرے پاس ہو گا اور اللہ ربّ العزت نے میرے ساتھ میری اُمت کے بارے میں (خیر کثیر کا) وعدہ کیا ہے اور انہیں تین چیزوں سے محفوظ فرمایا ہے (پہلی بات) وہ انہیں عام قحط سالی میں جلا نہیں کرے گا (دوسری بات) کوئی دشمن ان کا استحصال نہیں کر سکے گا اور (تیسری بات) کہ تمام مسلمان کسی گمراہی پر جمع نہیں ہوں گے (داری)

۵۷۶۴ - (۲۶) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ وَلَا فَخْرَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۷۶۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں (قیامت کے روز) تمام رسولوں کا قائد ہوں گا اور اس (بات) میں کوئی فخر نہیں نیز سب سے پہلے شفاعت کرنے والا شخص میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور اس (بات) میں بھی فخر نہیں ہے (داری)

۵۷۶۵ - (۲۷) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا، وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَقَدُوا، وَأَنَا خَطِيئُهُمْ إِذَا انْتَصَتُوا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُجِبُوا، وَأَنَا مُبْقِرُهُمْ إِذَا أُسِئُوا الْكَرَامَةَ، وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَلَوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوفُ عَلَى أَلْفِ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْتُونٌ، أَوْلُؤُلُوْهُ مَشْنُورٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۷۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (قیامت کے روز) جب لوگوں کو (قبور سے) اٹھایا جائے گا تو میں سب سے پہلے (قبر میں سے) نکلوں گا اور جب لوگ وفد کی صورت میں (بارگاہ الہی میں) پیش ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب تمام لوگ خاموش ہوں گے تو میں ان کی جانب سے گفتگو کروں گا اور جب لوگوں کو (میدانِ حشر میں) روک دیا جائے گا تو میں ان کے لیے سفارش کروں گا اور



جب لوگ عزت (افزائی) سے ناامید ہوں گے تو میں انہیں خوشخبری دوں گا نیز اس دن (خیر و برکت کی) تمام کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی، اس دن حمد کا پرچم بھی میرے ہاتھ میں ہو گا اور میں اپنے پروردگار کے نزدیک آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے سب سے زیادہ عزت و کرامت والا ہوں گا، ایک ہزار خادم (میرے آگے پیچھے) گھوم رہے ہوں گے گویا کہ وہ چھپے ہوئے اٹھنے یا بکھرے ہوئے موتی ہوں گے (تفزی، داری) نیز امام تفزیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں حسین بن یزید کوئی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۵۵۰، ضعیف تفزی صفحہ ۲۸۲، تنقیح الرودہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

۵۷۶۶۔ (۲۸) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَأَكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقَامَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ «جَامِعِ الْأُصُولِ» عَنْهُ: «وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأَكْسَى».

۵۷۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، مجھے جنت کی پوشاکوں میں سے ایک پوشاک پہنائی جائے گی پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا مخلوق میں سے میرے سوا کوئی اور وہاں کھڑا نہیں ہو گا (تفزی)

نیز جامع الاصول کی روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شرف ہو گی چنانچہ میں (پوشاک) پہنایا جاؤں گا۔  
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف تفزی صفحہ ۲۸۲)

۵۷۶۷۔ (۲۹) وَهْنُهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَلُّوا اللَّهَ إِلَى الْوَسِيلَةِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْوَسِيلَةُ؟ قَالَ: «أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَتَّالِهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، تم میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کیا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وسیلہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، جنت کا سب سے اعلیٰ مقام ہے جہاں صرف ایک ہی شخص پہنچ پائے گا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ شخص میں ہوں گا (تفزی)

۵۷۶۸۔ (۳۰) وَهْنُ أَبِي بَنِ كَعْبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ، وَخَطِيئُهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۶۸: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، قیامت کے

دن میں تمام انبیاء علیہم السلام کا امام و پیشوا ہوں گا، ان کی طرف سے گفتگو کروں گا اور سب کی سفارش کروں گا اس (بات) میں بھی فخر نہیں ہے (تفسیر)

۵۷۶۹- (۳۱) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَلَاةً مِنَ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ وَلِيَّتِي أَبِي وَخَلِيلِي رَبِّي. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۶۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر پیغمبر کے پیغمبروں میں سے دوست ہوتے ہیں، میرے دوست میرے والد ہیں (جو) میرے رب کے خلیل ہیں۔ بعد ازاں آپ نے (یہ آیت) تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) بلاشبہ لوگوں میں سے ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے دوست ہیں (تفسیر)

۵۷۷۰- (۳۲) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي لِنِجَامِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْأَفْعَالِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشَّعْنَةِ».

۵۷۷۰: جابر بن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ میں اچھے اخلاق کی تکمیل کروں اور اچھے افعال کو پورا کروں (شرح الشَّعْنَةِ)

۵۷۷۱- (۳۳) وَهْنُ كَعْبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِخَبَرٍ عَنِ التَّوْرَةِ قَالَ: نَجِدُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ عَبْدِي الْمُخْتَارُ، لَا فَظًا وَلَا غَلِيظًا، وَلَا سَخَابًا - فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَغْفِرُ وَيَغْفِرُ، مَوْلِيَهُ يَمَكَّةَ، وَهَجَرْتُهُ بِطَيْبَةِ، وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ، وَأَمَتُهُ الْحَمَادُونَ، يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي كُلِّ مَنَزَلَةٍ، وَيُكَبِّرُونَهُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ، رِعَاةُ لِلشَّمْسِ، يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا، يَتَزَارَعُونَ عَلَى أَنْصَابِهِمْ، وَيَتَوَضَّأُونَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ، مُنَادِيهِمْ يُنَادِي فِي جَوِّ السَّمَاءِ، صَفْهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفْهُمْ فِي الصَّلَاةِ سَوَاءً، لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ. هَذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ». وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ.

۵۷۷۱: کعب احبار رضی اللہ عنہ تورات (کے حوالے) سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے (تورات میں) لکھا ہوا پایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول (اور) برگزیدہ بندے ہوں گے۔ نہ تیز مزاج ہوں گے، نہ سخت گو ہوں گے، نہ بازاروں میں شور و شغب کرنے والے ہوں گے۔ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے نہیں بلکہ درگزر کر دینے والے اور بخش دینے والے ہوں گے۔ ان کی جائے پیدائش مکہ ہوگی ان کی ہجرت کی جگہ طیبہ (مدینہ) ہوگی، ان کی بادشاہت شام تک ہوگی اور ان کی امت (اللہ تعالیٰ کی) بہت زیادہ حمد و ثناء بیان کرنے والی

ہوگی، وہ خوشی اور غمی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کریں گے، وہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کریں گے اور بلند مقام پر اللہ اکبر (کے کلمات) کہیں گے۔ سورج (کے طلوع و غروب) کا خیال رکھیں گے جب نماز کا وقت ہو گا تو نماز ادا کریں گے، ان کے تہہ بدن ان کی پنڈلیوں تک ہوں گے اور وہ اپنے اعضاء کا وضو کریں گے، ان کا مؤذن اونچے مقام پر اذان (کے کلمات) کہے گا۔ حالت جنگ اور حالت نماز میں ان کی صفیں ایک جیسی ہوں گی۔ رات (کے اوقات) میں (ذکر و تلاوت کے وقت) ان کی آواز پست ہوگی جیسے شہد کی مکھیاں کی آواز ہوتی ہے اس حدیث کے الفاظ مصباح کے ہیں نیز درامی نے معمولی تبدیلی کے ساتھ اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۲ - (۳۴) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ: صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَذْفَنُ مَعَهُ. قَالَ أَبُو مُوَدُّودٍ -: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ - مَوْضِعُ قَبْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۷۳: عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تحریر ہے اور (یہ بھی تحریر ہے کہ) عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آپ کے ساتھ (یعنی آپ کے حجرو مبارک میں) دفن ہوں گے۔ ابو مودود المدنی (جو اس کی حدیث کے راوی ہیں) کہتے ہیں کہ (عائشہ رضی اللہ عنہا کے) حجرو مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے (ترمذی)

علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۳)

۵۷۷۳ - (۳۵) هَبْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَضَّلَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ. فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! بِمِ فَضَّلَهُ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ ﴿وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِنْ دُونِهِ فَلَذَلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾ - وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا. لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ - قَالُوا: وَمَا فَضَّلَهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ﴾. الْآيَةُ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ﴾. فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ.

۵۷۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء اور اہل آسمان پر فضیلت عطا کی ہے۔ حاضرین نے دریافت کیا، اے ابو عباس! اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس طرح اہل آسمان پر فضیلت دی ہے؟ ابن عباس نے کہا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان سے فرمایا، ﴿وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِنْ دُونِهِ فَلَذَلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾ ترجمہ: ”اور (فرشتوں میں سے) جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اس کو دوزخ کا بدلہ دیں گے۔ اسی طرح ہم ظالموں کو (ان کے ظلم کا) بدلہ دیتے ہیں۔“



پیڑ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ رب العزت نے یوں فرمایا:

﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾  
ترجمہ: ”بلاشبہ ہم نے آپ کو ظاہر و خفی عطا کیا، اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کرے۔“  
حاضرین نے دریافت کیا کہ آپ کو دوسرے انبیاء پر کس لحاظ سے فضیلت عطا کی گئی؟

ابن عباسؓ نے کہا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوِيمٍ لِيُظْهِرَ لَهُمْ فَضْلُ اللَّهِ مِنْ يَشَاءُ﴾  
ترجمہ: ”ہم نے ہر نبی کو اس کی قوم کی زبان میں بھیجا تاکہ وہ قوم کے سامنے (اللہ تعالیٰ کے احکام کو) واضح بیان کرے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرنا ہے۔“

جبکہ اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یوں فرمایا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ﴾

ترجمہ: ”اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی جانب رسول بنا کر بھیجا ہے۔“

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن دلس (دونوں) کی جانب (رسول بنا کر) بھیجا ہے (واری)

۵۷۷۴ - (۳۶) وَهَذَا مِنْ ذِكْرِ الْغَفَّارِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَيْقَنْتَ؟ فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنِّي مَلَكٌ وَأَنَا بَيْنَ بَطْحَاءِ مَكَّةَ، فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ، وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَهْوُ هُو؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَرَنَّهُ بِرَجُلٍ، فَوَزِنْتُ بِهِ فَوَزَنَتْهُ، ثُمَّ قَالَ: زَنَّهُ بِعَشْرَةِ فَوَزِنْتُ بِهِمْ فَوَزَنَتْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زَنَّهُ بِمِائَةٍ، فَوَزِنْتُ بِهِمْ فَوَزَنَتْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زَنَّهُ بِأَلْفٍ، فَوَزِنْتُ بِهِمْ فَوَزَنَتْهُمْ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْشُرُونَ عَلَيَّ مِنْ حِفْظِ الْمِيزَانِ. قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَوْ وَزَنَتْهُ بِأَمْتِهِ لَرَجَحَتْهَا. زَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ.

۵۷۷۴: ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک روز) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں نیز آپ کو یقین کیسے ہوا؟ آپ نے فرمایا: اے ابو ذر! میں مکہ کی وادی بطحاء میں کسی جگہ میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے، ان میں سے ایک فرشتہ تو زمین پر اتر آیا اور دوسرا فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان رہا۔ ان میں سے ایک فرشتے نے دوسرے سے استفسار کیا کہ کیا یہ وہی شخص ہے؟ (جس کے بارے میں اللہ رب و العزت نے ہمیں فرمایا ہے کہ میرے ایک نبی ہیں ان کے پاس جاؤ) فرشتے نے جواب دیا: ہاں! (یہ وہ شخص ہیں۔) پھر پہلے فرشتے نے کہا: ایک آدمی کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپ نے فرمایا) میرا وزن ایک شخص کے ساتھ کیا گیا لیکن میں اس شخص سے بھاری رہا۔ پھر فرشتے نے کہا: (اب) دس اشخاص کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپ نے فرمایا) چنانچہ دس اشخاص کے ساتھ میرا وزن کیا گیا لیکن میں ان سے بھاری رہا۔ پھر اس فرشتے نے کہا: (اب) ۱۰۰ اشخاص کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپ نے فرمایا) چنانچہ ۱۰۰ اشخاص کی

ساتھ میرا وزن کیا گیا لیکن میں ان سے بھاری رہا۔ پھر اس فرشتے نے کہا، (اب) ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپؐ نے فرمایا) چنانچہ ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا گیا لیکن میں (بھر بھی) ان سے بھاری رہا۔ گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا تھا کہ وہ پلڑا (میرے پلڑے کے مقابلے میں) اتنا ہلکا (اور بلند) تھا کہ مجھے یوں لگا کہ جیسے وہ سب میرے اوپر گر جائیں گے۔ (آپؐ نے فرمایا) ان دونوں فرشتوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر تم ان کا وزن تمام اُمت کے ساتھ کرو تو تب بھی یہ بھاری رہیں گے (داری)

۵۷۷۵۔ (۳۷) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُتِبَ عَلَى النَّحْرِ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ، وَأَمْسَرْتُ بِصَلَاةِ الضَّحَى وَلَمْ تُؤْمَسِرُوا بِهَا». رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ

۵۷۷۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر (ہر حالت میں) قربانی فرض کی گئی ہے جب کہ تمہارے اوپر اس طرح نہیں ہے اور مجھے چاشت کی نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب کہ تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے (دارقطنی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں جابر بن یزید جعفی راوی کذاب اور ضعیف ہے (المرج والتحدیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۳۳، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۷، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳)

## بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارک اور صفات)

### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۵۷۷۶ - (۱) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنِّي لِي أَسْمَاءُ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْحَاجِجُ الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُخْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيْ، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ: الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

### پہلی فصل

۵۷۷۶: جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے بلاشبہ میرے بہت سے نام ہیں۔ جن میں سے (ایک تو) ”محمد“ ہے اور دوسرا ”احمد“ ہے۔ نیز میرا نام ”حاجی“ بھی ہے اس لئے کہ میرے سبب اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میرا نام ”عاقب“ بھی ہے کہ لوگوں کو میرے نقش قدم پر اٹھایا جائے گا اور میرا نام ”عاقب“ بھی ہے اور عاقب سے مراد وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا (بخاری، مسلم)

۵۷۷۷ - (۲) وَهَذَا إِبْنُ مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً، فَقَالَ: «أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفَّى - وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۷۷: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے بہت سے ناموں کے بارے میں آگاہ فرمایا۔ (چنانچہ ایک روز) آپؐ نے فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ”مُقَفَّى“ ہوں (یعنی تمام پیغمبروں کے پیچھے آنے والا ہوں) میں ”عاقب“ ہوں (یعنی قیامت کے روز تمام لوگوں کو میرے نقش قدم پر اٹھایا جائے گا) میں توبہ کا نبی ہوں (یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سب سے زیادہ توبہ کرنے والا ہوں) اور میں رحمت کا نبی ہوں (یعنی میں تمام جہاں والوں کے لئے رحمت ہوں) (مسلم)



۵۷۷۸ - (۳) وَهْنُ أَيْنِ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ بَصَرُ اللَّهِ عَيْنِي شَتَمَ قُرَيْشَ وَلَعَنَهُمْ؟ يَشْتِمُونَ مُدْمَمًا، وَيَلْعَنُونَ مُدْمَمًا، وَأَنَا مُحَمَّدٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش (مکہ) کی گالی گلوچ اور لعنت سے کس طرح محفوظ رکھا؟ وہ ”مدمم“ کو گالیاں دیتے ہیں اور ”مدمم“ پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں (بخاری) وضاحت: ”مدمم“ اس شخص کو کہتے ہیں جس کی ذمت اور برائی میان کی گئی ہو، یہ لفظ محمد کی ضد ہے۔ قریش مکہ آپ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے آپ کو محمد کی بجائے ”مدمم“ کہہ کر پکارتے تھے۔ اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو تسلی دیتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ قریش مکہ تو ”مدمم“ کو برا بھلا کہتے ہیں جبکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم تھا کہ اس نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت نام کو قریش مکہ کی گالیوں اور طعن و تشنیع سے محفوظ رکھا۔

۵۷۷۹ - (۴) وَهْنُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ شَمَطَ مُقَدِّمُ رَأْسِهِ وَلِخِيَتِهِ، وَكَانَ إِذَا أَدَهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ، وَإِذَا شَبِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ، وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللَّحْيَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَكَانَ مُسْتَدِيرًا، وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشَبُّ جَسَدُهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۷۹: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی مبارک کے اگلے حصے میں کچھ سفید بال آگئے تھے لیکن جب آپ تیل لگا لیتے تو بالوں کی سفیدی ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی (جب جابر آپ کے بیٹے کے اوصاف بیان کر رہے تھے تو) ایک شخص نے کہا کہ آپ کا چہرہ مبارک (چمک و دمک میں) تلواری کی طرح تھا۔ جابر نے کہا: نہیں! بلکہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ اور چاند کی طرح روشن اور گول تھا اور میں نے آپ کے کندھے کی قریب ہر (توت) کو دیکھا جو کیڑی کے انڈے کی طرح (گول) تھی البتہ اس کا رنگ آپ کے جسم مبارک جیسا تھا (مسلم)

۵۷۸۰ - (۵) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْجِسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَآكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا. أَوْ قَالَ: ثَرِيدًا. ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ الثَّبَوَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاعِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى، جُمْعًا عَلَيْهِ، خَيْلَانٌ - كَأَمْثَالِ الشَّالِيلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۸۰: عبداللہ بن مروح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی

اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت بھول کیا (انہوں نے کہا کہ) شید کھایا۔ بعد ازاں میں آپ کے پیچھے گیا اور ختم نبوت کو دیکھا جو آپ کے کندھوں کے درمیان ہاتھیں شانے کی نرم ہڈی کے پاس تھی۔ وہ (ہیت کے اعتبار سے) بند مٹھی کی مانند تھی اور اس پر متوں کی مانند سیاہ رنگ کے تل تھے (مسلم)

۵۷۸۱ - (۶) وَهْنُ أُمِّ خَالِدٍ بَنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُنِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَبَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ، فَقَالَ: «اِثْنَيْنِ بِأُمِّ خَالِدٍ» فَأَتَى بِهَا تُحْمَلُ، فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ، فَالْتَبَسَهَا. قَالَ: «أَبْلَى وَأَخْلَفِي، ثُمَّ أَبْلَى وَأَخْلَفِي» وَكَانَ فِيهَا عِلْمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ. فَقَالَ: «يَا أُمُّ خَالِدٍ! هَذَا سَنَاءٌ وَهِيَ بِالْحَمِيشَةِ: حَسَنَةٌ. قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النَّبُوَّةِ، فَزَبَزَنِي أَبِي -، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَعُهَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۸۱: خالد بن سعید کی بیٹی اُمّ خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے جن میں سیاہ رنگ کی ایک چھوٹی سی چادر بھی تھی۔ آپ نے فرمایا، اُمّ خالد کو میرے پاس لاؤ چنانچہ انہیں اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ اس وقت وہ چھوٹی بچی تھیں) آپ نے چادر کو اٹھایا اور انہیں اوڑھاتے ہوئے یہ دعا فرمائی، اس کپڑے کو پرانا کر اور پھر پرانا کر (یہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا، اس سے مقصود یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے اور تمہیں بار بار اور ہمیشہ عمدہ کپڑا پہنا نصیب ہو) اور اس چادر میں سبز یا زرد رنگ کے نشان بنے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا، اے اُمّ خالد! یہ کپڑا نہایت عمدہ ہے اور ”سنا“ جمعی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عمدہ اور خوبصورت کے ہیں۔ اُمّ خالد کہتی ہیں کہ میں مہربانیت کے ساتھ کھیتی رہی لیکن میرے والد نے مجھے ڈانٹتے ہوئے روک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس بچی کو کھیلنے دو اسے کچھ نہ کو (بخاری)

۵۷۸۲ - (۷) وَهْنُ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَاتِنِ -، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْآمَهَقِ -، وَلَا بِالْأَدَمِ -، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ -، وَلَا بِالْسَّيْطِ -، بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِينَ سَنَةً - وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَةً.

وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: كَانَ زَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، أَزْمَرُ اللَّوْنِ. وَقَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَابِ أُذُنَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَايِقِهِ مُتَقَمٌّ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ: كَانَ صَخْمَ الرُّؤْسِ وَالْقَتَمَيْنِ، لَمْ أَرِ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ

مِثْلَهُ، وَكَانَ بَسِطًا - الْكُفَّيْنِ. وَفِي أُخْرَى لَهُ، قَالَ: كَانَ شَمْنُ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ

۵۷۸۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ لمبے نہ تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے قد کے تھے، آپ کا رنگ نہ بالکل سفید تھا اور نہ ہی گندی تھا، آپ کے سر کے بال نہ زیادہ ٹھنڈے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا۔ آپ مکہ مکرمہ میں دس سال اور مدینہ منورہ میں بھی دس سال مقیم رہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کی عمر میں وفات دی، آپ کے سر اور داڑھی مبارک میں ہیں سفید بال بھی نہ تھے۔

اور ایک روایت میں انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طبع مبارک بیان کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ آپ لوگوں میں درمیانہ قد کے مالک تھے، نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ ہی بہت زیادہ چھوٹے قد کے تھے، آپ کی رنگت نہایت صاف اور چمکدار تھی۔

انس رضی اللہ عنہ نے (مزید) بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال نصف کانوں تک تھے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ (آپ کے سر مبارک کے بال) آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے (بخاری)

نیز بخاری کی ایک روایت میں ہے انس بیان کرتے ہیں کہ آپ کا سر مبارک بڑا اور پاؤں مضبوط تھے، میں نے آپ جیسا نہ ہی آپ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ کے بعد دیکھا اور آپ کی ہتھیلیاں فراخ تھیں نیز بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ کے دونوں پاؤں اور ہتھیلیاں بہت مضبوط اور پر گوشت تھیں۔

وضاحت: مذکورہ حدیث میں یہ ذکر ہے کہ آپ کو چالیس برس کی عمر میں نبوت سے سرفرازا گیا۔ اس کے بعد دس برس آپ نے مکہ میں گزارے اور دس برس ہی مدینے میں گزارے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ برس کی عمر عطا کی۔ آپ کے منصب رسالت پر فائز ہونے کے بعد کئی میں آپ کے قیام کی مدت کے بارے میں اختلاف ہے۔ تحقیقی طور پر جو بات زیادہ درست اور راجح ہے وہ یہ ہے کہ نبوت کے بعد آپ نے تیرہ برس مکہ میں اور دس برس مدینے میں گزارے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تو اس وقت آپ کی عمر تیس برس تھی۔

اس تضاد کی وجہ یہ ہے کہ جس راوی نے کئی کی زندگی کو دس سال بتایا ہے اور آپ کی کل عمر ساٹھ سال بتائی ہے تو اس نے کسر کو کوئی اہمیت نہیں دی جیسا کہ اس وقت رواج تھا کہ لوگ کسر کو کوئی اہمیت نہیں دیا کرتے تھے۔ (واللہ اعلم)

۵۷۸۳- (۸) وَفِي الْبَرَاءِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرْبُوعًا، بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمُسْكِبَيْنِ، لَهُ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ أَرِ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لَمْعٍ أَحْسَنَ مِنْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ



رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ۔، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ۔

۵۷۸۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے، آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان کافی کشادگی تھی، آپ کے سر کے بال آپ کے دونوں کانوں کے کناروں تک تھے (اور) میں نے آپ کو سرخ لباس میں دیکھا۔ بلا مبالغہ میں نے کبھی کسی کو آپ سے زیادہ حسین و جمیل نہیں پایا (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے براء بن عازب نے بیان کیا کہ میں نے کسی ایسے انسان کو نہیں دیکھا جو لمبی زلفوں والا ہو اور وہ سرخ لباس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین و جمیل ہو۔ آپ کے سر کے بال آپ کے کندھوں کو چھو رہے تھے۔ آپ کے کندھوں کے درمیان کشادگی تھی، آپ کا قد مبارک نہ زیادہ لمبا تھا اور نہ ہی بہت چھوٹا تھا۔

۵۷۸۴ - (۹) وَهْنُ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَلِيعَ النَّفَمِ، أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ، مَنَهُوْشُ الْعَقَبَيْنِ. قِيلَ لِسَمَّاكِ: مَا ضَلِيعُ النَّفَمِ؟ قَالَ: عَظِيمُ النَّفَمِ. قِيلَ: مَا أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ؟ قَالَ: طَوِيلُ شِقِ الْعَيْنِ، -، قِيلَ: مَا مَنَهُوْشُ الْعَقَبَيْنِ؟ قَالَ: قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقَبِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۸۳: سَمَّاكِ بْنُ حَرْبٍ، جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک بڑا تھا، آپ کی دونوں آنکھوں کی سفیدی سرخی میں ملی ہوئی تھی، آپ کی دونوں ایزیوں بھاری نہ تھیں۔ سَمَّاكِ سے دریافت کیا گیا کہ ”ضَلِيعُ النَّفَمِ“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اس سے مراد بڑا چہرہ ہے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ ”أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے بتایا کہ آپ کی آنکھیں بڑی اور لمبی تھیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ ”مَنَهُوْشُ الْعَقَبَيْنِ“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اس سے مراد ایسی ایزی ہے جن پر گوشت کم ہو (مسلم)

۵۷۸۵ - (۱۰) وَهْنُ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقْصَدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۷۸۵: أَبُو الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گورے چٹے اور درمیانے جسم کے مالک تھے (مسلم)

۵۷۸۶ - (۱۱) وَهْنُ ثَابِتٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ عَنْ خِصَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَنْبُغْ مَا يَخْضِبُ، لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فَنِي لِحْيَتِهِ

- وَفِي رِوَايَةٍ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِ كُنْ فِي رَأْسِهِ - فَعَلْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.  
 وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عُنُقَتِهِ، وَفِي الصُّدْعَيْنِ وَفِي  
 الرَّأْسِ نَبْذٌ.

۵۷۸۶: ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 خضاب کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے بال اس قدر زیادہ سفید نہ تھے کہ  
 خضاب کی ضرورت محسوس ہوتی، اگر میں آپ کی داڑھی کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا اور ایک  
 روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر میں آپ کے سر کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔  
 اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بالوں کی سفیدی آپ کی داڑھی مبارک کے نیچے کے حصے میں، کن ٹھوں  
 میں اور کچھ سر مبارک میں تھی۔

۵۷۸۷ - (۱۲) وَفِي أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَزْهَرَ  
 اللَّوْنِ، كَانَ عِرْقُهُ اللَّوْلُو، إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ، وَمَا مَسَّتْ دِيْنَاجَةٌ وَلَا حَرِيرًا أَلَيْنَ مِنْ كَتِفِ  
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَا شَمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنَبْرَةً أَطْيَبَ مِنْ زَائِحَةِ النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت میں چمک وک تھی،  
 آپ کے پیسے کے قطرے موتیوں کی طرح (شفاف) تھے۔ جب آپ چلتے تو آگے کی جانب جھکے ہوئے چلتے، میں  
 نے کسی دباغ اور ریٹم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم محسوس نہیں کیا اور نہ ہی میں نے  
 کسی مشک اور عنبر کو سونگھا کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک سے زیادہ خوشبو ہو (بخاری، مسلم)

۵۷۸۸ - (۱۳) وَفِي أُمِّ سُلَيْمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا، فَيَقْبِلُ  
 عِنْدَهَا، فَتَبْسُطُ، نَظْمًا - فَيَقْبِلُ عَلَيْهِ، وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ، فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرْقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي  
 الطَّيِّبِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَا أُمِّ سُلَيْمٍ! مَا هَذَا؟» قَالَتْ: عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طَبِينَا وَهُوَ مِنْ  
 أَطْيَبِ الطَّيِّبِ.

۵۷۸۸: وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصَبَابِنَا قَالَ: «أَصَبْتُ» . مُتَّفَقٌ  
 عَلَيْهِ.

۵۷۸۸: اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لاتے اور وہاں  
 تیلور فرماتے، وہ آپ کے لیے چڑے کا ایک گھوا بچائیں جس پر آپ دوپہر کے وقت آرام فرماتے اور آپ کو  
 پییدہ بہت زیادہ آیا کرتا تھا۔ اُمِّ سلیم آپ کے پیسے کو جمع کرتیں اور اسے خوشبو میں ملائیں۔ ایک مرتبہ نبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے اسے پییدہ جمع کرتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: اے اُمِّ سلیم! یہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ

آپؐ کا پیچہ ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ملائی ہیں اور آپؐ کا پیچہ تمام خوشبوؤں سے بہتر ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم اپنے بچوں کے لیے اسے ہارکت سمجھتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، تم نے اچھا کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اُمّ سلیم اہل رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ اُمّ سلیم اور اُمّ حرام دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی خالائیں ہیں۔ آپؐ اکثر ان کے ہاں آکر دوپہر کے وقت آرام کیا کرتے تھے (مرقات جلد ۷ ص ۷۹)

۵۷۸۹ - (۱۴) وَهَذَا جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْأَوَّلَى، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدِّي أَحَدَهُمَا وَاحِدًا وَاحِدًا، وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي، فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا وَرِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُوزِيَةِ عَطَّارٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ: «سَمُوا بِاسْمِي» فِي «بَابِ الْأَسْمَاءِ».

وَحَدِيثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «نَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبُوتَةِ فِي «بَابِ أَحْكَامِ الْمَيَّاتِ».

۵۷۹۰: جابر بن سمور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میت میں مسیح کی نماز لڑا کی۔ اس کے بعد آپؐ اپنے گھر تشریف لے جانے کے لیے (سجد سے) نکلے اور آپؐ کے ساتھ میں بھی باہر آیا تو آپؐ کو آگے سے چند بچے ملے۔ آپؐ نے ان میں سے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور پھر آپؐ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا۔ میں نے آپؐ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور عمدہ خوشبو کو محسوس کیا گویا کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ عطر فروش کی صندوقچی سے نکالا ہے (مسلم)

اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”میرے نام کی طرح نام رکھو“ کا ذکر باب الاسامی میں اور سائب بن یزید سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”میں نے ختم نبوت کا ملاحظہ کیا“ کا ذکر باب احکام المیاء میں ہو چکا ہے۔

### الْفَصْلُ الثَّانِي

۵۷۹۰ - (۱۵) هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، ضَخْمُ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ، شَنُّ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، مُشْرَبًا حُمْرَةً، ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ، طَوِيلُ الْمُسْرِيبَةِ، إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفًُّا، كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ، لَمْ أَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.



۵۷۹۰: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے قد تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے قد کے تھے، آپ کا سر مبارک بڑا اور دائرہ منحنی تھی، آپ کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پر گوشت تھے، آپ کا رنگ سرخ و سفید تھا، آپ کی ہڈیوں کے جوڑ موٹے اور مضبوط تھے اور سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔ جب آپ چلتے تھے تو جبک کر چلتے تھے گویا کہ آپ بلندی سے نشیب کی طرف جا رہے ہوں، میں نے آپ جیسا کوئی شخص نہ تو آپ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ کے بعد دیکھا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۵۷۹۱ - (۱۶) وَصْنُهُ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمْعَطِ - ، وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُرْتَدِّ - ، وَكَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِيطِ وَلَا بِالسَّبِطِ ، كَانَ جَعْدًا رَجُلًا - ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ - وَلَا بِالْمُكَلَّمِ - ، وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَذْوِيرٌ - ، أَيْبَضُ مُشْرَبٌ ، أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ - ، أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ - ، جَلِيلُ الْمَشَاشِ - وَالْكَتِدِ - ، أَجْرَدُ ذُو مَسْرَبَةٍ - ، شُنُّ الْكَفَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ - ، إِذَا مَشَى يَنْقَلِعُ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ - ، وَإِذَا التَفَتَ انْتَفَتَ مَعًا ، بَيْنَ كَفَيْهِ خَاتَمُ الثُّبُوتِ ، وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ، أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا ، وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً ، وَالْيَنَّهُمْ عَرِيكَةً ، وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً ، مَنْ رَأَاهُ بِدَيْهَةِ هَابَةٍ - ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ ، يَقُولُ نَاعَتُهُ: لَمْ أَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۷۹۱: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے خلیہ مبارک) کے اوصاف بیان کرتے تو کہتے کہ آپ کا قد نہ زیادہ لمبا تھا اور نہ ہی بہت زیادہ پست بلکہ آپ لوگوں میں درمیانے قد والے تھے۔ آپ کے بال بہت زیادہ ٹھنڈے نہ تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے بلکہ قدرے خم دار تھے اور کچھ سیدھے بھی تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہیں تھا اور نہ ہی آپ کے گال پھولے ہوئے تھے البتہ چہرہ ایک حد تک گولائی لئے ہوئے تھا۔ آپ کا رنگ سرخ و سفید تھا، آنکھیں سیاہ تھیں، پلکوں کے بال لمبے تھے، جوڑوں کی ہڈیاں ابھری ہوئی مضبوط تھیں، کندھے مضبوط تھے، جسم مبارک پر بال نہیں تھے البتہ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی، آپ کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پر گوشت تھے گویا کہ آپ بلندی سے نشیب میں اتر رہے ہیں اور جب آپ (دائیں یا بائیں جانب) متوجہ ہوتے تو پورے جسم کے ساتھ متوجہ ہوتے، آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ آخری نبی تھے، آپ تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بچ بولنے والے تھے، آپ سب لوگوں سے زیادہ نرم طبیعت والے اور سب سے زیادہ معزز اور مکرم تھے۔ جو شخص آپ کو اچانک دیکھ لیتا اس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو شخص جان پہچان کی خاطر میل جول رکھتا وہ آپ سے والہانہ محبت کرتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والے (علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ آپ جیسا کوئی شخص نہ تو آپ سے پہلے دیکھا اور نہ آپ کے بعد دیکھا (ترمذی)

وضاحت: یہ روایت مرسل ہے، ابراہیم بن محمد اپنے دادا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں نیز اس حدیث کی سند میں موجود عمر بن عبداللہ المدنی راوی کا حافظہ خراب ہو گیا تھا (الجرح والتعذیل جلد ۴ صفحہ ۳۳، تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۸۷، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۳۵)

۵۷۹۲ - (۱۷) وَفَن جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتَّبِعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ، مِنْ طِيبِ عَرَفَةَ - أَوْ قَالَ: مِنْ رِيحِ عَرَفَةَ - رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۷۹۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے سے گزرتے اور آپ کے بعد کوئی دوسرا شخص اس راستے سے گزرتا تو وہ سمجھ جاتا کہ اس راستے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا ہے اس لیے کہ راستے میں آپ کے (جسم مبارک) کی مشک پائی جاتی یا راوی نے یہ کہا کہ (راستے میں) آپ کے ہمیدہ مبارک کی خوشبو پائی جاتی (داری)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں اسحاق بن فضل اور منیہ بن حلیہ راوی مجہول ہیں (تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۳۵)

۵۷۹۳ - (۱۸) وَفَن ابْنُ عُيَيْنَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: صِفِي لَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَتْ: يَا بَنِي لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۷۹۳: ابو عیینہ بن محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہا کہ آپ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کریں۔ انہوں نے کہا، اے میرے بیٹے! اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے تو محسوس کرتے کہ تم نے چمکتے ہوئے سورج کو دیکھا ہے (داری)

۵۷۹۴ - (۱۹) وَفَن جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَّانٍ -، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِلَى الْقَمَرِ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ، فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۷۹۳: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا تو (میرا حال یہ تھا کہ) میں کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا اور (اس وقت) آپ نے سرخ لباس زیب تن کر رکھا تھا، آپ میری نظر میں چاند سے کہیں زیادہ خوبصورت تھے۔

(ترمذی، داری)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۸۹، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۳۶)

۵۷۹۵ - (۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ، وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ، إِنَّا لَنَجْهَدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَسِبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں پایا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج آپ کے چہرہ مبارک سے جلوہ ریز ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تیز رفتار نہیں پایا ایسا لگتا تھا کہ زمین آپ کے لئے مختصر کر دی جاتی ہے جبکہ ہم جدوجہد اور کوشش سے چلتے تھے جبکہ آپ بے نیاز چال چلتے تھے (ترمذی) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عبداللہ بن ابیہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰) الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، الجوہرین جلد ۲ صفحہ ۱۰۱، ترمذی جلد ۳۳ صفحہ ۳۸۹، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۶

۵۷۹۶ - (۲۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ فِي سَاقِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَمَوشَةٌ، وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا، وَكَنتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ: أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ، وَلَيْسَ بِأَكْحَلٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۹۶: جابر بن سمروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پندلیاں باریک تھیں آپ (عام طور پر) ہنسا نہیں کرتے تھے اور جب میں آپ کو دیکھتا تو میں (اپنے دل میں) کہتا کہ آپ نے اپنی آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا ہے حالانکہ آپ نے سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا (ترمذی)

### الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۵۷۹۷ - (۲۲) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْلَحَ النَّبِيِّينَ، إِذَا تَكَلَّمَ رُمِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَائِيهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

### تیسری فصل

۵۷۹۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دو دانتوں کے درمیان معمولی فاصلہ تھا جب آپ گفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ دونوں دانتوں کے درمیان سے نور جیسی کوئی چیز نکل رہی ہے (دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عبدالعزیز بن ابی ثابت ذہری راوی حروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۱۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۶)

۵۷۹۸ - (۲۳) وَهَنْ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ.

۵۷۹۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوشی میں ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک روشن ہو جاتا ایسا لگتا تھا کہ آپ کا چہرہ مبارک چاند کا ٹکڑا ہے اور اس سے ہم (آپ کی دلی کیفیت) پہچان لیتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۷۹۹ - (۲۴) وَهَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ غُلَامًا يَهُودِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَمَرِضَ فَاتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوذُهُ، فَوَجَدَ أَبَاهُ عِنْدَ رَأْسِهِ يَقْرَأُ التَّوْرَةَ، فَتَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا يَهُودِيُّ! أُنْشِدُكَ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى، هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَةِ نَعْنِي وَصِفَتِي وَمَخْرَجِي؟». قَالَ: لَا. قَالَ الْفَتَى: بَلَى وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَةِ نَعْنِكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ، وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «أَقِيمُوا هَذَا - مِنْ عِنْدِ رَأْسِهِ، وَلَوْ آخَاكُمْ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۷۹۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے (اس کے گھر) تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ اس کا باپ اس لڑکے کے سرہانے بیٹھا تورات پڑھ رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی سے کہا 'اے یہودی! میں تجھے اس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی' کیا تو نے تورات میں میری تعریف و توصیف اور میرے نکلنے کا ذکر پایا ہے؟ اس نے کہا 'نہیں۔ وہ لڑکا کہنے لگا' ہاں! اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم تورات میں آپ کی تعریف و توصیف اور آپ کے مبعوث کیے جانے کا ذکر پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا 'تم اس لڑکے کے باپ کو اس کے پاس سے اٹھا دو۔ تم خود اپنے بھائی کے والی بنو یعنی اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کی جیمہ و عقیں کے جملہ امور تم سرانجام دو (یعنی دلائل النبوۃ)

۵۸۰۰ - (۲۵) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۸۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا 'بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی ہوئی رحمت ہوں (داری)



## بَابُ فِي أَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات اور اخلاق)

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۸۰۱ - (۱) هُوَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ ثَمَنَ مِائَتَيْ نَشْرٍ، فَمَا قَالَ لِي: أَفٍ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا أَلَا صَنَعْتَ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

### پہلی فصل

۵۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی (اس دوران) آپؐ نے مجھے کبھی اُف تک نہ کہا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور یہ کام کیوں نہیں کیا؟ (بخاری، مسلم)

۵۸۰۲ - (۲) وَصَفُهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، فَارْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ، وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَ عَلَى صَيَّانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَبِضَ بِقَفَّايَ مِنْ وَرَائِي، قَالَ: فَظَنَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: يَا أُنَيْسُ! ذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ ایک روز آپؐ نے مجھے کسی کام سے بھیجا تو میں نے (ذہان سے بے ہوشی) کہہ دیا اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں تھا کہ میں ضرور جاؤں گا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ پس میں نکل پڑا، میں بچوں کے پاس سے گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے (میں وہاں ٹھہر گیا) اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گدی پکڑ لی۔ انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؐ کی جانب نظر اٹھائی تو آپؐ مسکرا رہے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا: اے انس! کیا تو وہاں گیا ہے جہاں جانے کا میں نے تجھے کہا تھا؟ (انسؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: ہاں! اے اللہ کے رسول! میں (ابھی) جاتا ہوں (مسلم)

۵۸۰۳ - (۳) وَفَنَّهُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ - غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَذْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَجَبَذَهُ بِرِذَائِهِ جَبَذَةً شَدِيدَةً، وَرَجَعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبَذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مُزِلَ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ صَحَّكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں چل رہا تھا۔ آپ پر دھاری دار نجرانی چادر تھی جس کے کنارے موٹے تھے۔ (راستے میں) آپ کو ایک دھاتی ملا، اس نے آپ کی چادر (پکڑ کر) نور سے کھینچی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھاتی کے سینے کے قریب آگئے۔ میں نے دیکھا کہ دھاتی کے اس قدر سختی سے چادر کھینچنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک پر چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان پڑ گیا تھا۔ بعد ازاں اس دھاتی نے کہا: اے محمد! آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا جو مال ہے اس میں سے مجھے کچھ عطا کریں۔ (اس کی اس بات پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب التفات کیا اور آپ مسکرائے پھر اسے کچھ عطا کرنے کا حکم دیا (بخاری، مسلم)

۵۸۰۴ - (۴) وَفَنَّهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ -، فَانْطَلَقَ النَّاسُ قَبْلَ الصُّبُوتِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَبَقَ النَّاسُ إِلَى الصُّبُوتِ وَهُوَ يَقُولُ: ذَلُمَ تَرَاغُؤًا، لَمْ تَرَاغُؤَا. وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عَزَى مَا عَلَيْهِ سَرَجٌ، وَفِي عُنُقِهِ سَيْفٌ. فَقَالَ: وَلَقَدْ وَجَدْتُهُ بِخَرَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخلاق اور شکل کے لحاظ سے) تمام لوگوں سے بہتر کر حسین تھے۔ تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ (دشمن کی آواز سن کر) گھبرا گئے۔ لوگ آواز کی جانب لپکے وہاں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موجود پایا۔ آپ تمام لوگوں سے پہلے آواز کی جانب پہنچ گئے تھے اور آپ فرما رہے تھے: 'ذو ذمیں' ڈرو نہیں۔ آپ ابو طلحہ کے گھوڑے کی تنگی پیٹھ پر سوار تھے اس پر ذین نہ تھی پیر آپ کی گردن میں تھوڑا لنگ رہی تھی پھر آپ نے فرمایا: میں نے اس گھوڑے کو نہایت تیز رفتار پایا ہے (بخاری، مسلم)

۵۸۰۵ - (۵) وَفَنَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کسی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا ہو اور آپ نے اس سے انکار کیا ہو (بخاری، مسلم)

وضاحت: جب بھی کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگا تو آپؐ فورا اے عطا کر دیتے اور اگر آپؐ اسے پورا کرنے پر قادر نہ ہوتے تو پھر وعدہ فرما لیتے یا خاموشی اختیار کر لیتے یا کوئی دعائیہ جملہ ارشاد فرما دیتے۔ (واللہ اعلم)

۵۸۰۶۔ (۶) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنَّمَا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، فَأَتَى قَوْمَهُ، فَقَالَ: أَيُّ قَوْمٍ! أَسْلِمُوا، فَوَاللَّهِ إِنْ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيَ عَطَاءَ مَا يَتَخَافُ الْفَقْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۰۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی بکریوں کا سوال کیا جو دو پہاڑوں کے درمیان سائیں۔ آپؐ نے اس کے مطالبے کو پورا فرمایا۔ اس کی بعد وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا: اے میری قوم کے لوگو! اسلام قبول کرو۔ اللہ کی قسم! بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اس قدر زیادہ) عطا کرتے ہیں کہ آپؐ فقر و افلاس کا بھی خوف نہیں رکھتے (مسلم)

۵۸۰۷۔ (۷) وَهَنَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْفَلَةً مِنْ حَتِينَ، فَغَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطُرَّوهُ إِلَى سَمْرَةٍ، فَخَطَفَتْ رِدَاءَهُ - فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «أَعْطُونِي رِدَائِي»، لَوْ كَانَ لِي عِدْدُ هَذِهِ الْعِضَاءِ نَعَمْ لَقَسَمْتُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۰۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اس وقت کا واقعہ بیان کرتے ہیں جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میت میں جگہ حسین سے واپس آ رہے تھے کہ (ایک مقام پر) وہاں لوگ آپؐ سے لپٹ گئے، وہ آپؐ سے (مالِ قیمت) مانگ رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے آپؐ کو مجبور کیا کہ آپؐ ٹکڑے کے درخت کی جانب پہاڑ حاصل کریں، آپؐ کی چادر درخت میں الجھ گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر رُکے اور فرمایا: مجھے میری چادر لوٹا دو، اگر میرے پاس ان درختوں کی تعداد کے برابر بھی موٹی ہوتے تو میں انہیں تم میں تقسیم کر دیتا تو پھر تم مجھے بخیل، غلامیائی کرنے والا اور چھوٹے دل والا نہ کہہ پاتے (بخاری)

۵۸۰۸۔ (۸) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدْمُ الْمَدِينَةِ بِأَنْبِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ، فَمَا يَأْتُونَ بِأَنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا، - قَرَّبًا جَاوِزُهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمَسُ يَدَهُ فِيهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تو اہل مدینہ کے خدام (غلام اور لونڈیاں) اپنے برتنوں میں پانی لے کر آپؐ کے ہاں پہنچ جاتے، جو شخص بھی برتن لے کر آتا آپؐ (برکت کے لیے) اس میں اپنا ہاتھ ڈبوتے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ وہ سردی (کے موسم) میں صبح سویرے ہی پانی کے برتن لے آتے (پھر بھی) آپؐ (برکت کے لیے) اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیتے (مسلم)

وضاحت: یہ حدیث آپؐ کی کمال محبت اور شفقت پر دلالت کرتی ہے۔ آپؐ پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالتے تاکہ آپؐ کے دست مبارک کی برکت سے بیماروں کو شفاء حاصل ہو، ایسا کرنا صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ آپؐ کے علاوہ امت مسلمہ میں سے کسی شخص کو یہ مقام حاصل نہیں کہ پانی کی برتن میں اس کا ہاتھ ڈال کر برکت حاصل کی جائے (واللہ اعلم)

۵۸۰۹۔ (۹) وَصَّهٖ، قَالَ: كَانَتْ أَمَةٌ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَأْخُذُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے ایک لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتی، وہ جہاں چاہتی آپؐ کو لے جاتی (بخاری)

وضاحت: یہ حدیث آپؐ کی کمال درجہ تواضع و انکساری پر دلالت کرتی ہے، آپؐ کو اپنی امت کے ہر چھوٹے بڑے فرو کے ساتھ انتہائی تعلق، لگاؤ اور پیار تھا (واللہ اعلم)

۵۸۱۰۔ (۱۰) وَصَّهٖ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ —، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي إِلَيْكَ حَاجَّةٌ، فَقَالَ: «يَا أُمُّ فَلَانٍ! أَنْظِرِي أَيْ السِّبْكِ تَسْتِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكَ حَاجَتَكَ» فَحَلًّا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، حَتَّى فَرَعَتْ مِنْ حَاجَتِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ خلل تھا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے آپؐ سے کچھ کام ہے۔ آپؐ نے اس سے کہا: اے ام فلان! دیکھو! جس گلی میں بھی تم چاہتی ہو (میں جانے کے لئے تیار ہوں) تاکہ تمہارے لئے تمہارے کام کو پورا کروں۔ چنانچہ آپؐ راستے میں اس کے ساتھ الگ رہے حتیٰ کہ جو کام اس نے کہنا تھا کہہ دیا (مسلم)

۵۸۱۱۔ (۱۱) وَصَّهٖ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا لَعَانًا وَلَا سَبَابًا، كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمُعْتَبَةِ: «مَا لَهُ تَرَبَّ جِنَّةٌ؟!». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ فحش گو تھے، نہ لعنت کرنے والے تھے اور نہ ہی گالی گلوچ کرتے تھے۔ آپؐ ناراضگی کے وقت فرمایا کرتے: اے کیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو (بخاری)

۵۸۱۲۔ (۱۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ. قَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ لَعَانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپؐ سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! آپؐ مشرکین پر بدعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے (مسلم)

۵۸۱۳۔ (۱۳) وَهْنُ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خُدْرِيهَا، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفَنَاهُ فِي وَجْهِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۸۱۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ ہائیا تھے۔ جب آپ کسی کمرہ کام کو دیکھتے تو ہم اسے آپ کے چہرے (کے اثرات) سے پہچان لیتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۸۱۴۔ (۱۴) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْبِعًا قَطُّ ضَاجِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ - ، وَإِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۵۸۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بکل کھلا کر ہنسنے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا آخری حصہ نظر آئے، آپ تو بس مسکراتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۸۱۵۔ (۱۵) وَهْنُهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَشْرِدُ الْحَدِيثَ كَسَرِدِكُمْ، كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عُذِّهِ الْعَادُ لَأَخْصَاهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۸۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہمایت میں) تسلسل کے ساتھ باتیں نہیں کرتے تھے جیسا کہ تم لوگ مسلسل بولے چلے جاتے ہو۔ آپ اس طرح باتیں کرتے کہ اگر کوئی گننے والا (الفاظ) گننا چاہتا تو گن سکتا تھا (بخاری، مسلم)

۵۸۱۶۔ (۱۶) وَهْنُ الْأَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ - يَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ - فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۵۸۱۶: اسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، آپ اپنے گھروالوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مشغول رہتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ نماز کے لیے چلے جاتے تھے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کے راوی اسود جلیل القدر تابعی ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا ہے لیکن ان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ انہوں نے خلفاء اربعہ کی زیارت کی اور اکابر صحابہ سے سماعت حدیث کا شرف حاصل کیا (تذکرۃ الحفاظ)

۵۸۱۷۔ (۱۷) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا أَنْ يُتَهَكَّ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَسْتَقِيمَ اللَّهُ بِهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .



۵۸۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے آسان کام کو اختیار کرتے بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہوتا، اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ تمام لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لئے کبھی کسی بات کا انتقام نہیں لیتے تھے البتہ جب اللہ تعالیٰ کی حرمت کو پامال کیا جاتا تو پھر آپ اللہ کی رضا کے لئے انتقام لیتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۸۱۸- (۱۸) وَمَنْهَا، قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ شَيْئًا قَطُّ يَدِيهِ، وَلَا أَمْرًا وَلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ، فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ، إِلَّا أَنْ يُنْهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۱۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کبھی کسی جاندار چیز کو (یعنی مرد کو) نہ کسی عورت کو اور نہ ہی کسی خادم کو اپنے ہاتھ کے ساتھ مارا البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے (کوئی آپ کے ہاتھوں مارا جاتا) اور ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی شخص سے کبھی آپ کو کچھ تکلیف پہنچی ہو اور آپ نے اس سے انتقام لیا ہو۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کیا جاتا تو پھر آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے انتقام لیتے تھے (مسلم)

### الْفَصْلُ الثَّلَاثُونَ

۵۸۱۹- (۱۹) هُنَّ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانٍ سِتِينَ، خَدَمْتُ عَشْرَ سِتِينَ، فَمَا لَأَمْنِي عَلَى شَيْءٍ قَطُّ أَتَى فِيهِ عَلَى يَدَيَّ —، فَإِنْ لَأَمْنِي لَأَنْتُمْ مِنْ أَهْلِهِ قَالَ: «دَعُوهُ، فَإِنَّهُ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ». هَذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ»، وَرَوَى النَّبَهِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مَعَ تَغْيِيرٍ يَبِيرُ.

### دوسری فصل

۵۸۱۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آٹھ برس کا تھا جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میں نے دس برس تک (مٹی زندگی میں) آپ کی خدمت کی۔ (اس پورے عرصے میں) ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میرے ہاتھوں کوئی چیز خراب ہوئی ہو اور آپ نے مجھے ملامت کی ہو۔ اگر آپ کے اہل خانہ میں سے مجھے کوئی ملامت کرتا تو آپ فرماتے کہ اسے کچھ نہ کہو اس لئے کہ جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ یہ الفاظ مصابیح کے ہیں جبکہ امام بیہقی نے اس روایت کو شعب الایمان میں کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۰۔ (۲۰) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَابًا فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيْفَةِ السَّيْفَةَ، وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَصْفَحُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش کو نہیں تھے، نہ ہی تکلف کے ساتھ فحش گفتگو فرماتے تھے، نہ ہی آپ بازاروں میں شور و غل کرتے تھے اور نہ ہی آپ برائی کا بدلہ برائی کے ساتھ دیتے تھے البتہ آپ معاف فرماتے اور درگزر کرتے تھے (ترمذی)

۵۸۲۱۔ (۲۱) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيَتَّبِعُ الْخَنَازَةَ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ خَبِرَ عَلَى جِمَارٍ خَطَامُهُ لَيْفٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتَّبَهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپ بیمار کی عیادت فرماتے، جنازے کے ساتھ جاتے، غلام کی دعوت قبول کرتے اور گدھے پر بھی سوار ہو لیتے اور میں نے آپ کو جنگِ خیبر کے دن ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی لگام کھجور کی پتیوں کی تھی (ابن ماجہ، تہقی شُعَبِ الْإِيمَانِ) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں مسلم بن کیسان امور راوی ضعیف ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۶۸، المرحم والتحدیل جلد ۸ صفحہ ۸۴۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۰۶، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۵)

۵۸۲۲۔ (۲۲) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَخَذَكُمْ فِي بَيْتِهِ، وَقَالَتْ: كَانَ بَشَرًا مِنْ الْبَشَرِ، يَفْلِي ثَوْبَهُ، وَيَحْلِبُ شَاةَهُ، وَيَتَخَدَّمُ نَفْسَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا خود گانٹھ لیتے تھے، اپنا کپڑا خود سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں (اس طرح) کام کاج کرتے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں کام کاج کرتا ہے۔ نیز عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ انسانوں میں سے ایک انسان تھے۔ آپ کپڑوں میں سے خود جو سی دیکھتے، اپنی بکری کا دودھ خود دہکتے اور اپنی خدمت آپ کر لیا کرتے تھے (ترمذی)

۵۸۲۳۔ (۲۳) وَهْنُ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ نَفَرٌ عَلَيَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالُوا لَهُ: حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ جَارَهُ، فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكُنْتُ لَهُ، فَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا، فَكُلُّ هَذَا أَحَدٌ تُكْمَلُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۳: خاریجہ بن زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک جماعت ثابتؓ کے ہاں گئی اور انہوں نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے مطلع کریں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں آپ کا

پڑوسی تھا جب آپؐ پر وحی نازل ہوتی تو آپؐ میری جانب پیغام بھیجتے، میں آپؐ کی وحی تحریر کرتا۔ آپؐ کا معمول تھا کہ جب ہم دنیا کی باتیں کرتے تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ دنیا کی باتیں کرتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے کی باتیں کرتے تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ کھانے کی باتیں کرتے۔ پس یہ تمام باتیں میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر رہا ہوں (تذنی)

۵۸۲۴۔ (۲۴) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونُ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ، وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَهُوَ الَّذِي يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ، وَلَمْ يَرْمُقْهُمَا زَكَبْتَهُ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تو اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ کھینچتے جب تک وہ شخص اپنا ہاتھ نہ کھینچ لیتا اور آپؐ اپنے چہرے کو کسی شخص سے اس وقت تک نہ پھیرتے تھے جب تک کہ وہ شخص اپنا چہرہ نہ پھیر لیتا تھا نیز آپؐ کو کبھی اس حال میں نہیں دیکھا گیا کہ آپؐ اپنے کسی ساتھی کے آگے گھٹنے دراز کیے بیٹھے ہوں (تذنی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں زید العمی راوی ضعیف ہے (البحر والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۵۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۲، تنقيح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۰)

۵۸۲۵۔ (۲۵) وَهْنُهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَذْخِرُ شَيْئًا لِعَدُوِّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کسی چیز کا ذخیرہ نہیں کرتے تھے (تذنی)

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر مکمل اعتماد اور توکل تھا، اسی لئے آپؐ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کوئی چیز بچا کر نہیں رکھی کہ کل کو کام آئے گی البتہ آپؐ اپنے اہل و عیال کی سال بھر کی ضرورتوں کے لئے اشیاء خورد و نوش جمع کر کے رکھ دیتے تھے (تنقيح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۰)

۵۸۲۶۔ (۲۶) وَهْنُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَوِيلَ الصَّنْبِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشَّيْءِ».

۵۸۲۶: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر خاموشی اختیار کیے رہتے تھے (شرح السنہ)

۵۸۲۷۔ (۲۷) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَرْسِيلٌ وَتَرْسِيلٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۸۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو میں وضاحت اور آہستگی ہوتی تھی (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ایک راوی مجهول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۰)

۵۸۲۸ - (۲۸) وَهْنٌ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا، وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَهُ فَضْلٌ - ، يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اور بے ٹکان ہاتھ نہیں کیا کرتے تھے جس طرح تم مسلسل اور بے ٹکان بولتے ہو بلکہ جب آپ گفتگو فرماتے تو ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے کہ آپ کے پاس بیٹھنے والا اس گفتگو کو محفوظ کر لیتا (ترمذی)

۵۸۲۹ - (۲۹) وَهْنٌ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا زَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۹: عبد اللہ بن حارث بن جزء بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکراتے والا کسی کو نہیں دیکھا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبد اللہ بن یسوع راوی ضعیف ہے۔ (الضعفاء الصغیر صفحہ ۸۰)  
الجرج والتحریر جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، المجموع جلد ۲ صفحہ ۱۱، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۹

۵۸۳۰ - (۳۰) وَهْنٌ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ. رَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ.

۵۸۳۰: عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھے ہوئے ہاتھیں کرتے تو آپ کی نگاہ اکثر آسمان کی جانب اٹھی رہتی (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں محمد بن اسحاق راوی بدلتس ہے اور وہ لفظ عَنْ کے ساتھ بیان کر رہا ہے (الجرج والتحریر جلد ۵ صفحہ ۶۸۷، طبقات ابن سعد جلد ۱ صفحہ ۳۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۱)

### الفصل الثالث

۵۸۳۱ - (۳۱) هْنٌ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا زَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْيَعْيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَانَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُهُ مُسْتَرْصَعًا فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ - ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيَدْخُنْ، وَكَانَ ظَفْرُهُ قَيْنًا - ، فَيَأْخُذُهُ فَيَقْبَلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ. قَالَ عَمْرُو: فَلَمَّا نَوَيْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي، وَإِنَّهُ مَاتَ فِي النَّبِيِّ، وَإِنَّ لَهُ لَطِئَتَيْنِ - تُكْمِلَانِ رِصَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

## تیسری فصل

۵۸۳۱: عمرو بن سعید رحمہ اللہ، انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر کسی اور کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ زیادہ رحم کرنے والا نہیں دیکھا۔ آپ کے بیٹے ابراہیم کو مدینہ منورہ کی نواحی بستی میں دودھ پلایا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ (اپنے بچے کو ملنے) جاتے، ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔ (ایک مرتبہ) آپ اس گھر میں داخل ہوئے جس گھر میں ابراہیم تھا، وہ گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا کیونکہ کہ دودھ پلانے والی عورت کا خاوند لوہار تھا۔ آپ اپنے بیٹے کو اٹھاتے، اسے چوتے اور پھر واپس لوٹ آتے۔ عمرو راوی نے بیان کیا کہ جب ابراہیم فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ابراہیم میرا بیٹا ہے اور وہ دودھ پینے کی عمر میں فوت ہوا ہے اور اس کے لیے وہ دودھ پلانے والی عورتیں مخصوص کی گئی ہیں جو رضاعت کی مدت کو پورا کر رہی ہیں (مسلم)

۵۸۳۲۔ (۳۲) وَهَنَّ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيًّا يُقَالُ لَهُ: فُلَانٌ، خَيْرٌ، كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَنَابِيرٌ، فَتَقَاضَى النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: «يَا يَهُودِيُّ! مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ». قَالَ: فَإِنِّي لَا أَفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدٌ حَتَّى تُعْطِيَنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَجْلَسُ مَعَكَ» فَجَلَسَ مَعَهُ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْأَجْرَةَ وَالْعَدَاةَ، وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَهَدَّدُونَهُ وَيَتَوَعَّدُونَهُ، فَقَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا الَّذِي يَصْنَعُونَ بِهِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَهُودِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْعَيْنِ زَيْنَ أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهُ، فَلَمَّا تَرَجُلَ التَّهَارُ قَالَ الْيَهُودِيُّ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَشَطْرُ مَالِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَمَا وَاللَّهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِي فَعَلْتَ بِكَ إِلَّا لَا تَنْظُرَ إِلَى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَةِ: مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ، وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ، لَيْسَ بِفَيْظٍ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَابٍ فِي الْأَسْوَابِ، وَلَا مُتْرَيٍّ بِالْفُحْشِ —، وَلَا قَوْلِ الْخَنَا، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَهَذَا مَالِي فَأَحْكُمْ فِيهِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ، وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَيِّيزَ الْمَالِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۸۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”فلان“ لقب کا ایک یہودی عالم تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دینار لینے تھے چنانچہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیناروں کا مطالبہ کیا۔ آپ نے اس سے کہا، اے یہودی! تجھے دینے کے لیے اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس نے کہا، اے محمد! میں اس وقت تک آپ سے جدا نہیں ہوں گا جب تک آپ مجھے میرا قرض نہیں لوٹا دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اگر ایسا ہی ہے کہ جب تک میں تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا، تم مجھے نہیں چھوڑو گے) تو میں تمہارے ساتھ بیٹھوں گا۔ چنانچہ آپ اس کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ نے قلم، صر، مغرب، مشاء اور (اگلی صبح) فجر



کی نماز (سجد میں) ادا کی۔ (اس صورتِ حال کو دیکھ کر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے اس یہودی کو ڈرایا دھمکایا۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ صحابہ کرام اس یہودی کو ڈرا دھمکا رہے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) کہا کہ مجھے میرے پروردگار نے منع کیا ہے کہ میں کسی ذمی کافر یا دیگر لوگوں پر ظلم کروں۔ جب ذرا دن چڑھا تو یہودی (آپ کے اخلاق و کردار کو دیکھ کر) کہنے لگا، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ معبودِ برحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں اپنا نصف مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ اللہ کی قسم! (سب جان لیں کہ) میں نے جو انداز آپ کے ساتھ اختیار کیا وہ صرف اس لیے کیا تھا کہ میں آپ کے ان اوصاف کو آزماؤں جن کا تذکرہ تورات میں ہے کہ ان کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا وہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوں گے اور مدینہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ملکِ شام تک ان کی ہادشاہت ہوگی، وہ بد زبان اور بد مزاج نہیں ہوں گے، اور نہ ہی وہ گلیوں میں شور و شغب کریں گے، نہ ہی فحش گو ہوں گے اور نہ ہی فحش گفتگو کریں گے۔ (یہودی نے ایک بار پھر کہا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ یہ میرا مال ہے (جسے میں آپ کے قبضے میں دیتا ہوں) آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کی روشنی میں اس کے متعلق فیصلہ صادر فرمائیں۔ (اس حدیث کے راوی کا کہنا ہے کہ) یہ یہودی بہت المدار تھا۔ (بیہقی دلائل التبتہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ابو علی محمد بن اشعث کوئی راوی کو ایک جماعت نے کذاب کہا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۶، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۱)

۵۸۳۳- (۳۳) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ الذِّكْرَ، وَيَقِلُّ اللَّفْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ، وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَأْبَأُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَزْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ. زَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.

۵۸۳۳: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے، فضول باتیں بہت کم کرتے، نماز کو لمبا کرتے اور خطبہ مختصر فرماتے نیز یہود عورت اور مسکین لوگوں کے ساتھ چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کر دیتے تھے (نسائی، دارمی)

۵۸۳۴- (۳۴) وَهَنَّ عَلِيُّ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّا لَا نَكْذِبُكَ - وَلَكِنْ نَكْذِبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمْ: ﴿فَاتَّهَمُوا لَا يَكْذِبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بَيِّنَاتٍ بِاللَّهِ يَجْحَلُونَ﴾. زَوَاهُ الْبِرْمَنِيُّ.

۵۸۳۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو جہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم آپ کو جھوٹا

میں کہتے البتہ ہم اس چیز کو جھٹلاتے ہیں جو آپؐ لے کر آئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) ”یہ لوگ آپؐ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ وہ عالم لوگ تو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں“ (تفسیر)

۵۸۳۵- (۳۵) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ، جَاءَنِي مَلَكٌ، وَإِنْ حُجِرْتُهُ - تَسَاوَى الْكُعْبَةُ، فَقَالَ: إِنْ رَبِّكَ يُقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَيَقُولُ: إِنْ شِئْتُ نَبِيًّا عَبْدًا، وَإِنْ شِئْتُ نَبِيًّا مَلِكًا، فَظَنَرْتُ إِلَى جِبْرِئِيلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ صُغَ نَفْسُكَ».

۵۸۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر میں چاہوں کہ دنیا کے مال و متاع میرے لئے ہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلے گئیں۔ (ایک روز) میرے پاس فرشتہ آیا تھا جس کی کمر (کی چوڑائی) کہنے کے برابر تھی۔ اس نے کہا: آپؐ کے پروردگار آپؐ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر آپؐ چاہیں تو آپؐ کو بندہ پیغمبر بنا دیجئے ہیں اور اگر آپؐ چاہیں تو آپؐ کو بادشاہ پیغمبر بنا دیجئے ہیں۔ (آپؐ فرماتے ہیں) چنانچہ میں نے جبرائیل کی طرف دیکھا۔ اُس نے مجھے مشورہ دیا کہ آپؐ خود کو متواضع رکھیں۔

۵۸۳۶- (۳۶) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى جِبْرِئِيلَ - كَالْمُسْتَشِيرِ لَهُ، فَأَشَارَ جِبْرِئِيلُ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعَ. فَقُلْتُ: «نَبِيًّا عَبْدًا». قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَأْكُلُ مُشْكًا، يَقُولُ: «أَكُلْ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ، وَاجْلِسْ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۵۸۳۶: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کی جانب مشورہ طلب انداز سے التفات کیا تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ آپؐ تواضع اختیار کریں (آپؐ فرماتے ہیں) چنانچہ میں نے (جبرائیل کو) جواب دیا کہ میں بندہ پیغمبر ہوں گا (جس میں عبودیت ہو) عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نمک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس طرح کھانا کھاتا ہوں جس طرح ایک غلام کھاتا ہے اور میں اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح ایک غلام بیٹھتا ہے (شرح السنہ)

## بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آغازِ وحی)

### الفصل الأول

۵۸۳۷- (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهَجْرَةِ، فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِينَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

### پہلی فصل

۵۸۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت سے سرفرازاً آپؐ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے، آپؐ کی جانب وحی کی جاتی تھی۔ اس کے بعد آپؐ کو ہجرت کرنے کا حکم ملا چنانچہ آپؐ نے (مکہ منورہ میں) ہجرت کے دس سال گزارے اور جب آپؐ کی وفات ہوئی تو آپؐ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی (بخاری، مسلم)

۵۸۳۸- (۲) وَصَفَهُ، قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَرَى الصُّورَ - سَبْعَ سِنِينَ، وَلَا يَرَى شَيْئًا، وَثَمَانِ سِنِينَ يُوحَى إِلَيْهِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَتَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پندرہ سال رہے۔ آپؐ (ابتدائی) سات سال جبرائیل کی آواز سننے رہے اور عجیب و غریب روشنی دیکھتے رہے اور (اس کی علاوہ) کچھ نظر نہیں آتا تھا (ان پندرہ سالوں کے آخری) آٹھ سال آپؐ کی جانب وحی آتی رہی، آپؐ مکہ منورہ میں دس سال مقیم رہے اور جب آپؐ کی وفات ہوئی تو آپؐ کی عمر بیسٹھ سال تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: آپؐ کی عمر مبارک کے بارے میں تضاد ہے۔ اس سے پہلے والی حدیث میں تریسٹھ سال ہے، اس حدیث میں پینسٹھ سال اور اس سے آگے والی حدیث میں ساٹھ برس کا ذکر ہے۔ تاریخی اور تحقیقی طور پر جو بات زیادہ صحیح ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

ابن عباسؓ نے اس حدیث میں آپؐ کے سن ولادت اور سن ہجرت کو مکمل سال شمار کیا ہے اور ان دو سالوں کو ملا کر کل عمر ۶۵ سال بیان کی۔ جبکہ انسؓ نے آپؐ کی عمر مبارک ساٹھ برس ذکر کی ہے انہوں نے اس نمائے

کے حساب سے سر کو کوئی اہمیت نہیں دی اور حیوہ برس تکی زندگی کو بھی دس برس شمار کیا ہے۔ اس لحاظ سے انسؓ نے آپؐ کی عمر ساتھ برس ذکر کی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپؐ نے نبوت کے بعد حیوہ برس مکہ مکرمہ میں گزارے اور دس برس مدینہ منورہ میں گزارے اس لحاظ سے آپؐ کی عمر تریسٹھ برس ہے اور یہی بات رابع اور صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۸۳۹۔ (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِينَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ساتھ سال کی عمر پوری ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فوت کر لیا (بخاری، مسلم)

۵۸۴۰۔ (۴) وَهَنَهُ، قَالَ: قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِينَ، وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِينَ، وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ: ثَلَاثٌ وَسِتِينَ، أَكْثَرُ.

۵۸۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور ابو بکر بھی تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور عمر بھی تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے (مسلم) امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ تریسٹھ سال والی روایات کثرت کے ساتھ مروی ہیں۔

۵۸۴۱۔ (۵) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بَدِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَأَن لَّا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِي الصُّبْحِ، ثُمَّ حَبَبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَأَن يَخْلُو بِغَارِ جَرَاءٍ، فَيَنْحَنُّ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُ الدَّلِيلُ دَوَابِ الْعَدِيدِ - قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَرَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيدَجَةَ، فَيَتَرَوَّدُ لِمَيْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ جَرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ. فَقَالَ: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ». قَالَ: «فَأَخَذَنِي فَقَطَعَنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَقَطَعَنِي الثَّانِيَةَ، حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ. فَأَخَذَنِي فَقَطَعَنِي الثَّالِثَةَ، حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ. الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾». فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْجِفُ فَوَادَهُ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيدَجَةَ، فَقَالَ: «زَمِلُونِي زَمِلُونِي» فَزَمِلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لَخَدِيدَجَةَ وَآخِرَهَا الْخَيْرُ: «لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى

نَفْسِي» فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا، وَاللَّهِ لَا يُخْزِنُكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلَ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقَ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلَ الْكُلَّ - ، وَتَكْسِبَ الْمَعْدُومَ - ، وَتَقْرَى الصَّنِيفَ - ، وَتُعِينَ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ - ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهَ خَدِيجَةُ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نُوفَلٍ، ابْنِ عِمٍّ خَدِيجَةَ. فَقَالَتْ لَهُ: يَا ابْنَ عِمٍّ! اِسْمَعْ مِنِّي ابْنَ أَخِيكَ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي! مَاذَا تَرَى؟ فَاخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأَى. فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا هُوَ النَّامُوسُ - الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا - ، يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذَا يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْ مُخْرِجِي هُم؟» قَالَ: نَعَمْ؛ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِي، وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْسُبْ وَرَقَةَ أَنَّ تُوفِي - ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابتداء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کا سلسلہ جس چیز سے شروع ہوا وہ نیند میں تھے خوابوں کا دکھائی دینا تھا۔ آپ جو بھی خواب دیکھتے اس کی تعبیر اس طرح روشن ہو کر سامنے آجاتی جیسے صبح کا اجالا ہوتا ہے۔ بعد ازاں آپ کو تمنائی (کی زندگی) سے محبت ہو گئی۔ چنانچہ آپ غار حرا میں تمنائی کی زندگی گزارتے۔ اس غار میں آپ (اللہ تعالیٰ کی) عبارت کرتے۔ آپ چند راتیں (اور دن) عبارت میں مشغول رہتے جب تک کہ آپ کو اپنے اہل و عیال سے ملنے کا اشتیاق پیدا نہ ہو جاتا۔ آپ (ان) راتوں اور دنوں کے لئے) کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے اور (جب وہ چیزیں ختم ہو جاتیں تو) پھر آپ خدیجہ کے ہاں آتے، آپ پھر اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ (یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا) یہاں تک کہ آپ کے پاس وحی آئی، آپ غار حرا میں ہی تھے کہ آپ کے پاس فرشتہ (جبرائیل) آیا۔ اُس نے کہا پڑھ! آپ نے جواب دیا، میں پڑھنا نہیں جانتا۔ آپ نے بتایا کہ فرشتے نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے دہلایا حتیٰ کہ مجھے تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس فرشتے نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! میں نے جواب دیا، میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے مجھے پکڑ لیا اور دوسری مرتبہ مجھے دہلایا حتیٰ کہ مجھے تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس فرشتے نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! میں نے جواب دیا، میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے مجھے پکڑ لیا اور تیسری مرتبہ مجھے دہلایا حتیٰ کہ مجھے تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے تمہیں اور ہر چیز کو پیدا کیا، انسان کو جسے ہوئے خون کے ساتھ پیدا کیا، پڑھ! اور آپ کا پروردگار سب سے زیادہ عزت والا ہے جس نے قلم کے ساتھ (لکھنا) سکھایا، جس نے انسان کو ہر اس بات کی تعلیم دی جسے وہ نہیں جانتا تھا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کے ساتھ مکہ مکرمہ میں اپنے گھر واپس آئے، آپ کا دل گھبرا رہا تھا، آپ خدیجہ کے پاس گئے، آپ نے ان سے کہا کہ مجھے کپڑے سے ڈھانپ دیں، مجھے کپڑے سے ڈھانپ دیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو ڈھانپ دیا جس سے آپ کا خوف جاتا رہا۔ آپ نے خدیجہ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا اور ان سے کہا کہ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ خدیجہ نے (تسلیم دیتے ہوئے) کہا کہ ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اس لیے کہ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، (دوسروں کا) بوجھ اٹھاتے ہیں، محتاج



کو عطیہ دیتے ہیں، مہمان کو کھانا کھاتے ہیں اور مصیبت زدہ اور ضرورت مند کی مدد کرتے ہیں۔ بعد ازاں خدیجہؓ آپ کو ورق بن نوفل کے پاس لے گئیں جو خدیجہؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ انہوں نے ورق سے کہا، اے میرے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کا معاملہ ٹھیکے۔ چنانچہ ورق نے آپ سے دریافت کیا، اے میرے بھتیجے! تجھے کیا نظر آتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تمام واقعہ کہہ سنایا۔ ورق نے کہا، یہ تو وہی فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجتا تھا۔ اے کاش! میں تمہارے عہد نبوت میں جواں ہوتا اور کاش! میں اس وقت زندہ ہوتا جب تمہاری قوم تمہیں (تمہارے شر سے) نکال دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تجربہ سے) دریافت کیا کہ کیا میری قوم مجھے (میرے شر سے) نکال دے گی؟ ورق نے کہا، ہاں! کیوں کہ جب بھی کسی کو (رسالت سے) نوازا گیا تو اس کے ساتھ دشمنی کی گئی۔ اور اگر میں اس دن تک زندہ رہا جب لوگ تمہیں (تمہارے شر سے) نکالیں گے تو میں تمہاری معاونت کروں گا۔ اس کے بعد ورق بن نوفل زیادہ عرصہ زندہ نہ رہے اور آپ پر وحی کا سلسلہ (چند روز کے لئے) منقطع رہا (بخاری، مسلم)

۵۸۴۲ - (۶) وَزَادَ الْبُخَارِيُّ، حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ ﷺ — فَيَمَّا بَلَّغْنَا — حَزْنَا غَدَا مَنَّهُ مِرَارًا كَيْ يَبْزُدَ مِنْ رُؤُوسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ، فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ لَكِنِّي يُلْقِي نَفْسَهُ مِنْهُ، تَبْدِي لَهُ جِبْرِئِيلُ — ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا. فَيَسْكُنُ لِدَلِكْ جَانَهُ، وَتَقَرُّ نَفْسُهُ.

۵۸۴۲: اور امام بخاریؒ نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر (نزول وحی کا سلسلہ منقطع ہونے سے) غم و حزن طاری ہو گیا۔ جس کا ثبوت ہمیں ان احادیث سے ملتا ہے جو ہم تک پہنچی ہیں کہ غم و حزن کی وجہ سے کئی بار آپؐ نے یہ ارادہ کیا کہ خود کو پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیں (لیکن) جب بھی آپؐ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے کہ خود کو وہاں سے گرائیں تو جبرائیل علیہ السلام آپؐ کے سامنے ظاہر ہو جاتے اور آپؐ سے کہتے، اے محمد! بلاشبہ آپ اللہ تعالیٰ کے برحق پیغمبر ہیں۔ اس تسلی کی وجہ سے آپؐ (کے دل) کا اضطراب جاتا رہتا اور آپؐ مطمئن ہو جاتے۔

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس واقعہ کی تفصیل یا تو براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا کسی صحابی سے نقل کر کے بیان کی ہے (مشکوۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۴)

۵۸۴۳ - (۷) وَهَذَا جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ فِتْرَةِ الْوَحْيِ، قَالَ: «فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحَرَاءِ قَاعِدٍ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجِئْتُ مِنْهُ رُعبًا — حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي، فَقُلْتُ: زَمَلُونِي زَمَلُونِي، فَرَمَلُونِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبِّكَ فَكَبِيرٌ. وَتَبَاكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾. ثُمَّ حَمَى الْوَحْيُ وَتَنَابَعَ. مُتَّقِنٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ وحی کے منقطع ہونے کا حال بیان فرما رہے تھے کہ ایک دفعہ میں (حرا پہاڑی پر) چل رہا تھا، میں نے آسمان سے آواز سنی، میں نے اوپر نظر اٹھائی تو وہی فرشتہ جو میرے پاس (غار حراء میں آیا تھا) وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس (مظہر) سے مجھے اتنا خوف لاحق ہوا کہ میں زمین پر گر پڑا، پھر میں (اٹھ کر) اپنے گھر والوں کے پاس گیا۔ میں نے کہا، مجھے کپڑے سے ڈھانپ دو، مجھے کپڑے سے ڈھانپ دو۔ (تین مرتبہ فرمایا) پھر اللہ رب العزت نے یہ آیات نازل کیں۔

(جس کا ترجمہ ہے) ”اے کپڑا اوڑھنے والے! کھڑا ہو جا اور مخلوق کو ڈرا اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ اور شرک سے کنارہ کش رہ۔“  
اس کے بعد وحی گرم ہو گئی اور مسلسل آنے لگی (بخاری، مسلم)

۵۸۴۴- (۸) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَخْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلَافَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ، فَيَفْصِمُ عَنِّي - وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَخْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي، فَأَعِنِي مَا يَقُولُ». قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنْ جَبِينَهُ لَيَنْفَضُّ عَرَقًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس وحی گھنٹی کی آواز کی مانند آتی ہے اور وحی کی یہ قسم میرے لئے سخت تکلیف دہ ہوتی ہے، جب وحی بند ہو جاتی ہے تو میں نے وحی کو یاد کر لیا ہوتا ہے اور کبھی فرشتہ میرے سامنے انسان کی شکل میں آتا ہے وہ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے، وہ جو کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت سروی کا دن ہوتا، آپ پر وحی اترتی تھی اور جب فرشتہ وحی پہنچا کر چلا جاتا تو آپ کی پیشانی سے پسینے کے قطرے گرتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۸۴۵- (۹) وَهَنَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِي رِوَايَةٍ: نَكَسَ رَأْسَهُ، وَنَكَسَ أَصْحَابَهُ رُؤُوسَهُمْ، فَلَمَّا أَتَى عَنْهُ - رَفَعَ رَأْسَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۳۵: عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اس کی شدت کی وجہ سے آپ ہلکین ہو جاتے اور آپ کے چہرے کا رنگ خفیر ہو جاتا اور ایک روایت میں ہے کہ (جب آپ پر وحی اترتی تو) آپ اپنا سر مبارک جھکا لیتے، آپ کے صحابہ کرام بھی اپنے سروں کو نیچا کر

لیجے، جب وہی (اترے کی کیفیت) ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سراٹھا لیتے (مسلم)

۵۸۴۶۔ (۱۰) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾. خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى صَعِدَ الصُّفَا، فَجَعَلَ يُنَادِي: «يَا بَنِي فَهْرٍ! يَا بَنِي عَدِيٍّ! لِبَطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ، فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ اخْتَبَرْتُكُمْ أَنْ خِيَلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحٍ - هَذَا الْحَبَلِ - وَفِي رَوَابِئِهِ: أَنْ خِيَلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغَيِّرَ عَلَيْكُمْ - أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي؟ قَالَوْا: نَعَمْ، مَا جَرَيْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا. قَالَ: «فَأَنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ». قَالَ أَبُو لَهَبٍ: ثَبَّالُكَ، أَلِهَذَا جَمَعْتُمْ؟! فَنَزَلَتْ: ﴿ثَبَّثْ يَدَا ابْنِ لَهَبٍ وَثَبَّ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں“ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اس حکم کی تعمیل کے لیے) نکل پڑے اور صفا پہاڑی پر چڑھ گئے، آپ پکارنے لگے، اے بنو فہر! اے بنو عدی! اسی طرح آپ نے تمام قریش کے قبائل کو مخاطب کیا۔ یہاں تک کہ تمام قبائل (آپ کے گرد) جمع ہو گئے اور جو شخص (کسی عذر کی وجہ سے اپنے گھر سے) نہ نکل سکا تو اس نے یہ معلوم کرنے کے لیے (کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں سب کو بلایا ہے) کسی کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیج دیا۔ چنانچہ ابولہب اور قریش سے لوگ آ گئے۔ آپ نے فرمایا: تم مجھے بتاؤ، اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کی اوٹ سے نکل رہا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک لشکر وادیِ قاطبہ سے نکل رہا ہے، اس کا مقصد قتل و غارت گری کرنا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ ان سب نے اثبات میں جواب دیا (اور کہا) کہ ہم نے تو آپ کے بارے میں ہمیشہ سچائی ہی کا تجربہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اس شدید عذاب سے ڈرا ہوں جو تمہارے سامنے پیش (آنے والا) ہے (یہ سن کر ابولہب کہنے لگا: تو جاہو جائے کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ جاہو دیر پا ہو جائے“ (بخاری، مسلم)

۵۸۴۷۔ (۱۱) وَهْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مسعودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْكُتَيْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ، إِذْ قَالَ قَاتِلٌ: أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيُعِيدُ إِلَى فَرْنِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يَمْلُهَا حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَيْفِيهِ؟ فَأَنْبَغَتْ أَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَيْفِيهِ، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا، فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ، فَأَنْطَلَقَ مُنْطَلِقًا إِلَى فَاطِمَةَ، فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَنَهُ عَنْهُ، وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسْبُحُ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: «اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، ثَلَاثًا - وَكَانَ إِذَا دَعَا؛ دَعَا ثَلَاثًا، وَإِذَا سَأَلَ؛ سَأَلَ ثَلَاثًا -:

«اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَبِنِ مَسَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ، وَامِّيَةَ بْنَ خَلْفٍ، وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعِيْطٍ، وَعُمَارَةَ بْنَ الْوَلِيدِ». قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَرَأَاهُ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَخَ يَوْمَ بَذْرِ، ثُمَّ سَجَّوْا إِلَى الْقَلْبِ - قَلْبِ بَذْرِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَتَبَعَ أَصْحَابَ الْقَلْبِ لَعْنَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۴۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کمرہ کے قریب نماز ادا کر رہے تھے اور وہاں قریش کا ایک گروہ اپنی مجلس جمائے بیٹھا تھا۔ اہلک (ان میں سے) ایک شخص نے کہا، کیا تم میں سے کوئی شخص ہے جو اُٹھ کر جائے (اور) فلاں قلعے میں ایک اونٹ ذبح کیا گیا ہے اس کی اوجھڑی، اس کا خون اور اس کا پوست اٹھا لائے۔ اس کے بعد وہ (ان چیزوں کو رکھ کر) انتظار کرے پھر جب آپؐ سجدہ میں جائیں تو وہ ان چیزوں کو آپؐ کے کندھوں کے درمیان ڈال دے (یہ بات سن کر) ان میں سے ایک انتہائی بد بخت انسان کھڑا ہوا اور یہ چیزیں لینے چلا گیا جب آپؐ سجدہ میں گئے تو اس نے ان کو آپؐ کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم (براہر) سجدہ کی حالت میں رہے۔ یہ دیکھ کر وہ کھل کھلا کر ہنسنے لگے بلکہ ہنسی کے سبب لوٹ پوٹ ہو رہے تھے چنانچہ ایک شخص فاطمہؑ کے ہاں گیا (اور انہیں خبر کی) وہ دوڑتی ہوئی آئیں (انہوں نے دیکھا) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں ہیں تو انہوں نے ان چیزوں کو آپؐ کے جسم مبارک سے اٹھا پھینکا اور قریش کی جانب منہ کر کے انہیں برا بھلا کہنے لگیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپؐ نے بددعا کی، اے اللہ! قریش کو ہلاک کر۔ آپؐ نے تین بار بددعا کی اور آپؐ (کی عادت تھی کہ) جب بھی دعا کیا کرتے تھے تو تین بار دعا کرتے اور جب آپؐ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ (اس کے بعد آپؐ نے خاص طور پر بعض بد بختوں کا نام لے کر بددعا فرمائی) اے اللہ! عمرو بن ہشام (یعنی ابو جہل)، عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، شَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَلَيْدُ بْنُ عُتْبَةَ، أُمِّيَةُ بْنُ خَلْفٍ، عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعِيْطٍ اور فُتَاہُ بْنُ وَلِيدٍ کو تباہ و برباد کر۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اللہ کی قسم! میں نے انہیں جگہ بدر کے دن (زمین پر) ہلاک پڑے دیکھا۔ بعد ازاں ان (کی لاشوں) کو گھسیٹ کر بدر کے پرانے کنویں میں گرا دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان لوگوں کو جو کنویں میں گرائے گئے (عذاب کے ساتھ ساتھ) لہون بھی قرار دیا گیا ہے (بخاری، مسلم)

۵۸۴۸-(۱۲) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: «لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ، فَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ الْبَلِيلِ بْنِ كَلَابٍ -، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ - وَأَنَا مَهْمُومٌ - عَلَى وَجْهِ، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ -، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَظَنَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ -، فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ

قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكُ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ». قَالَ: «فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، إِنْ شِئْتَ أَنْ أَطِيعَ عَلَيْهِمُ الْأَخَشِينَ» - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپؐ پر جنگِ اُحد سے بھی زیادہ سخت دن آیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا، 'تمہاری قوم کی طرف سے مجھے جو کچھ درپیش آیا وہ اُحد کے دن سے زیادہ سخت تھا اور عقبہ (مٹی کے قریب ایک گھاٹی ہے) کے دن مجھے انتہائی سخت (اور مبر آزا) لمحات سے دوچار ہونا پڑا جب میں (طائف کے سردار) ابن عبد یاسل بن کلال کے پاس پہنچا (اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی) لیکن اس نے میری دعوت کو تسلیم نہ کیا (پھر) میں (وہاں سے) چل پڑا جب کہ میں شدید غم میں مبتلا تھا (میں حیران و پریشان تھا، مجھے کچھ سوچتا نہیں تھا کہ کدھر جاؤں) "قرن الثعالب" مقام میں پہنچ کر میرے حواس قابو میں آئے، میں نے اپنا سر بلند کیا تو اپنے اوپر ایک بادل کو سایہ کیے ہوئے دیکھا۔ پھر اچانک میری نظر بادل کے ٹکڑے میں جبرائیلؑ پر پڑی، انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا، اللہ تعالیٰ نے سن لیا ہے جو آپؐ نے اپنی قوم سے کہا اور جو جواب آپؐ کی قوم نے آپؐ کو دیا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی جانب پھاڑوں پر مقرر (نگران) فرشتے کو بھیجا ہے تاکہ آپؐ اپنی قوم کے بارے میں جو چاہیں حکم دیں۔ آپؐ نے فرمایا، مجھے پھاڑوں پر مقرر فرشتے نے آواز دی، مجھ پر سلام پیش کیا اور کہا کہ اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی قوم کی بات سن لی ہے اور میں پھاڑوں پر مقرر فرشتہ ہوں اور آپؐ کے پردروکار نے مجھے آپؐ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپؐ مجھے اپنے ارادے کے مطابق حکم دیں۔ اگر آپؐ چاہتے ہیں تو میں ان پر دونوں پھاڑوں کو الٹ دیتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (میں ان کی ہلاکت نہیں چاہتا) بلکہ میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے جو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں (بخاری، مسلم)

۵۸۴۹ - (۱۳) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، وَشَجَّ فِي رَأْسِهِ، فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ: «كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوا رِبَاعِيَّتَهُ؟» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۴۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رِبَاعِيَّة دانت ٹوٹ گیا اور آپؐ کا سر مبارک زخمی ہو گیا۔ آپؐ اپنے سر مبارک سے خون پونچھتے جاتے تھے اور فرما رہے تھے کہ وہ لوگ کیسے کامیاب ہوں گے جنہوں نے اپنے نبی کے سر کو زخمی کر دیا اور اس کے رِبَاعِيَّة دانت کو توڑ ڈالا؟ (مسلم)

وضاحت: اوپر اور نیچے والے سامنے کے دو دانتوں کے ساتھ والے دانتوں کو رِبَاعِيَّة کہتے ہیں۔ آپؐ کے نیچے



کے دو دانتوں میں سے داہنی طرف کے دانت مبارک کا کچھ حصہ ٹوٹا تھا، اس کے ساتھ نیچے کالب مبارک بھی زخمی ہو گیا تھا۔ جس شخص کے حملے سے یہ دانت مبارک ٹوٹا تھا، اس کا نام مُعْتَبِرُ بْنُ ابی وقاص تھا۔ کہا جاتا ہے کہ مُعْتَبِرُ بْنُ ابی وقاص نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا (مشکوٰۃ سعید العام جلد ۳ صفحہ ۲۷۷)۔

۵۸۵۰ - (۱۴) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ». يُشِيرُ إِلَى رُبَاعِيَةٍ «إِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَفْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس قوم پر اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہیں جنہوں نے اپنے نبی سے ایسا سلوک کیا۔ آپ کا اشارہ اپنے رباعیہ دانتوں کی طرف تھا (تجزہ فرمایا) اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا سخت ترین غضب ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ تعالیٰ کی راہ (یعنی جہاد) میں قتل کروا لے (بخاری، مسلم)

وَهَذَا النَّبَابُ خَلَّ عَنْ: الْفَصْلِ الثَّانِيَةِ -

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

### الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۵۱ - (۱۵) هُوَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: «يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ». قُلْتُ: يَقُولُونَ: «إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ». قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذَلِكَ. وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتُ لِي. فَقَالَ لِي جَابِرٌ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «جَاوَرْتُ بِحِرَاءِ شَهْرًا، فَلَمَّا قَضَيْتُ جَوَارِيَّ هَبَطْتُ، فَتَوَدَّيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرْ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرْ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِي فَلَمْ أَرْ شَيْئًا، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ، فَقُلْتُ: ذَبْرُونِي، فَذَبَّرُونِي، وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، فَتَرَلْتُ: «يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَأَنْذِرْ. وَرَبِّكَ فَكْبِيرُ. وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ. وَالزُّجْرَ فَأَمْسِرْ». وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ الصَّلَاةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

### تیسری فصل

۵۸۵۱: یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے دریافت کیا کہ قرآن پاک کا کون سا حصہ سب سے پہلے نازل ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ "مکہ"

”يٰۤاَيُّهَا الْمُتَّقُونَ.....“ ہے میں نے کہا، لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ ”اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.....“ ہے ابو سلمہؓ نے کہا، میں نے اس بارے میں جاہلہ رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا تھا (تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا جو میں نے تمہیں دیا ہے) اور پھر میں نے بھی انہیں وہی بات کہی جو تم نے مجھے کہی ہے۔ جاہلہؓ نے مجھے بتایا کہ میں تمہارے سامنے وہی بات بیان کرتا ہوں جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھی۔ آپؐ نے فرمایا تھا، میں ایک ماہ (غار) حرام میں مسکنت رہا جب میرے اعتکاف کی مدت پوری ہو گئی تو میں (غار) حرام سے اُتر آیا۔ مجھے آواز دی گئی، میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہ آیا، میں نے اپنی بائیں جانب دیکھا تو وہاں بھی مجھے کچھ نظر نہ آیا، میں نے اپنے پیچھے دیکھا تو وہاں بھی مجھے کوئی چیز دکھائی نہ دی پھر جب میں نے اپنا سر بلند کیا تو مجھے کچھ نظر آیا (یعنی میں نے ایک فرشتے کو دیکھا) چنانچہ میں (سم گیا اور) خدیجہؓ کے پاس آیا۔ میں نے کہا، مجھے چادر اوڑھاؤ چنانچہ انہوں نے مجھے چادر اوڑھائی اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا۔ چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے چادر اوڑھنے والے! کھڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک و صاف رکھ اور شرک سے کنارہ کش رہ“ (راوی نے بیان کیا ہے کہ) نزولِ وحی کا یہ واقعہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: قرآن پاک کی سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت ”اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.....“ ہے، ایک مرتبہ وحی آنے کا سلسلہ عارضی طور پر منقطع ہو گیا تھا، اس کے بعد جب وحی آنے کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا تو سب سے پہلے جو سورت نازل ہوئی وہ ”يٰۤاَيُّهَا الْمُتَّقُونَ.....“ ہی تھی۔ اس لحاظ سے اس حدیث میں اولیت اضافی ہے، حقیقی نہیں (واللہ اعلم)

## بَابُ عَلَامَاتِ النَّبُوَّةِ

(نبوت کی علامات)

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۸۵۲۔ (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آتَاهُ جِبْرِائِيلُ - وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ، فَآخَذَهُ، فَصَرَعَهُ -، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عِلْقَةً فَقَالَ: هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْبٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَهُ وَأَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغُلَمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ، يَبْغِينَ ظَنَرَهُ فَقَالُوا: إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُبِلَ، فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَفِعُ اللَّوْنِ. قَالَ أَنَسٌ: فَكُنْتُ أَرَى أَثَرَ الْمُحِيطِ - فِي صَدْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

### پہلی فصل

۵۸۵۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ جبرائیل نے آپ کو پکڑ کر لٹایا، آپ کے (بینے کو) دل کے قریب سے چاک کیا اور دل سے گاڑھے خون کو نکالا اور کہا کہ یہ آپ کے (جسم کے) اندر شیطان کا حصہ ہے۔ بعد ازاں انہوں نے آپ کے دل کو سونے کے ایک تھال میں (رکھ کر) زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا پھر دل کو اس کے مقام میں رکھ کر زخم کو درست کیا۔ بچے (یہ منظر دیکھ کر گھبرا گئے اور) دوڑتے ہوئے آپ کی (رضائی) ماں یعنی (علیمہ سعدیہ) کے پاس آئے اور کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا گیا ہے۔ لوگ (یہ سن کر) آپ کے پاس آئے، (آپ صحیح و سالم تھے لیکن) آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ انس بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کے سینہ مبارک میں سلائی کے نشانات کو دیکھا کرتا تھا (مسلم)

۵۸۵۳۔ (۲) وَهَذَا جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ، إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۵۳: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں مکہ مکرمہ میں ایک ایسے پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کہا کرتا تھا بلاشبہ میں اب بھی اسے پہچانتا ہوں (مسلم)

۵۸۵۴۔ (۳) وَهْنٌ أَنْبَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حَرَاءَ بَيْنَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۵۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ اگر آپؐ سچے ہیں تو آپ انہیں (نبوت کی کوئی) نشانی (یعنی معجزہ) دکھائیں تو آپؐ نے انہیں (اپنی انگلی کے اشارے سے) چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے یہاں تک کہ ان کافروں نے حراء (پہاڑ) کو چاند کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان دکھا (بخاری، مسلم)

۵۸۵۵۔ (۴) وَهْنٌ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةٌ قُورِقُ الْجَبَلِ، وَفِرْقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِشْهَدُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۵۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا اس سے نیچے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میری نبوت کی) گواہی دو (بخاری، مسلم)

۵۸۵۶۔ (۵) وَهْنٌ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: هَلْ يُغَيِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ فَقِيلَ: نَعَمْ فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَّانٌ عَلَى رَقَبَتِهِ، فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي - زَعَمَ لِبَطْأُ عَلَى رَقَبَتِهِ - فَمَا فَجَّهْتُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقْبَيْهِ - وَتَتَقَى بِيَدَيْهِ، فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنَاقٌ مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا، وَأَجْنِحَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ دَنَا مِنِّي لَخَنَطَفْتُهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْرًا عُضْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۵۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (ایک مرتبہ) ابو جہل نے (لوگوں سے) کہا کہ کیا محمدؐ ہمارے سامنے اپنا چہرہ مٹی پر لگاتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ ابو جہل کہنے لگا: لات اور عزیٰ کی قسم! اگر میں نے محمدؐ کو اس حالت میں دیکھ لیا تو میں اس کی گردن کو روند ڈالوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے آئے تو ابو جہل نے ارادہ کیا کہ آپؐ کی گردن کو روند ڈالے۔ مگر اچانک ابو جہل اپنے پچھلے پاؤں پر اپنی قوم کی طرف لوٹا اور وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ خود کو بچا رہا تھا۔ اس سے دریافت کیا گیا: تجھے کیا ہوا ہے؟ ابو جہل نے جواب دیا: میرے اور محمدؐ کے درمیان آگ کی خندق، زبردست خوف اور (محافظہ فرشتوں کے) پر حائل ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ابو جہل میرے قریب آ جاتا تو فرشتے تیزی کے ساتھ اسے اُپک لیتے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے (مسلم)

۵۸۵۷- (۶) وَهْنُ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ الشَّيْلِ . فَقَالَ: «يَا عَدِيُّ! هَلْ رَأَيْتَ الْحَيْرَةَ؟» فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ فَلْتَرَيْنِ الطَّعِينَةَ تَرْتَجِلُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ وَلَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَنْتَحِنَ كُنُوزُ كِسْرَى، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيْنِ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلَّةً كَفَّهَ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ، وَلَيَلْقَيْنَ اللَّهُ أَحَدَكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجَمَانُ يُتْرَجَمُ لَهُ، فَلْيَقُولُنَّ: أَلَمْ أُنْعِثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُيْلَعَكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى . فَيَقُولُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأَفْضَلُ عَلَيْكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى؛ فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، انْفَعُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِي كَلِمَةٍ طَيِّبَةً. قَالَ عَدِيُّ: فَرَأَيْتُ الطَّعِينَةَ تَرْتَجِلُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، وَكُنْتُ فِيمَنْ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمَزٍ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرُونَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «يُخْرِجُ مِلَّةً كَفَّهَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۵۷: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، ایک گناہ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور) اس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ بعد ازاں ایک اور شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے راہی کی شکایت کی (کہ راستے میں کچھ ڈاکوؤں نے اسے لوٹ لیا ہے) آپ نے فرمایا: اے عدی! کیا تو نے حیو (شہر) دیکھا ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا کہ) اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ایک تھا عورت حیو (شہر) سے سفر کرے گی یہاں تک کہ وہ کعبہ کا طواف کرے گی، اسے اللہ کے سوا کسی سے خوف (خطرہ) نہیں ہو گا اور اگر تمہاری زندگی دراز نہ ہوئی تو تم دیکھو گے کہ کسریٰ کے خزانے (بطور قیمت مسلمانوں کے لئے) کھول دیئے جائیں گے اور اگر تمہاری زندگی کچھ اور دراز ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک شخص مفتی بھر سوتا یا چاندی ہاتھوں میں لئے لٹکے گا اور تلاش کرے گا کہ کون (مجلس) اسے لیتا ہے مگر اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس (خیرات) کو قبول کرے اور یقیناً (قیامت کے دن) تم میں سے ایک شخص کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو گی، جس روز ملاقات ہو گی تو اللہ تعالیٰ اور اس بندے کے درمیان ترجمان نہیں ہو گا جو اس کا حال بیان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے کہ کیا میں نے حیری جانب پیغمبر نہیں بھیجا تھا؟ جس نے تجھ تک دین کے احکام پہنچائے۔ وہ جواب دے گا: کیوں نہیں (ضرور بھیجا تھا) اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا: کیا میں نے تجھے مال و دولت عطا نہیں کیا تھا؟ اور (کیا میں نے) تجھ پر اپنا فضل و احسان نہیں کیا تھا؟ وہ جواب دے گا: کیوں نہیں (بالکل کیا تھا) وہ شخص اپنی دائیں جانب نظر دوڑائے گا تو اسے سوائے جہنم کے کچھ دکھائی نہیں دے گا اور وہ بائیں جانب نظر دوڑائے گا تو جب بھی اسے سوائے جہنم کے کچھ نظر نہ آئے گا۔ (اس کے بعد آپ نے فرمایا) تم خیرات کے ذریعے دولت کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ اگرچہ کھجور کا ایک ککڑا

ہی (خیرات) دو۔ اور اگر کوئی شخص کعبہ کا گھرا بھی نہ رکھتا ہو تو وہ اچھی بات کے (اور خود کو دوزخ کی آگ سے بچائے) ہدیٰ بیان کرتے ہیں کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق میں نے دیکھا کہ اونٹنی پر سوار تھا عورت خیزہ (شر) سے چلتی اور کعبہ کا طواف کرتی، اسے اللہ کے سوا کسی سے کچھ ڈر نہیں ہوتا اور میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن خزیمہ کے خزانوں کو حاصل کیا اور اگر تمہاری زندگیاں طویل ہوئیں تو تم ابوالقاسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو پورا ہوتے ہوئے دیکھو گے کہ ایک شخص ہاتھوں میں (سونا چاندی) لیے لگے گا (اور اسے لینے والا کوئی نہیں ہو گا) (بخاری)

۵۸۵۸ - (۷) وَهَنَّ خُبَابُ بْنُ الْأَرْثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَكُونَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بَرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً، فَقُلْنَا: أَلَا تَدْعُو اللَّهَ، فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْصَرٌ وَجْهَهُ وَقَالَ: «كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُعْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ، فَيُوضَعُ فَوْقَ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِأَثْنَيْنِ، فَمَا يَصُدُّ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُضْطَبُّ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهُ لَيَبْتِغُنَّ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّكَّابُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى خَضْرَمَوْتَ - لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوْ الذَّبْتُ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنْكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۵۸: خُبَابُ بْنُ الْأَرْثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (کفار کی انگوٹھوں کی) شکایت کی (اس وقت) آپؐ کعبہ (مکرمہ) کے سائے میں ایک چادر کو تکیہ بنائے ہوئے لیٹے تھے (شکایت یہ تھی کہ) بلاشبہ ہمیں مشرکین سے زبردست تکالیف پہنچتی ہیں۔ ہم نے عرض کیا، آپؐ (ہمارے لیے مشرکین کے خلاف) اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ یہ بات سن کر آپؐ اٹھ بیٹھے اور آپؐ کا چومہاک سرخ ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا، تم سے پہلے ایک شخص کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا، اسے اس میں گاڑا جاتا اور پھر آرا لایا جاتا، اسے اس کے سر پر رکھا جاتا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے لیکن یہ (درد ناک عذاب) اسے اس کے دین سے پھرنے نہیں دیتا تھا اور لوہے کی ٹھگیوں سے اس کے گوشت کے نیچے ہڈیوں اور پٹوں تک کو چھیلا جاتا تھا لیکن یہ سخت ترین عذاب بھی اس کو دین سے پھرنے نہیں دیتا تھا۔ (پھر آپؐ نے فرمایا) اللہ کی قسم! اس دین اسلام کو غلبہ حاصل ہو گا یہاں تک کہ ایک سوار شخص ”صَنْعَاءَ“ (شر) سے ”خَضْرَمَوْتَ“ تک سفر کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرے گا یا (کسی شخص کی) اپنی بکریوں (کے سلسلہ) میں بھڑپے سے بھی کچھ خوف اور ڈر نہیں ہو گا لیکن تم تو جلدی کرتے ہو (امینان رکھو، اللہ تعالیٰ مغریب تمہاری پریشانیوں کا خاتمہ کرے گا) (بخاری)

۵۸۵۹ - (۸) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أَمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مَلْحَانَ - ، وَكَانَتْ تُحْتِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاطْمَعَنَتْ؛ ثُمَّ



جَلَسْتُ نَعْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَبَقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يَضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ عُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَزْكِبُونَ ثِيَجَ هَذَا الْبَحْرِ - مُلُوكًا عَلَى الْأَيِسْرِ، أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَيِسْرِ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَبَقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يَضْحِكُكَ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ عُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ». كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِي. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ». فَرَكِبَتْ أُمَّ حَزَامٍ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ، فَصَرَعَتْ عَنْ دَابَّتَيْهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ حرام بنت ملحان کے ہاں تشریف لے جاتے اور یہ عباہ بن صامت (رضی اللہ عنہ) کی بیوی تھیں۔ آپ ایک دن ان کے ہاں تشریف لائے، انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا۔ اس کے بعد وہ آپ کے سر سے جوئیں دیکھنے بیٹھ گئیں۔ (اس دوران) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ میں چلے گئے پھر (جب) آپ بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ اُمّ حرام کہتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرا رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: (خواب میں) میری اُمّت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑ رہے تھے، وہ سمندر میں اس طرح محو سفر تھے جیسے بادشاہ اپنے شاہی تخت پر براجمان ہوتے ہیں یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) بادشاہوں کی طرح تخت پر براجمان ہوں۔ (اُمّ حرام کہتی ہیں) میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کرے۔ آپ نے اُمّ حرام کے لئے دعا فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے (دیکھے پر) اپنے سر کو رکھا اور آپ محو خواب ہو گئے پھر آپ بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: (خواب میں) میری اُمّت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑ رہے تھے جیسا کہ آپ نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے۔ آپ نے فرمایا: آپ پہلے لوگوں میں (شامل) ہیں چنانچہ اُمّ حرام نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد امارت میں (جہاد کی غرض سے) سمندر کا سفر کیا۔ جب وہ سمندر سے نکل کر باہر آئیں (اور سواری کے جانور کی پشت پر سوار ہوئے لگیں) تو اچانک جانور کی پشت پر سے گر کر فوت ہو گئیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اُمّ حرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی خالہ تھیں (دیکھیے وضاحت حدیث نمبر ۵۷۸۸) نیز آپ کے سر مبارک میں جوئیں ہرگز نہیں تھیں، اُمّ حرام کا اصل مقصد آپ کے بالوں سے گرد و غبار ہٹانا تھا نیز یہ دیکھنا تھا کہ آپ کے سر مبارک میں کوئی جوں وغیرہ تو نہیں ہے (واللہ اعلم)

۵۸۶۰۔ (۹) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ ضَمَادًا قَدِيمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنْوَةَ، وَكَانَ يَزِقِي مِنْ هَذَا الرِّيحِ، فَسَمِعَ سُفَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ. فَقَالَ: لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ. قَالَ: فَلَقِيَهُ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَزِقِي مِنْ هَذَا الرِّيحِ، فَهَلْ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَنَا بَعْدُ» فَقَالَ: أَعِذْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ، فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُفَّةَةِ. وَقَوْلَ السَّحَرَةِ. وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ. وَلَقَدْ بَلَغَن قَامُوسَ الْبَحْرِ -، هَاتِ يَدَكَ أَبَانِعَكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَبَايَعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيحِ»: بَلَغَنَا نَاعُوسُ الْبَحْرِ.

وَذَكَرَ حَدِيثًا ابْنِ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ «يُهْلِكُ كِسْرَى» وَالْآخَرُ «لَيَفْتَحَنَّ عَصَابَهُ» فِي بَابِ «الْمَلَا حِم».

۵۸۶۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضماد (نامی ایک شخص) مکہ مکرمہ آیا، اس کا تعلق ازْدِ شَنْوَةَ (قبیلہ) سے تھا اور وہ ہوا (یعنی جنات وغیرہ اتارنے) کے لئے دم کیا کرتا تھا۔ جب مکہ مکرمہ کے جاہل لوگوں نے (اس کی آمد کا) سنا تو انہوں نے کہا، (نَعُوذُ بِاللّٰہ) محمد دیوانہ ہو گیا ہے۔ اس شخص نے کہا، اگر میں اس انسان کو دیکھ لوں تو شاید اللہ تعالیٰ اس کو میرے ہاتھ سے شفا عطا کرے۔ ابنِ عباس بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص آپ سے بلا اور کہنے لگا کہ میں ہوا (یعنی آسیب اور جن وغیرہ اتارنے) کے لئے دم کرتا ہوں۔ کیا آپ چاہتے ہیں (کہ میں آپ کو دم کروں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لئے (ثابت) ہے، ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ سیدھے راستے سے ہٹا دے اس کو کوئی سیدھے راستے پر نہیں لا سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد (ابھی آپ نے اتنا بیان ہی فرمایا تھا کہ) ضماد کہنے لگا، آپ دوبارہ ان کلمات کو میرے سامنے ارشاد فرمائیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے ان کلمات کو تین بار ارشاد فرمایا۔ اس نے کہا، بلاشبہ میں نے کانہوں، جادوگروں اور شعراء کے اقوال کو سنا ہے لیکن میں نے (آج تک) آپ کے ان کلمات کے مثل (کلام) نہیں سنا۔ بلاشبہ یہ کلمات تو فصاحت و بلاغت کا سمندر ہیں، آپ اپنا ہاتھ لائیے (آپ کے دست مبارک

پر) میں اسلام کی بیعت کرتا ہوں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اس سے بیعت لی (اور وہ مسلمان ہو گیا) اور مصاحح کے بعض نسخوں میں "تاؤوس" کی جگہ "تاؤوس" کا لفظ ہے لیکن یہ غلط ہے نیز ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے مروی دو احادیث جن میں سے ایک میں ہے کہ "کسریٰ بربلا ہو جائے گا" اور دوسری میں ہے کہ "ایک جماعت فتح کرے گی" کا ذکر باب الملاحم میں ہو چکا ہے۔

## وَهَذَا النَّبْتُ خَالٍ عَنِ الْفَضْلِ الثَّانِي

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

## الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۵۸۶۱- (۱۰) مَدَنِي — ابن عباسؓ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُوْفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيٍّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ — الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى هِرَقْلَ. قَالَ: وَكَانَ دُخْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ، فَدَفَعَهُ عَظِيمٌ بَصْرِيٍّ إِلَى هِرَقْلَ. فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَدُعِيَتْ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ، فَاجْلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالَ أَبُو سُوْفْيَانُ: قُلْتُ: أَنَا، فَاجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي سَأِلْتُ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ. قَالَ أَبُو سُوْفْيَانُ: وَإِنَّمَا اللَّهُ لَوْ لَا مَخَافَةَ أَنْ يُؤْتَرَ عَلَى الْكَذِبِ لَكَذَّبْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: لَتَرْجُمَانِي: سَلِّهِ كَيْفَ حَسَبِهِ فَيَكُمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا دُوْحَسْب. قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مُلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ كُتِّمَ تَهْمُونُهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: وَمَنْ يَتَّبِعُهُ؟ أَشَرَفُ النَّاسِ أَمْ ضَعْفَاؤُهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضَعْفَاؤُهُمْ. قَالَ: أَيْرِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ: لَا بَلْ يَزِيدُونَ. قَالَ: هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطُهُ لَهُ؟ — قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سَجَالًا، يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ. قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ —، لَا نَعْدِرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا؟ قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَمَكْنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخُلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا. ثُمَّ قَالَ لَتَرْجُمَانِي: قُلْ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَيَكُمُ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فَيَكُمُ دُوْحَسْب، وَكَذَلِكَ الرَّسُلُ تُبْعَثُ فِي

أَحْسَابِ قَوْمِهَا. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مُلْكٌ؟ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مُلْكٌ قُلْتُ: رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ. وَسَأَلْتُكَ عَنْ اتِّبَاعِهِ أَضَعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ؟ قُلْتُ: بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ اتِّبَاعُ الرُّسُلِ. وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذْعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ. وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطُهُ لَهُ؟ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بِشَاشَتِهِ الْقُلُوبَ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ فَرَعَمْتُ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَبْجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى، ثُمَّ تَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ، فَرَعَمْتُ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ إِثْمٌ يَقُولُ قِتْلَ قَبْلَهُ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَا — يَا مُرْكُم؟ قُلْنَا: يَا مُرْنَا بِالصَّلَاةِ، وَالزُّكَاةِ، وَالصَّلَاةِ، وَالْعَفَافِ، قَالَ: إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمْتُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَنَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَسْلُغُنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ. ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَهُ، مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ. وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ.

## تیسری فصل

۵۸۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیانؑ نے مجھے براہ راست یہ حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے اس صلح کی مدت میں سفر کیا جو میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھی میں شام میں معیم تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرای (روم کے بادشاہ) ہرقل کی جانب پہنچا۔ ابوسفیانؑ نے کہا اس (مکتوب گرای) کو وحیہ کہلی لائے تھے انہوں نے اسے بھرئی کے امیر کے حوالے کیا۔ بھرئی کے امیر نے اسے ہرقل کی خدمت میں پیش کیا۔ ہرقل نے (مکتوب گرای کا ملاحظہ کرنے کے بعد اپنے درباریوں سے) دریافت کیا اس شخص کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے (تاکہ میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کر سکوں) جو اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ درباریوں نے اثبات میں جواب دیا (ابوسفیانؑ کہتے ہیں) چنانچہ مجھے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا گیا ہم ہرقل کے ہاں پہنچے ہمیں اس کے سامنے بنایا گیا۔ ہرقل نے دریافت کیا تم میں سے کون شخص نسب کے لحاظ سے اس شخص کے قریب تر ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے؟ ابوسفیانؑ کہتے ہیں میں نے کہا میں ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے ہرقل کے سامنے بٹھایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا

دیا۔ بعد ازاں ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا اور اس سے کہا کہ تم ابو سفیان کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ میں ابو سفیان سے اس شخص کے بارے میں دریافت کروں گا جو نبوت کا مدعی ہے۔ اگر یہ (ابو سفیان) میرے سامنے جھوٹ کے تو تم (بلا خوف و خطر) اس کو جھوٹا کہنا (تاکہ مجھے صحیح بات معلوم ہو جائے) ابو سفیان کہتے ہیں 'اللہ کی قسم! اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ مجھے جھوٹا مشہور کر دیا جائے گا تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ بعد ازاں ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا 'اس سے سوال کرو کہ تم میں اس کا حسب (یعنی خاندان) کیا ہے؟ ابو سفیان کہتے ہیں میں نے کہا 'وہ ہم میں عظیم خاندان والا ہے۔ ہرقل نے دریافت کیا 'کیا اس کے آباء و اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کہا 'نہیں۔ ہرقل نے دریافت کیا 'جو کچھ وہ اب کہتا ہے اس سے پہلے اس نے کبھی ایسی کوئی بات کہی ہے جس کی وجہ سے تم نے اس پر جھوٹ کی تہمت لگائی ہو؟ ہرقل نے دریافت کیا 'اس کے پیروکار شرفاء ہیں یا کمزور لوگ ہیں؟ ابو سفیان کہتے ہیں میں نے کہا 'وہ تو کمزور لوگ ہیں۔ ہرقل نے دریافت کیا 'ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟ ابو سفیان کہتے ہیں میں نے کہا 'کم نہیں ہو رہے بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ ہرقل نے دریافت کیا 'کیا ان میں سے کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کو برا سمجھتے ہوئے اس دین سے مُرتد بھی ہوا ہے؟ ابو سفیان کہتے ہیں میں نے نفی میں جواب دیا۔ ہرقل نے دریافت کیا 'کیا تمہاری اس کے ساتھ لڑائی ہے؟ ابو سفیان کہتے ہیں میں نے کہا 'ہاں! لڑائی ہوتی ہے۔ ہرقل نے دریافت کیا 'اس سے تمہاری لڑائی کیسی رہی؟ ابو سفیان کہتے ہیں میں نے کہا 'ہمارے اور اس کے درمیان لڑائی دو ڈلوں کی مانند تھی (کبھی) وہ ہمیں نقصان پہنچاتا (کبھی) ہم اسے نقصان پہنچاتے۔ ہرقل نے دریافت کیا 'کیا وہ عمدہ لکھی کرتا ہے؟ (ابو سفیان نے کہا) میں نے نفی میں جواب دیا اور (کہا کہ) ہم اس (صلح حدیبیہ کی) مدت میں اس سے خطرہ محسوس کرتے ہیں 'ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔ ابو سفیان نے کہا 'اللہ کی قسم! میرے لئے اس (جذباتی) کلمہ کے علاوہ ممکن نہ تھا کہ میں اس میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ کرتا۔ ہرقل نے دریافت کیا 'کیا اس سے پہلے بھی کسی نے اس طرح کی بات کی ہے؟ (ابو سفیان کہتے ہیں) میں نے نفی میں جواب دیا۔ بعد ازاں ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا 'اسے کہو کہ میں نے تم سے اس کے خاندان کے بارے میں سوال کیا تو تم نے کہا کہ وہ تم لوگوں میں شریف خاندان والا ہے۔ اسی طرح پیغمبر اپنی قوم کے شریف خاندان سے ہی بھیجے جاتے ہیں اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا اس کے آباء و اجداد میں سے کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ اگر اس کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ یہ شخص اپنے آباء و اجداد کی بادشاہت چاہتا ہے اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ اس کے پیروکار فقیر لوگ ہیں یا امیر لوگ تو تم نے جواب دیا کہ فقیر لوگ ہیں جبکہ پیغمبروں کے پیروکار (شروع میں) فقیر لوگ ہی ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم اسے اس بات کے کہنے سے پہلے جھوٹ کے ساتھ شتم کرتے ہو تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ چنانچہ میں نے سمجھ لیا کہ جب وہ لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا تو اللہ تعالیٰ کی نسبت جھوٹ کیسے کے گا۔ اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا ان میں سے کوئی شخص دین اسلام میں داخل ہونے کے بعد اس کو برا سمجھتے ہوئے مُرتد ہوا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا اور ایمان کا یہی حال ہے کہ جب ایمان کی محبت دلوں میں داخل ہو جاتی ہے تو پھر یہ ہرگز نہیں چھوڑا

جاتا۔ اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے یا کم ہو رہے ہیں؟ تو تم نے جواب دیا کہ ان میں اضافہ ہو رہا ہے اور ایمان کا حال اسی طرح ہوتا ہے اور آخر کار ایمان مکمل ہو جاتا ہے اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس کے ساتھ جنگ کی ہے تو تم نے جواب دیا کہ تم نے اس کے ساتھ جنگ کی ہے اور جنگ تمہارے اور اس کے درمیان ڈول کی مانند رہی۔ اس نے تمہیں نقصان پہنچایا اور تم نے اسے نقصان پہنچایا اور اسی طرح ہی پیغمبروں کی آزمائش ہوتی ہے۔ بعد ازاں ان کا انجام اچھا ہوتا ہے اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا اس نے عہد شکنی کی ہے تو تم نے جواب دیا کہ اس نے عہد شکنی نہیں کی ہے اور پیغمبروں کا حال بھی اسی طرح ہوتا ہے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتے۔ اور میں نے سمجھا کہ اگر اس سے پہلے کسی نے یہ بات کسی ہوتی تو میں سمجھتا کہ یہ شخص اس بات کے پیچھے چل رہا ہے جو اس سے پہلے کسی گئی تھی۔ پھر ہر قل نے دریافت کیا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ (ابوسفیان کہتے ہیں) ہم نے جواب دیا کہ وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاکدامنی کا حکم دیتا ہے۔ اس نے کہا، اگر تمہاری باتیں درست ہیں تو وہ شخص یقیناً پیغمبر ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ (اس دور میں) ظاہر ہونے والا ہے لیکن میرا خیال یہ نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہو گا اگر مجھے معلوم ہو کہ میں ان تک پہنچ سکتا ہوں تو ان سے ملاقات میرے لئے پسندیدہ بات ہوتی اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اور یقیناً ان کے اقتدار کا دائرہ کار میرے قدموں تک پہنچ جائے گا (یعنی ان کی حکومت روم اور شام تک پہنچ جائے گی) بعد ازاں ہر قل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی منگوا یا اور اسے پڑھا (بخاری، مسلم) اور یہ مکمل حدیث ”ہَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْفُكْلُو“ میں پہلے گزر چکی ہے۔



## بَابُ فِي الْمِعْرَاجِ

(أَشْرَاءُ أَوْرٍ مِعْرَاجِ كَابِيَانِ)

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٥٨٦٢ - (١) عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ صَعَصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ جَدَّهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِهِ: «بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ - وَرُبَّمَا قَالَ فِيهِ الْجَحْرِ - مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي أَبِي، فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ» يَعْنِي مِنْ ثَغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ - «فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي، ثُمَّ أَتَيْتُ بِطَسْبٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءٍ إِيْمَانًا، فَغَسِلَ قَلْبِي، ثُمَّ جُئْتِي، ثُمَّ أُعِيدَ» - وَفِي رَوَايَةٍ: «ثُمَّ غَسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءٍ زَمْزَمَ، ثُمَّ مِلَى إِيْمَانًا وَحِكْمَةً لِلَّهِ ثُمَّ أَتَيْتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَعْلِ وَفَوْقَ الْجَمَارِ، أَيْضُ يُقَالُ لَهُ: الْبِرَاقُ، يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهِ، - فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَأَنْطَلَقَ بِنِ جِبْرِئِيلُ - حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَاسْتَفْتَحَ -، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِئِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ. قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِئِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفُتِحَ. فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا بِيَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَتِي قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَهَذَا عِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِئِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا بِيُوسُفَ، قَالَ: هَذَا يُوسُفُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ. ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِئِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ، فَقَالَ: هَذَا

إِذْ رُسُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدُّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛  
ثُمَّ صَعِدَ بَيْنَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِيسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ وَمَنْ  
مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَبِعِزَّتِ الْمَجِيِّءِ جَاءَ،  
فَفَتِّحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا هَارُونَ. قَالَ: هَذَا هَارُونَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدُّ، ثُمَّ  
قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بَيْنَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ،  
فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ  
إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ فَبِعِزَّتِ الْمَجِيِّءِ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى، قَالَ: هَذَا  
مُوسَى، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدُّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ،  
فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَّى، قِيلَ: مَا يَبْكُكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بَعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ  
أَمْتِهِ أَكْثَرَ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي؛ ثُمَّ صَعِدَ بَيْنَ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ:  
مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بَعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.  
قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَبِعِزَّتِ الْمَجِيِّءِ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: هَذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ،  
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ  
رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُتَنَهَّى، فَإِذَا نَبْقُهَا — بِمِثْلِ قِلَالِ هَجَرٍ —، وَإِذَا وَرَثُهَا بِمِثْلِ أَذَانِ الْفِيلَةِ،  
قَالَ: هَذَا سِدْرَةُ الْمُتَنَهَّى، فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ قُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا  
جِبْرِيلُ؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنَّيْلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ رُفِعَ لِي  
الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ، فَآخَذْتُ اللَّبَنَ،  
فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ، ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَى الصَّلَاةِ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ،  
فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتُ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ.  
قَالَ: إِنْ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ،  
وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلِّهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ  
فَوَضَعْتُ عَيْنِي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعْتُ عَيْنِي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ  
إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعْتُ عَيْنِي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ  
فَوَضَعْتُ عَيْنِي عَشْرًا، فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ  
فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتُ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ  
بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: إِنْ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ

جَرَبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَيْنَ إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلِّهُ  
التَّخْفِيفَ لِأَمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ؛ وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأَسْلِمُ. قَالَ: فَلَمَّا  
جَاوَزْتُ، نَادَى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي، مُتَمِّقٌ عَلَيْهِ.

## پہلی فصل

۵۸۳۳: قَدَّوہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ مالک بن بَصَصَہ سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اسراء کی رات کے بارے بتاتے ہوئے فرمایا کہ میں (اس رات) ”حَلِیم“ میں لیٹا ہوا تھا اور بعض موقعوں پر آپؐ نے فرمایا، میں ”خَجَر“ میں لیٹا ہوا تھا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اس نے (میرے جسم کے) سینے کے گڑھے سے لے کر (زیر ناف) بالوں تک چیرا اور میرا دل نکال لیا بعد ازاں میرے پاس سونے کی فطری لائی گئی جو ایمان سے بھری ہوئی تھی چنانچہ میرا دل دھویا گیا۔ بعد ازاں اس میں (اللہ کی محبت) ڈالی گئی پھر دل کو (اس کی جگہ پر) رکھ دیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ بعد ازاں پیٹ کو زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا گیا پھر (اس میں) ایمان اور حکمت بھر دیا گیا پھر میرے پاس ایک سفید رنگ کی سواری کا جانور لایا گیا جو فخر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اس کو براق کہا جاتا تھا، جہاں تک اس کی نظر جاتی وہاں اس کا قدم پڑتا تھا، مجھے اس پر سوار کرایا گیا اور جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ میں آسمان دنیا (یعنی پہلے آسمان) تک پہنچا۔ جبرائیلؑ نے (پہلے آسمان کا) دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا (ان سے) استفسار کیا گیا، کون (کھولائے والا) ہے؟ (جبرائیلؑ نے) بتایا، میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا، ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا، ہاں۔ کہا گیا، ان کے آنے پر (ہم انہیں) خوش آمدید کہتے ہیں، ان کا تشریف لانا بہت بھتر ہے۔ پس اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو اس (دروازے) میں آدم علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے کہا، یہ آپؐ تھے باپ (یعنی جدِ اعلیٰ) آدمؑ ہیں، انہیں سلام عرض کریں۔ چنانچہ میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا، میں نیک بخت بیٹے اور صالح پیغمبر کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ بعد ازاں مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ دوسرا آسمان آگیا، جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جبرائیلؑ نے بتایا کہ میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا، ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا۔ جبرائیلؑ نے کہا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو خوش آمدید، ان کا تشریف لانا بہت بھتر ہے۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا (آپؐ نے فرمایا) جب میں (دوسرے آسمان میں) پہنچا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تھے اور وہ دونوں (ایک دوسرے کے) خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ یحییٰ علیہ السلام ہیں اور یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کہا۔ ان دونوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور صالح پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ بعد ازاں مجھے تیسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا کہ میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے بتایا کہ محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا، ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو خوش آمدید ہو، ان کا تشریف لانا بہت بستر ہے۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں (اس میں) پہنچا تو (وہاں) یوسف علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ یوسف علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کہیں۔ میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور انہوں نے کہا کہ نیک بھائی اور صالح پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ پھر مجھے چوتھے آسمان تک لے جایا گیا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا، میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا، ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو خوش آمدید ہو ان کا تشریف لانا بہت بستر ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا جب میں (اس میں) پہنچا تو وہاں اور یس علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ اور یس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیں۔ میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور نیک پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ پھر جبرائیلؑ مجھے پانچویں آسمان تک لے گئے۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا، ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو خوش آمدید ہو، ان کا تشریف لانا بہت بستر ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا جب میں اس میں پہنچا تو وہاں ہارون علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ ہارون علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کہیں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور نیک پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ پھر جبرائیلؑ نے مجھے چھٹے آسمان تک پہنچایا۔ جبرائیلؑ نے دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا، میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا، ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو خوش آمدید ہو، ان کا تشریف لانا بہت بستر ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا جب میں (اس میں) پہنچا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کہیں، میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور نیک پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ اس کے بعد جب میں آگے بڑھا تو موسیٰ علیہ السلام رونے لگے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے بتایا، میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میرے بعد ایک نوجوان رسول بنا کر بھیجا گیا اس کی امت کے لوگ میری امت کے لوگوں سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر جبرائیلؑ علیہ السلام نے مجھے ساتویں آسمان تک پہنچایا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا، میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا، ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو خوش آمدید ہو ان کا تشریف لانا بہت بستر ہے۔ جب میں (اس میں) پہنچا تو وہاں ابراہیم علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کہیں، میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بیٹے اور نیک پیغمبر کو خوش

آمد۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ (کی جانب) لے جایا گیا، اس کے پھل یعنی پیر عمر (شہر) کے ملکوں کے برابر تھے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کے برابر تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ وہاں چار نہریں تھیں، دو نہریں پوشیدہ اور دو ظاہر تھیں۔ میں نے دریافت کیا، اے جبرائیلؑ! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ دو پوشیدہ نہریں جنت کی ہیں اور یہ دو ظاہر نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر میرے سامنے بیٹے المعور ظاہر کیا گیا۔ پھر میرے سامنے ایک برتن میں شراب، دوسرے برتن میں دودھ اور تیسرے برتن میں شہد پیش کیا گیا۔ چنانچہ میں نے دودھ (کے پیالے) کو اٹھا لیا۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ وہ فطرت ہے جس پر آپؐ اور آپؐ کی اُمت ہے۔ پھر مجھ پر روزانہ کی پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں واپس آیا اور میرا گزر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا، آپؐ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے بتایا کہ مجھ پر روزانہ کی پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، بلاشبہ آپؐ کی اُمت روزانہ پچاس نمازیں ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی اور اللہ کی قسم! بلاشبہ میں آپؐ سے پہلے لوگوں کو آنا چکا ہوں اور بنو اسرائیل کی اصلاح کی زبردست کوشش کر چکا ہوں۔ آپؐ اپنے پروردگار کی جانب واپس جائیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی اُمت کے لیے تخفیف کی درخواست کریں۔ (آپؐ نے فرمایا) چنانچہ میں (بارگاہِ الہی میں) واپس گیا تو مجھے دس نمازیں معاف کر دی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر پہلے جیسی بات کہی تو میں (بارگاہِ الہی میں) واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مزید دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر پہلے جیسی بات کہی۔ میں (بارگاہِ الہی میں) واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مزید دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر پہلے جیسی بات کہی تو میں (بارگاہِ الہی میں) واپس گیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے دریافت کیا، آپؐ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے بتایا کہ مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ بلاشبہ آپؐ کی اُمت روزانہ پانچ نمازیں ادا نہیں کر سکے گی۔ میں آپؐ سے پہلے لوگوں کو آنا چکا ہوں اور بنی اسرائیل کی اصلاح کی زبردست کوشش کر چکا ہوں۔ آپؐ اپنے پروردگار کی جانب جائیں اور اُمت کے لیے مزید تخفیف کا مطالبہ کریں۔ میں نے جواب دیا، میں نے اپنے پروردگار سے (بار بار) سوال کیا ہے، اب مجھے شرم آتی ہے، میں اس فیصلے پر خوش ہوں اور میں (اپنا اور ان کا معاملہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ آپؐ فرماتے ہیں، جب میں آگے گزر گیا تو غیب سے یہ پکار آئی کہ میں نے (پہلے تو اپنے بندوں پر) اپنے فرض کو نافذ کیا اور (پھر محمدؐ کی فطیل) اپنے بندوں پر تخفیف کر دی (بخاری، مسلم)

۵۸۶۳ - (۲) وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَتَيْتُ الْبَرَّاقَ، وَهُوَ دَابَّةٌ أَيْضُ طَوِيلٌ، فَوْقَ الْجَمَارِ وَدُونَ الْبُعْلِ يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُتْنَيْ طَرَفِهِ، فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدِّسِ، فَرَبَطْتُهُ بِالْحُلَقَةِ الَّتِي تَرْتَبُطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ». قَالَ: «وَتَمَّ

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِئِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، فَأَخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِئِيلُ: اخْتَرْتُ الْفِطْرَةَ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ، وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ: «فَإِذَا أَنَا بِأَدَمَ، فَرَحَّبَ بِي وَدَعَانِي بِخَيْرٍ». وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ: «فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ، إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، — فَرَحَّبَ بِي وَدَعَانِي بِخَيْرٍ». وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوسَى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ: «فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٌ، لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِنَا إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا وَرَقُهَا كَأَذَانِ الْفِيلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْفِلَالِ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يَنْسَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا، وَأَوْحَى إِلَيَّ مَا أَوْحَى، فَقَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَتَرَلْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: مَا قَرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَإِنِّي بَلَوْتُ بَيْنَ إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ: «فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! حَقِيقٌ عَلَيَّ أُمِّي، فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا، فَارْجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّي خَمْسًا. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ». قَالَ: «فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعْ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى، حَتَّى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُمْ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلُّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً، مِنْ هَمٍّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا. فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ». قَالَ: «فَتَرَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَخَفَّيْتُ مِنْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۶۳: ثابت یحٰیؑ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس بڑاق کو لایا گیا اور وہ سفید رنگ کا دراز قد چوہا یہ تھا، گدھے سے بڑا اور ٹھہرے چھوٹا تھا جہاں تک اس کی نگاہ جاتی وہاں اس کا قدم پڑتا تھا۔ میں اس پر سوار ہوا یہاں تک کہ میں بیت المقدس میں آیا۔ میں نے اس بڑاق کو (مسجد کے باہر) اس حلقے کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ انبیاء علیہم السلام باندھا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا، پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر میں مسجد سے باہر نکلا تو جبرائیل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا لائے۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا، آپؐ نے فطرت (یعنی دین اسلام) کو پسند کیا ہے۔ پھر ہمیں آسمان کی جانب لے جایا گیا۔ اور اس کے بعد انسؓ نے وہی مضمون بیان کیا جو سابق حدیث میں گزر چکا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا، اچانک میں نے آدمؑ کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے خیر و برکت کی دعا کی۔ اور آپؐ نے تیسرے آسمان کا



ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یوسفؑ کے پاس تھا، انہیں آواہن دیا گیا تھا انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے خیر و برکت کی دعا کی لیکن اس (حدیث کے راوی) نے (انسؓ سے اس روایت میں) موسیٰ علیہ السلام کے رویے کا ذکر نہیں کیا اور آپؑ نے فرمایا کہ میں ساتویں آسمان میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس تھا جو بیٹھ المعور کے ساتھ پشت لگائے بیٹھے تھے، بیٹھ المعور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے (طواف کے لئے) داخل ہوتے ہیں جنہیں دوبارہ داخل ہونا نصیب نہیں ہوتا۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہی کے قریب لے جایا گیا۔ اس کے پتے ہاتھوں کے کافوں کی مانند تھے اور اس کے پھل مشکوں کے برابر تھے۔ جب اس درخت کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی ڈھانچے والی چیز سے ڈھانچ دیا گیا تو اس درخت کی حالت بدل گئی، اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اس درخت کے حسن کو بیان نہیں کر سکتا، پھر (اللہ تعالیٰ نے) میری جانب وحی بھیجی پھر مجھ پر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب گیا انہوں نے دریافت کیا، آپؑ کے پروردگار نے آپؑ کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا، دن رات میں پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔ اس لئے کہ آپؑ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی، میں نے بنو اسرائیل کو آزمایا ہے اور ان کا امتحان لیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا، میں اپنے پروردگار کی طرف واپس گیا اور عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میری اُمت پر تخفیف فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اور (میری اُمت سے) پانچ نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب واپس گیا اور بتایا کہ اللہ نے مجھ سے پانچ نمازوں کو معاف کر دیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، آپؑ کی اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی، آپؑ اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور اس سے (مزید) تخفیف کا مطالبہ کریں۔ آپؑ نے فرمایا، میں مسلسل اپنے پروردگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے محمد! یہ رات دن میں گویا پانچ نمازیں ہیں لیکن ان میں سے ایک نماز کا ثواب ہر دس کے برابر ہے۔ (اس طرح سے پانچ نمازیں ثواب میں) پچاس نمازوں کے برابر ہیں، جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے نہ کر سکا تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر اس نے نیک کام کیا تو اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جس شخص نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس برے کام کو نہ کر سکا تو اس کے نامہ اعمال میں کچھ نہیں لکھا جائے گا۔ اگر اس نے (اپنے ارادے کے مطابق) برائی کی تو ایک برائی لکھی جائے گی۔ آپؑ نے فرمایا، پھر میں (بارگاہ رب العزت سے) اترا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں بتایا۔ موسیٰ نے کہا، اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور ان سے (مزید) تخفیف کا مطالبہ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے کہا کہ میں بارہا اپنے رب کے پاس گیا ہوں اب مجھے اس کے پاس جاتے ہوئے شرم آتی ہے (مسلم)

۵۸۶۴- (۳) وَهَذَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فُرِجَ عَنِّي سَفْهُ بَيِّنٍ، وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَتَزَلَّ جِبْرِئِيلُ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءٍ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَنْبٍ مِنْ ذَهَبٍ مُنْتَلَى بِحِكْمَةٍ وَإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهُ فِي»

صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي. فَعَرَجَ بِنِ إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. قَالَ جِبْرِئِيلُ لِحَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ. قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِئِيلُ قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ ﷺ. فَقَالَ: أُرْسِلِ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا فُتِحَ عَلُونَا السَّمَاءِ الدُّنْيَا، إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ، عَلَى يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ، — وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ إِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْجِبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَبْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: لِمَ جِبْرِئِيلُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ، وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمٌ — بَيْنَهُ، فَأَهْلُ الْيَمَنِ مِنْهُمْ أَهْلُ النَّجْوَى، وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ. وَإِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى، حَتَّى عَرَجَ بِنِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَ لِحَازِنِهَا: افْتَحْ فَقَالَ لَهُ حَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ، قَالَ أَنَسُ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى، وَإِبْرَاهِيمَ، وَلَمْ يُبَيِّنْ كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ، — عَزَرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ثُمَّ عَرَجَ بِنِ، حَتَّى ظَهَرَتْ لِمُشَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ، وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ، حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللَّهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَجَعْتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا —، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَجَعْتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: رَاجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ، لَا يُبْدَلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: رَاجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَقُلْتُ: اسْتَخَيْتُ مِنْ رَبِّي، ثُمَّ انْطَلَقْتُ بِنِ حَتَّى انْتَهَيْتُ بِنِ إِلَى بَسْطَةِ الْمُتَشَوُّهِ، وَغَشِيَهَا الْوُحَا لَا أَدْرِي مَا هِيَ؟ ثُمَّ أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابُذُ اللَّزْلُزِ، — وَإِذَا تَرَابُهَا الْمِسْكُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۶۳: ابنِ شہاب رحمہ اللہ اس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے میرے گھر کی چھت کھولی گئی جب کہ میں مکہ (مکرمہ) میں تھا جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا۔ بعد ازاں اسے زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا پھر وہ سونے کی ایک طشتی لائے جس میں ایمان اور حکمت تھا اور اسے میرے دل میں داخل کر دیا پھر (پینے کے) سوراخ کو ملا بعد ازاں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمانوں کی جانب لے گئے جب میں آسمان دیکھا یعنی پہلے آسمان پر پہنچا تو جبرائیل نے آسمان کے گھرانے سے کہا کہ (دروازہ) کھولو۔ اس نے دریافت کیا، کون ہے؟ جبرائیل

نے بتایا، جبرائیل ہوں۔ مگر ان فرشتے نے دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جبرائیل نے کہا، ہاں! میرے ساتھ عمر (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ مگر ان فرشتے نے دریافت کیا، ان کی جانب پیغام بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل نے اثبات میں جواب دیا۔ جب دروازہ کھل گیا تو ہم آسمان دنیا یعنی پہلے آسمان پر چلے گئے تو وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور (اس کی آل اولاد میں سے) کچھ لوگ اس کی دائیں جانب اور کچھ لوگ بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے، جب وہ اپنی دائیں جانب نظر اٹھاتا تو ہنسنے لگتا اور جب وہ اپنی بائیں جانب نظر اٹھاتا تو رونے لگتا۔ اس نے بتایا صالح پیغمبر اور صالح بیٹے کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں نے جبرائیل سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور ان کی دائیں اور بائیں جانب ان کی اولاد ہے، ان میں سے دائیں جانب والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے دوزخی ہیں جب وہ دائیں جانب دیکھتے ہیں تو مسکراتے ہیں اور جب وہ بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ جبرائیل نے مگر ان فرشتے سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ اس کے مگر ان نے بھی وہی بات کہی جو پہلے آسمان کے مگر ان نے کہی تھی۔ (اس حدیث کے راوی) انسؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے آسمانوں میں آدم، اوریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی لیکن ان کی منازل اور مقامات کا تفصیلی احوال ذکر نہیں فرمایا صرف آدمؑ سے پہلے آسمان پر اور ابراہیمؑ سے چھٹے آسمان پر ملنے کا ذکر فرمایا۔ ابنِ شہاب (ذہریؒ) کہتے ہیں، مجھے ابنِ حزمؒ نے بتایا کہ ابنِ عباسؓ اور ابو حنیفہؒ انصاریؒ بیان کیا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بعد ازاں مجھے اور اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں بلند مقام پر پہنچا جہاں مجھے قلموں سے لکھنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ابنِ حزمؒ اور انسؓ نے یہ بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہاں) اللہ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں اس حکم کے ساتھ واپس آیا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے دریافت کیا، اللہ تعالیٰ نے تمہاری اُمت پر کیا چیز فرض کی ہے؟ میں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے مشورہ دیا کہ آپؐ اپنے پروردگار کی جانب واپس جائیں اس لیے کہ آپؐ کی اُمت اس کی استطاعت نہیں رکھتی۔ اس طرح موسیٰ علیہ السلام نے مجھے واپس کیا تو کچھ نمازیں معاف کر دی گئیں (پھر) میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب گیا۔ میں نے بتایا کہ کچھ نمازیں معاف کر دی گئیں ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اپنے پروردگار کے پاس پھر جائیں اس لئے کہ آپؐ کی اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ میں اللہ ربِّ العزت کی طرف واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، نمازیں (بظاہر) پانچ ہیں لیکن (واقب) پچاس نمازوں کا ہے، میرے حکم میں تبدیلی نہیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب گیا۔ انہوں نے کہا کہ آپؐ پھر اپنے پروردگار کے پاس جائیں۔ میں نے عرض کیا کہ (اب) میں اپنے پروردگار کے پاس جانے میں شرم محسوس کرتا ہوں۔ پھر مجھے لے جایا گیا یہاں تک کہ میں بدرۃ المنینؑ کے قریب گیا، جسے رنگ و نور نے ڈھانپ رکھا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ اس کی حقیقت کیا تھی۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں میں نے موتیوں کے (محل نما) گنبدوں کا مشاہدہ کیا اور یہ بھی دیکھا کہ اس جنت کی مٹی کستوری تھی (بخاری، مسلم)

۵۸۶۵- (۴) وَفَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْتَهَى بِهِ

إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا، قَالَ: ﴿إِذَا يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾. قَالَ: فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخُمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُفْجَمَاتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۶۵: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرایا گیا تو آپ کو سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا اور سدرۃ المنتہی چھٹے آسمان میں ہے جو چیز بھی زمین سے اوپر لے جاتی ہے تو اسے وہاں روک دیا جاتا ہے اور اس کے اوپر سے جو کچھ بھی نیچے آتا ہے اسے بھی وہیں روک لیا جاتا ہے (اس کے بعد) ابن مسعود یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”جب سدرۃ المنتہی کو ڈھانپ لیا، جس چیز سے ڈھانپ لیا“ اور کہا اس سے مقصود سونے کے پتھے ہیں۔ ابن مسعود نے بیان کیا کہ (معراج کی رات) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں۔

۱۔ آپ کو پانچ نمازیں عطا کی گئیں۔ ۲۔ سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئیں۔ ۳۔ اور آپ کی اُمت میں سے اس شخص کے کبیرہ گناہ معاف (کرنے کے احکامات صادر) کیے گئے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا (مسلم)

۵۸۶۶۔ (۵) وَهَذَا أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَائِي، فَسَأَلْتُنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ أَتِهَا، فَكُرْتُ كَرَبًا مَا كُرْتُ مِنْهُ، فَرَفَعَهُ اللَّهُ لِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَتَيْتُهُمْ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ - جَعْدٌ - كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ سُوءَةٍ، - وَإِذَا عِيسَى قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبْهًا عُرْوَةً بَنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ، وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشَبَّهُ النَّاسَ بِهِ صَاحِبُكُمْ - يَعْنِي نَفْسَهُ - فَحَاتَبَ الصَّلَاةَ فَأَمْنَتْهُمْ، فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ لِي قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ! هَذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفْتُ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے اپنے آپ کو اس حال میں ”جنم“ یعنی جہنم میں دیکھا کہ قریش مجھ سے میرے اسراء کے بارے میں دریافت کر رہے تھے اور بیت المقدس کی ان بہت سی چیزوں کے بارے میں دریافت کر رہے تھے جو مجھے یاد نہیں رہی تھیں۔ چنانچہ میں بہت غمگین ہوا کہ اس سے پہلے میں بھی اتنا غمگین نہیں ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر

دیا، میں اسے دیکھ رہا تھا وہ جس چیز کے بارے میں بھی مجھ سے دریافت کرتے تو میں انہیں اس کے بارے میں بتا دیتا نیز یہ حقیقت ہے کہ میں نے خود انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے، وہ ہلکے پھلکے مضبوط جسم والے شخص تھے گویا کہ وہ شتوہ قبیلہ کے آدمیوں میں سے ہیں اور حبشی علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے، ان سے سب سے زیادہ مشابہت دیکھنے والے عروہ بن مسعود ثقیفی ہیں اور ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے نماز ادا کر رہے تھے، ان سے سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والا تھمارا دوست ہے، آپؐ کا اشارہ اپنے آپ کی طرف تھا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو میں نے ان سب کی امامت کرائی جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے کسی کہنے والے نے کہا کہ اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ دونوں کا مگران فرشتہ مالک ہے، آپؐ اسے سلام کہیں (آپؐ نے فرمایا) میں اس کی جانب متوجہ ہوا لیکن اس نے مجھے سلام کہنے میں پہل کی (مسلم)

وَهَذَا النَّبِيُّ خَالَ عَنِ الْفَضْلِ الثَّانِي

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

### الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۵۸۶۷- (۶) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَمَّا كَذَبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَلَفْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظَرُهُ إِلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

### تیسری فصل

۵۸۶۷: جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، جب قریش نے (معراج کے واقعہ کے بارے میں) مجھے جھٹلایا تو میں ”حجر“ یعنی عظیم میں کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے لیے نمایاں کر دیا تو میں (بیت المقدس) کی طرف دیکھ دیکھ کر اس کی علامات ان لوگوں کو بتاتا رہا (بخاری، مسلم)

## بَابُ فِي الْمُعْجَزَاتِ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات)

### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۵۸۶۸- (۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَظَرْتُ إِلَى أَفْئَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُؤُوسِنَا - وَنَحْنُ فِي الْعَارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدِيمِهِ أَبْصَرَنَا، فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا ظَنُّكَ بِإِثْنَيْنِ اللَّهُ تَالِيَهُمَا؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۶۸: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم قار (قور) میں تھے تو میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے گویا کہ وہ ہمارے سروں کے اوپر ہیں تو میں نے (پریشانی کے عالم میں) عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کوئی شخص اپنے پاؤں کی (جگہ کی) جانب دیکھے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اے ابوبکر! ان وہ انسانوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیرا اللہ ہے؟ (بخاری، مسلم)

۵۸۶۹- (۲) وَهَذَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ! حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَبْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَسْرَبْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنْ الْغَدِ، حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّلُمَةِ وَخَلَا الطَّرِيقَ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ، فَرَفَعْتُ لَنَا صَخْرَةً طَوِيلَةً، لَهَا ظِلٌّ لَمْ يَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ، فَتَرَلْنَا عِنْدَهَا، وَسَوَّيْتُ لِللَّيْلِ ﷺ مَكَانًا يَسْدَى بِنَامٍ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً، وَقُلْتُ: ثُمَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَنَا أَنْقَضُ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْقَضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَأْسِ مُقْبِلٍ، قُلْتُ: آفَى غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: أَتَخْلِبُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَأَخَذَ شَاةً فَخَلَبَ فِي قَعْبٍ - كَثْبَةً - مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ - حَمَلْتُهَا لِللَّيْلِ ﷺ يَرْثَوِي فِيهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُرْهْتُ أَنْ أُوقِفَهُ، فَوَافَقْتُهُ حَتَّى اسْتَقْبَطَ، فَصَبَّيْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلَهُ، فَقُلْتُ: إِشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّجُلِ؟» قُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا لَبِ الشَّمْسُ، وَاتَّبَعْنَا سَرَّاقَةَ بَنِ مَالِكٍ، فَقُلْتُ: آتَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا» فَدَعَا عَلَيْهِ

النَّبِيُّ، فَارْتَضَمَتْ بِهِ فَرْسُهُ إِلَى بَطْنِهَا فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ - فَقَالَ: إِنِّي أَرَاكُمْ دَعَوْتُمْ عَلِيَّ، فَادْعُوا لِي، فَإِنَّهُ لَكُمْ أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَجَّا، فَجَعَلَ لَا يُلْقِي أَحَدًا إِلَّا قَالَ: كَفَيْتُمْ، مَا هُنَا، فَلَا يُلْقِي أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۶۹: براہین عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو بکرؓ سے دریافت کیا، اے ابو بکر! آپ مجھے یہ بتائیں کہ جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اپنے والد سے (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرما کر) گئے تھے تو آپ نے کیا کیا تھا؟ ابو بکر صدیقؓ نے کہا، ہم (غار سے نکل کر) رات بھر اور دن کا کچھ حصہ چلتے رہے یہاں تک کہ زوال کا وقت ہو گیا اور راستہ (بالکل) خالی تھا، وہاں سے کوئی شخص گزر نہیں رہا تھا ہمیں ایک اونچا پتھر دکھائی دیا جس کا سایہ تھا وہاں دھوپ نہیں تھی ہم اس پتھر کے پاس اترے اور میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک جگہ ہموار کی کہ جس پر آپ آرام کر سکیں، میں نے وہاں چڑا بچھا دیا اور میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ اس پر محو خواب ہو جائیں اور میں آپ کے ارد گرد کا جائزہ لیتا رہوں گا یعنی پہرے داری کے فرائض انجام دوں گا۔ چنانچہ آپ محو خواب ہو گئے اور میں (وہاں سے) نکلا تاکہ آپ کے ارد گرد کا جائزہ لوں۔ اچانک میں ایک چرواہے سے ملا جو آ رہا تھا میں نے دریافت کیا، کیا تمہاری بکریاں دودھ دینے والی ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے کہا، تم ہمیں دودھ نکالنے دو گے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا چنانچہ اس نے ایک بکری کو پکڑا اور لکڑی کے پیالے میں تھوڑا سا دودھ نکال دیا اور میرے پاس پینے کے پانی کا ایک برتن تھا میں نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (خاص طور پر) اٹھایا تھا کہ آپ اس سے سیراب ہو سکیں اور وضو کر سکیں چنانچہ میں (دودھ لے کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے مناسب نہ سمجھا کہ آپ کو بیدار کروں میں بٹھہر رہا یہاں تک کہ آپ (ازخود) بیدار ہوئے تو میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ملایا تو وہ کافی ٹھنڈا ہو گیا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ نوش فرمائیں۔ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، کیا ابھی روانگی کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے عرض کیا، ضرور! (ہو گیا ہے) ابو بکر صدیقؓ کہتے ہیں کہ ہم سورج ڈھلنے کے بعد چلے جبکہ ہمارے تعاقب میں سُرّاتہ بن مالک تھا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمارا دشمن آن پہنچا ہے۔ آپ نے فرمایا، تم گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بددعا کی تو اس کے گھوڑے کی ٹانگیں اس کے پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گئیں۔ اس نے کہا، تمہارے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ تم نے میرے لیے بددعا کی ہے (اب) تم ہی میری نجات کے لیے دعا کرو۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی ضمانت دیتا ہوں کہ میں تم سے ان لوگوں کو واپس کروں گا جو تمہاری تلاش میں ہیں۔ پھر آپ نے اس کے لیے دعا کی، وہ نجات پا گیا۔ وہ جس شخص کو بھی ملتا تو اسے کہتا کہ تم اس کی تلاش سے بے پردہ ہو جاؤ، یہاں کوئی شخص نہیں ہے وہ جس شخص کو بھی ملتا اسے واپس کرتا جاتا (بخاری، مسلم)

۵۸۷۰ - (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ



رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ —، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ: فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا يَنْتَزِعُ الْوَلَدُ، إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ: «أَخْبِرْنِي بِهِنَّ جِبْرِئِيلُ أَنْفًا؛ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَخْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيقَةٌ كَبِدُ حَوْثٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ». قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهْتُ، وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلَهُمْ — يَهْتَوِنَنِي فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ: «أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ فِينَكُمْ؟» قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ؟» قَالُوا: أَعَاذَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ. فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، فَانْقَضَوْهُ، قَالَ: هَذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سنا کہ آپ (میں) آرہے ہیں اس وقت وہ (ہارگی) دشمن میں کام کر رہا تھا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا میں آپ سے تین باتوں کے بارے میں دریافت کرتا ہوں جن کو صرف پیغمبر ہی جانتے ہیں۔ قیامت کی پہلی علامت کیا ہے؟ اور اہل جنت سب سے پہلے کونسا کھانا تناول کریں گے؟ بچہ اپنے والد یا اپنی والدہ کے ساتھ کس وجہ سے مشابہ ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ابھی جراثیل علیہ السلام نے مجھے ان باتوں کے بارے میں بتایا ہے کہ قیامت کی پہلی علامت آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی جانب دھکیلے گی اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا جسے وہ کھائیں گے وہ مچھلی کے جگر کا کنارہ ہوگا اور جب آدمی کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب آجاتا ہے تو والد کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے اور اگر عورت کا نطفہ غالب آجاتا ہے تو بچے کی مشابہت والدہ کے ساتھ ہوتی ہے (یہ باتیں سن کر) عبد اللہ بن سلام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور بلاشبہ آپ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ اے اللہ کے رسول! بلاشبہ یہودی جھوٹ بولنے والے ہیں نیز اس بات میں کچھ شبہ نہیں کہ اگر لڑکوں کو میرے مسلمان ہونے کا علم ہو گیا اس سے پہلے کہ آپ ان سے میرے متعلق دریافت کریں تو وہ مجھ پر الزام لگائیں گے۔ چنانچہ یہودی آئے (جب کہ عبد اللہ بن سلام چھپے ہوئے تھے) آپ نے (ان سے) دریافت کیا کہ عبد اللہ بن سلام تم میں کیا شخص ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ ہم میں سے بہترین شخص ہے اور ہم میں سے بہترین شخص کا بیٹا ہے ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ آپ نے دریافت کیا تم بتاؤ کہ اگر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہو جائے وہ کہنے لگے اللہ اس کو اس سے محفوظ رکھے۔ (اس اثنا میں) عبد اللہ بن سلام باہر آئے اور انہوں نے اعلان کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں (اس پر) یہودی نے کہا ہم میں

سے بدترین ہے اور ہم میں سے بدترین آدمی کا بیٹا ہے۔ انہوں نے اسے معیوب قرار دیا۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہی وہ بات تھی جس سے میں ڈر رہا تھا۔

۵۸۷۱-(۴) وَصَفَهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَاوِرَ جِنَّينَ بَلَعْنَا إِقْبَالَ ابْنِ سُفْيَانَ - ، وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخَيِّضَهَا الْبَحْرَ لَأَخْضَعْنَاهَا، - وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْعَمَادِ - لَفَعَلْنَا. قَالَ: فَتَدَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بِذُرًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذَا مَضْرُوعٌ فَلَانِ». وَبَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَهُنَا وَهَهُنَا قَالَ: فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعٍ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں ابوسفیان (کے قافلے) کے آنے کی خبر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ منورہ والوں سے) مشورہ کیا تو سعد بن عبادہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں (چارہایوں کو) سمندر میں داخل کرنے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں داخل کر دیں گے اور اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم چارہایوں کے پہلوؤں پر مارے ہوئے "برک فماد" (بین کی آخری ہمتی) میں پنچیں تو ہم ایسا ہی کریں گے۔ انس بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بلایا وہ ٹکے یہاں تک کہ بدر (مقام) میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: اس جگہ فلاں فلاں شخص ہلاک ہو گا۔ آپ نے نشاندہی کرتے ہوئے زمین پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا کہ یہاں اور یہاں ..... انس نے بیان کیا کہ ان میں سے کوئی شخص بھی اس جگہ سے دور نہیں (مرا) تھا جہاں جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا (مسلم)

۵۸۷۲-(۵) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَهُوَ فِي قَبَةِ يَوْمٍ بَذِرٍ: «اللَّهُمَّ أَنْشُدْكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ تَشَاءُ لَا تُعْبِدُ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَاتَّخَذَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلْحَحْتُ عَلَى رَبِّكَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَنْبُ فِي الدَّرْعِ وَهُوَ يَقُولُ: «سَيَهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ»، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن فرمایا: جب کہ آپ خیمے میں تھے اے اللہ! میں تجھے میرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوں اے اللہ! کیا تو چاہتا ہے کہ آج کے دن کے بعد میری عبادت نہ ہو۔ (جب آپ نے اس قسم کے زوردار الفاظ فرمائے) تو ابو بکر نے آپ کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کی یہی دعا کافی ہے، آپ نے مبالغے کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعا کی ہے۔ پھر آپ (اپنے خیمے سے) باہر آئے آپ خوشی سے تیز تیز چل رہے تھے آپ نے زہرِ نسب تن کی ہوئی تھی اور آپ اعلان فرما رہے تھے عنقریب کفار کا گروہ شکست سے دوچار ہو گا اور وہ پیٹھ پھیر لیں گے۔

(بخاری)

۵۸۷۳ - (۶) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: «هَذَا جَبْرِئِيلُ أَخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهِ، عَلَيْهِ أَذَاهُ الْحَرْبِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ) بدر کے دن فرمایا: یہ جبرائیلؑ ہیں، انہوں نے اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑا ہوا ہے (اور) گھوڑے کے اوپر لڑائی کا ساز و سامان ہے (بخاری)

۵۸۷۴ - (۷) وَعَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَسْتَنْدُ فِي إِثْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ، إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسُّوْطِ فَوْقَهُ، وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُولُ: أَقْدِمْ حَيْرُومَ. إِذْ نَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ حُطِمَ - أَنْفُهُ وَشَقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السُّوْطِ، فَانْخَضَرَ - ذَلِكَ أَجْمَعُ، فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ، فَحَدَّثَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «صَدَقْتُ، ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ» فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسْرَوْا سَبْعِينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (جنگ بدر کے موقع پر) ایک انصاری مسلمان ایک مشرک کے پیچھے تیز بھاگ رہا تھا، اچانک اس نے مشرک کے اوپر لاشی لگنے کی آواز سنی اور گھوڑے پر سوار محض کہہ رہا تھا اے تیز دم (گھوڑے) آگے بڑھ۔ انصاری مسلمان نے دیکھا کہ مشرک محض اس کے سامنے چت لیٹا ہوا ہے۔ انصاری مسلمان نے اس کی جانب (غور سے) دیکھا تو اس کا ناک زخمی تھا اور اس کا چہرہ کٹا ہوا تھا گویا کہ لاشی کی چوٹ لگی ہوئی ہو اور چوٹ کی جگہ مکمل طور پر سیاہ تھی۔ انصاری آیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ واقعہ) بیان کیا، آپ نے فرمایا: تو جی کہتا ہے یہ (فرشتے تھے جو) تیرے آسمان سے مدد کے لیے آئے تھے۔ اس روز مسلمانوں نے ستر کافروں کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا (مسلم)

وضاحت: صحابی کو جو کچھ نظر آیا، اس سے صحابی کی کرامت ثابت ہوتی ہے لیکن صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماں بردار تھے اس لیے اس واقعہ کو بھی آپ کا معجزہ تصور کیا جائے گا (مرقات جلد ۱ صفحہ ۱۷۷)

۵۸۷۵ - (۸) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضُ، يُقَاتِلَانِ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. يَغْنَى جَبْرِئِيلُ وَمِيكَائِيلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۷۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (جنگ) اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب دو شخص دیکھے ان دونوں نے سفید لباس پہنا ہوا تھا، وہ زبردست لڑائی کر رہے تھے میں نے ان دونوں کو نہ کبھی پہلے اور نہ ہی کبھی بعد میں دیکھا اور وہ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ فرشتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۸۷۶ - (۹) وَهَنَ الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ رَهْطًا إِلَى ابْنِ زَافِعٍ - ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّيْنُ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّيْنُ: فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ، حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ، فَوَضَعْتُ رِجْلِي فَوَقَعْتُ، فِي لَيْلَةٍ مُفْجِرَةٍ، فَأَنْكَرْتُ سَائِي، فَعَصَبْتُهَا بِعَمَامَةٍ، فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي، فَأَنْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: «أَيْسَطُ رَجُلُكَ». فَسَطَّ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْكِيهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ کرام کو ابو زافع (سودی) کے قتل کے لیے بھیجا چنانچہ عبداللہ بن جبک رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے، ابو زافع اس وقت سویا ہوا تھا۔ عبداللہ بن جبک نے اسے قتل کر دیا۔ عبداللہ بن جبک کہتے ہیں کہ میں نے اس کے پیٹ میں تلوار گھونپ دی یہاں تک کہ اس کی کمر کے پار ہو گئی، مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے پھر میں نے دروازے کھولے شروع کئے یہاں تک کہ میں بیڑی کے قریب پہنچ گیا، میں نے (بے وحیانی میں) اپنا پاؤں رکھا تو میں چاندنی رات میں بیڑی سے گر پڑا جس سے میری پٹلی (کی بڑی) ٹوٹ گئی، میں نے اس کو (اپنی) پٹلی کے ساتھ مضبوط باندھا اور میں اپنے رفقاء کی جانب چلا جو قلعے کے نیچے کھڑے تھے پھر میں اپنے رفقاء کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، میں نے آپ سے تمام واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا: اپنا پاؤں پھیلا۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلا تو آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا میں محسوس ہوا کہ جیسے میری پٹلی میں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی (بخاری)

۵۸۷۷ - (۱۰) وَهَنَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَخْفِرُ، فَعَرَضْتُ كُذْبَةً - شَدِيدَةً، فَجَاوَرُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: هَذِهِ كُذْبَةٌ عَرَضْتُ فِي الْخَنْدَقِ. فَقَالَ: «أَنَا نَازِلٌ». ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَغْضُوبٌ بِحَجَرٍ. وَلَيْسَتْ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لَا تَذُوقُ ذَوْقًا - ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِغْوَلَ، فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيرًا أَهْبِلَ - ، فَأَنْكَفَتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَأَتَانِي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خُمَصًا - شَدِيدًا، فَأَخْرَجَتْ جُزْأًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بَهْمَةٌ دَاجِرٌ - فَذَبَحْنَاهَا، وَطَحْنَتُ الشَّعِيرَ، حَتَّى جَعَلْنَا اللَّخْمَ فِي الْبُرْمَةِ - ، ثُمَّ جِثْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَارَوْتُهُ - ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ ذَبَحْنَا بَهِيمَةً لَنَا، وَطَحْنَتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَقَرْنَا مَعَكَ، فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُورًا - فَخِيَ هَلَا بِكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُزِلُّنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخْبِرُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى آجِيءَ». وَجَاءَ، فَأَخْرَجْتُ لَهُ عَجِينًا. فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: «أَدْعِي خَازِرَةَ فَلْتُخِزْ مَعَكَ، وَافْدَحِي - مِنْ بُرْمَتِكُمْ، وَلَا تُزِلُّوَهَا». وَهُمْ أَلْفٌ، فَأَقْسَمَ بِاللَّهِ

لَا كُلُّوْا حَتّٰی تَرْكُوْهُ وَانْحَرِقُوْا، وَاِنَّ بَرْمَثَنَا لَيَبْغُطُ كَمَا هِيَ — ، وَاِنَّ عَجِيْنَتَنَا لَيُخْبِرُ كَمَا هُوَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرام) جنگِ خندق کے موقعہ پر کھدائی کر رہے تھے کہ ایک مضبوط چٹان سے واسطہ پڑا۔ صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا کہ مضبوط چٹان سامنے آگئی ہے۔ آپ نے فرمایا میں اترتا ہوں۔ آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیٹ مبارک پر (بھوک کی شدت کی وجہ سے) ایک پتھر بندھا ہوا تھا۔ ہم نے تین روز سے کچھ کھایا یا نہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال پکڑی اور اسے مارا تو چٹان ایسی رست کی مانند ہو گئی جو آسانی سے گرتی ہے۔ (جابر کہتے ہیں) چنانچہ میں اپنی پیوی کے پاس گیا، میں نے (اس سے) دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ اس لئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ شدید بھوک سے دوچار ہیں۔ اس نے ایک تھملا نکالا جس میں ایک صاع (کے بقدر) جو تھے اور ہمارے پاس ایک چھوٹا سا فریہ مینڈھا بھی تھا میں نے اسے فزع کیا اور (میری) پیوی نے جو پیس لئے۔ ہم نے گوشت کو پتھر کی ہڈیاں میں ڈالا اس کے بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ سے پوشیدہ بات کی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم نے اپنے فریہ مینڈھے کو فزع کیا ہے اور (میری) پیوی نے جو کے ایک صاع کا آٹا بنایا ہے۔ آپ اور آپ کے ساتھ چند رقائق تشریف لائیں۔ (یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز کے ساتھ فرمایا خندق کھودنے والو! بلاشبہ جاڑے (آپ سب کی) ضیافت کی ہے، آپ جلدی سے آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں نہ آ جاؤں ہڈیاں نہ ہی اُتارنا اور نہ ہی اُٹنے کی روٹیاں بنانا۔ آپ تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں آٹا پیش کر دیا آپ نے اس میں (اپنا) لعاب ڈالا اور برکت کی دُعا کی بعد ازاں آپ ہڈیاں کی جانب آئے آپ نے اس میں بھی (اپنا) لعاب ڈالا اور برکت کی دُعا کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا روٹی پکائے والی کو بلاؤ کہ وہ ہمارے ساتھ روٹیاں پکائے اور ہڈیاں سے سالن نکالتے رہو اور تم اسے اُتارنا مت اور وہ ایک ہزار (افران) تھے۔ جابر کہتے ہیں کہ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان سب نے (میرہو کر) کھایا، حتیٰ کہ باقی چھوڑا اور واپس چلے گئے اور ہماری ہڈیاں اسی طرح بھری ہوئی تھیں جیسے کہ پہلے تھیں اور ہمارا آٹا جسے پکایا جا رہا تھا اسی طرح ہی تھا۔

(بخاری، مسلم)

۵۸۷۸: (۱۱) وَهَنَ اَبْنُ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَارِ بْنِ يَحْفَرٍ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَاسَهُ وَيَقُوْلُ: «يُوْسُ ابْنُ سُمَيَّةَ — ! تَفْشَلُ الْفَيْئَةُ الْبَاغِيَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۷۸: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غار سے کہا جب وہ خندق کھود رہے تھے۔ آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرماتے گئے، ابنِ سُمَيَّةَ (عمار) تجھے تکالیف آئیں گی تجھے باغیوں کی ایک جماعت قتل کرے گی (مسلم)

وضاحت: حمیہ عمار بن یاسر کی والدہ کا نام ہے۔ انہیں دین اسلام کی سب سے پہلی شہیدہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مشرکین مکہ کے ہاتھوں شہید ہوئیں نیز باغیوں کی جماعت سے مراد معاویہ کی جماعت ہے۔ عمار بن یاسر جنگ ُحنین میں شریک ہوئے اور شہادت پائی۔ آپ کا تعلق علیؑ کے گروہ سے تھا (مرقات جلد ۱ ص ۱۷۱)

۵۸۷۹ - (۱۲) وَهْنٌ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ أُجِلِّي الْأَحْزَابَ عَنْهُ: «الآن نَغْزَوْهُمْ وَلَا يَغْزَوْنَا، نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۹: سلیمان بن صرزد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (کفار کی) جماعتوں کو مدینہ منورہ سے بھاگایا تو آپؐ نے فرمایا: ہم ان سے جنگ کا آغاز کیا کریں گے وہ ہم سے جنگ کا آغاز نہیں کریں گے اور ہم ان کی جانب چڑھائی کریں گے (بخاری)

۵۸۸۰ - (۱۳) وَهْنٌ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السَّلَاحَ وَاعْتَسَلَ أَنَاهُ جِبْرِئِيلُ وَهُوَ يُنْفِضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ، فَقَالَ: «قَدْ وَضَعْتُ السَّلَاحَ؟ وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ، أُخْرِجُ إِلَيْهِمْ». فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَإَيْنَ؟» فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ. . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خندق سے واپس لوٹے اور آپؐ نے ہتھیار اتارے اور غسل (کا ارادہ) فرمایا تو آپؐ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور (اس وقت) آپؐ اپنے سر سے غبار دور کر رہے تھے۔ جبرائیلؑ نے کہا: کیا آپؐ نے ہتھیار اتار دیے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں نے ہتھیار نہیں اتارے بلکہ میں ان کی جانب جا رہا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کن کی طرف؟ جبرائیلؑ نے بنو قریظہ کی جانب اشارہ کیا (جبرائیلؑ کے اشارے پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جانب روانہ ہوئے (بخاری، مسلم)

۵۸۸۱ - (۱۴) وَهْنٌ رِوَايَةً لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي رِقَابِ بَنِي عَنَمٍ مُؤَكِّبَ جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ.

۵۸۸۱: اور بخاری کی ایک روایت میں ہے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں غبار دیکھ رہا ہوں جو بنو عنم کی گلیوں میں بلند تھی وہ غبار جبرائیلؑ کے (فوقی) دستے کی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی جانب روانہ ہوئے۔

۵۸۸۲ - (۱۵) وَهْنٌ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةً - فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ، قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَقْوَرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، قَالَ: فَشَرَبْنَا وَتَوَضَّأْنَا. قِيلَ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مَاءً

أَلْفَ لَكْفَانًا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مَائَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۸۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں نے پیاس کی شدت کو محسوس کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے وضو کا برتن تھا آپ نے اس سے وضو کیا بعد ازاں صحابہ کرام آپ کی جانب آئے انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس (تانبہ) پانی نہیں ہے کہ ہم وضو کریں اور پی سکیں صرف وہی ہے جو آپ کے برتن میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ برتن میں رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی چشمے کی مانند جوش مارنے لگا۔ جاہل کہتے ہیں کہ ہم نے پانی پیا اور اس سے وضو کیا۔ جاہل سے دریافت کیا گیا کہ آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم پندرہ سو تھے لیکن اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی ہمیں کافی ہوتا (بخاری، مسلم)

۵۸۸۳- (۱۶) وَهْنُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ، - وَالْحُدَيْبِيَّةُ بَثْرٌ - فَتَزَحْنَاهَا، فَلَمْ تَنْزُكْ فِيهَا قَطْرَةٌ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّاهَا، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِزْنِ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَضْمَضَ، وَدَعَا ثُمَّ صَبَّ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: «دَعَوْهَا سَاعَةً» فَأَرَوْهَا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۸۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چودہ سو آدمی حدیبیہ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے اور ہم نے حدیبیہ کنوئیں سے پانی نکال لیا، ہم نے اس میں ایک قطرہ (پانی) بھی نہ چھوڑا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو آپ کنوئیں کے قریب آئے، اس کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ نے پانی کا برتن طلب کیا آپ نے وضو کیا، پھر ٹکلی کی اور دُعا کی پھر اس کنوئیں میں ٹکلی والا پانی ڈالا۔ پھر آپ نے فرمایا، کچھ وقت پانی کو اپنی حالت پر رہنے دو اس کے بعد انہوں نے خود کو اور سواروں کو بھی خوب سیراب کیا پھر (وہاں سے) چل دیے (بخاری)

۵۸۸۴- (۱۷) وَهْنُ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَحْكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ، فَتَزَلَّ، فَدَعَا فَلَانًا - كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنُسِبُهُ عَوْفٌ - وَدَعَا عَلِيًّا، فَقَالَ: «أَذْهَبَا فَابْتِغِيَا الْمَاءَ». فَانْطَلَقَا، فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَرَاذَتَيْنِ - أَوْ سَطْحِيئَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ. فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَزَلُّوهُمَا عَنْ بَيْعِهَا، وَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَقْوَاءِ الْمَرَاذَتَيْنِ، وَتَوَدَّى فِي النَّاسِ: اسْقُوا، فَاسْتَقَوْا قَالَ: فَشَرَبْنَا عَطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا، حَتَّى رَوَيْنَا، فَمَلَأْنَا كُلُّ قَرْيَةٍ مَعْنًا وَإِذَاوَةً، وَأَيَّمُ اللَّهِ لَقَدْ أَقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخِيلُ الْبِنَا أَنَّهُمَا أَشَدُّ مِلْفَةً - مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۸۴: عوف، ابورجاء سے وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، لوگوں نے آپ سے بہت زیادہ پیاس کی شکایت کی۔ آپ اترے،



آپؐ نے ایک (معروف) شخص کو بلایا۔ اور جاء نے اس کا نام لیا ہے (البتہ) عرف بھول گئے نیز آپؐ نے علیؑ کو بھی بلایا اور فرمایا، آپؐ دونوں جائیں اور پانی تلاش کریں۔ چنانچہ وہ دونوں گئے وہ ایک عورت سے ملے جو پانی کے دو مشکیزوں کے درمیان (سوار) تھی۔ دونوں صحابی اس عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ اس کو اس کے اونٹ سے اتارا اور آپؐ نے ایک برتن طلب کیا آپؐ نے اس برتن میں دونوں مشکیزوں کا پانی گرایا اور لوگوں میں منادی کی گئی کہ ضرورت کے مطابق پانی لے لو۔ چنانچہ لوگوں نے پانی لیا۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے پانی پیا یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے، ہم نے اپنے مشکیزے اور ڈول بھر لیے اور اللہ کی قسم! لوگ اس برتن سے پانی لے کر واپس لوٹے اور ہمیں محسوس ہو رہا تھا کہ مشکیزہ پہلے سے کہیں زیادہ بھرا ہوا ہے (بخاری، مسلم)

۵۸۸۵۔ (۱۸) وَهَنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْبَحَ — فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِفَضِي حَاجَتِهِ، فَلَمْ يَرِ شَيْئًا يَسْتَبْرِئُ بِهِ، وَإِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِي الْوَادِي، فَأَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بَعْضُ مَنْ أَغْصَانَهَا فَقَالَ: «إِنْقَادِي عَلَى بِأَذْنِ اللَّهِ». فَأَنْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ — الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ، حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بَعْضُ مَنْ أَغْصَانَهَا، فَقَالَ: «إِنْقَادِي عَلَى بِأَذْنِ اللَّهِ». فَأَنْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَتْ بِالْمَنْصَبِ — مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ: «وَالْتِمَا عَلَى بِأَذْنِ اللَّهِ». فَالْتَمَتَا فَجَلَسْتُ أَحَدَتُ نَفْسِي، فَخَانَتْ مِنِّي لَفَتَهُ، فَإِذَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُقْبِلًا، وَإِذَا الشَّجَرَتَيْنِ قَدْ افْتَرَقَتَا، فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں چلے یہاں تک کہ ہم ایک وسیع وادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے چلے گئے۔ آپؐ نے پردہ کی کسی چیز کو نہ پایا البتہ وادی کے کنارے پر دو درخت تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک کی جانب گئے آپؐ نے اس کی ایک شاخ کو پکڑا اور کہا تو اللہ کے حکم کے ساتھ مجھ پر پردہ کہ وہ آپؐ کے حکم کی اس طرح تابعدار ہوئی جیسا کہ وہ اونٹ جس کے ناک میں ٹکیل ہو (تابعدار ہوتا ہے) وہ اس شخص کی اطاعت کرتا ہے جو اس کا قائد ہوتا ہے۔ پھر آپؐ دوسرے درخت کے پاس گئے، آپؐ نے اس کی ایک شاخ کو پکڑا اور کہا کہ اللہ کے حکم کے ساتھ میری اطاعت کہ دوسری شاخ کی طرح اس نے بھی آپؐ کی اطاعت کی اور جب آپؐ ان کے درمیان ہوئے تو آپؐ نے فرمایا، اللہ کے حکم کے ساتھ میرے قریب ہو جاؤ وہ دونوں آپؐ کے قریب ہو گئیں۔ (جابر کہتے ہیں کہ) میں بیٹھا اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا اچانک میرا وحیان (آپؐ کی جانب) ہوا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور دونوں درخت الگ الگ ہو گئے ہیں ہر درخت اپنے تئیں پر کھڑا ہے (مسلم)

۵۸۸۶۔ (۱۹) وَهَنَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِي سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: ضَرْبَةُ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرٍ فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَفَتَّ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اسْتَكْنَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۸۶: یزید بن ابی عُبَید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سَلَمَہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پٹلی میں تلواریں (کے زخم) کا نشان دیکھا۔ میں نے دریافت کیا 'اے ابو مسلم! یہ کیا نشان ہے؟ انہوں نے بتایا کہ (جنگ) خیبر کے دن مجھے تلواریں کا یہ زخم لگا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ سَلَمَہ فوت ہو گیا ہے۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس زخم میں تین بار (دم کر کے) تھوک پھینکا اس کے بعد سے آج تک مجھے تکلیف کا احساس نہیں ہوا (بخاری)

۵۸۸۷۔ (۲۰) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَعَى النَّبِيَّ ﷺ زَيْدًا وَجَعَفَرًا وَابْنَ زَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: «أَخَذَ الرَّأْيَةَ زَيْدٌ» - فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ - فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ زَوَاحَةَ - فَأُصِيبَ. وَعَيْنَاهُ تَذَرِفَانِ - حَتَّى أَخَذَ الرَّأْيَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ - يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ - حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور ابن زواحہ کی وفات سے پہلے لوگوں کو ان کے فوت ہونے کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا 'زید بن حارثہ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ شہید ہو گیا پھر جعفر نے جھنڈا اٹھایا وہ بھی شہید ہو گیا پھر ابن زواحہ نے جھنڈا اٹھایا وہ بھی شہید ہوا (ان تینوں کی شہادت پر) آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے یہاں تک کہ جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے اٹھایا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیابی کے ساتھ ہٹکار کیا (بخاری)

وضاحت: مذکورہ بالا تینوں کمانڈر جنگِ موتہ میں شہید ہوئے۔ زید بن حارثہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے تھے۔ جعفر بن ابی طالب آپ کے چچا زاد بھائی تھے۔ شہادت کا رتبہ پانے سے قبل ان کے دونوں ہاتھ کٹ چکے تھے۔ اللہ رب العزت نے ان کے ہاتھوں کے بدل جنت میں انہیں دو پر عطا کیے، اس لیے انہیں جعفر علیا کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ جنگِ موتہ میں شہید ہونے والے تیسرے کمانڈر عبداللہ بن رواحہ تھے (مشکوٰۃ سید العالم جلد ۳ صفحہ ۲۹۳)

۵۸۸۸۔ (۲۱) وَهَنَ عَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرٍ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ، وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدِيرُونَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكُضُ - بَغْلَتُهُ قَبْلَ الْكُفَّارِ وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْفُفُهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ، وَأَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَجْذَرُ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّ عَبَّاسٍ! نَادِ

أَصْحَابُ السُّمْرَةِ . فَقَالَ عَبَّاسٌ - وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا - فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي : أَيْنَ أَصْحَابُ السُّمْرَةِ؟ فَقَالَ : وَاللَّهِ لَكَانَ عَطْفَتُهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةً الْبَقْرِ عَلَى أَوْلَادِهَا . فَقَالُوا : يَا لَيْتَكَ يَا لَيْتَكَ قَالَ : فَانْتَسِلُوا وَالْكَفَّارَ ، وَالذَّعْوَةَ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ : يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ! يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ! قَالَ : ثُمَّ قَصَرْتُ الدَّعْوَةَ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَظَنَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى بَعْغَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ . فَقَالَ : هَذَا حِينَ حَبِمَ الْوُطَيْسُ . ثُمَّ أَخَذَ حَصْبَاتٍ ، فَرَمَى بِهِنَّ وَجْهَ الْكَفَّارِ ، ثُمَّ قَالَ : «إِنَّهُمْ مَوَارِبُ مُحَمَّدٍ» فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصْبَاتِهِ ، فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُذْبِرًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۸۸۸: عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ حنین کے روز جب مسلمانوں اور کافروں کے درمیان شدید جنگ ہو رہی تھی تو میں (اتفاق سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، کچھ مسلمان پیچھے پھر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غمخ کو ایز لگاتے ہوئے کافروں کی جانب جا رہے تھے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غمخ کی لگام کو تھما ہوا تھا۔ میں اسے اس ارادے سے روک رہا تھا کہ کہیں غمخ تیزی کے ساتھ دشمنوں کی جانب نہ پہنچ جائے اور ابوسفیانؓ بن حارث نے (عاونا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب کو تھما ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! ان صحابہ کرامؓ کو آواز دے جنہوں نے حدیبیہ کے موقع پر ہیری کے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ عباسؓ چونکہ بلند آواز والے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بلند آواز کے ساتھ کہا: حدیبیہ میں ہیری کے درخت کے نیچے بیعت کرنے والے صحابہ کرامؓ کہاں ہیں؟ عباسؓ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! جب انہوں نے میری آواز کو سنا تو وہ یوں پھرے جیسا کہ گائے اپنے بچوں کی جانب پلٹی ہے۔ انہوں نے کہا: ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔ عباسؓ کہتے ہیں کہ مسلمان اور کافر آپس میں لڑتے رہے جبکہ انصاریوں کا نعرہ انصار کے حق میں تھا وہ آواز دے رہے تھے، اے انصار کی جماعت! اے انصار کی جماعت! بعد ازاں ابو الحارث بن خزرج کو پکارنا مخصوص تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غمخ پر اسے تیز چلاتے ہوئے لڑائی کا ملاحظہ فرما رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: اس وقت لڑائی بہت زور شور سے ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے چند نکلیاں اٹھائیں اور (یہ کہتے ہوئے کہ دشمنوں کے چہرے مجلسِ جائیں) انہیں کفار کی جانب پھینکا۔ اس کے بعد آپؐ نے (خبر دیے ہوئے) فرمایا: محمدؐ کے رب کی قسم! وہ شکست کھا گئے ہیں۔ (عباسؓ کہتے ہیں) اللہ کی قسم! میں نے مشاہدہ کیا کہ ابھی آپؐ نے ان کی جانب نکلیاں پھینکی ہی تھیں کہ ان کی قوت کمزور ہونا شروع ہو گئی اور ان کی حالت شکست سے دوچار تھی (مسلم)

۵۸۸۹- (۲۲) وَهَذَا بَيْنَ إِسْحَاقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ : يَا أَبَا عُمَارَةَ ! فَرَزْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ ؟ قَالَ : لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرٌ سِلَاحَ ، فَلَقُوا قَوْمًا رَمَاءَ لَا يَكَادُ يَنْسَقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ ، فَرَشَقُوهُمْ رَشَقًا مَا يَكَادُونَ يُحْطِفُونَ ، فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَعْغَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنِ

الْحَارِثُ يَقُوْدُهُ، فَتَزَلَّ وَاسْتَنْصَرَ، وَقَالَ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ» ثُمَّ صَفَّيَهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.  
وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ.

۵۸۸۹: ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے براءؓ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "اے ابو عمارہ! کیا تم جنگِ حنین سے بھاگ گئے تھے؟ براءؓ نے کہا، "میں اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل پھرے نہیں تھے البتہ آپؐ کے چند نوجوان صحابہ جو زیادہ ہتھیاروں سے لیس نہ تھے، ان کی ملاقات ایسے لوگوں سے ہوئی جو حیرانداز تھے ان کا کوئی تیر (زمین پر) نہیں گرتا تھا انہوں نے ان (نوجوان صحابہ) پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی، کوئی تیر نشانے سے خطا نہیں جاتا تھا چنانچہ وہ نوجوان صحابہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید فخر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حرب آپؐ کے فخر کو (آگے سے) کھینچ رہے تھے۔ آپؐ فخر سے اترے، فتح کی دعا کی اور فرمایا، میں (اللہ کا) پیغمبر ہوں (اس میں) جھوٹ نہیں ہے، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ اس کے بعد آپؐ نے ان کی صف بندی کی (مسلم) اور بخاری میں اس حدیث کا مضموم ہے۔

۵۸۹۰- (۲۳) وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا، قَالَ الْبَرَاءُ: كُنَّا وَاللَّهِ إِذَا احْمَرَّ النَّبَأُ نَتَقَى بِهِ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ مَنَا لِلَّذِي يُحَاذِيهِ، يَغْنِي النَّبِيُّ ﷺ.

۵۸۹۰: نیز بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ براءؓ نے بیان کیا، اللہ کی قسم! جب لڑائی زوروں پر ہوتی تو ہم آپؐ کی ذات (کی اوٹ) کے ساتھ بچاؤ کرتے تھے اور بلاشبہ ہم میں بہادر شخص وہ ہوتا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر رہتا تھا (مسلم)

۵۸۹۱- (۲۴) وَهَنَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا، فَوَلَّى صَحَابَتُهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا غَشَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ، ثُمَّ تَبَضَّ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ، فَقَالَ: «وَسَاهَبَ الْوُجُوهَ»، فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا يَبْلُكُ الْقَبْضَةَ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَرَمَهُمُ اللَّهُ، وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۹۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگِ حنین لڑی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام پیٹھ پھیر گئے۔ جب کفار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو آپؐ فخر سے اترے، پھر آپؐ نے زمین سے مٹی بھر مٹی لی اور اسے ان کے چہروں پر پھینکتے ہوئے ہڈو کا کہ ان کے چہرے جھلس جائیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر انسان کی آنکھوں کو اس مٹی بھر مٹی سے بھر دیا چنانچہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے، اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ

یہ وسلم نے ان کی غنیمتوں کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا (مسلم)

۵۸۹۲- (۲۵) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ - مِمَّنْ مَعَهُ يُدْعَى الْإِسْلَامَ: «هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَصَرَ الْقِتَالُ، قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الْجَرَاحُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجَرَاحُ؟ فَقَالَ: «أَمَّا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَأَدَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْثَابُ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجَرَاحِ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كَتَانِيَّتِهِ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلِّ اللَّهُ حَدِيثُكَ، قَدْ انْتَحَرَ فَلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، يَا بِلَالُ! قُمْ فَادْنُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت میں جنگِ حنین میں تھے 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں جو آپ کے ساتھ تھا (اور) اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا کہ یہ شخص جتنی ہے۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو اس شخص نے زبردست لڑائی کی اور اسے بہت زخم پہنچے۔ چنانچہ ایک شخص آیا 'اس نے (تجربہ کے ساتھ) عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! آپ اس شخص کے بارے میں خبر دے رہے تھے کہ وہ جتنی ہے۔ اس نے تو اللہ کے راستے میں زبردست لڑائی لڑی ہے' اسے بہت زخم پہنچے ہیں۔ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا 'خبردار! بلاشبہ وہ شخص دوزخی ہے۔ قریب تھا کہ کچھ مسلمان (اس کے بارے میں) شک کرتے لیکن وہ شخص اسی حالت پر تھا کہ اس نے زخموں کا درد (شدت سے) محسوس کیا اور اپنا ہاتھ اپنے زخم کی طرف جھکا 'اس نے حیر نکالا اور اس کے ساتھ خود کو قتل کر ڈالا۔ چنانچہ کچھ مسلمان دوڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ انہوں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچا کر دکھایا ہے۔ فلاں شخص نے اپنے آپ کو ذبح کر کے خودکشی کر لی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا پیغمبر ہوں اور بلاشبہ (بعض اوقات) اللہ تعالیٰ اس دین اسلام کو فاجر و فاسق آدمی کے ساتھ بھی تقویت پہنچاتا ہے (بخاری)

۵۸۹۳- (۲۶) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِنَّهُ لَيَحِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ - ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِي، دَعَا اللَّهَ وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: «أَشْعَرْتُ يَا عَائِشَةُ! أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا أَسْتَفْتِيهِ» - ، جَاءَنِي رَجُلَانِ، جَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ زَائِسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رَجُلِي، ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ:

مَطْبُوبٌ۔۔ قَالَ: وَمَنْ طَبَّهٖ .؟ قَالَ: لَيَبْدُ بِنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيَّ . قَالَ: فِيْ مَاذَا؟ قَالَ: فِيْ مُنْطَبِ وَمُشَاطَةٍ - وَجَفَّ - طَلْعَةِ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِيْ بَشَرِ ذَرَوَانَ، . فَلَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ أَنْاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبَشَرِ . فَقَالَ: «هَذِهِ الْبَشَرُ الَّتِي أَرِثَهَا وَكَانَ مَاءَهَا نَقَاعَةُ الْجَنَّةِ -، وَكَانَ تَحْلُهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ» فَاسْتَخْرَجَهُ مُتَّقٍ عَلَيْهِ .

۵۸۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا، یہاں تک کہ آپ کو خیال گزرتا کہ آپ نے کام کیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ چنانچہ ایک دن آپ میرے پاس تھے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، پھر آپ نے فرمایا، اے عائشہ! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز بتا دی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے میں نے سوال کیا تھا۔ میرے پاس دو آدمی (یعنی دو فرشتے) آئے، ان میں سے ایک میرے سر پر اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا، اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ دوسرے نے کہا، اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے دریافت کیا، ان پر کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ یہودی نے جادو کیا ہے۔ اس نے دریافت کیا، کس چیز میں؟ اس نے کہا کہ سنگی اور سنگی میں بچے ہوئے بالوں اور زنجبور کی جڑ کے غلاف میں۔ پہلے نے دریافت کیا، وہ کہاں ہے؟ دوسرے نے جواب دیا، وہ ذروان نامی کنوئیں میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کو ساتھ لے کر کنوئیں کی جانب گئے۔ آپ نے فرمایا، یہی وہ کنواں ہے۔ مجھے دکھایا گیا تھا گویا کہ اس کا پانی مندی رنگ کا تھا اور اس کی کجوریں شیطانوں کے سروں کی مانند (خوفناک) تھیں۔ آپ نے (اس میں سے) جادو کی چیزوں کو نکالا (بخاری، مسلم)

۵۸۹۴ - (۲۷) وَهَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ الْحُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَتَسَمَّى نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَنَاهُ ذُو الْخُونَصْرَةِ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اْعْدِلْ. فَقَالَ: «وَبَلَّغْ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟! قَدْ جِئْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ» فَقَالَ عُمَرُ: إِذْذَنْ لِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ. فَقَالَ: «دَعُهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يُحَقِّقُ أَخَذَكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يَخَاوِرُ تَرَاقِيهِمْ -، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السُّهْمُ مِنَ الزَّمِيَةِ -، يُنْظَرُ إِلَى نَضْلِهِ، إِلَى رُصَافِهِ، إِلَى نَضْلِهِ وَهُوَ قَدْ حُجِيَ إِلَى قَلْبِهِ - فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثُ وَاللُّثَمُ -، آيَتُهُمْ - رَجُلٌ أَسْوَدُ، إِحْدَى عَشْرَةَ مِثْلُ نَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبُضْعَةِ تَذَرْدَرُ -، وَتَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ» . قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ - فَالْتِمِسْ، فَأَتَى بِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي نَعْتُهُ .

وَفِي رِوَايَةٍ: أَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، نَأَىٰ عَنِ الْجَنَّةِ، كَثَّ اللَّحِيصَةُ، مُشْرِفٌ  
الْوَجْهَتَيْنِ مَخْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اتَّبِعِ اللَّهَ فَقَالَ: «فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ!  
فَيَأْتِيَنِي اللَّهُ عَلَىٰ أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونَنِي» فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ، فَمَنَعَهُ، فَلَمَّا وُلِيَ قَالَ: «إِنَّ مِنْ  
ضَيْضِي هَذَا قَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَنْسَرِقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقٌ  
السَّهْمِ مِنَ الرَّمْيَةِ، فَيَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ، لِيَنْ أَدْرَكَهُمْ لَا قَتْلَهُمْ  
قَتْلَ عَادٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس تھے آپ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ کے پاس دوا الفصخرہ نامی ایک غصص آیا جس کا  
تعلق قبیلہ بنو تمیم سے تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ انصاف کریں آپ نے (تاراض ہوتے ہوئے)  
فرمایا، اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟ تو (مقصد سے) محروم ہو جائے اور خسارے میں چلا  
جائے اگر میں عدل نہیں کرتا ہوں (اس پر) غمڑے عرض کیا، مجھے اس کی گردن کاٹنے کی اجازت دیں۔ آپ نے  
فرمایا، اسے چھوڑ دے۔ بلاشبہ اس کے کچھ ساتھی ایسے ہوں گے جن کی نماز کے مقابلے میں تم اپنی نماز کو اور ان  
کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو معمولی سمجھو گے، وہ قرآن پاک کی بیشہ تلاوت کرتے رہیں گے  
(لیکن) قرآن پاک ان کے حلق سے نیچے نہیں ہو گا (یعنی وہ تلاوت وغیرہ تو بہت کریں گے لیکن ان کے دل ایمان  
سے خالی ہوں گے) وہ دین (اسلام) سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسا کہ تیر کمان سے خارج ہوتا ہے (یا  
تیر کسی حیوان کے جسم سے گزر جاتا ہے اور) تیر کی نوک، اس کے خول اور تیر کی نوک سے اس کے پر تک کو  
دیکھا جائے تو ان میں سے کسی میں بھی کوئی چیز نظر نہیں آئے گی، تیر گوہر اور خون وغیرہ سے آگے نکل گیا ہو گا۔  
ان لوگوں کی علامت یہ ہو گی کہ جیسے ایک سیاہ فام غصص ہو، اس کے دونوں بازوؤں میں سے ایک بازو عورت کے  
پستان کی مانند یا گوشت کے لوتھرے کی طرح حرکت کرتا ہو گا اور وہ بہترین لوگوں کے دور میں خروج کریں گے  
(علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کی طرف اشارہ ہے) ابوسعید بیان کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے  
اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے نیز میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی  
اللہ عنہ نے ان لوگوں سے لڑائی کی جبکہ میں (بھی) علی کے ساتھ تھا، انہوں نے ایسے غصص کی تلاش کا حکم دیا۔  
اسے ڈھونڈ لایا گیا تو میں نے اس غصص میں ان اوصاف کو پایا جو آپ نے بیان فرمائی تھیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک ایسا غصص آیا جس کی آنکھیں گہری، پیشانی اونچی، گھنی داڑھی، ابھرے ہوئے  
رخسار اور منڈا ہوا سر تھا۔ اس نے کہا، اے محمد! آپ (تقسیم کرنے میں) اللہ سے ڈریں۔ آپ نے فرمایا، اگر  
میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کون کرتا ہو گا؟ تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے زمین والوں  
کے بارے میں امین گردانتا ہے لیکن تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو۔ ایک غصص نے اس کو قتل کرنے کی اجازت  
طلب کی لیکن آپ نے اسے روک دیا۔ جب وہ غصص چلا گیا تو آپ نے فرمایا، بلاشبہ اس غصص کی نسل سے کچھ



لوگ ہوں گے جو قرآن پاک کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ (یعنی وہ تلاوت وغیرہ تو بہت کریں گے لیکن ان کے دل ایمان سے خالی ہوں گے) وہ اسلام سے اس طرح خارج ہوں گے جیسے حیرکمان سے خارج ہوتا ہے وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کو پالیا تو میں انہیں اس طرح قتل کروں گا جیسے قوم عاد کو تباہ و برباد کیا گیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: کتاب و سنت کی روشنی میں وہ شخص واجب القتل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہے لیکن اس شخص کو آپؐ نے قتل کرنے کا حکم نہیں دیا اس لیے کہ اس وقت صرف یہی ایک شخص اس مزاج کا تھا اور جب اس طرح کے نظریات کے لوگ کثرت کے ساتھ ہوئے تو آپؐ نے ان کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ اسی طرح علیؑ نے اپنے دور خلافت میں ایسے نظریات کے حامل لوگوں سے جنگ کی اور انہیں موت کے گھاٹ اتارا (مرقات جلد ۱ صفحہ ۱۸۲)

۵۸۹۵- (۲۸) وَقَدْ أَبَىٰ هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَدْعُو أَبِي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا، فَاسْمَعْتَنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ ابْنِي هُرَيْرَةَ». فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعْتُ أُمَّي خَشَفَ قَدَمِيْ - فَقَالَتْ: مَكَانُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، فَأَعْتَسَلْتُ فَلَيْسَتْ بِدُرْعَهَا، وَعَجَلْتُ عَنْ خِمَارِهَا - ، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَقَالَ خَيْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۵۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں اور میں انہیں اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا۔ (ایک روز) میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسے کلمات کہے جنہیں میں ناپسند جانتا تھا۔ میں روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت فرمائے۔ آپؐ نے دعا کی: اے اللہ! ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت فرما۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا فرمانے کے سبب میں خوشی خوشی (دہاں سے) نکلا جب میں دروازے پر پہنچا تو دروازہ بند تھا چنانچہ جب میری والدہ نے میرے پاؤں کی آہٹ سنی تو انہوں نے کہا: اے ابوہریرہ! رک جا اور میں نے پانی کی حرکت کی آواز کو سنا، انہوں نے غسل کیا، اپنا لباس زیب تن کیا اور جلدی میں اپنا دھبہ لیتا بھول گئیں۔ پھر دروازہ کھولا اور کہا: ابوہریرہ! میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتی ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ چنانچہ میں خوشی سے روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے الحمد للہ کے کلمات کہے اور فرمایا: بہتر ہوا ہے (مسلم)

۵۸۹۶ - (۲۹) وَصْنَهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: أَكْثَرَ أَبَوَيْهِ تَوَقَّعَ النَّبِيُّ ﷺ، وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانُوا يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ -، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ -، وَكُنْتُ امْرَأً مُسْكِينًا أَلْزَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ مِلَّةً بَطْنِي وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا: «لَنْ يَسْتَطَاعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ تَوْبَةً حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهَا إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسِفَ مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا». فَبَسَطْتُ نِمْرَةً - لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهُ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا تَشَبَّهْتُ مِنْ مَقَالَتِهِ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (صحابہ کرام اور تابعین عظام کو خطاب کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت کے ساتھ احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کے ہاں ہماری ملاقات ہوگی (وہاں جھوٹ اور جھگڑا نہ چل جائے گا) حقیقت یہ ہے کہ میرے مہاجرین بھائی بازار میں کاروبار میں مشغول رہتے تھے اور میرے انصار بھائی اپنے کھیتوں میں کام کرتے تھے اور میں مسکین شخص تھا، کسی طرح سے پیٹ بھر لیتا (لیکن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہی رہتا۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی اپنا کپڑا میری باتوں کے ختم ہونے تک بچائے رکھے گا، اس کے بعد وہ کپڑے کو اپنے سینے کے ساتھ لگائے تو اسے کبھی بھی میری باتیں نہیں بھولیں گی۔ (ابوہریرہؓ کہتے ہیں) چنانچہ میں نے موٹی چادر بچھائی، میرے پاس اس کے علاوہ میرے جسم پر اور کوئی کپڑا نہ تھا۔ آپؐ نے اپنی باتیں ختم کیں تو میں نے چادر کو سینے کے ساتھ لگایا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ سمجھا ہے مجھے آج دن تک آپؐ کی باتیں نہیں بھولیں (بخاری، مسلم)

۵۸۹۷ - (۳۰) وَفَن جَسْرِيْرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا تُرِيدُنِي - مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟». فَقُلْتُ: بَلَى، وَكُنْتُ لَا أَتَّبِعُ عَلَى الْخَيْلِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرِي فِيهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا». قَالَ: فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِي بَعْدَ، فَأَنْطَلَقَ فِي مِائَةِ وَخَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ - فَحَرَقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: کیا تو مجھے بت کدوں سے آرام نہیں دے سکتا؟ میں نے جواب دیا: ضرور! اور میں گھوڑ سواری میں بہت نہ تھا۔ میں نے آپؐ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے ہاتھ کے نشان کو اپنے سینے پر پایا۔ آپؐ نے دعا کی: اے اللہ! اس کو استقامت عطا کر اور اسے ہدایت دینے والا (اور) ہدایت یافتہ بنا۔ جریرؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا

چنانچہ آپؐ جریر کے گروہ کے ڈیڑھ سو سواروں کو ساتھ لے کر چلے۔ آپؐ نے بُت کدے کو آگ کے ساتھ جلایا اور اسے توڑ پھوڑ دیا (بخاری، مسلم)

۵۸۹۸- (۳۱) وَفَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ رَجُلًا كَانَ يَكْتُمُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ». فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوْجُهُ مُنْبُوذًا - فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا؟ فَقَالُوا: دَفَنَاهُ بِمَوَالِئِ فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتابت کے فرائض انجام دیا کرتا تھا، وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکین کے ساتھ مل گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اس شخص کو زمین قبول نہیں کرے گی۔ (انسؓ کہتے ہیں) ابو طلحہؓ نے مجھے بتایا کہ وہ اس علاقے میں آیا جس میں وہ شخص فوت ہوا تھا، انہوں نے اس کو زمین پر گرا ہوا پایا۔ انہوں نے دریافت کیا، اسے کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اس کو کئی بار دفنایا ہے لیکن زمین اسے قبول نہیں کر رہی (بخاری، مسلم)

۵۸۹۹- (۳۲) وَفَنَ إِبْنُ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ وَجِبَتْ الشَّمْسُ -، فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: «يَهُودُ تُعَذِّبُ فِي قُبُورِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۹: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپؐ نے (چیننے چلانے کی) آواز سنی تو فرمایا، یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۰۰- (۳۳) وَفَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ أَنْ تَذْفِيفَ الرَّكَّابَ -، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ». فَأَذَا عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۰۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس آئے جب آپؐ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو زبردست آندھی چلی قریب تھا کہ وہ سوار انسان کو چھپا دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آندھی کسی منافق آدمی کی وفات پر چلی ہے۔ جب آپؐ مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں ایک بہت بڑا منافق فوت ہوا تھا۔ (مسلم)

۵۹۰۱- (۳۴) وَفَنَ ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ -، فَأَقَامَ بِهَا لَيْالِي، فَقَالَ النَّاسُ: مَا نَحْنُ هَهُنَا فِي شَيْءٍ، وَإِنْ عِيَالُنَا

لَخَلُوفٌ - مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ، قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِينَةِ شَيْءٌ - وَلَا نَقَبٌ - إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانٌ يَخْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا» ثُمَّ قَالَ: «ارْتَحِلُوا» فَارْتَحَلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَوَالَّذِي يُخَلِّفُ بِهِ مَا وَضَعْنَا رَحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى آغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطْفَانَ وَمَا يَبْهِيْجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۰۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے یہاں تک کہ ہم صفان جگہ میں پہنچے، آپ وہاں چند راتیں مقیم رہے (بعض) منافق لوگوں نے کہا کہ ہمیں یہاں کچھ کام نہیں ہے، ہمارے اہل و عیال ہم سے دور ہیں اور ہم ان کے بارے میں خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی۔ آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ منورہ میں کوئی ایسی گھاٹی یا داخلی راستہ نہیں ہے جس پر دو فرشتے پہرہ نہ دے رہے ہوں، یہ تمہاری واپسی تک مدینہ منورہ کی حفاظت کریں گے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا، کوچ کرو (آپ کے حکم پر) ہم نے کوچ کیا اور ہم مدینہ منورہ پہنچے (ابوسعید خدری کہتے ہیں) اس ذات کی قسم! جس کے ساتھ قسم کھائی جاتی ہے، جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ابھی ہم نے اپنے سلمان کو اتارا بھی نہ تھا کہ ہم پر بنو عبد اللہ بن عطفان حملہ آور ہو گئے اور اس سے پہلے ان میں اتنی اشتعال انگیزی نہ تھی (مسلم)

۵۹۰۲ - (۳۵) وَفَنَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْبَيْتَالُ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً -، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى تَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ عَنْ مَنِيرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَمَطَرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ، وَمِنْ الْغَدِ، وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْآخَرَى، وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ - أَوْ غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَهْدِمُ الْبَنَاءَ، وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا». فَمَا يُبَشِّرُ إِلَى نَاجِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا أَنْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْنَةِ -، وَسَالَ الْوَادِي فَتَاءَ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِءْ أَحَدٌ مِنْ نَاجِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجُودِ.

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظَّرَابِ - وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». قَالَ: فَأَقْلَعْتُ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ. مُتَّقِينَ عَلَيْهِ.

۵۹۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک بدوی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے ہیں اور اہل و عیال بھوک سے دوچار ہیں۔ آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ

سے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور ہمیں آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپؐ نے ابھی اپنے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ پہاڑوں کی مانند بادل اُٹھ آئے۔ آپؐ ابھی منبر سے نیچے نہ اترے تھے، میں نے دیکھا کہ بارش آپؐ کی واڑھی مبارک پر گر رہی ہے۔ چنانچہ اس روز، اگلے دن اور اس سے اگلے دن بلکہ دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر دہری دساتی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مکانات گر گئے ہیں اور مال مویشی ڈوب گئے ہیں آپؐ ہمارے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ چنانچہ آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی ”اے اللہ! ہمارے اردگرد (بارش) ہو اور ہم پر نہ ہو“ آپؐ کسی جانب اشارہ نہیں کر رہے تھے مگر بادل کھل رہا تھا اور مدینہ منورہ حوض کی مانند ہو گیا اور ”قافۃ“ وادی ایک ماہ تک بہتی رہی اور ہر جانب سے آنے والا شخص بارش کی ہی خبر دیتا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، اے اللہ ہمارے اردگرد (بارش) ہو اور ہم پر نہ ہو، اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑیوں، وادیوں اور جہاں جہاں درخت اگتے ہیں (بارش فرما) ”انس بیان کرتے ہیں کہ بادل چھٹ گئے اور ہم نکلے تو دھوپ میں چل رہے تھے (بخاری، مسلم)

۵۹۰۳ - (۳۶) وَفَن جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ اسْتَنْدَ إِلَى جَذْعٍ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمُنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ، صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عَنْهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَتَزَلَّ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهَا فَصَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَبِينُ آيِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسْكُتُ حَتَّى اسْتَفْرُثَ، قَالَ: «بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو کھجور کے اس تنے کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے جو مسجد نبویؐ کا ایک ستون تھا۔ جب آپؐ کے لیے منبر بنایا گیا اور آپؐ اس پر تشریف فرما ہوئے تو کھجور کا وہ تنہا بلبلانے لگا جس کے قریب (کھڑے ہو کر) آپؐ خطبہ ارشاد فرماتے تھے، قریب تھا کہ اس کے ٹکڑے ہو جاتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (منبر سے) اُترے (اس کی جانب چلے) آپؐ نے اسے پکڑا اور اپنے ساتھ ملایا (یعنی اس سے معائنہ کیا) تو وہ تنہا اس بچے کی طرح ہچکیاں لے کر روئے لگا جس کو خاموش کرایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ اس سبب سے رو رہا تھا کہ وہ ذکرِ الہی سنا کر ماتھا جس کے سننے سے اب وہ محروم ہو گیا ہے (بخاری)

۵۹۰۴ - (۳۷) وَفَن سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: «كُلْ يَمِينِكَ»، قَالَ: لَا اسْتَطِيعُ. قَالَ: «لَا اسْتَطِيعْتَ». مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۰۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

اپنے ہاتھ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھا۔ اس نے جواب دیا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے کہا: تجھے طاقت نہ ہو۔ تکبیر نے اسے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھانے سے روکا ہے۔ سلمہ بیان کرتے ہیں کہ (پھر) وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ کی جانب نہ اٹھا سکا (مسلم)

۵۹۰۵۔ (۳۸) وَفَضَّلَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَزَعُوا مَرَّةً، فَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لَابِنِ طَلْحَةَ بَطِيئًا وَكَانَ يَقْطَعُ -، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: «وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا». فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَمَا سَبَقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۰۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مدینہ منورہ کے مکین (دشمن کے آئے سے) خوفزدہ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو ست رفتار تھا اور اس کا چلنا کمزور تھا جب آپؐ واپس تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا: ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو تیز رفتار پایا ہے۔ اس واقعہ کے بعد اس گھوڑے کے ساتھ (دوڑنے میں) کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس دن کے بعد سے کوئی گھوڑا اس سے آگے نہ بڑھ سکا (بخاری)

۵۹۰۶۔ (۳۹) وَفَضَّلَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَوَقَّيْ أَبِي وَعَلِيَّ دَيْنًا، فَعَرَضْتُ عَلَى عُرْمَانِهِ أَنْ يَأْخُذُوا الشَّعْرَ بِمَا عَلَيْهِ، فَأَبَوْا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي أَسْتَشْهَدُ يَوْمَ أَحَدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْعُرْمَاءُ -، فَقَالَ لِي: «إِذْهَبْ فَيُبْدِرُ كُلَّ شَعْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ -، فَفَعَلْتُ، ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَانَتْهُمْ أَعْرُؤُا بَيْنَ تِلْكَ السَّاعَةِ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَغْظَمِهَا يَبْدِرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَدْعُ لِي أَصْحَابَكَ». فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى آدَى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ، وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْزَةٍ، فَسَلَّمَ اللَّهُ الْيَتَامَى كُلَّهُمَا، وَحَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَأَنَّهُمَا لَمْ تَنْفُضْ تَمْرَةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فوت ہو گئے، ان پر قرض تھا، میں نے قرض خواہوں کو پیکش کی کہ وہ قرض کے بدلے میں (ہماری تمام) کھجور اٹھالیں۔ قرض خواہوں نے انکار کیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: آپ کے علم میں ہے کہ میرے والد اُحد کی جنگ میں شہید ہو گئے تھے انہوں نے کافی قرض دینا تھا اور مجھے پند ہے کہ جب قرض خواہ آپ کو دیکھیں گے (تو کچھ رعایت کریں) آپ نے مجھے فرمایا: تم ہر قسم کی کھجور کا الگ الگ ڈھیر لگاؤ۔ چنانچہ میں نے (اسی طرح) کیا۔ اس کے بعد میں نے آپ کو بلایا۔ جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو گویا کہ وہ اس وقت میرے خلاف غصے میں آ گئے۔ جب آپ نے ان کے رویے کا ملاحظہ کیا تو آپ نے ان میں سے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد

تین چکر لگائے۔ بعد ازاں اس پر تشریف فرما ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا، تم قرض داروں کو میرے پاس بلاؤ (وہ آ گئے) تو آپ انہیں باپ باپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد (کے سر) سے اس کا قرض اتار دیا۔ میں خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کے قرض کو اتار دے اور (بے شک) میں اپنی بنوں کے لئے ایک کجور بھی نہ لے جا سکوں (لیکن) اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیروں کو صحیح سالم رکھا اور میں نے اس ڈھیر کو دیکھا جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے یوں لگتا تھا کہ جیسے اس ڈھیر سے ایک کجور بھی کم نہیں ہوئی (بخاری)

۵۹۰۷۔ (۴۰) وَفَضُّهُ، قَالَ: إِنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُسْكَةٍ - لَهَا سَمْنًا، فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونُ الْأَدَمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْبُدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أَدَمَ بَيْنَهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ، فَاتَبَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «عَصَرْتِهَا؟» . قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: «لَوْ تَرَكَتِهَا - مَا زَالَ قَائِمًا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۹۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چھوٹا سا مشکیزہ تحفہ بھیجتیں جس میں کھی ہوتا تھا۔ اُمّ مالک کے پاس ان کے بچے آتے اور ان سے سالن کا مطالبہ کرتے، ان کے گھر میں سالن نہ ہوتا تو وہ اس مشکیزے کی جانب متوجہ ہوتیں جس میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حدیث کھی بھیجتی تھیں۔ چنانچہ وہ اس میں کھی موجود پاتیں، مشکیزہ ہمیشہ ان کے لئے ان کے گھر کا سالن رہا حتیٰ کہ انہوں نے (ایک دن) مشکیزے کو بالکل ختم کر دیا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے دریافت کیا، کیا تو نے مشکیزے کو بالکل ختم کر دیا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، اگر تو اسے نہ ختم کرتی تو کھی ہمیشہ (اس میں) موجود رہتا (مسلم)

۵۹۰۸۔ (۴۱) وَفَضُّهُ أَنْسَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرَفَ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجْتُ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجْتُ خِمَارًا لَهَا فَلَقْتُ الْحَبْرَ بَعْضُهُ ثُمَّ دَسْتُهُ تَحْتَ يَدَيْ - وَلَا تَبْنِي بَعْضُهُ -، ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ -، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرْسَلْتَ أَبُو طَلْحَةَ؟» . قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «بَطْعَامٍ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: «قُومُوا» . فَاَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ. فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَاَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلِمَنِي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا عِنْدَكَ؟» فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْحَبْرِ -، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفَتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُسْكَةً فَأَدَمَتْهُ -، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ مَا



شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ —، ثُمَّ قَالَ: «إِذْ ذُنَّ لِعَشْرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «إِذْ ذُنَّ لِعَشْرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «إِذْ ذُنَّ لِعَشْرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «إِذْ ذُنَّ لِعَشْرَةٍ» — فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ: «إِذْ ذُنَّ لِعَشْرَةٍ» فَذَخَلُوا فَقَالَ: «كُلُوا وَسَمُوا اللَّهَ» فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِشَمَانِينَ رَجُلًا، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُورًا.

وَفِي رِوَايَةِ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ: «أَذْخَلَ عَلَى عَشْرَةٍ» حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَعَلَتْ أَنْظَرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ؟

وَفِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ: ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ، ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ — فَقَالَ: «دُونَكُمْ هَذَا».

۵۹۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ نے اُمّ سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں تھامت محسوس کی ہے اور مجھے آپ کے بھوکے ہونے کا گمان گزرا ہے، کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ اُمّ سلیم نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ اُمّ سلیم نے جو (کے آئے) کی چند روٹیاں نکالیں اور ان کو اپنے دوپٹے کی ایک طرف باندھ کر زور سے میرے ہاتھ پر رکھا اور دوپٹے کے دوسرے حصے کو میرے سر پر پڑے کی طرح باندھ دیا، پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا۔ میں روٹیاں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ (کچھ) صحابہ کرام بھی تھے۔ میں ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا، کھانا دے کر (بھیجا ہے)؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کرام کو حکم دیا جو آپ کے ساتھ تھے کہ انھیں چنانچہ آپ چلے۔ میں آگے چل رہا تھا یہاں تک کہ میں ابو طلحہ کے پاس پہنچا، میں نے انہیں بتایا۔ ابو طلحہ نے (اُمّ سلیم کو خبردار کرتے ہوئے) کہا، اُمّ سلیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی معیت میں تشریف لے آئے ہیں جبکہ ہمارے پاس انہیں کھانے کی خاطر کھانا نہیں ہے۔ اُمّ سلیم نے جواب دیا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ ابو طلحہ (تیزی کے ساتھ) نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ ابو طلحہ آپ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آتے ہی) فرمایا، اُمّ سلیم! جو کھانا بھی تیرے پاس ہے پیش کر۔ اُمّ سلیم نے وہ روٹیاں (جو انس کو لپیٹ کر دی تھیں) پیش کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (روٹیوں کے ٹکڑے کرنے کا) حکم دیا۔ چنانچہ روٹیوں کے مختلف ٹکڑے کئے گئے اور ام سلیم نے (کھانے والے) مشکیزہ کو نچوڑا اور اس گھی کو بطور سالن پیش کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں دُعا کی جو اللہ نے چاہا کہ دعا کریں۔ اس کے بعد آپؐ نے (ابو طلحہ سے) فرمایا، 'کہ دس افراد کو (کھانے کے لیے) بلاؤ۔ انہوں نے دس افراد کو بلایا، انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا پھر وہ چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا، 'دس افراد کو اور بلاؤ۔ انہوں نے دس افراد کو اور بلایا، انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا پھر وہ چلے گئے۔ پھر فرمایا، 'دس افراد کو اور بلاؤ۔ انہوں نے دس افراد کو اور بلایا، انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا، پھر وہ چلے گئے پھر فرمایا، 'دس آدمیوں کو اور بلاؤ..... چنانچہ تمام صحابہ اکرامؓ نے کھانا کھایا اور سیر ہوئے اور صحابہ کرامؓ کی تعداد ستر یا اسی تھی (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، 'دس افراد کو بلائیں وہ آگئے تو آپؐ نے فرمایا، 'اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع کریں (یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں) وہ کھانے سے فارغ ہوئے حتیٰ کہ اسی افراد نے کھانا کھایا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھانا کھایا اور کھانا (ابھی) باقی تھا۔ اور بخاری کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، 'میرے پاس دس افراد کو لائیں یہاں تک کہ آپؐ نے چالیس شمار کر لیے اس کے بعد آپؐ نے کھانا کھایا۔ میں دیکھنے لگا کہ کیا کھانا کچھ کم بھی ہوا ہے؟ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بعد ازاں آپؐ نے باقی ماندہ کھانے کو اٹھایا اسے جمع کیا، پھر اس میں برکت کی دُعا کی تو کھانا اتنی ہی مقدار میں ہو گیا جس قدر پہلے تھا۔ آپؐ نے فرمایا، 'اسے اٹھالیں۔

۵۹۰۹ - (۴۲) وَصْنُهُ، قَالَ: إِنِّي النَّبِيُّ ﷺ بَيَانًا وَهُوَ بِالزُّرَّاءِ - ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنْسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثُمِائَةٍ أَوْ زَهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زوراء (مقام) میں تھے کہ آپؐ کے پاس ایک برتن لایا گیا آپؐ نے اپنا ہاتھ پانی میں رکھا تو پانی آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش مارنے لگا لوگوں نے اس پانی سے وضو کیا۔ قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے دریافت کیا کہ آپؐ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے بتایا کہ (ہم) تین سو یا اس کے قریب قریب تھے (بخاری، مسلم)

۵۹۱۰ - (۴۳) وَهَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ - بِرَحْمَةٍ، وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخَوُّفًا. كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَقُلَّ الْمَاءُ فَقَالَ: «أُطْلَبُوا فَضْلَةٌ مِنْ مَاءٍ» فَجَاوَزُوا بَيَانًا فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَادْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: «حَيُّ عَلَى الطَّهْوَرِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ» وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ. زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۱۰: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم معجزات کو برکت خیال کرتے تھے اور تم انہیں ہلاکت شمار کرتے ہو۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو پانی ختم ہو گیا۔ آپؐ نے

فرمایا تمہوڑا سا پانی تلاش کرو۔ صحابہ کرامؓ ایک برتن لائے جس میں تمہوڑا سا پانی تھا، آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں ڈالا اور فرمایا، پانی کی طرف آؤ جو بہت برکت والا ہے اور برکت اللہ کی جانب سے ہے۔ (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہؐ کی اگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا اور جب کھانا کھایا جا رہا تھا تو ہم کھانے سے سُبْحَانَ اللہ کے کلمات سن رہے تھے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث مبارک میں آیات سے مراد معجزات ہیں جیسا کہ حدیث کے متن سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آپؐ کی اگلیوں سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اور سینکڑوں انسانوں نے وضو کیا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۹)

۵۹۱۱ - (۴۴) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَيْشِيَكُمْ وَلَيْتَكُمْ، وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَدَاً» فَاَنْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ. قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ حَتَّى إِذَا نَهَارَ اللَّيْلُ - فَمَالَ عَنِ الطَّرِيقِ -، فَوَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِحْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتِنَا» فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: «ارْكَبُوا» فَرَكَبْنَا. فَبَرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ، ثُمَّ دَعَا بِمِیْضَاةٍ - كَانَتْ مَعِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وَضَوَّاءَ دُونَ وَضَوِّهِ. قَالَ: وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ. ثُمَّ قَالَ: «إِحْفَظُوا عَلَيْنَا مِیْضَاتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ» ثُمَّ أَذِنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ، وَرَكِبَ وَرَكَبْنَا مَعَهُ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ، وَهُمْ يَقُولُونَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكْنَا وَعَظِشْنَا، فَقَالَ: «لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ» وَدَعَا بِالْمِیْضَاةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ، وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ، فَلَمْ يَغْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِیْضَاةِ تَكَابَرُوا عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحْبِسُوا الْمَلَأَ، كُلُّكُمْ سِيرَوِي» قَالَ: فَفَعَلُوا، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ، حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِي: «اشْرَبْ» فَقُلْتُ: لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «إِنْ سَأَقِيَ الْقَوْمَ آخِرَهُمْ» قَالَ: فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ، قَالَ: فَاتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَابِئِينَ - رَوَاهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا فِي «صَحِيحِهِ»، وَكَذَا فِي «كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ»، وَ«جَامِعِ الْأُصُولِ». وَزَادَ فِي «الْمَصَابِيحِ» بَعْدَ قَوْلِهِ: «آخِرُهُمْ» لَفْظَةً: «شَرِبَا».

۵۹۱۱: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا آپؐ نے فرمایا، تم پہلی رات اور آخری رات چلتے رہو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کل پانی کے پاس پہنچ جاؤ گے۔ پس لوگ چلے کوئی شخص کسی کی جانب وحمیان نہیں کر رہا تھا۔ ابو قتادہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے حتیٰ کہ آدھی رات ہو گئی۔ آپؐ آرام کرنے کے لیے) راستے سے تمہوڑا سا بٹے۔ آپؐ نے اپنا سر تکیے پر رکھا۔

پھر آپؐ نے (صحابہؓ) سے کہا کہ ہمارے لیے ہماری نماز (کے اوقات) کا خیال رکھنا۔ چنانچہ سب سے پہلے بیدار ہونے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ سورج آپؐ کی پشت کے پیچھے (نکلنے والا) تھا بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، سوار ہو جاؤ۔ ہم سوار ہو گئے، ہم چلتے رہے یہاں تک کہ جب سورج بلند ہو گیا تو آپؐ (سواری سے نیچے) اترے۔ بعد ازاں آپؐ نے وضو والا برتن منگوایا جو میرے پاس تھا، اس میں تھوڑا سا پانی تھا آپؐ نے اس سے درمیانہ سا وضو کیا۔ ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ برتن میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، ہمارے لیے اپنے وضو کے برتن کو سنبھال رکھنا عنقریب اس برتن کو عظمت و شان حاصل ہوگی۔ اس کے بعد ہلالؓ نے (صبح کی) نماز کے لیے اذان کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت (مُکْت) ادا کیں۔ بعد ازاں آپؐ نے صبح کی نماز کی امامت کرائی۔ آپؐ سواری پر سوار ہوئے اور ہم (بھی) آپؐ کے ساتھ اپنی (سواریوں پر) سوار ہوئے ہم لوگوں کے پاس اس وقت پہنچے جب دن اونچا ہو گیا تھا اور ہر چیز گرم (محسوس ہو رہی) تھی۔ صحابہ کرامؓ کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! ہم تو (گرمی کے سبب) تباہ ہو گئے ہیں اور پانی (کے نہ ہونے کی وجہ سے) پیاسے ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، تم ہلاک نہیں ہو گے اور آپؐ نے وضو کا برتن منگوایا آپؐ پانی ڈال رہے تھے اور ابو قتادہؓ انہیں پانی پلا رہے تھے پس (کچھ زیادہ) وقت نہیں گزرا تھا کہ لوگوں نے برتن میں وافر مقدار میں پانی دیکھا تو وہ برتن پر اُٹھ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھے اخلاق (کا ثبوت) پیش کرو، تم سب جلد ہی سیراب ہو جاؤ گے۔ ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی گرا رہے تھے اور میں انہیں پلا رہا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے علاوہ کوئی باقی نہ رہا۔ پھر آپؐ نے پانی ڈالا اور مجھے کہا، پی۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کی رسول! میں (اس وقت تک) نہیں پیوں گا جب تک کہ آپؐ نہیں پیئیں گے۔ آپؐ نے فرمایا، قوم کو پانی پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے پانی پیا۔ ابو قتادہؓ نے بیان کیا کہ لوگ پانی کے مقام پر پہنچے تو آرام محسوس کر رہے تھے (اور) سیراب تھے (مسلم)

صحیح مسلم میں حدیث کے الفاظ یہی ہیں، (یہ روایت) اسی طرح مُثَنِّی اور جامعُ الاُصُول میں ہے اور مصابح میں "لِحَوْهُمْ" کے بعد "فَرَأَوْا" کا لفظ ہے۔ جس کا معنی ہے کہ آپؐ نے سب سے آخر میں پانی پیا۔

۵۹۱۲- (۴۵) وَهَنَ أَيُّ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ، أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُهُمْ بِفَضْلِ أَرْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِمَا بِالْبِرَّةِ. فَقَالَ: «نَعَمْ». فَدَعَا بِنَطِجٍ، فَبَسِطَ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَرْوَادِهِمْ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذَرَّةٍ، وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ ثَمَرٍ، وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ، حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى الْبَطْنِ شَيْءٌ يَسِيرٌ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبِرَّةِ، ثُمَّ قَالَ «خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ» فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وَغَاءَ إِلَّا مَلَأُوهُ قَالَ: فَاتَّكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، وَفَضِلْتُ فَضْلَةً. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآَنِي رَسُولُ اللَّهِ، لَا يَلْفِي اللَّهُ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَائِلٍ»

فَيَخْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ تبوک کا دن تھا، لوگ بھوک سے دوچار ہوئے تو عمر نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ لوگوں سے ان کے زائد زادِ راہ طلب کریں پھر ان کے لئے برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا، درست ہے۔ چنانچہ آپ نے چڑے کا دسترخوان طلب کیا، اسے بچھایا پھر آپ نے ان کے زادِ راہ سے زائد (کھانے کی) چیزیں منگوائیں چنانچہ ایک محض مٹھی بھر چینی لایا ایک اور محض مٹھی بھر کھجور لایا اور اسی طرح ایک محض روٹی کا ٹکڑا لایا یہاں تک کہ دسترخوان پر معمولی کھانا پہنچا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا (دسترخوان سے جس قدر چاہو) اپنے برتنوں میں ڈال لو۔ لوگوں نے اپنے برتنوں میں ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ لنگر والوں میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے برتنوں کو بھر لیا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور کچھ کھانا بچ بھی گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں جو محض بھی بغیر شک و شبہ کے ان دو چیزوں کے اقرار کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو وہ جنت سے نہیں روکا جائے گا (مسلم)

۵۹۱۳ - (۶۶) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا بَرِيئَةً، فَعِمِدَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى ثَمَرٍ وَسَمَنٍ وَأَقِيطٍ، فَصَنَعَتْ خَبَسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ. فَقَالَتْ: يَا أَنَسُ! إِذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْ: نَعَنْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي، وَهِيَ تُفَرِّتُكَ السَّلَامَ، وَتَقُولُ: إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ، فَقَالَ: «صَنَعَهُ» ثُمَّ قَالَ: «إِذْهَبْ فَادْعُ لِي فَلَانًا وَفَلَانًا وَفَلَانًا» رَجُلًا سَمَاهُمْ «وَادْعُ مَنْ لَقِيتَ» فَذَعَوْتُ مَنْ سَمِعَ وَمَنْ لَقِيتُ، فَرَجَعْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ غَاصَّ بِأَهْلِهِ. قِيلَ لِأَنَسٍ: عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: زُهَاءُ ثَلَاثِمِائَةٍ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْجَبَسَةِ، وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشْرَةَ عَشْرَةَ يَأْكُلُونَ مِنْهُ، وَيَقُولُ لَهُمْ: «أَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلَيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ» قَالَ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ، وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ، حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ. قَالَ لِي: «يَا أَنَسُ! ازْأَقِعْ» فَرَفَعْتُ، فَمَا أَدْرِي جِئْتُ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ جِئْتُ رَفَعْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۱۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رینٹ کے ساتھ نکاح کیا تو میری والدہ اُمّ سلیم نے کھجور، مٹھی اور پنیر حاصل کیا، اس سے طوطہ تیار کیا پھر اسے ایک برتن میں ڈالا اور انس سے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرو اور پیغام دو کہ میری والدہ نے یہ کھانا آپ کی جانب بھیجا ہے، وہ آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول! یہ ہماری جانب سے تمہوڑا سا (ہدیہ) ہے۔ (انس کہتے ہیں) چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور (تمام) بات کہی۔ آپ

نے فرمایا، اسے رکھ دے، پھر فرمایا، 'تو جا اور فلاں فلاں شخص کو دعوت دے۔ آپ نے ان کے ناموں سے بھی آگاہ کیا نیز فرمایا، 'جس شخص سے بھی تم ملو اسے میری جانب سے دعوت دینا۔ چنانچہ آپ نے ان لوگوں کو دعوت دی جن کا نام آپ نے بتایا تھا نیز ان کو بھی دعوت دی جن سے میری ملاقات ہوئی۔ میں جب واپس آیا تو گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ انسؓ سے دریافت کیا گیا، کہ آپ تعداد میں کتنے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ تقریباً تین سو ہوں گے (اس دوران) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے اپنا ہاتھ اس حلوے پر رکھا اور آپ نے دعائیہ کلمات فرمائے۔ بعد ازاں آپ نے دس دس اشخاص کو بلایا۔ وہ اس سے تناول کرتے جاتے تھے اور آپ انہیں فرما رہے تھے کہ کھانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام یاد کیا کرو یعنی بسم اللہ پڑھا کرو اور ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے قریب سے کھائے۔ انسؓ نے بیان کیا کہ سب نے سیر ہو کر کھایا، ایک گروہ (تناول کر کے) باہر چلا جاتا اور دوسرا گروہ داخل ہو جاتا۔ یہاں تک کہ سب نے کھانا تناول کیا۔ (انسؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد) آپ نے مجھے فرمایا، اے انسؓ! (برتن) اٹھا۔ میں نے برتن اٹھایا لیکن میں نہیں جانتا کہ جب میں نے برتن رکھا تھا تو اس وقت (اس میں کھانا) زیادہ تھا یا جب میں نے برتن اٹھایا (اس وقت اس میں کھانا زیادہ تھا) (بخاری، مسلم)

۵۹۱۴ - (۴۷) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاصِيحٍ قَدْ أَعْيَى، فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ، فَتَلَاخَقَ بِي النَّبِيُّ ﷺ - فَقَالَ: «مَا لِي بِعَيْرِكَ؟» قُلْتُ: قَدْ عَيْبَ، فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَجَرَهُ فَدَعَا لَهُ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي: «كَيْفَ تَرَى بِعَيْرِكَ؟» قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَانَتْهُ بَرَكَتُكَ. قَالَ: «أَفَتَسْبِيحُهُ بِرُفْقَةٍ؟» فَبَعَثَهُ عَلَى أَنْ لِي فَقَارَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ - فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ غَذَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں ایک جنگ لڑی اور میں پانی کھینچنے والے ایک ایسے اونٹ پر سوار تھا جو (چلنے سے) عاجز آچکا تھا بلکہ وہ چٹا ہی نہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لے۔ آپ نے فرمایا، تیرے اونٹ کو کیا (ہو گیا) ہے؟ میں نے بتایا کہ وہ تھکا ہوا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے بٹھے۔ آپ نے اونٹ کو ہانکا اور اس کیلئے دعا کی۔ پھر ہمیشہ وہ اونٹ تمام اونٹوں سے آگے چلتا تھا۔ آپ نے دریافت کیا کہ (اب) تیرا اونٹ کس حال میں ہے؟ (جابرؓ کہتے ہیں) میں نے جواب دیا، بہتر ہے۔ اسے آپ کی برکت پہنچی ہے۔ آپ نے فرمایا، کیا تو اس اونٹ کو میرے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) میں فروخت کرے گا؟ (جابرؓ کہتے ہیں) میں نے اسے اس شرط پر فروخت کیا کہ مدینہ منورہ تک میں اس پر سواری کروں گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے تو میں آپ کے پاس صبح سویرے اونٹ لے گیا۔ آپ نے مجھے اس کی قیمت عطا کی اور اونٹ بھی مجھے واپس دے دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک لاغر اونٹ کا آپ کی دعا کی برکت سے تندرست اور توانا ہو جانا اور پھر دوسرے اونٹوں کے مقابلے میں سبقت لے جانا آپ کا معجزہ تھا کہ خستہ حال اور کمزور اونٹ فی الفور توانا ہو گیا۔ آپ کا جابرؓ کو اونٹ

کی قیمت عطا کرنا اور پھر اونٹ بھی واپس کر دینا، آپ کی سخاوت کا اعلیٰ نمونہ اور احسان کی عمدہ مثال ہے۔

۵۹۱۵ - (۴۸) وَهْنُ ابْنِ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَاتَيْنَا وَادِيَ الْقَرْيِ عَلَى حَدِيثَةِ لَا مَرَأَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَخْرُصُوهَا». فَخَرَصْنَاهَا، وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ - وَقَالَ: «أَخْصِيهَا حَتَّى تَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ» وَانْطَلَقْنَا، حَتَّى قَدِمْنَا تَبُوكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَنُهَبُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رَيْحٌ شَدِيدَةٌ» فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ، فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدْ عِقَالَهُ، فَهَبَّتْ رَيْحٌ شَدِيدَةٌ. فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلٍ طَوِيٍّ، ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقَرْيِ، فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيثِهَا «كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا؟» فَقَالَتْ: «عَشْرَةُ أَوْسُقٍ مُتَقَنٍّ عَلَيْهِ».

۵۹۱۵: ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں جنگِ تبوک کے لیے نکلے، ہم وادیِ قرئی (مقام) میں ایک عورت کے ہانیچے کے پاس پہنچے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اس (کے پھل) کا تخمینہ لگاؤ۔ ہم نے (اختلاف رائے کے ساتھ) تخمینہ لگایا۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس وسق (ہانیچ من) کا تخمینہ لگایا۔ آپ نے اس عورت سے کہا کہ تو اس (کے پھل) کا خیال رکھنا۔ یہاں تک کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم واپس آئیں گے۔ ہم (وہاں سے) چل پڑے یہاں تک کہ ہم تبوک (مقام) میں پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ آج رات تم حیزِ آندھی سے دوچار ہو گے۔ پس رات کو کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جس شخص کے پاس اونٹ ہے وہ اس کا گھٹا مضبوطی کے ساتھ باندھے۔ چنانچہ حیزِ آندھی چلی۔ ایک شخص (حیزِ آندھی میں) کھڑا ہوا تو آندھی نے اس کو اٹھا کر بنو منی قبیلہ کے دو پہاڑوں میں جا گرایا، پھر ہم واپس لوٹے یہاں تک کہ ہم وادیِ قرئی (مقام) میں پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے دریافت کیا کہ اس کے ہانیچے نے کتنا پھل دیا ہے؟ اس عورت نے بتایا کہ دس وسق (ہانیچ من) دیا ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۱۶ - (۴۹) وَهْنُ ابْنِ دُرِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ بَصْرًا، وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقَيْرَاطُ»، فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَرَحِمًا - أَوْ قَالَ: ذِمَّةً وَصِهْرًا - فَإِذَا زَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ - فَانْخُرْجْ مِنْهَا. قَالَ: فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرْحِبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ، فَخَرَجْتُ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۱۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ تم مغربِ مصر (شہر) کو فتح کرو گے، اس زمین میں قیراط کا چرچا ہے جب تم اسے فتح کر لو تو اس کے باشندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اس لیے کہ اس کے باشندوں کو عزت ملی ہے اور ان کے ساتھ میری قرابت داری ہے یا آپ نے



فرمایا، اس کے باشندوں کو عزت ملی ہے اور وہ میرے سُسرالی ہیں۔ لیکن جب تم دو انسانوں کو پاؤ کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھکوا کر رہے ہیں تو وہاں سے نکل جانا۔ ابو: اُٹھنے پر کیا کہ میں نے عبدالرحمان بن شُرَیج بن خثّہ اور اس کے بھائی رَبِیعہ کو دیکھا کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ میں جھک کر رہے ہیں تو میں وہاں سے نکل گیا (مسلم) وضاحت: قیراط سے مقصود دینار کا چالیسواں حصہ ہے لیکن یہاں ان لوگوں کی کینٹکی کی جانب اشارہ ہے کہ وہ اپنے معاملات میں تشدد کریں گے اور کسی شخص یا کچھ خیال نہیں کریں گے بلکہ بد اخلاقی اور گالی گلوچ پر اتر آئیں گے۔ آپ کے بیٹے ابراہیم، جو ماریہ قبطیہ لونڈی کے بطن سے پیدا ہوئے تھے، اس لونڈی کا تعلق مصر سے تھا اس لحاظ سے اہل مصر آپ کے سُسرالی ہیں۔ ان کے ساتھ قرابت داری سے مقصود یہ ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ ہاجرہ علیہا السلام کا تعلق مصر سے تھا۔ اس لیے اہل مصر کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کا حکم دیا گیا اور ایک اینٹ کی جگہ کے بارے میں جھکاؤ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں ہوا جب مصریوں نے عثمان کے رضائی بھائی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کی امارت کو قبول نہ کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بذریعہ وحی معلوم ہوئی کہ مصر میں اس قسم کا واقعہ رونما ہو گا اور وہاں فسادات رونما ہوں گے۔ چنانچہ مصریوں نے عثمان کی خلاف بغاوت کی، اس کے بعد انہوں نے محمد بن ابوبکر کو قتل کیا جو علی کی جانب سے ان پر حاکم تھے (مرقات جلد ۱ صفحہ ۲۰۵)

۵۹۱۷۔ (۵۰) وَهَذَا حَدِيثٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: «فِي أَصْحَابِي - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: فِي أُمَّتِي - إِنَّا عَسَرْنَا مَنَاقِبًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدُونَ رَيْحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْجَبَايَا - ، ثَابِتَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيهِمُ الدُّبَيْلَةَ : سَرَّاجٌ مِنْ نَارٍ يَطْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى تَنْجُمَ - فِي صُدُورِهِمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَذَكُرُ حَدِيثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: «لَا عَطِيقُ هَذِهِ الرَّايَةِ غَدًا» فِي «بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ» رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

وَحَدِيثُ جَابِرٍ «مَنْ يَصْعَدُ الثَّيْبَةَ» فِي «بَابِ الْمَنَاقِبِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۵۹۱۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، میرے صحابہ کرام میں اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا کہ میری اُمت میں بارہ منافق ہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے تانکے سے گزرے۔ ان میں آٹھ ایسے شخص ہوں گے جو پھوڑا لکھنے سے ہلاک ہوں گے (اس کے علاوہ) آگ کا ایک شعلہ ہو گا جو ان کے کندھوں میں نمودار ہو گا اور سینے کی جانب نکل آئے گا (مسلم) اور ہم عنقریب نحل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”میں کل یہ جمنڈا دوں گا“ مناقب علی رضی اللہ عنہ کے باب میں اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”کون گھائی پر بلند ہو گا“ کا ذکر باب المناقب میں کریں گے (اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ)

## الفصل الثانی

۵۹۱۸- (۵۱) هُنَّ ابْنِ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ - فِي أَشْبَاحٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا، فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ، قَالَ: فَهَمُّ يَحْلُونَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَنْخَلُّهُمْ الرَّاهِبُ، حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يَنْعُمُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ. فَقَالَ لَهُ أَشْبَاحُ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقْبَةِ لَمْ يَتَّقِ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا. وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيِّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتِمِ النَّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفٍ كَتَبَهُ مِثْلُ التُّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا آتَاهُمْ بِهِ، وَكَانَ هُوَ - فِي رَغِيَةِ الْإِبِلِ، فَقَالَ: أَرْسِلُوا إِلَيَّ فَاقْبَلْ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ نُظِّلَتْ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فَيْءِ شَجَرَةٍ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءِ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَنْظَرُوا إِلَيَّ فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالٍ عَلَيْهِ. فَقَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهُ أَيُّكُمْ وَلِيٌّ؟ قَالُوا: أَبُو طَالِبٍ. فَلَمْ يَزَلْ يَنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

## دوسری فصل

۵۹۱۸: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طالب (مک) شام کی طرف لکے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش کے چند اکابر کی معیت میں ابو طالب کے ساتھ روانہ ہوئے جب ابو طالب راہب کے ہاں اترے اور اپنے (اونٹوں سے) کچاؤے اتارے تو راہب ان کے پاس آیا۔ اس سے پہلے جب کبھی بھی ابو طالب راہب کے پاس سے گزرے تھے وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ ابھی وہ کچاؤے اتار ہی رہے تھے کہ راہب ان کے درمیان کسی کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا یہاں تک کہ راہب نے (آگے) بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا (اور) کہا کہ یہ شخص تمام جہان والوں کا سردار ہے اور جہاں والوں کے پروردگار کی جانب سے (اس کا) پیغمبر ہے اس کو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گا۔ قریش کے اکابرین نے اس راہب سے دریافت کیا کہ تجھے یہ کیسے معلوم ہوا ہے؟ اس نے بتایا کہ جب تم گھاٹی سے اترے ہو تو یہی درخت اور پتھر (واضح کرتے ہوئے) جدے میں گر پڑے (حقیقت یہ ہے) کہ یہ (درخت اور پتھر) دونوں صرف کسی نبی کے لیے ہی جدے میں گرتے ہیں اور بلاشبہ میں اس پیغمبر کو نبوت کی مر کے ساتھ بھی پہچانتا ہوں جو اس کے کندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مانند ہے۔ بعد ازاں وہ راہب واپس گیا اور ان کے لیے کھانا تیار کیا جب وہ ان کے پاس کھانا لایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کو حراے میں مصروف تھے۔ اس راہب نے کہا: اس شخص

کی جانب (بھی) پیغام بھیجو چنانچہ آپؐ اس حال میں آئے کہ ایک بادل آپؐ پر سایہ کر رہا تھا۔ جب آپؐ لوگوں کے قریب پہنچے تو آپؐ نے خیال کیا کہ لوگ درخت کے سائے تلے چلے گئے ہیں۔ البتہ جب آپؐ تشریف فرما ہوئے تو درخت کا سایہ آپؐ پر جھک گیا۔ یہ دیکھ کر راہب نے کہا کہ دیکھو! سایہ اس شخص پر جھکا ہوا ہے۔ راہب نے کہا کہ میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے دریافت کرتا ہوں کہ تم میں سے کون شخص اس کا قربت دار ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ابوطالب ہے۔ (اس کے بعد) راہب مسلسل ابوطالب کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا رہا (کہ) انہیں مکہ مکرمہ واپس لے جاؤ کہیں دشمن انہیں قتل نہ کر دیں) یہاں تک کہ ابوطالب نے آپؐ کو مکہ مکرمہ واپس بھیجوا دیا اور ابوبکرؓ نے آپؐ کے ساتھ بلالؓ کو بھیجا اور راہب نے آپؐ کو خاص روٹی اور تیل بطور ہدیہ دیا۔

(ترمذی)

**وضاحت:** علامہ جزریؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے البتہ ابوبکرؓ اور بلالؓ کا تذکرہ اس حدیث میں راوی کا وہم معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اس وقت بارہ برس تھی اور ابوبکرؓ آپؐ سے عمر میں دو برس چھوٹے تھے اور بلالؓ تو شاید اس وقت پیدا ہی نہ ہوئے تھے (تفہیم الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۲، صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر ۲۸۴۳، دفعار عن الحدیث الثبوی صفحہ ۳۳-۳۴، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۸)

۵۹۱۹- (۵۲) وَفَنَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ: أَلَسَ لَمْ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاللَّذَارِيُّ.

۵۹۱۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، ہم مکہ مکرمہ کے ایک بازار کی جانب گئے، کبھی پتھر اور درخت آپؐ کا استقبال کرتے ہوئے السلام علیک یا رسول اللہ کہہ رہے تھے (ترمذی، داری)

**وضاحت:** علامہ نامر الدین البانیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۶)

۵۹۲۰- (۵۳) وَفَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ مُلْجِئًا مُسْرَجًا، فَاسْتَضَعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: أَيْمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هَذَا؟ قَالَ: فَمَا رَيْبُكَ أَحَدٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ. قَالَ: فَازْفَضْ عَرَفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۹۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات اسراء کرایا گیا تو (آپؐ کے قریب) لگام ڈالی ہوئی اور زین کسی ہوئی بُراق کو لایا گیا۔ بُراق نے شوقی کا اظہار کیا تو جبرائیل نے اس سے کہا کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ایسا (انداز) اختیار کر رہا ہے؟ حالانکہ تجھ پر ان سے زیادہ باعزت کوئی شخص سوار نہیں ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چنانچہ بُراق پسینے سے شرابور ہو گئی (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۹۲۱- (۵۴) وَهَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِئِيلُ - بِإِصْبَعِهِ -، فَحَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ، فَشَدَّ بِهِ الْبِرَاقَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۲۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے اشارے سے ایک پتھر میں سوراخ کیا اور اس پتھر کے ساتھ براق کو باندھا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۲۶۳ ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۳)

۵۹۲۲- (۵۵) وَهَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِنَبْعِيزِ يُسْنَى عَلَيْهِ - فَلَمَّا رَأَاهُ الْبُعَيْرُ جَرَجَرَ -، فَوَضَعَ جِرَانَهُ -، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبُعَيْرِ؟» فَجَاءَهُ، فَقَالَ: «بُعَيْبِي»، فَقَالَ: «بَلْ نَهَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَإِنَّهُ لَا أَهْلَ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ». قَالَ: أَمَّا إِذَا ذَكَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ، فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقَوْلَةَ الْعَلَفِ، فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى نَزَلْنَا مَثْرَلًا، فَتَمَّ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تُشَقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا، فَلَمَّا اسْتَبَقَطَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَكَرْتُ لَهُ. فَقَالَ: «هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنْتْ رَبَّهَا فَنِي أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَذِنَ لَهَا». قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جَنَّةٌ - فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْحَرِهِ ثُمَّ قَالَ: «أُخْرِجْ فَإِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ»، ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رُبًّا بَعْدَكَ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۵۹۲۲: یعلیٰ بن مرقثہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک ہی سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین معجزات کا مشاہدہ کیا۔ ہم آپ کی معیت میں چلے جا رہے تھے، اچانک ہم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جسے پانی پلایا جا رہا تھا، جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو وہ آواز کرنے لگا، اس نے اپنی گردن کے اگلے حصے کو نیچے جھکایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہو گئے۔ آپ نے دریافت کیا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے کہا کہ اونٹ مجھے فروخت کر دے۔ اونٹ کے مالک نے کہا: اے اللہ کے رسول! بلکہ ہم تو اونٹ آپ کو جہ کرتے ہیں جبکہ یہ اونٹ ایسے لوگوں کا ہے جن کی گزر بسر بس اسی پر ہے۔ آپ نے فرمایا: تو نے اس کے بارے میں یہ بات کہی ہے (اس لیے میں اسے نہیں خریدوں گا) لیکن اس نے کام کی بہتات اور چارہ کم ڈالنے کی شکایت کی ہے، تمہیں اس کے ساتھ اچھا رویہ اپنانا چاہیے

(یعنی بن مَرَّة کہتے ہیں) بعد ازاں ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک جگہ اترے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نیند فرمائی چنانچہ ایک درخت زمین چیرتا ہوا آیا اور اس نے آپؐ پر سایہ کیا پھر وہ اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے آپؐ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا، درخت نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دی۔ یعنی بن مَرَّة کہتے ہیں کہ پھر ہم روانہ ہوئے اور ایک تالاب کے پاس سے گزرے۔ آپؐ کے پاس ایک عورت اپنا پیٹالے کر آئی جسے جنون تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ناک کو پکڑا اور فرمایا، نکل جا! بے شک میں اللہ کا رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں (یعنی بن مَرَّة کہتے ہیں) پھر ہم روانہ ہوئے، جب ہم واپس آئے تو ہم اسی تالاب کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے اس عورت سے اس بچے کے بارے میں دریافت کیا۔ اس عورت نے بتایا، اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم نے بچے میں آپؐ کے (جائے کے) بعد کوئی بیماری نہیں دیکھی (شرح السنہ)

۵۹۲۳- (۵۶) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُونٌ، وَإِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ عَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَيَبْخَبُ عَلَيْنَا - فَمَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدْرَهُ وَدَعَا، فَنُفِعَ نَفْعًا - وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجَرْوِ الْأَسْوَدِ يَسْعَى . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۵۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرے بیٹے کو جنون (دماغی تکلیف) ہے، صبح اور شام کے وقت اسے تکلیف ہو جاتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی چنانچہ اس لڑکے نے قے کی اور اس کے پیٹ سے سیاہ کتے کے بچے کی مانند کوئی چیز نکلی اور وہ تیز تیز چل رہی تھی (داری)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں مرقد بن یعقوب سبکی راوی مکمل فیہ ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۱۸۳)

۵۹۲۴- (۵۷) وَهْنِ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ جَبْرِئِيلُ - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ، قَدْ تَخَضَّبَ بِالْدَّمِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ تَجِبُ أَنْ نُرِيكَ آيَةً؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَظَنَرُ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ: أَدْعُ بِهَا، فَدَعَا بِهَا، فَجَاءَتْ، فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: مُرَّهَا فَلْتَرْجِعْ، فَأَمَرَهَا، فَارْجَعَتْ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حَسْبِيَ حَسْبِي» . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۵۹۲۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب کہ آپؐ غمگین بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ اہل مکہ سے لڑائی کے سبب غم سے رنگین ہو رہے تھے۔ جبرائیلؑ نے

عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ آپ کو کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ آپ نے فرمایا، ضرور! چنانچہ جبرائیل نے آپ کے پیچھے ایک درخت کو دیکھتے ہوئے کہا کہ آپ اسے بلائیں۔ آپ نے اسے بلایا تو درخت آپ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ جبرائیل نے کہا (اب) اسے حکم دیں کہ وہ واپس چلا جائے۔ آپ نے اسے حکم دیا چنانچہ وہ واپس چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے کافی ہے۔ مجھے کافی ہے (داری) وضاحت: یہ معجزہ جنگِ اُحد کے دوران رونما ہوا تھا جب مشرکین مکہ نے آپ کے دندانِ مبارک شہید کر دیئے تھے۔ اس معجزے کے سبب جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو تسلی دی اور آپ کی قدر و منزلت سے آپ کو آگاہ کیا۔ یہ معجزہ دکھانے سے یہ بھی مقصود تھا کہ جس طرح یہ درخت آپ کے کہنے پر آپ کے سامنے آکھڑا ہوا ہے، اسی طرح اگر آپ پہاڑ کو حکم دیں کہ وہ اہل مکہ پر جا کرے تو وہ بھی آپ کے حکم کی تعمیل کرے گا لیکن رحمتِ للعالَمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کیا بلکہ فرمایا میرے لئے یہی کافی ہے۔

۵۹۲۵۔ (۵۸) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟». قَالَ: وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَيَّ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: «هَذِهِ السَّلْمَةُ» - فَذَعَاها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِسَاطِئِ الْوَادِي، فَأَقْبَلْتُ تَخَذُ الْأَرْضَ - حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا، فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا. أَنَّهُ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مَنِيئِهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک روماتی آیا، جب وہ قریب ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ تو گواہی دیتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ روماتی نے دریافت کیا کہ آپ جو بات کہہ رہے ہیں اس پر کون گواہی دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا، یہ کیکر کا درخت (گواہی دیتا ہے) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو بلایا جبکہ آپ وادی کے کنارے پر کھڑے تھے، وہ درخت زمین کو چیرتا ہوا آگیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین مرتبہ گواہی دینے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ اس درخت نے تین بار گواہی دیتے ہوئے وہی الفاظ دہرائے جو آپ نے پہلے فرمائے تھے۔ اس کے بعد وہ درخت اپنی جگہ پر واپس چلا گیا (داری)

۵۹۲۶۔ (۵۹) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بِمَا - أَعْرِفُ أَنْتَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: «إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعَبْدَ مِنْ هَذِهِ التَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ» فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ التَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «ارْجِعْ، فَعَادَ، فَاسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ». رَوَاهُ الْبُزْجِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۵۹۲۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روماتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔

اس نے دریافت کیا کہ میں کیسے معلوم کروں کہ آپؐ پیغمبر ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، اگر میں اس کعبور کے اس خوشے کو بلاؤں کہ وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں؟ چنانچہ آپؐ نے اسے بلایا۔ وہ کعبور (کے تختے) سے اتر ا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گر گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے (اسے) حکم دیا کہ وہ واپس جائے تو وہ واپس چلا گیا (یہ دیکھ کر دھماتی مسلمان ہو گیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۹۲۷- (۶۰) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ ذَنْبُ إِلَى زَاعِي غَتَمٍ فَآخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَرَعَهَا مِنْهُ، قَالَ: فَصَعِدَ الذَّنْبُ عَلَى تَلٍّ فَأَقْعَى وَاسْتَفْزَرَ، وَقَالَ: قَدْ عَمِدْتُ إِلَى رِزْقِ رَبِّقَنِي اللَّهُ أَخَذْتُهُ، ثُمَّ انْتَرَعْتُهُ مِنِّي؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: تَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُكَ كَالْيَوْمِ - ذَنْبُ يَتَكَلَّمُ - فَقَالَ الذَّنْبُ: أَعْجَبُ مِنْ هَذَا رَجُلٌ فِي التَّحَلَّاتِ بَيْنَ الْخَرَتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَى وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ. قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، وَأَسْلَمَ، فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهَا أَمَارَاتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتَّى يُخَذَّ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا آخَذَتْ أَهْلُهُ بَعْدَهُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّعْرِ».

۵۹۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کی جانب آیا۔ اس نے ان میں سے ایک بکری کو اٹھایا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا اور اس سے بکری کو چھڑا لیا۔ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ پھر وہ بھیڑیا ادبھی جگہ پر چلا گیا اور بیٹھ گیا اور اپنی دم کو دونوں پاؤں کے درمیان کیا اور کہا، میں نے رزق کا ارادہ کیا جو اللہ نے مجھے عطا کیا تھا لیکن تو نے اس کو مجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے تعجب سے کہا، اللہ کی قسم! آج کے دن کی مانند میں نے (کوئی دن) نہیں دیکھا کہ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے۔ بھیڑیے نے کہا، اس سے بھی تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک شخص دو پتھرلی وادیوں کے درمیان کعبوروں (کے علاقے) میں ہے جو ہمیں ماضی اور مستقبل کی باتیں بتاتا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ وہ چرواہا یہودی تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے آپؐ کو (یہ واقعہ) بتایا اور مسلمان ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کی تصدیق کی بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ سب قیامت کی علامات ہیں، عنقریب ایک شخص اپنے گھر سے نکلے گا وہ واپس نہیں جائے گا کہ اس کے جوتے اور اس کی لاشی تھائے گی کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں نے کیا کام کئے ہیں (شرح الشُّعْرِ)

۵۹۲۸- (۶۱) وَهَنَ ابْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَتَدَاوُلُ - مِنْ قَصْعَةٍ، مِنْ عُذْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ، يَقُومُ عَشْرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشْرَةٌ قُلْنَا: فِيمَا كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ: مِنْ آيِ شَيْءٍ تَعْجَبُ؟ مَا كَانَتْ تُمَدُّ - إِلَّا مِنْ هَهْنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّهَبِيُّ.



۵۹۲۸: أَبُو الْخَلَاءِ سَنَرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک بڑے پیالے سے صبح (کے وقت) سے (لے کر) رات تک کھانا کھاتے، دس افراد (کھانا کھا کر) کھڑے ہوتے اور دس افراد (کھانے کے لیے) بیٹھ جاتے۔ ہم نے دریافت کیا (اس قدر کھانے میں) زیادتی کیسے ہوتی تھی؟ سَنَرَةُ نے جواب دیا کہ تم کس بات پر تعجب کر رہے ہو؟ اس میں اضافہ آسمان کی جانب سے ہوتا تھا۔ (ترمذی، دارمی)

۵۹۲۹- (۶۲) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِمِائَةٍ وَخَمْسَةِ عَشَرَ. قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ حَقَاءُ فَأَحْمِلْهُمْ، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاءُ فَأَكْسُهمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ حَيَاتُ فَأَسْبِغْهُمْ» فَفَتَحَ اللَّهُ لَهُ، فَأَنْقَلَبُوا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِحِمْلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ، وَأَكْسُوا، وَسَبَّغُوا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۹۲۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین سو پندرہ افراد میں لکے، آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! ان میں اکثر ننگے پاؤں ہیں، انہیں سواریاں عطا کر۔ اے اللہ! ان کے جسم پر لباس نہیں ہے انہیں لباس عطا کر۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں تو انہیں سیر فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شرکین پر) فتح دی۔ صحابہ کرام واپس آئے اور ان میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو ایک ایک اونٹ یا دو اونٹ کے ساتھ واپس نہ آیا ہو اور (غنیمت سے) کپڑے دستیاب ہوئے اور وہ کھانے پینے سے سیر ہوئے۔ (ابوداؤد)

۵۹۳۰- (۶۳) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصَيَّنُونَ - وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ - فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۹۳۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بلاشبہ تمہیں (دشمنوں پر) غلبہ حاصل ہو گا اور تم (مال غنیمت) حاصل کرو گے نیز تم بہت سے شہروں کو فتح کرو گے۔ تم میں سے جو اس (وقت) کو پائے اسے چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈرے، اچھی باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے منع کرے (ابوداؤد)

۵۹۳۱- (۶۴) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَتْ شَاءَ مَصْلِيَّةً -، ثُمَّ أَهَذَتْهَا الرَّسُولُ ﷺ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الذِّرَاعَ، فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِزْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ» وَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَذَعَاها، فَقَالَ: «سَمَّيْتُ هَذِهِ الشَّاةَ؟»، فَقَالَتْ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ: «أَخْبَرْتَنِي هَذِهِ فِي يَدِي» لِلذِّرَاعِ. قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرْخَنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَمْ يُعَاقِبْهَا، وَتَوَفَّى أَصْحَابَهُ الَّذِينَ آكَلُوا مِنَ الشَّاةِ، وَاحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ اللَّذِي آكَلَ مِنَ الشَّاةِ، حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشُّفْرَةِ، وَهُوَ مَوْلَى لَبَنَى بِنَاصَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ . رَوَاهُ أَبُو ذَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۹۳۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل خیبر کی ایک یہودیہ لڑکی نے ایک بھئی ہوئی بکری میں زہر ملایا پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی جانب) ہدیہ بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دستی کا ٹکڑا لیا اور اسے تناول کیا۔ آپ کے صحابہ کرام میں سے ایک جماعت نے بھی آپ کے ساتھ (اسے) کھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ، کھانا نہ کھاؤ اور آپ نے یہودیہ لڑکی کی طرف پیغام بھیجا اور اسے بلایا۔ آپ نے اس سے کہا کہ تو نے اس (بھئی ہوئی) بکری میں زہر ملایا تھا؟ اس یہودیہ نے دریافت کیا کہ آپ کو کس نے بتایا ہے؟ آپ نے فرمایا، مجھے دستی کے اس ٹکڑے نے بتایا جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اس نے اقرار کیا (اور بتایا کہ) میں نے محسوس کیا کہ اگر (یہ شخص) پیغمبر ہے تو زہر اسے نقصان نہ دے گا اور اگر (یہ) پیغمبر نہیں ہے تو ہم اس سے آرام پا جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف کر دیا اور اسے کچھ سزا نہیں دی نیز آپ کے وہ صحابہ کرام جنہوں نے بکری کا گوشت کھایا تھا وہ فوت ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کندھے پر اس زہر کی وجہ سے سینگیں لگوائیں۔ آپ کو ابو ہند نے سینگیں لگائیں اور چھری کے ساتھ پھینچنے لگے، یہ شخص انصار (قبیلہ) سے بنو بیاضہ کا غلام تھا (ابوداؤد، داری) وضاحت: اس روایت میں ہے کہ آپ نے اسے معاف کر دیا جبکہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ ان دونوں کے درمیان مطابقت کی صورت یہ ہے کہ پہلے تو آپ نے اس یہودیہ کو معاف کر دیا لیکن جب بشر بن براۓ صحابی یہ زہر آلود گوشت کھانے سے فوت ہو گئے تو آپ نے اس عورت کو قصاص کے طور پر قتل کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اُسے قتل کر دیا گیا (مرقاۃ جلد ۱ صفحہ ۲۱۵)

۵۹۳۲۔ (۶۵) وَهَنُ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَاطْنَبُوا السَّيْرَ حَتَّى كَانَ عَيْشِيَّةً، فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي طَلَعْتُ عَلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ — عَلَى بُكْرَةٍ آيَنَهُمْ يَظْفَعُهُمْ وَنَعْمُهُمْ، اجْتَمَعُوا إِلَى حُنَيْنٍ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: «تِلْكَ غَيْمَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدَاً إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى»، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟» قَالَ أَسْرُ بْنُ أَبِي مَرْثِدٍ الْغَنَوِيُّ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: «إِزْكَبْ» فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ. فَقَالَ: «اسْتَقْبِلْ هَذَا الشَّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَغْلَاهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِلَى مُصَلَّاهُ، فَرُكِعَ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: «هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ؟». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا حَسَسْنَا، فَثَوَّبَ بِالصَّلَاةِ —، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي يَلْتَفِتُ إِلَى الشَّعْبِ، حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: «أَبَشِّرُوا، فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ» فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي

الشَّعْبُ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشَّعْبِ، حِينَئِذٍ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشَّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَلَمْ أَرِ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ نَزَلْتُ اللَّيْلَةَ» قَالَ: لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِي حَاجَةٍ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۹۳۲: سئل ابن حنبلہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ خنین کے لیے روانہ ہوئے۔ وہ لمبا عرصہ چلتے رہے یہاں تک کہ شام کا وقت ہو گیا۔ اس دوران ایک گھوڑا سوار آیا۔ اس نے بتایا 'اے اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں پہاڑ پر پہنچا' وہاں میں نے ہوازن کے لوگوں کو پایا کہ ان کے سب مرد، عورتیں اور چارپائے خنین (مقام) میں جمع ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا 'انشاء اللہ کل کے دن یہ مال قیمت مسلمانوں کا ہو گا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا 'آج رات کون شخص (ہماری) گھرائی کرے گا؟ انس بن ابی غزافہ غزوہ نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! میں (حاضر) ہوں۔ آپ نے فرمایا 'سوار ہو جا۔ چنانچہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ آپ نے (اسے) حکم دیا کہ اس گھاٹی کی اونچائی پر چلا جا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کی ادائیگی کے لیے) مسجد کی جانب نکلے آپ نے (ہجری) سنتیں ادا کیں۔ اس کے بعد آپ نے دریافت کیا 'کیا تم نے اپنے شاہ سوار (کی حرکات) کو محسوس کیا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! ہم نے (بالکل) محسوس نہیں کیا۔ پھر نماز کی تکبیر کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت کرائی۔ آپ (نماز ادا کرتے ہوئے) گھاٹی کی جانب کن انعمیوں سے دیکھ رہے تھے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا 'خوش ہو جاؤ (اس لیے) کہ تمہارا شاہ سوار آگیا ہے۔ چنانچہ ہم نے گھاٹی کے درختوں کے درمیان دیکنا شروع کیا تو اچانک وہ نمودار ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بتایا کہ میں روانہ ہوا یہاں تک کہ میں گھاٹی کی بلندی پر چلا گیا جہاں کا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کا جائزہ لیا 'مجھے کوئی شخص نظر نہ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آج رات تو (سواری سے) اترا تھا؟ اس نے نفی میں جواب دیتے ہوئے واضح کیا (اور کہا کہ) البتہ نماز ادا کرنے یا قضائے حاجت کے لیے (اترا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'تھو پر کچھ حرج نہیں اگر اس کے بعد تو کوئی عمل نہ کرے یعنی تیرے لیے آج کا یہی عمل کافی ہے (ابو داؤد)

۵۹۳۳ - (۶۶) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِشَرَابٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَدْعُ اللَّهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَضَمَّهُنَّ، ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، قَالَ: «خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مَزْوَدِكَ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَادْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْتَرُهُ نَتْرًا». فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْطِي رَفِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنَطْعِمُ، وَكَانَ لَا يَفَارِقُ حَقِيرِي حَتَّى كَانَ يَوْمٌ قُبِلَ عُثْمَانُ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۵۹۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند کھجوریں لایا اور میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! آپ ان میں برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے انہیں (اپنے ہاتھ میں) پکڑا اور اس کے بعد میرے لیے ان میں برکت کی دعا کی۔ آپ نے فرمایا 'تم انہیں لے کر اپنے قہیلے میں رکھو جب تم ان میں سے کچھ لینا چاہو تو اس قہیلے میں اپنا ہاتھ داخل کر کے کھجوریں لے لیا کرتا لیکن اسے جھاڑنا نہیں۔ (ابو ہریرہ کہتے ہیں) بلاشبہ ان کھجوروں میں سے میں نے اتنے اتنے دن اللہ کے راستے میں دیئے، ہم ان سے خود بھی کھاتے اور (دوسروں کو بھی) کھلاتے اور وہ قہیلا میری کمرے کبھی الگ نہیں ہوتا تھا لیکن عثمان کی شہادت کے دن وہ قہیلا ضائع ہو گیا (تفہیم)

وضاحت: دن ساتھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع میں پونے تین میر کھجوریں ہوتی ہیں۔ اس طرح ایک دن چار من پانچ میر کا ہوا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ چند کھجوروں میں اس قدر برکت ہوئی۔

### الفصل الثالث

۵۹۳۴- (۶۷) عن ابن عباس، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَشَاوَزَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً يَمَكَّةَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا أَصْبَحَ فَأَتَيْنَاهُ بِالْوَنَاقِ - يُرِيدُونَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلِ اقْتُلُوهُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلِ أَخْرِجُوهُ، فَاطْلَعَ اللَّهُ نَبِيَّهُ ﷺ - عَلَى ذَلِكَ، فَبَاتَ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى فَرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى لَجَعَ بِالْغَارِ. وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَ عَلَيْهِ يَحْسَبُونَ النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا نَارُوا عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَوْا عَلَيْهِ رَدَّ اللَّهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوا: أَيْنَ صَاحِبُكَ هَذَا، قَالَ: لَا أَدْرِي. فَاقْتَصَوْا أَثَرَهُ، فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ، فَصَعِدُوا الْجَبَلَ، فَمَرَوْا بِالْغَارِ، فَرَأَوْا عَلَى بَابِهِ نَسِجَ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوا: لَوْ دَخَلْ هُنَا لَمْ يَكُنْ نَسِجَ الْعَنْكَبُوتِ عَلَى بَابِهِ -، فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

### تیسری فصل

۵۹۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک رات (دار النودہ میں) قریش نے آپ کے خلاف مشورہ کیا ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ صبح سویرے اس شخص کو پاہر سلاسل کر دو۔ ایک نے کہا (نہیں) بلکہ اسے موت کے گھاٹ اتار دو۔ تیسرے شخص نے کہا (نہیں) بلکہ اسے (ذلیل کر کے) ملک بدر کر دو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (ان کی) اس سازش سے مطلع کر دیا۔ اس رات علی آپ کے بستر سوتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم لکھے۔ آپ غار میں چلے گئے اور مشرکین تکہ رات بھر علی پر پہرہ دیتے رہے وہ سمجھتے رہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ انہوں نے صبح کے وقت آپ پر حملہ کر دیا جب انہوں نے دیکھا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی سازش کو ناکام بنا دیا۔ انہوں نے (علی سے) دریافت کیا 'تمہارے ساتھی کہاں

ہیں؟ علیؑ نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد انہوں نے آپؐ (کے قدموں) کے نشانات کا پیچھا کیا جب وہ (ثور) پہاڑ کے پاس پہنچے تو (نشانات) کا معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا، چنانچہ وہ پہاڑ پر چڑھے اور غار (ثور) کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے غار کے دروازے پر کھڑی کا جالا دیکھا۔ انہوں نے کہا، اگر وہ اس میں داخل ہوئے ہوتے تو غار کے دروازے پر کھڑی کا جالا نہ ہوتا چنانچہ آپؐ غار میں تین رات ٹھہرے (احمد)

۵۹۳۵ - (۶۸) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَذَا مِنْ الْيَهُودِ». فَجَمَعُوا لَهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصْذِقِي عَنْهُ؟». قَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَبُوكُمْ؟» قَالُوا: فُلَانٌ. قَالَ: «كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ». قَالُوا: صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ. قَالَ: «فَهَلْ أَنْتُمْ مُصْذِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟». قَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي آيِنَا فَقَالَ لَهُمْ: «مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟» قَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلَفُونَا فِيهَا. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اخْسَأُوا فِيهَا، وَاللَّهِ لَا تَخْلَفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ أَنْتُمْ مُصْذِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟». فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. قَالَ: «هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سَمًّا؟». قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ؟»، قَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ تُشَرِّحَ مِنْكَ، وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری ہدیہ دی گئی جس میں زہر (لایا گیا) تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہاں جتنے یہودی ہیں انہیں میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ انہیں آپؐ کے پاس لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ میں تم سے ایک چیز کے بارے میں دریافت کرتا ہوں، کیا تم مجھے سچ بچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا ہاں، اے ابوالقاسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ تمہارا جدِ اعلیٰ (کون تھا؟ انہوں نے بتایا، فلاں تھا۔ آپؐ نے واضح کیا کہ تم جھوٹ کہتے ہو بلکہ تمہارا جدِ اعلیٰ فلاں تھا۔ انہوں نے کہا، آپؐ سچ کہتے ہیں۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ اگر میں تم سے ایک بات دریافت کروں تو کیا تم مجھے اس چیز کے بارے میں سچ بچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا، ہاں، اے ابوالقاسم! اور اگر ہم آپؐ کے پاس جھوٹ کہیں گے تو آپؐ کو معلوم ہو جائے گا جیسا کہ آپؐ کو ہمارے جدِ اعلیٰ کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا کہ دوزخی کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، ہم دونوں میں تھوڑا عرصہ رہیں گے، پھر ہمارے بعد تم (جہنم میں) داخل ہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ہی دونوں میں ذلیل ہوتے رہو گے، اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی دونوں میں تمہارے بعد نہیں جائیں گے۔ اس کے بعد آپؐ نے دریافت کیا، کیا تم مجھے ایک چیز کے بارے میں سچ بچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا، ہاں،

اے ابوالقاسم! آپ نے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس بکری (کے گوشت) میں زہر شامل کیا تھا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا کہ تمہیں اس (فعل) پر کس نے مجبور کیا؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارا ارادہ یہ تھا اگر آپ جموئے ہوں گے تو ہم آپ سے راحت حاصل کریں گے اور اگر آپ سچے ہوں گے تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گا (بخاری)

۵۹۳۶۔ (۶۹) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبِ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا وَصَبَدَ عَلَيَّ الْمُنْبَرِ فَخَطَبْنَا، حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَتَزَلَّ فَصَلَّى، ثُمَّ صَبَدَ الْمُنْبَرِ، فَخَطَبْنَا، حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَبَدَ الْمُنْبَرِ، حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرْنَا بِمَا هُوَ كَاتِبٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۳۶: عمرو بن آخطب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک روز فجر کی نماز پڑھائی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے، آپ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا، آپ منبر سے (نیچے) اترے، آپ نے نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ ہمیں وعظ فرماتے رہے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تو آپ منبر سے اترے اور آپ نے (عصر کی) نماز پڑھائی، پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپ نے ہمیں وہ تمام باتیں بتائیں جو قیامت تک (دور پذیر) ہونے والی تھیں۔ عمرو بن آخطب نے بیان کیا کہ ہم میں سے زیادہ معلومات اس شخص کے پاس ہیں جس نے ہم میں سے انہیں زیادہ محفوظ رکھا (مسلم)

۵۹۳۷۔ (۷۰) وَهْنُ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَنْ أَذَّنَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحِجْرِ لَيْلَةَ اسْتَمْعَمُوا الْقُرْآنَ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِيكَ - يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ - أَنَّهُ قَالَ: أَذَنْتُ بِهِمْ شَجَرَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۳۷: معن بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے مسروق سے دریافت کیا کہ جس رات جتنوں نے قرآن پاک کی تلاوت کو سنا تھا تو کس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تھی؟ مسروق نے کہا کہ مجھے تمہارے والد یعنی عبد اللہ بن مسعود نے بتایا تھا کہ آپ کو ایک درخت نے اس کی اطلاع دی تھی (بخاری، مسلم)

۵۹۳۸۔ (۷۱) وَهْنُ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَقَرَأَ بَيْنَا الْهَلَالَ -، وَكُنْتُ رَجُلًا خَدِيدَ الْبَصَرِ -، فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَأَاهُ غَيْرِي، فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ: أَمَا تَرَاهُ؟ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ، قَالَ: يَقُولُ عُمَرُ: سَارَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْتِي عَلَى فِرَاشِي، ثُمَّ أَنشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ

بِالْأَمْسِ، يَقُولُ: «هَذَا مَصْرَعٌ فَلَانٌ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَهَذَا مَصْرَعٌ فَلَانٌ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ». قَالَ عُمَرُ: وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا الْخُدُودَ الَّتِي حَدَّثَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فُجِعُوا فِي بَيْتٍ، بَغَضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَأَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: «يَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ! وَيَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا؟ فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا». فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا؟ فَقَالَ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے، ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی، میں تیز نظر والا تھا میں نے چاند دیکھ لیا لیکن میرے علاوہ کوئی شخص یہ نہیں کہتا تھا کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ چنانچہ میں نے عمر سے کہنا شروع کیا کہ آپ کو چاند نظر نہیں آیا؟ انہوں نے کوشش کی لیکن انہیں چاند نظر نہ آیا۔ انس کہتے ہیں کہ عمر کہنے لگے کہ عنقریب میں بستر پر لیٹے ہوئے چاند دیکھ لوں گا۔ بعد ازاں عمر نے ہمیں بدر کے مقبولوں کے بارے میں بتاتے ہوئے واضح کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اگلے دن جنگ بدر میں قتل ہونے والے لوگوں کے ہلاکت کے مقامات دکھاتے ہوئے فرمایا تھا کہ انشاء اللہ کل کے دن یہاں فلاں شخص ہلاک ہو گا اور ان شاء اللہ کل یہاں فلاں شخص ہلاک ہو گا۔ عمر نے بیان کیا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ سمجھا ہے، وہ ان مقامات سے ادھر ادھر ہلاک نہ ہوئے جن کا یقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عمر نے بیان کیا کہ انہیں کنوئیں میں ایک دوسرے کے اوپر گرا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اور آپ نے انہیں مخاطب کیا اور کہا، اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! کیا اللہ اور اس کے رسول نے تم سے جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے معلوم کر لیا ہے؟ بلاشبہ میں نے اس چیز کو سچا پایا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ عمر نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ ایسی باتوں سے کیسے کلام کر رہے ہیں، جن میں روح نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو بات میں کہتا ہوں انہیں تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو، البتہ اتنی بات ہے کہ وہ مجھے کچھ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے“ (مسلم)

۵۹۳۹- (۷۲) وَهَذَا أُبَيَّةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، عَنْ أَبِيهَا، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى زَيْدِ يَعْقُودَ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ، قَالَ: «لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ، وَلَكِنْ كَيْفَ لَكَ إِذَا عَمِرْتَ بَعْدِي فَعَمِيتُ؟». قَالَ: أَخْتِيبُ وَاضِيرٌ. قَالَ: «إِذَا تَدَخَّلَ الْجَنَّةُ بِغَيْرِ حِسَابٍ». قَالَ: فَعَمِيتُ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ.

۵۹۳۹: اُبیئہ بنت زید بن ارقم اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید بن ارقم کی بیمار داری کے لیے ان کے ہاں تشریف لائے کیونکہ وہ بیمار تھے۔ آپ نے (انس سے) کہا کہ تمہری بیماری کچھ خطرناک نہیں ہے البتہ (اس وقت) تمہارا کیا حال ہو گا کہ جب میرے بعد تمہری عمر طویل ہو گی اور تو تائب ہو جائے گا؟ زید



بن آرقم نے جواب دیا کہ میں ثواب طلب کرتے ہوئے صبر کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا: چنانچہ تو بلا حساب جنت میں داخل ہو گا۔ راوی نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زید بن آرقم ٹائینا ہو گئے، بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ پینائی عطا کی پھر وہ فوت ہوئے (بیہقی ولائ النبوة)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ثبات، تمامہ اور ائینہ روایات مجہول ہیں (تطبیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

۵۹۴۰۔ (۷۳) وَهْنُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَقَوَّلَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ - فَلْيُشَبَّوْا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». وَذَلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا، فَكَذَّبَ عَلَيْهِ، فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدَ مَيِّتًا، وَقَدْ انشَقَّ بَطْنُهُ، وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۹۴۰: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایسی بات کہے جو میں نے نہیں کہی ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے اس کا سبب یہ ہے کہ آپؐ نے ایک شخص کو بھیجا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جھوٹی بات کی نسبت کی، آپؐ نے اس کے حق میں بددعا کی چنانچہ وہ شخص مردہ پایا گیا، اس کا پیٹ پھٹ گیا اور اسے زمین نے بھی قبول نہ کیا (بیہقی ولائ النبوة) وضاحت: اس حدیث کی سند میں درخت بن ثانیہ راوی مجہول اور ذارع بن نافع راوی منکر الحدیث ہے۔ (تطبیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

۵۹۴۱۔ (۷۴) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطِيعُهُ، فَاقَطَعَهُ شَطْرَ وَسْقٍ شَعِيرٍ، فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَأَمْرَأَتُهُ وَصِيفُهُمَا خَشِيَ كَالَهُ، فَقَتْنِي، فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَوْلَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمُ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا، اس نے آپؐ سے قلم طلب کیا۔ آپؐ نے اسے آدھا سق جو دیئے۔ چنانچہ وہ شخص اس کی بیوی اور ان دونوں کا سمان اس سے کھاتے رہے (لیکن) جب اس شخص نے اسے ماپ لیا تو وہ (جلدی) ختم ہو گئے۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم اسے نہ ماپتے تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ (بیش) شمارے لے باقی رہتا (مسلم)

۵۹۴۲۔ (۷۵) وَهْنُ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ يَقُولُ: «أَوْسِعْ مِنْ قَبْلِ رَجُلَيْهِ، أَوْسِعْ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ». فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي أَمْرَأَتِهِ، فَاجَابَتْ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَجَنَى بِالطَّعَامِ، فَوَضَعَ يَدَهُ، ثُمَّ وَضَعَ الْقَبْرَ، فَاتَّكَلُوا، فَظَنَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَلَوْكَ لَقَمَةً فِي فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَجِدْ لَحْمَ شَاةٍ أَخَذْتُ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا».

فَارْسَلَتْ الْمَرْأَةُ تَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى الْبَيْعِ - وَهُوَ مَوْضِعُ بَيْعٍ فِيهِ الْعَنَمُ - لِأَشْتَرِيَ لِي شَاةً، فَلَمْ تَوْجَدْ، فَارْسَلْتُ إِلَى جَارِيٍّ قَدْ اشْتَرَى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِشَمْنَهَا، فَلَمْ يَوْجَدْ، فَارْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَارْسَلْتُ إِلَيْهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَطْعِمِي هَذَا الطَّعَامَ الْأَسْرَى». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي «دَلَالِيلِ النُّبُوَّةِ».

۵۹۴۲: عاصم بن کلب اپنے والد سے وہ ایک انصاری سے بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جتانہ (ادا کرنے) کے لیے گئے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر (کے کنارے) قبر کھودنے والے کو وصیت کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اس کے پاؤں کی جانب سے (قبر) وسیع کرو (اور) اس کے سر کی جانب سے وسیع کرو۔ جب آپ (قبرستان سے) واپس آئے تو آپ کو فوت شدہ انسان کی بیوی کی جانب سے (کھانے کے لیے) بلائے والا آیا، آپ نے دعوت کو قبول فرمایا۔ ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، چنانچہ کھانا لایا گیا۔ آپ نے (کھانے کی جانب) اپنا ہاتھ بڑھایا بعد ازاں صحابہ کرام نے بھی اپنے ہاتھ بڑھائے اور کھانا تناول کیا۔ ہم نے مشاہدہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منہ میں لقمہ کھما رہے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ ایسی بکری کا گوشت ہے جسے اس کے مالکوں کی اجازت کے بغیر حاصل کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس عورت نے (آپ کی جانب) پیغام بھیجا، وہ وضاحت کر رہی تھی کہ میں نے بیع (منڈی) میں پیغام بھیجا (یہ ایسا مقام ہے جہاں بکریوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے) تاکہ میرے لیے بکری خریدی جائے لیکن بکری نہ مل سکی پھر میں نے اپنے پردی کی جانب پیغام بھیجا جس نے ایک بکری خرید رکھی تھی کہ وہ اس بکری کو اس کی قیمت لے کر میری جانب بھیجے لیکن وہ شخص موجود نہ تھا۔ پھر میں نے اس کی بیوی کی جانب پیغام بھیجا تو اس نے یہ بکری میری جانب بھیجی (یہ واقعہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو (ابوداؤد، بیہقی دلائل النبوۃ)

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا اس لیے چھوڑ دیا کہ اس عورت نے مالک کی اجازت کے بغیر بکری بیع کی تھی۔ معلوم ہوا کہ مالک کی اجازت اور قیمت کی ادائیگی کے بغیر کسی چیز کو استعمال میں لانا منع ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۹۴۳- (۷۶) وَهَنَ جَزَامُ بْنُ هَشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ - وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبُدٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِئَ أَخْرَجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مَهَاَجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ، هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ وَذَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللَّهِ اللَّيْثِيُّ، مَرُّوا عَلَى حَيْمَتَى أُمِّ مَعْبُدٍ، فَسَأَلُوها لَحْمًا وَتَمَرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا، فَلَمْ يَبْصِيئُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ - مُسْتَبِينَ -، فَظَنَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى شَاةٍ فِي كَسْرٍ - الْحَيْمَةِ، فَقَالَ: «مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبُدٍ؟» قَالَتْ: شَاةٌ خَلَفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْعَنَمِ. قَالَ: «هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟»

قَالَتْ: هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: «أَتَأْذِنِينَ لِي أَنْ أَحْلِبَهَا؟» قَالَتْ: بَإَيِّ أَنْتَ وَإِمْنِي إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلِبِيهَا. فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا. وَسَمَّى اللَّهَ تَعَالَى، وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِيهَا، فَتَفَاجَعْتُ عَلَيْهِ -، وَدَرْتُ وَاجْتَرْتُ، فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرِيضُ الرُّهْطَ -، فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا، حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، ثُمَّ سَفَّاهَا حَتَّى رَوَيْتَ، وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوَوْا، ثُمَّ شَرِبَ آجِرُهُمْ، ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءِهِ، حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ، ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا، وَبَايَعَهَا، وَارْتَحَلُوا عَنْهَا. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي «الْإِسْتِيعَابِ» وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ «الْوَفَاءِ» وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

۵۹۳۳: حزام بن ہشام اپنے والد سے وہ اپنے دادا نبیش بن خالد سے روایت کرتے ہیں 'یہ اُمّ معبد کے بھائی ہیں۔ کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے نکلنے کا حکم دیا گیا تو آپ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرما ہوئے (آپ کے ساتھ) ابو بکرؓ، ابو بکرؓ کا غلام عامر بن فہیمہ اور ابو بکرؓ کا راہ نما عبد اللہ لٹی تھا۔ جب (یہ سب) اُمّ معبد کے غیموں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس سے گوشت اور کھجوریں دریافت کیں تاکہ اس سے خریدیں لیکن انہوں نے اس کے ہاں ان میں سے کسی چیز کو نہ پایا نیز یہ لوگ کھانے پینے کی چیزوں سے خالی تھے اور قحط سالی میں جلاتھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمے کے کونے میں ایک بکری دیکھی۔ آپ نے دریافت کیا 'اے اُمّ معبد! اس بکری کا کیا حال ہے؟ اُمّ معبد نے بتایا کہ لاغری نے اس کو بکریوں کے ریوڑ سے پیچھے چھوڑا ہے۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا اس میں کچھ دودھ ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ بکری (دودھ سے) بالکل خالی ہے۔ آپ نے فرمایا 'کیا تو مجھے اس کا دودھ نکالنے کی اجازت دیتی ہے؟ اس نے کہا 'میرا باپ اور میری ماں آپ پر فدا ہوں' اگر آپ کو اس میں دودھ نظر آتا ہے تو نکال لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کو (اپنے پاس) منگوا لیا اور اپنا ہاتھ اس کے پستانوں پر پھیرا اور بسم اللہ پڑھ کر اُمّ معبد کے لئے اس کی بکری کے حق میں دعا کی چنانچہ بکری نے آپ کے لئے اپنے دونوں پاؤں کھول دیے اور دودھ چھوڑ دیا اور جگالی کرنے لگی آپ نے ایسا برتن طلب کیا جو جماعت کے لئے کافی ہو۔ آپ نے اس سے بہتا ہوا دودھ نکالا یہاں تک کہ برتن پر جھاگ غالب تھی۔ بعد ازاں آپ نے اُمّ معبد کو دودھ پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئیں پھر آپ نے اپنے رفقاء کو پلایا وہ بھی سیراب ہو گئے۔ سب سے آخر میں آپ نے بچا پھر آپ نے اس سے دوسری بار بلا توقف دودھ نکالا یہاں تک کہ برتن بھر گیا اور اس کو اُمّ معبد کے پاس چھوڑا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اسلام پر بیعت لی پھر سب اس کے ہاں سے روانہ ہوئے (شرح السنہ، ابن عبد البر فی الاستیعاب، ابن الجوزی فی کتاب الوفاء) اس حدیث میں قصہ ہے۔

وضاحت: اُمّ معبد کا مکمل نام عائشہ بنت خالد خزاعیہ ہے۔ حدیث کے آخر میں مذکور قحط سے مراد یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رفقاء اُمّ معبد سے رخصت ہو گئے تو ان کا خاندان آیا اور دودھ دیکھا تو اس نے سوال کیا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ اُمّ معبد نے آپ کی صفات اور خصائل نہایت فصیح و بلیغ الفاظ میں

بیان کریں۔ ابو مخنف نے یہ سن کر کہا کہ یقیناً یہ شخص قریش سے ہو گا اور میں چاہوں کہ اس نبی کی محبت میں زندگی گزاروں (تفصیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۱۸۸)

## بَابُ الْكَرَامَاتِ

(کرامات کے بارے میں)

### الفصل الأول

۵۹۴۴ - (۱) عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْفٍ وَعَبَادَ بْنَ يَسْرِ تَخَدُّثًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا، حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ، فَبَيَّ لَيْلَةً شَدِيدًا الظُّلْمَةَ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْقَلِبَانِ، وَيَبْدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصْبَةً، فَأَضَاءَتْ عُصَا أَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتَّى مَشِيَا فِي ضَوْئِهَا، حَتَّى إِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيقُ أَضَاءَتْ لِلْآخَرِ عُصَاهُ، فَمَشَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْءِ عُصَاهُ حَتَّى بَلَغَ أَهْلَهُ، زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

### پہلی فصل

۵۹۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسید بن حنیف اور عباد بن یسر دونوں اپنے کسی کام کے سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا جب کہ وہ رات انتہائی تاریک تھی۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے گھروں کی جانب جانے کے لئے نکلے، ان دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں معمولی سی لاشی تھی۔ ان میں سے ایک کی لاشی سے روشنی ہوئی، وہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے لیکن جب راستے نے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا تو دوسرے شخص کی لاشی سے بھی روشنی ہوئی، چنانچہ وہ دونوں اپنی اپنی لاشی کی روشنی میں چلتے ہوئے اپنے گھر پہنچے (بخاری)

وضاحت: کسی مسلمان پر میزگار انسان سے جو افعال وقوع پذیر ہوں اور وہ عادت کے مطابق نہ ہوں بلکہ خلاف عادت ہوں اور وہ انہیں دکھانے کا بھی دعویٰ نہ کرتا ہو تو انہیں کرامات کہا جاتا ہے جیسا کہ مریم علیہا السلام کو بغیر کسی مدد کے قریب آنے سے حمل ٹھہر گیا اور عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے، پھر انہیں بلا اسباب رزق ملتا رہا۔ نیز اصحاب کف عار میں تین سو سال سے زیادہ عرصہ سوتے رہے، اس اثنا میں وہ کسی ظاہری آفت سے دوچار نہ ہوئے۔ اسی طرح آصف بن برخیا نے بلقیس کے تخت کو آنکھ جھپکنے سے پہلے حاضر کر دیا۔ یہ سب کرامات ہیں، ان میں دعویٰ نہیں ہوتا جبکہ پیغمبروں کے معجزات میں دعویٰ اور چیلنج ہوتا ہے اور اگر کسی کافر قندہ باز شخص

سے عادت کے خلاف کوئی کام سرزد ہو جائے تو اسے استدرج کہا جاتا ہے جیسا کہ دجال سے بظاہر محیرا عقل کرشمے صادر ہوئے۔

۵۹۴۵ - (۲) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أَحَدُ دُعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا أَرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَإِنْ عَلِمْتُ دَيْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِرْ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا. فَاصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ، وَذَفَنَتْهُ مَعَ أَخْرِفِي قَبْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۴۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب جنگِ احد وقوع پذیر ہوئی تو رات کو میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا کہ میں اپنے بارے میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرا شمار ان پہلے مقتولوں میں ہو گا جو آپ کے صحابہ کرام میں سے شہادت سے سرفراز ہوں گے اور میں اپنے پیچھے کسی شخص کو نہیں چھوڑ رہا ہوں جو مجھے تجھ سے زیادہ عزیز ہو البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تو مجھے اپنے آپ سے بھی) زیادہ پیارے ہیں نیز مجھ پر قرض ہے جو تمہیں قرض ادا کرنا ہو گا اور اپنی بنوں کے بارے میری وصیت کا خیال رکھنا کہ ان سے نیکی کرنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ (اپنی پیش گوئی کے مطابق) سب سے پہلے شہید ہوئے اور میں نے انہیں ایک دوسرے شخص کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کیا (بخاری)

وضاحت: جابر رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ کی کرامت تھی کہ انہیں شہادت کا رتبہ پانے سے متعلق پہلے خبر ہو گئی۔ عبداللہ کو جس صحابی کے ساتھ دفن کیا گیا وہ عمرو بن موملح تھے، وہ رشتے کے اعتبار سے جابر کے بنوئی بھی تھے معلوم ہوا کہ ضرورت کے مطابق دو دو آدمیوں کے لیے ایک قبر یا بہت سے آدمیوں کے لیے اجتماعی قبر بنائی جاسکتی ہے۔ (تطبیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۱۸۳)

۵۹۴۶ - (۳) وَهْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أَنْاسًا فَقَرَاءَ، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ». وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَأَنْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشْرَةٍ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَبَتِ الْعِشَاءُ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ. قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: مَا خَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ؟ قَالَ: أَوْ مَا عَشِينِيهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوَا حَتَّى تَجِيءَ، فَنُغْضِبَ. وَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ، وَحَلَفَ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمُوهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَانَ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ، فَدَعَا بِالطَّعَامِ، فَأَكَلَ وَآكَلُوا، فَجَعَلُوا لَا يَزْفَعُونَ لِنِعْمَةِ الرَّبِّ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا. فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ! مَا هَذَا؟ قَالَتْ: وَقَرَّةٌ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ، فَأَكَلُوا، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ.

عَلَيْهِ

وَذَكَرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ فِي «الْمُعْجَزَاتِ».

۵۹۳۶: عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے) اصحابِ صفہ فقیر لوگ تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کہ جس شخص کے پاس دو انسانوں کا کھانا ہے وہ تیسرے شخص کو (ان میں سے) لے جائے اور جس شخص کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچویں یا چھٹے شخص کو ان میں سے لے جائے جبکہ ابوبکر تین افراد کو اپنے ساتھ لے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ دس افراد کو لے گئے نیز ابوبکر نے رات کا کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھایا۔ بعد ازاں ابوبکر (دواں) رک گئے یہاں تک کہ کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی پھر وہ (آپ کے گھر) واپس لوٹے اور وہیں رکے رہے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا۔ رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد جس قدر اللہ نے چاہا ابوبکر (اپنے گھر) آئے۔ ان کی بیوی نے دریافت کیا کہ آپ کو کس چیز نے آپ کے مسمانوں سے دور رکھا؟ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا تو نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ ابوبکر کی بیوی نے جواب دیا کہ انہوں نے اس وقت تک کھانا کھانے سے انکار کیا ہے کہ جب تک آپ نہ آجائیں۔ (اس کی یہ بات سن کر) ابوبکر ناراض ہو گئے اور کہا، اللہ کی قسم! میں بالکل کھانا نہیں کھاؤں گا۔ ان کی بیوی نے قسم اٹھا کر کہا کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائے گی اور مسمانوں نے بھی قسمیں اٹھائیں کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائیں گئے۔ ابوبکر نے (ثام ہو کر) کہا کہ یہ قسم شیطان کی جانب سے ہے۔ پھر ابوبکر نے کھانا کھایا اور ساتھ مسمانوں نے بھی کھانا تناول کیا۔ وہ جب ایک لقمہ اٹھاتے تو بچے اس سے زیادہ ہو جاتا تھا۔ ابوبکر نے اپنی بیوی سے کہا، اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا (عجیب بات) ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! اب یہ کھانا پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ ان سب نے کھانا تناول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھی کھانا بھیجا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے بھی اس سے تناول کیا (بخاری مسلم) اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ہم کھانے میں سے ٹہنجان اللہ کی آواز سنتے رہے کا ذکر معجزات کے باب میں ہو چکا ہے۔

### الْفَصْلُ الثَّانِي

۵۹۴۷- (۴) عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ — أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

### دوسری فصل

۵۹۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نجاشی (حبشہ کا بادشاہ) فوت ہوا تو ہم (آپس میں) باتیں کیا کرتے تھے کہ اس کی قبر پر روشنی دکھائی دی جاتی ہے (ابوداؤد)

۵۹۴۸ - (۵) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: لَمَّا أَرَادُوا غُسْلَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: لَا تَذَرِي أَنْجَرِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نَجَرِدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ؟ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْفَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ التَّوَمَ، حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَدَقَّتْهُ فِي صَدْرِهِ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، لَا يَذَرُونَ مَنْ هُوَ؟ إغسلوا النبي ﷺ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ، فَقَامُوا، فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قِمِيصُهُ، يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقِمِيصِ وَيَذْلُكُونَهُ بِالْقِمِيصِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۹۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (صحابہ کرام) نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے جسم مبارک) سے آپ کے کپڑے اتاریں جیسا کہ ہم اپنے مردوں سے کپڑا اتار لیتے ہیں یا ہم آپ کے کپڑوں سمیت ہی غسل دے دیں؟ جب صحابہ کرام نے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند کو مسلط کر دیا یہاں تک کہ ان میں سے ہر شخص کی ٹھوڑی اس کے سینے میں قحی (یعنی سو گئے) اس کے بعد گھر کے کونے سے ان کے ساتھ ایک شخص ہم کلام ہوا۔ صحابہ کرام کو کچھ علم نہیں کہ وہ شخص کون تھا؟ (اور اس نے کہا کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت غسل دو چنانچہ وہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے آپ کو غسل دیا (جبکہ) آپ کا قمیص آپ (کے جسم پر تھا) قمیص کے اوپر سے پانی گرا رہے تھے اور آپ کے بدن کو قمیص سے ہی مل رہے تھے (بیہقی دلائل النبوۃ)

۵۹۴۹ - (۶) **وَعَنِ ابْنِ الْمُثَنِّكِدِرِ**، أَنَّ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّومِ أَوْ أُسَيْرَ، فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ، فَإِذَا هُوَ بِالْأَسَدِ. فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَارِثِ! - أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَانَ مِنْ أَمْرِي كَيْتٌ وَكَيْتٌ، فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ، لَهُ بَضْبَصَةٌ - حَتَّى قَامَ إِلَى جَنْبِهِ، كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَهْوَى إِلَيْهِ -، ثُمَّ أَقْبَلَ يَنْشِيءُ إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى بَلَغَ الْجَيْشَ، ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَةِ».

۵۹۴۹: **ابن المثنكىدر** بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام سفینہ روم کے علاقے میں لشکر سے (راست) بھول گیا یا وہ قید کیا گیا، وہ نکل کر بھاگ رہا تھا اور لشکر کو تلاش کر رہا تھا۔ اچانک وہ ایک شیر کے بالمقابل ہوا۔ سفینہ نے (شیر کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا، ابو حارث! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں، میرا معاملہ ایسا ہے (کہ میں راست) بھول گیا ہوں چنانچہ شیر اپنی دم ہلاتا ہوا آیا اور وہ سفینہ کے قریب کھڑا ہو گیا۔ شیر جب کسی (جانب سے) آواز کو سنتا تو ادھر کو چلا جاتا پھر سفینہ کی طرف چلتا ہوا آ جاتا یہاں تک کہ سفینہ لشکر میں پہنچ گیا پھر شیر واپس لوٹ گیا (شرح السنۃ)

۵۹۵۰ - (۷) **وَعَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ**، قَالَ: قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا، فَشَكُّوا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: أَنْظَرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ، فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ، حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ



وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَفْقٌ. فَفَعَلُوا، فَمَطَرُوا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ، حَتَّى تَفْتَتَ مِنَ الشَّحْمِ، فَسَمِيَ عَامَ الْفَتْحِ، رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۵۹۵۰: ابوالجوزاء بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے باشندے شدید قسم کے قحط سے دوچار ہوئے، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی۔ عائشہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں سے آسمان کی جانب سوراخ کرو تاکہ آپ اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ ہو چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر بھدست بارش ہوئی، جس کی وجہ سے گھاس اُگ آئی اور اونٹ موٹے تازے ہو گئے یہاں تک کہ چربی کے سبب (ان کے پهلوی) پھول گئے، اس سال کا نام عام الفتح یعنی خوش حالی کا سال رکھا گیا (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے اور شیخ محمد بشیر نسائی نے اس واقعہ کو باطل ثابت کیا ہے (الرد علی البکری صفحہ ۶۸، مباحثہ الانسان عن وثوقہ الشیطان صفحہ ۲۵)

۵۹۵۱- (۸) وَهْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ - لَمْ يُؤْذَنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يَقُمْ -، وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُثَنَّبِ الْمَسْجِدَ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَفَتْ الصَّلَاةَ إِلَّا بِبَهْمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۵۱: سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ جب "حرہ" کا واقعہ ہوا تو تین دن تک مسجد نبوی میں اذان نہیں ہوئی اور نہ اقامت کی گئی اور نہ ہی سعید بن مسیب مسجد سے باہر نکلے سعید بن مسیب نماز کے اوقات کو ایک دمیں آواز سے پہچانتے جو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے سنائی دیتی تھی (داری)

۵۹۵۲- (۹) وَهْنُ أَبِي خَلْدَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ: سَمِعَ أَنَسُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ، وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ، وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي كُلِّ سَنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ - يَجِيءُ مِنْهُ رَيْحُ الْمِسْكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۹۵۲: ابوخالدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالعالیہ سے پوچھا، کیا انس رضی اللہ عنہ نے احادیث سنی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ انس نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔ انس کا ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا نیز اس باغ میں مسکن کا درخت تھا جس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

### الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۵۹۵۳- (۱۰) هَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرٍو، بَنِي

نُقِيلُ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، خَاصَّتَهُ اَزْوَی بِنْتُ اَوْسٍ اِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، وَاذْعَتْ اَنْفَ اَخَذَ شَيْئًا مِنْ اَرْضِهَا ، فَقَالَ سَعِيدٌ : اَنَا كُنْتُ اَخْذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ! قَالَ : مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ؟ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : « مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اِلَى سَبْعِ اَرْضِينَ » فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ : لَا اَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هَذَا . فَقَالَ سَعِيدٌ : اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاَقْلِبْهَا فِي اَرْضِهَا قَالَ — فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا ، وَبَيِّنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ ، وَاَنَّهُ رَأَاهَا عَمِيئَةً تَلْتَمِسُ الْجُدْرَ ، تَقُولُ : اَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدٍ ، وَاَنْهَا مَرَّتْ عَلَيَّ بِشَرَفِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَّتَهُ فِيهَا — ، فَوَقَعْتُ فِيهَا ، فَكَانَتْ قَبْرًا .

## تیسری فصل

۵۹۵۳: عروہ بن زہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نمیل (ان کا شمار عشرہ مبشور میں ہوتا ہے) سے ازوی بنت اوس کا بھڑکا ہو گیا، ازوی بنت اوس اس محلے کو مروان بن حکم کے پاس لے گئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ سعید نے اس کی زمین کے کچھ حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ سعید نے کہا کہ میں کس طرح اس کی زمین کا کچھ حصہ ظلم کے ساتھ چھین سکا ہوں جبکہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ مروان نے کہا کہ آپ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ سعید نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا، جو شخص (کسی سے) ایک ہاشٹ زمین ظلم کے ساتھ چھین لیتا ہے تو اس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ مروان نے سعید سے کہا کہ میں اس کے بعد آپ سے دلیل کا مطالبہ نہیں کروں گا۔ سعید نے کہا، اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر اور اسے اس کی زمین میں (جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے) مار ڈال۔ عروہ نے بیان کیا کہ مرے سے پہلے اس عورت کی بصارت ختم ہو گئی اور وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ اچانک ایک گڑھے میں گری اور مر گئی (بخاری مسلم)

اور مسلم کی روایت میں محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر سے اس کی ہم معنی روایت ذکر ہوئی ہے کہ محمد بن زید نے اس عورت کو دیکھا کہ وہ اندھی ہو گئی، دیواروں کو ٹوٹتی اور کہا کرتی کہ مجھے سعید کی بددعا لگی ہے اور وہ عورت اپنے گھر کے ایک کنویں کے پاس سے گزری جس کے بارے میں وہ جھڑی تھی، وہ کنواں اس کی قبر بنی۔

۵۹۵۴ - (۱۱) وَفِي ابْنِ عُمَرَ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَنِيحًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَّةً ، فَبَيِّنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ ، فَجَعَلَ يَصِيحُ : يَا سَارِيَّةُ ! الْجَبَلُ . فَقَدِمَ رَسُولُ مَنْ

الْجَبَلِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَرَمُونَا، فَإِذَا بِصَاحِبِ يَصْبَحُ: يَا سَارِي! الْجَبَلِ. فَاسْتَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ، فَهَرَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۹۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ایک لکڑی بھیجا اس لکڑی پر ایک شخص کو امیر مقرر کیا جس کو ساری کہا جاتا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عمرؓ خطبہ دے رہے تھے، وہ چلانے لگے، اے ساری! پہاڑ کی جانب پیٹھ کر (اس واقعہ کے بعد) ایک قاصد لکڑی سے آیا، اس نے کہا، اے امیر المؤمنین! ہم سے ہمارے دشمن ملے، انہوں نے ہمیں شکست سے ہٹکار کیا۔ اچانک ہم نے کسی چلانے والے کی آواز سنی (جو کہہ رہا تھا) اے ساری! پہاڑ (کی جانب پیٹھ کر) چنانچہ ہم نے اپنی پیٹھ پہاڑ کی جانب کر دی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے ہٹکار کیا (یعنی دلائل النبوۃ)

۵۹۵۵ - (۱۲) وَهَنَ نُبَيْهَةُ بْنُ وَهَبٍ. أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا تَنْزَلَ سَنَعُونَ الْفَأْسَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَخْفُوا بِقَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِنْهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ - خَرَجَ فِي سَبْعِينَ الْفَأْسَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُونَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۵۵: نُبَيْهَةُ بْنُ وَهَبٍ بیان کرتے ہیں کہ کعب احبارؓ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے) رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کے اوصاف) کا تذکرہ کیا۔ کعب احبار نے بیان کیا کہ ہر روز (آسمان سے) ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں، وہ اپنے پروں کو (اڑنے کے لیے) قبر کے گرد مارتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ جب شام کا وقت آتا ہے تو فرشتے آسمان کی جانب چڑھتے ہیں اور ان کی تعداد کے برابر اترتے ہیں اور وہ بھی ان کی طرح کرتے ہیں یہاں تک کہ جب (قیامت کے دن) آپؐ سے زمین پھٹے گی تو آپؐ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں نکلیں گے، وہ آپؐ کو گھیرے ہوں گے (داری)

## بَابُ هِجْرَةِ الرَّسُولِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَوَفَاتِهِ

(مکہ مکرمہ سے صحابہ کرامؓ کی ہجرت اور آپؐ کی وفات)

### الفصل الأول

۵۹۵۶ - (۱) **فَمِنَ الْبَرَاءِ**، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: **أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُصَئِبُ بْنُ عَمِيرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ**، فَجَعَلَا يَقْرَأَانِ الْقُرْآنَ، ثُمَّ جَاءَ عُمَارَةُ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عَشْرَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَمَا زِلْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَحًا بِشَيْءٍ، فَرَحَهُمْ بِهِ، حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلِيدَ وَالصَّبِيَّانَ يَقُولُونَ: **هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ جَاءَ**، فَمَا جَاءَ حَتَّى قَرَأْتُ: ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ فِي سُورٍ مِثْلَهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ.. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

### پہلی فصل

۵۹۵۶: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے سب سے پہلے پہل جو لوگ ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیرؓ اور ابن ام مکتومؓ تھے وہ دونوں ہمیں قرآن پاک پڑھاتے تھے۔ ان کے بعد عمارؓ، بلالؓ اور سعدؓ آئے۔ بعد ازاں عمرؓ میں صحابہ کرامؓ کی معیت میں آئے، ان کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ (براءؓ کہتے ہیں کہ) میں نے مدینہ منورہ کے لوگوں کو کسی بات پر اس قدر خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا، جس قدر وہ آپؐ کی آمد پر خوش ہوئے۔ حتیٰ کہ میں نے لونڈیوں اور بچوں کو دیکھا وہ (فرط مسرت سے با آواز بلند) کہہ رہے تھے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ اور میں آپؐ کے تشریف لانے سے پہلے ہی میں (سورۃ) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور اس جیسی دیگر مفصل سورتیں پڑھ کر یاد کر چکا تھا (بخاری)

۵۹۵۷ - (۲) **وَمِنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ**، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «أَنْ عَبْدًا خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَهُ أَنْ يُزَيِّنَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ. فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ قَالَ: فَدِينَاكَ يَا بَائِسًا وَأُمَمَانًا، فَبَعَجْنَا لَكَ، فَقَالَ النَّاسُ: أَنْظَرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخَبِّرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَبْدِ خَيْرِهِ اللَّهُ بَيْنَهُ أَنْ يُزَيِّنَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا

وَبَيَّنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ يَا بَابَانَا وَأُمَّهَاتِنَا!! فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الْمُخِيرُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۵۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی بیماری کے آخری دور میں) منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے فرمایا، ایک (عظیم) انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کا اختیار دیا کہ وہ دنیا کی ناز و نعمت سے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کی ہیں اور اس چیز کے درمیان جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے، میں سے کوئی ایک اختیار کر لے۔ چنانچہ اس نے اس چیز کو اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ (اس بات کو سمجھتے ہوئے) ابو بکر اشکبار ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ پر اپنے ماں باپ کے ساتھ قربان جائیں۔

(ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ) ہم نے ابو بکر کے ابدیدہ ہونے پر تعجب کا اظہار کیا۔ لوگوں نے کہا، اس عمر رسیدہ شخص کو دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کے بارے میں بتا رہے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اختیار تفویض کیا کہ اسے دنیا کی نعمتیں عطا کرے یا اسے وہ نعمتیں عطا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہیں۔ اور یہ عمر رسیدہ شخص کہہ رہا ہے کہ ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ آپ پر قربان جائیں۔ (واقعہ یہ ہے کہ یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جب یہ معلوم ہو کہ کوئی عظیم شخص دنیا چھوڑ کر جا رہا ہو۔ بعد میں معلوم ہوا کہ) اختیار دینے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور ابو بکر ہم سے زیادہ علم اور فہم رکھتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۹۵۸- (۳) وَهَنَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ قَتَلِي أُحَدِّبُ بَعْدَ ثَمَانٍ سِنِينَ -، كَالْمَوْدِعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمَنَبِرَ فَقَالَ: «إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ قَرِطٌ -، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنْ مَوَّعِدُكُمْ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَنَا فِي مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا». وَزَادَ بَعْضُهُمْ: «فَتَقْتُلُوا، فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۵۸: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سال کے بعد (جنگ) احد کے شہیدوں کی نماز جنازہ ادا کی گویا کہ آپ زندہ اور فوت شدہ لوگوں کو الوداع کہہ رہے ہیں۔ بعد ازاں آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے فرمایا، میں تم سے پہلے تمہارا انتظام کروں گا (یعنی سفارش کروں گا) اور میں تمہارے احوال کا علم رکھتا ہوں، بلاشبہ تم سے حوض (کوثر) پر ملاقات ہوگی اور میں اپنے اس مقام سے حوض کوثر کا مشاہدہ کر رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اور میں تم سے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے البتہ میں خطروں محسوس کرتا ہوں کہ تم دنیا کی جانب میلان کر لو گے۔ اور بعض روایات نے اضافہ کیا ہے کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے پس تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ تباہ و برباد ہو گئے (بخاری، مسلم)

۵۹۵۹۔ (۴) وَهَنْ عَسَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَفَّى فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رَيْفِي وَرَيْفِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَيَدُهُ سِوَاكَ وَأَنَا مُسْبِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيَّ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: آخُذْهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ، فَتَنَاولَتْهُ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: أَلَيْتَهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ، فَلَيْتَهُ، فَأَمَرَهُ - وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، وَيَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ»، ثُمَّ نَصَبَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى» حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں بلاشبہ مجھ پر اللہ کے انعامات میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میری باری اور میرے حلق اور سینے کے درمیان فوت کیے گئے نیز بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے قریب میرے اور آپ کے آب و ہن کو اکٹھا کیا (اس طرح ہوا) کہ عبدالرحمان بن ابوبکر میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں سواک تھی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا دے رکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ سواک کی جانب دھیان کیے ہوئے ہیں اور میں نے آپ کے انداز سے محسوس کیا کہ آپ سواک کرنے کو پسند کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: آپ کے لیے سواک لاؤں؟ آپ نے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں! آپ نے سواک کئی شروع کی لیکن سواک سخت تھی۔ میں نے عرض کیا: اسے میں آپ کے لیے نرم کئے دیتی ہوں۔ آپ نے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں! چنانچہ میں نے سواک کو (اپنے آپ و ہن کے ساتھ) نرم کیا۔ آپ نے اسے (دانتوں پر) پھیرا اور آپ کے سامنے ایک برتن تھا جس میں پانی تھا آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو پانی میں داخل فرماتے رہے اور انہیں اپنے چہرے پر لگاتے رہے اور (زبان سے) کہہ رہے تھے کہ صرف اللہ ہی مجھ کو برحق ہے بلاشبہ موت مشکلات لاتی ہے۔ بعد ازاں آپ نے اپنا ہاتھ اونچا کیا اور کہنا شروع کر دیا: (اے اللہ!) مجھے ایسا مقام عطا کر جہاں رفیق اعلیٰ ہے اور آپ کا ہاتھ مبارک (بیچے کی جانب) جھک گیا۔ (بخاری)

۵۹۶۰۔ (۵) وَمِنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرُضُ إِلَّا خَيْرَ بَيْنِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ أَخَذَتْهُ نَحْوُ شِدِيدَةٍ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ، فَقُلِمْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۵۹۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: جب بھی کوئی پیغمبر مرض (الموت) میں مبتلا ہوتا ہے تو اسے دنیا (میں مزید رہنے) اور آخرت (کی جانب سدھارنے) میں اختیار دیا جاتا ہے۔ آپ جس بیماری میں فوت ہوئے اس میں آپ پر زبردست ہجلی کا حملہ ہوا۔ میں نے سنا

آپؐ فرما رہے تھے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل کر، جن پر تو نے اپنا انعام کیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلامؑ مدّٰتین، شداء اور صالحین ہیں۔ (عائشہؓ فرماتی ہیں) چنانچہ میں سمجھ گئی کہ آپؐ کو اختیار دیا گیا ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۶۱۔ (۶) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَنْعَشُهُ الْكَرْبُ. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاکْرَبْ أَبَا! فَقَالَ هَا: «لَيْسَ عَلَى آيَتِكَ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ». فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ! أَحَابَ رَبًّا دَعَاؤُ! يَا أَبَتَاهُ! مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاؤُ! يَا أَبَتَاهُ! إِلَى جِبْرِئِيلَ - نَعَاؤُ. فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا أَنَسُ! أَطَابْتَ أَنْفُسَكُمْ أَنْ تَحْشُرُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ التُّرَابَ؟ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار پڑ گئے اور آپؐ کو بیماری کی شدت نے بڑھال کر دیا۔ فاطمہؓ نے (اندوہناک آواز میں) کہا: ہائے! ابا جان کی تکلیف! آپؐ نے فاطمہؓ سے فرمایا کہ آج کے روز کے بعد تیرے ابا جان پر (ہرگز) کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ جب آپؐ وفات پا گئے تو فاطمہؓ نے کہا: ہائے ابا جان! آپؐ نے (اپنے) پروردگار کی دعوت پر لبیک کہہ دی ہے۔ ہائے ابا جان! جنت الفردوس آپؐ کا ٹھکانہ ہے۔ ہائے ابا جان! ہم جبرائیلؑ کو آپؐ کی موت کی خبر دیتے ہیں۔ جب آپؐ کو دفن کر دیا گیا تو فاطمہؓ نے (انسؓ سے) کہا: اے انس! تم نے کیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے جیم اطہر) پر مٹی ڈالی؟ (بخاری)

وضاحت: فاطمہ رضی اللہ عنہا آپؐ کی لخت جگر ہیں، غم کی شدت نے انہیں بڑھال کر دیا تھا۔ اس ممدہ سے بے ساختہ ان کی زبان سے آہ و زاری کے کلمات نکل آئے۔ اس قسم کے کلمات کا شمار نوحہ خوانی میں نہیں ہوتا، جس سے منع کیا گیا ہے۔ جس نوحہ خوانی سے منع کیا گیا ہے اس میں عورتوں کا اپنے کپڑے پھاڑنا، بالوں کا لوچنا اور رخساروں کو پیشنا شامل ہے۔ لیکن فاطمہؓ الزہراءؑ کی زبان سے صرف وہ کلمات نکلے جن سے ان کا غم ہلکا ہوا۔ فاطمہؓ آپؐ کی وفات کے بعد صرف چھ ماہ بحالت رنج و غم حیات رہیں اور پھر آپؐ کے فرمان کے مطابق اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئیں (واللہ اعلم)

### الفصل الثانی

۵۹۶۲۔ (۷) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ لَعِبَتْ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُومِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ: مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ



مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَقَضْنَا آيِدَيْنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ، حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبُنَا .

## دوسری فصل

۵۹۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ متورہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو آپ کی آمد پر خوشی (کا اظہار) کرتے ہوئے حبشی بیڑوں کے ساتھ رقص کرنے لگے (ابوداؤد) اور واری کی روایت میں ہے انسؓ نے بیان کیا کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، میں نے اس دن سے زیادہ بہتر اور متورہ دن کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی میں نے اس دن سے برا اور اندھیرے والا دن دیکھا کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے انسؓ نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہر چیز روشن نظر آنے لگی اور جس روز آپؐ فوت ہوئے تو مدینہ متورہ کی ہر چیز پر تاریکی چھا گئی، ابھی ہم نے اپنے ہاتھوں سے گرد و غبار صاف نہیں کی تھی بلکہ ہم آپؐ کو دفن کرنے میں مصروف تھے کہ ہمارے دلوں میں (آپؐ کی صحبت کے نور کے فقدان کی وجہ سے) تبدیلی رونما ہو گئی۔

۵۹۶۳- (۸) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا. قَالَ: «مَا قُبِضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ». إِذِ فُتُوهُ فِي مَوْضِعٍ فَرَأَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو صحابہ کرام نے آپؐ کے دفن کرنے کی جگہ میں اختلاف کیا۔ ابو بکرؓ نے وضاحت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس بارے میں) کچھ سنا ہے آپؐ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر پیغمبر کو اس جگہ میں فوت کیا جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا تھا، اس لئے آپؐ کو آپؐ کے بستر کی جگہ پر دفن کیا جائے (ترمذی)

## الفصل الثالث

۵۹۶۴- (۹) هَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ». قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ -، وَرَأَاهُ عَلَى فُجَيْذٍ غُصْبِي عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الزَّوْفِقُ الْأَعْلَى». قُلْتُ: إِذْ لَا يَخْتَارُنَا. قَالَتْ: وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ: «إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ».

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَ آخِرَ كَلِمَةٍ نَكَلَمَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ قَوْلُهُ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

### تیسری فصل

۵۹۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدرستی کی حالت میں فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اُسے جنت میں اپنے مقام کا مشاہدہ نہیں کرا دیا جاتا، بعد ازاں اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ عائشہ نے بیان کیا کہ جب آپؐ پر موت کی علامات نمودار ہوئیں تو آپؐ کا سر مبارک میری ران پر تھا، آپؐ پر غشی طاری ہوئی، پھر ہوش میں آئے اور آپؐ کی نظر جمعیت کی جانب بلند ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! میں رفیقِ اعلیٰ (یعنی اللہ) کو پسند کرتا ہوں۔ میں نے (دل میں) کہا: اس وقت آپؐ ہمیں پسند نہیں فرمائیں گے؟ عائشہ کہتی ہیں: میں نے معلوم کر لیا کہ یہ وہی بات ہے جس کا ذکر آپؐ صحت کی حالت میں کیا کرتے تھے کہ کوئی پیغمبر اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک کہ جنت میں اس کو اس کا مقام نہیں دکھا دیا جاتا، پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے (عائشہ نے بیان کیا) کہ آخری کلمہ جو آپؐ نے فرمایا، وہ یہ تھا ”اے اللہ! میں رفیقِ اعلیٰ (یعنی اللہ) کو پسند کرتا ہوں“ (بخاری، مسلم)

۵۹۶۵۔ (۱۰) وَصَفَهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «يَا عَائِشَةُ! مَا أَرَاكَ أَجْدَ أَلَمِ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْرٍ...، وَهَذَا أَوَانٌ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي - مِنْ ذَلِكَ السِّيمِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرضِ موت میں فرمایا: اے عائشہ! میں (ذہریلے) کھانے کی تکلیف کو محسوس کر رہا ہوں جسے میں نے خیر میں تناول کیا تھا اور اس وقت میں محسوس کر رہا ہوں کہ ذہر کے اثر سے میرے دل کی شران پھٹ رہی ہے (بخاری)

۵۹۶۶۔ (۱۱) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَفِي النَّبِيِّ رَجَالٌ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ». فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ، حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللَّهِ، فَأَخْتَلَفَ أَهْلُ النَّبِيِّ وَاخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرَّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ - وَالْإِخْتِلَافَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُومُوا حَبَنِي». قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرِّزْقَةَ كُلَّ الرِّزْقَةِ مَا خَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِإِخْتِلَافِهِمْ وَلَعِظِهِمْ.

وَفِي رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَمَا يَوْمُ

الْخَمِيسِ؟ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ الْحِصْنِ. قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ قَالَ: اِسْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعَهُ فَقَالَ: «اِئْتُونِي بِكَيْفٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا». فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْتَبِغِيْ عِنْدَ بَنِي تَنَازُعٍ. فَقَالُوْا: مَا شَأْنُهُ؟! اَهْجَرَ؟ - اِسْتَفْهِمُوْهُ، فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: «دَعُوْنِي، دَرُوْنِي، فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ». فَاَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ: فَقَالَ: «اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاجْزُوا الْوَلَدَ بِخَيْرٍ مَا كُنْتُ اُجِيزُهُمْ». وَسَكَتَ عَنِ الثَّلَاثَةِ، اَوْ قَالَهَا فَنَسِيَهَا قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت (کے مقدمات) نے ان گھبرا اور گھریں (مست سے) افراد تھے جن میں عظمین خطاب بھی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ آئیں میں آپ کو ایک تحریر لکھے دیتا ہوں جس کے بعد آپ لوگ گمراہی سے ہرگز ہٹنا نہیں ہوں گے (یہ کلمہ سن کر) عثر نے کہا: آپ پر بیماری کا غلبہ ہے اور آپ کے پاس قرآن ہے آپ کو اللہ کی کتاب کافی ہے لیکن گھریں (موجود) افراد کی آراء مختلف تھیں، وہ (آپس میں) جھگڑنے لگے کسی نے کہا کہ (قلم دوات) آپ کے قریب کو تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے تحریر کروا دیں اور کسی نے وہی بات کہی جو عثر نے کہی تھی۔ جب شور و شغب اور اختلاف شدت اختیار کر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ (میں نے تحریر کرانے کے ارادے کو ختم کر دیا ہے) عبید اللہ کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کہہ رہے تھے کہ زبردست پریشانی کی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریر کرانے میں رھتا کا اختلاف اور شور و شغب حائل ہو گیا ہے۔ سلیمان بن ابی مسلم کی روایت میں ہے ابن عباسؓ نے کہا کہ جمعرات کا روز کیا روز ہے (یعنی سخت پریشانی کا روز ہے یہ کہہ کر) انہوں نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے (زمین کے) ٹکڑے بھیگ گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ اے ابن عباس! جمعرات کے روز (کے ذکر سے کیا مقصد ہے؟) ابن عباسؓ نے کہا کہ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا تھا تو آپؐ نے فرمایا: میرے پاس شانے کی پڑی لاؤ میں تمہیں تحریر لکھ دیتا ہوں جس کے بعد تم بھی گمراہی سے ہم کنار نہیں ہو سکو گے لیکن انہوں نے اختلاف کیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جھگڑا کرنا درست نہ تھا۔ بعض صحابہؓ نے کہا کہ آپؐ کا کیا حال ہے؟ کیا بیماری کے سبب آپؐ کا کلام مختلف تو نہیں ہے؟ آپؐ کے کلام کو سمجھنا چاہیے۔ چنانچہ بعض صحابہ کرامؓ (آپ کے ہاں) گئے۔ انہوں نے آپؐ سے تکرار کرنا شروع کیا۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے (میرے حال پر) رہنے دو! مجھے (میرے حال پر) رہنے دو! میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے دعوت دیتے ہو۔ پھر آپؐ نے انہیں تین باتوں کا حکم دیا۔ آپؐ نے فرمایا: مشرکوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دینا اور وفد کے اراکین کو عزت و احترام دینا جیسا کہ میں انہیں عزت و احترام دیتا تھا (ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ) آپؐ تیسری بات بتانے سے چپ ہو گئے یا آپؐ نے تو بیان کی لیکن میں بھول گیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ یہ سلیمان کا قول ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب آپ مرض الموت میں مبتلا تھے اور آپ نماز کی امامت فرماتے سے معذور تھے تو آپ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا کہ وہ نمازوں کی امامت کرائیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے امامت صغریٰ کے لیے جس شخص کا انتخاب فرمایا ہے وہی آپ کے بعد امامت کبریٰ کا حقدار ہے۔ مزید برآں آپ نے صحابہ کرام کی اس انداز سے تربیت فرمائی تھی کہ آپ کو یقین تھا کہ وہ میرے بعد جس شخص کا انتخاب کریں گے وہ درست ہوگا۔ اس لیے آپ نے ابوبکر یا کسی دوسرے صحابی کو نامزد نہ فرمایا البتہ آپ نے ایک بار اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ میں ابوبکر کو خلیفہ نامزد کروں مزید تفصیل کے لیے (۵۹۷) نمبر حدیث ملاحظہ کریں (واللہ اعلم)

۵۹۶۷- (۱۲) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي أَتَى أُمَّ أَيْمَنَ نَزَّوْرَهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزُورُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيْتَا إِلَيْهَا بَكَتَ. فَقَالَ لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: إِنْ لَا أَبْكِي إِنْ لَا عِلْمَ - أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر نے عمر سے کہا کہ ہم اُمّ ایمن کی زیارت کے لیے چلیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) ان سے ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے تھے، جب ہم ان کے پاس پہنچے (۷) وہ رونے لگیں۔ انہوں نے اُن سے دریافت کیا کہ آپ کس لیے رو رہی ہیں؟ کیا آپ کو یقین نہیں ہے کہ جو مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہت بہتر ہے۔ انہوں نے کہا میں اس لیے نہیں رو رہی کہ میں آپ کے اس مقام کو نہیں جانتی ہوں جو اللہ کے پاس بہت بہتر ہے بلکہ میں تو اس لیے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا منقطع ہو گیا ہے چنانچہ اُمّ ایمن (کی اس بات) نے ان دونوں کو رونے پر مجبور کر دیا چنانچہ وہ دونوں ان کے ساتھ رونے لگے (مسلم)

وضاحت: اُمّ ایمن، اسماء بن زید کی والدہ تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لوطی تھیں، یہ آپ کو اپنے والد کے ورثہ میں ملی تھیں۔ آپ نے اس کا نکاح زید بن حارثہ سے کرا دیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے نائبہ خلافت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے انحراف کرنا مناسب نہ سمجھا بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں کو زیادہ عزت و احترام سے نوازتے تھے ابوبکر بھی ان کا خاص خیال رکھتے اور ان کی زیارت کو جایا کرتے تھے (مرقات جلد ۱ ص ۲۳۸)

۵۹۶۸- (۱۳) وَهَنَ ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخُرْقَةٍ، حَتَّى أَهْوَى نَحْوَ الْمِنْبَرِ، فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَابْتَعَنَاهُ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا أَنْظَرُ إِلَى الْمُعْوِضِ

مِنْ مَقَامِي هَذَا» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا، فَاخْتَارَ الْأَجْرَةَ». قَالَ: فَلَمْ يَفْطَنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: بَلْ نَفَذْتُكَ بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۶۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مرض الموت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، ہم مسجد میں تھے، آپ نے اپنے سر پر پتی باندھ رکھی تھی۔ آپ منبر کی جانب جگھے اور اس پر تشریف فرما ہوئے، ہم بھی آپ کی پیروی کرتے ہوئے منبر کے قریب بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس مقام سے حوض کوثر کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، بلاشبہ ایک (عظیم) انسان پر دنیا اور اس کی زیب و زینت پیش کی گئی (لیکن) اس نے آخرت کو ترجیح دی۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ کے علاوہ اس نکتہ کو کسی نے نہ سمجھا۔ چنانچہ ابوبکرؓ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور وہ رونے لگے۔ پھر کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر اپنے ماں باپ اور اپنی جانوں کو قربان کرتے ہیں۔ ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ اس کے بعد آپ (منبر سے) نیچے اترے اور وفات تک منبر پر تشریف فرما نہ ہوئے۔ (داری)

۵۹۶۹- (۱۴) وَفِينِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلْتُ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾. دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ قَالَتْ: «نُعِيْتُ إِلَى نَفْسِي»؛ فَبَكَتْ قَالَتْ: «لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَا حَقَّ بِي» فَضْجَكَتْ، فَرَأَاهَا بَغْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَ: يَا فَاطِمَةُ رَأَيْتِكِ بَكَيتِ ثُمَّ ضَجَّكَتِ. قَالَتْ: إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيْتُ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيتُ، فَقَالَ لِي: لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَا حَقَّ بِي فَضْجَكَتِ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ، وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَزَقُّ أَفِيدَةً، وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۶۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ”إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ“ (سورت) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو بلایا (اور ان سے) کہا، مجھے اپنی وفات کی خبر دی گئی ہے (یہ سن کر وہ رونے لگیں۔ آپ نے انہیں رونے سے روکتے ہوئے فرمایا، میرے اہل و عیال میں سے سب سے پہلے تو مجھے ملے گی۔ (یہ سن کر وہ ہنسنے لگیں۔ (اس اثناء میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے انہیں (روتے ہوئے) دیکھ لیا۔ انہوں نے دریافت کیا، اے فاطمہ! ہم نے تجھے (پہلے) روتے ہوئے دیکھا پھر تم ہنسنے لگیں۔ انہوں نے کہا، آپ نے مجھے بتایا تھا کہ مجھے میری موت کی خبر دی گئی ہے۔ (اس پر) میں رونے لگی۔ پھر آپ نے مجھے بتایا کہ تجھے رونا نہیں چاہیے اس لئے کہ میرے اہل میں سے سب سے پہلے تو مجھے ملے گی۔ چنانچہ میں ہنس پڑی۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ کی فتح و نصرت آن پہنچی اور یمن کے لوگ (اسلام لے) آئے ہیں، اہل یمن کے دل نرم ہیں اور ایمان یمن (دالوں) میں ہے نیز قول و فعل میں ہم آہنگی بھی یمن والوں میں ہے (داری)

۵۹۷۰ - (۱۵) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: وَارْأَسَاهُ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَاكَ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَاسْتَغْفِرُ لَكَ وَأَدْعُو لَكَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاتَّكَلِيَاهُ! وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي، فَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَطَلَلْتُ آخِرَ يَوْمِكَ مُتْرِمًا يَبْغِضُ أَرْوَاجَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَلْ أَنَا وَارْأَسَاهُ! لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ ارْذْتُ - أَنْ أُرْسِلَ إِلَى ابْنِ بَكْرٍ وَإِينِهِ وَأَعْهَدُ، أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ -، أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا بَنِي اللَّهِ وَيَذْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَذْفَعُ اللَّهُ وَيَأْتِي الْمُؤْمِنُونَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے (سر میں شہید درد کے سبب) کہا 'ہائے! میرا سر گھبراہٹ میں مجھے موت آنے والی ہے' یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس طرح ہو (یعنی اگر تجھے موت نے آیا) اور میں زندہ ہوا تو میں تیرے لیے مغفرت مانگوں گا اور تیرے لیے (بلند درجات کی) دعا کروں گا۔ عائشہ نے کہا 'ہائے! میں مرجاؤں' اللہ کی قسم! (یہ بات سن کر) میں آپ کے بارے میں خیال کرتی ہوں کہ آپ میری موت کو پسند کرتے ہیں' اگر ایسا ہوا (یعنی میں مر گئی) تو آپ اسی دن کے آخر میں اپنی کسی بیوی سے صحبت کریں گے (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایسا ممکن ہرگز نہ کر) بلکہ میرے سر میں درد ہے (اور میں موت سے ہم کنار ہو رہا ہوں) بے شک میرا قصد یا ارادہ ہے کہ میں ابوبکر اور اس کے بیٹے (عبدالرحمان) کی جانب پیغام بھیجوں اور (خلافت کی) وصیت کروں تاکہ کوئی کہنے والا نہ کہے یا آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (کہ آپ نے ابوبکر کے لیے خلافت کی وصیت نہیں کی ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا) پھر مجھے خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ انکار کریں گے اور مومنین برا جائیں گے یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ برا جائیں گے اور مومنین انکار کریں گے (کہ ابوبکر کے علاوہ کسی اور شخص کو خلیفہ بنایا جائے) (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان ہے یہ خواہش تھی کہ آپ کی وفات کے بعد ابوبکر ہی خلیفہ بنیں۔ آپ کو وحی الہی سے معلوم ہو گیا تھا کہ ابوبکر کے سوا کسی اور کی خلافت نہ ہی اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اور نہ ہی مومنین کو..... صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں مجھ سے فرمایا کہ میرے پاس اپنے والد (ابوبکر) اور بھائی (عبدالرحمان) کو بلائیں تاکہ میں انہیں خلافت لکھ دوں کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کوئی کہنے والا کہے یا آرزو کرنے والا آرزو کرے کہ میں خلافت کے زیادہ لائق ہوں لیکن ابوبکر کی خلافت کے علاوہ کسی اور کی خلافت کو اللہ تعالیٰ اور مومنین نہیں مانیں گے۔

۵۹۷۱ - (۱۶) وَفَضَّلَا قَالَتْ: رَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَغِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجْدُ صُدَاعًا، وَأَنَا أَقُولُ: وَارْأَسَاهُ! قَالَ: «بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ! وَارْأَسَاهُ! قَالَ: وَمَا ضَرْبُكَ لَوْ مِتُّ قَبْلِي، فَمَسَلْتُكَ - وَكَفَسْتُكَ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْكَ، وَذَفَسْتُكَ؟ قُلْتُ: لَكَائِي بِكَ وَاللَّهِ لَوْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَرَجَعْتُ إِلَى بَيْنِي فَمَرُسْتُ فِيهِ يَبْغِضُ نِسَائِكَ، فَتَبَسَّمَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ بُدِيَءَ فِي وَجْهِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۵۹۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک روز (قبرستان) سے کسی جنازہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ نے محسوس کیا کہ میرے سر میں درد ہے اور جب کہ میں کہہ رہی تھی ہائے! میرا سر گیا۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! (میں) بلکہ میرا سر گیا (یعنی میں موت سے ہٹکارا ہونے والا ہوں) آپ نے فرمایا: تجھے چہاں فکر کی ضرورت نہیں، اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گئی تو میں تجھے غسل دوں گا، تجھے کفناؤں کا، حیری نماز جنازہ ادا کروں گا اور تجھے (اپنے ہاتھوں سے) دفن کروں گا۔ (عائشہ کہتی ہیں) میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یوں لگتا ہے کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو جب آپ میرے گھر واپس جائیں گے تو اپنی عورتوں میں سے کسی سے محبت کریں گے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے۔ اس کے بعد آپ پر اس بیماری کا حملہ ہوا جس میں آپ وفات پا گئے تھے (داری)

۵۹۷۲۔ (۱۷) وَهَنَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ، فَقَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى حَدَّثْنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ: لَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَاهُ جَبْرِئِيلُ - فَقَالَ: وَيَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ، وَتَشْرِيفًا لَكَ، خَاصَّةً لَكَ بِسَائِلِكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ، يَقُولُ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: أَجِدُنِي يَا جَبْرِئِيلُ! مَعْمُومًا، وَأَجِدُنِي يَا جَبْرِئِيلُ! مَكْرُومًا. ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِي، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ، ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّلَاثَ، فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ، وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ، وَجَاءَهُ مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ: إِسْمَاعِيلُ عَلَى فِائَةِ أَلْفِ مَلِكٍ، كُلُّ مَلِكٍ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلِكٍ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ جَبْرِئِيلُ: - هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ. مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمَ قَبْلَكَ، وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمَ بَعْدَكَ. فَقَالَ: إِئْذَنْ لَهُ، قَآذِنْ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ، فَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ قَبِضْتُ، وَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ فَقَالَ: وَتَفْعَلُ يَا مَلَكُ الْمَوْتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، بِذَلِكَ أُمِرْتُ، وَأُمِرْتُ أَنْ أَطِيعَكَ، قَالَ: فَتَنْظُرُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى جَبْرِئِيلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ جَبْرِئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ اسْتَأْذَنَ إِلَيَّ لِقَائِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِمَلَكِ الْمَوْتِ: «إِمضْ لِمَا أُمِرْتُ بِهِ، فَاقْبِضْ رُوحَهُ، فَلَمَّا تَوَفَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَاءَتِ التَّغْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ النَّبِيِّ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، إِنَّ فِي اللَّهِ عِزًّا مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ، وَخَلْفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ، فَبِاللَّهِ فَاتَّقُوا، وَآيَاهُ فَارْجُوا، فَإِنَّمَا الْمَصَابُ مِنْ حَرَمِ الثَّوَابِ. فَقَالَ عَلِيٌّ: أَتَدْرُونَ مَنْ هَذَا؟ هُوَ الْخِضَرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ»



۵۹۷۲: جعفر بن محمد اپنے والد (باقر) سے روایت کرتے ہیں کہ (قبیلہ) قریش میں سے ایک شخص ان کے والد علی (زین العابدین) بن حسین کے ہاں گیا۔ علی (زین العابدین) بن حسین نے اس شخص سے کہا کہ کیا میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک کے متعلق خبر نہ دوں؟ اس شخص نے کہا، ہاں! بیان کرو۔ علی (زین العابدین) بن حسین نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام آپ کی حمار داری کے لئے آئے اور کہا، اے محمد! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی عزت اور تعظیم کرتے ہوئے مجھے خاص طور پر آپ کی طرف بھیجا ہے، اللہ تعالیٰ آپ سے دریافت کرتے ہیں حالانکہ اس چیز کے بارے میں (جس کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے) وہ آپ سے زیادہ جانتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ اے جبرائیل! میں اپنے آپ کو غمگین پاتا ہوں اور اے جبرائیل! میں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں۔ اس کے بعد پھر دوسرے روز بھی جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ سے وہی بات کہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا وہی جواب دیا جو پہلے روز دیا تھا۔ اس کے بعد تیسرے روز بھی جبرائیل آپ کے پاس آئے اور انہوں نے وہی بات کہی جو پہلے روز کہی تھی۔ آپ نے بھی جبرائیل کو وہی جواب دیا جو پہلے روز دیا تھا۔ اور (اس آخری روز) جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ آیا جس کا نام اسماعیل تھا جو ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے اور ان میں سے ہر فرشتہ ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے۔ اس فرشتے نے آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے جبرائیل سے اس فرشتے کی بابت دریافت کیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ موت کا فرشتہ ہے (اور) آپ کی (جان قبض کرنے کے لئے) اجازت طلب کرتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے اس نے کسی شخص سے اجازت طلب نہیں کی اور نہ ہی آپ کے بعد کسی شخص سے اجازت طلب کرے گا۔ آپ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا، اسے اجازت دو۔ چنانچہ اسے اجازت دی گئی۔ موت کے فرشتے نے آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد موت کے فرشتے نے کہا، اے محمد! بلاشبہ اللہ رب العزت نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تو میں آپ کی روح قبض کر لوں اور اگر آپ مجھے اجازت مرحمت نہ فرماتا چاہیں تو میں آپ کی روح قبض نہیں کر لوں گا۔ آپ نے فرمایا، اے ملک الموت! کیا تو ایسا ہی کرے گا؟ ملک الموت نے جواب دیا، بالکل مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کی اطاعت کروں۔ اس حدیث کے راوی علی بن حسین کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا، اے محمد! بلاشبہ اللہ رب العزت آپ سے ملاقات کا شائق ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الموت سے کہا کہ آپ اس کام کو کر گزریں جس کا آپ کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ملک الموت نے آپ کی روح کو قبض کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور تعزیت کرنے والے آئے تو لوگوں نے گھر کے کونے میں سے ایک آواز سنی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اہل بیت تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں، اللہ تعالیٰ ہی ہر ہلاک ہونے والی چیز کا بدلہ دینے والا ہے اور ہر فتنہ شدہ چیز کا تدارک کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہی ڈرو اور اسی سے اُمید رکھو۔ بلاشبہ مصیبت زدہ شخص وہ ہے جو ثواب سے محروم کیا گیا ہے۔“ علی (زین العابدین) نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ (جس

نے یہ تعزیتی الفاظ ادا کیے ہیں) یہ کون ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا کہ) وہ خضر علیہ السلام تھے (یعنی دلائل النبوة) وضاحت: اس حدیث کی سند انتہائی درجہ ضعیف ہے بلکہ وہ احادیث جن میں یہ مذکور ہے کہ خضر علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت تک زندہ رہے، وہ صحیح نہیں ہیں نیز امام بیہقی کا کہنا ہے کہ اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن میمون القدری زاحیہ الحدیث ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۱۹۹)

## (۱۰) بَابُ

## (باب) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث وغیرہ

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۹۷۳۔ (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا، وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

## پہلی فصل

۵۹۷۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وفات کے وقت) نہ ہی دینار، نہ ہی درہم، نہ ہی بکریاں اور نہ ہی اونٹ چھوڑے اور نہ ہی آپؐ نے کوئی وصیت فرمائی (مسلم)

وضاحت: ایک روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے استفسار کیا گیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت فرمائی تھی؟ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کے بارے میں کب وصیت کی؟ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا دے رکھا تھا یہاں تک کہ آپؐ فوت ہو گئے، آپؐ نے ہرگز وصیت نہیں کی۔ اہل تشیع حضرات غلط بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے علیؑ کے بارے میں وصیت فرمائی تھی۔ البتہ صحیح احادیث میں ہے کہ آپؐ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے، اہل بیت کا خیال رکھنے، یہود کو جزیرۃ العرب سے نکالنے، نماز ادا کرنے اور ماتحت لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی تھی نیز خیر اور فک کے باعث کو آپؐ نے تمام مسلمانوں کے لئے صدقہ کر دیا تھا۔ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اندارج مطرات کے اخراجات اس سے حاصل کیے جاتے تھے (فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۳۷۸-۳۷۹)

۵۹۷۴۔ (۲) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَعَلَّتْهُ الْيَنْصَاءُ، وَسَلَّاحًا، وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۷۴: جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت کے وقت نہ ہی دینار، نہ ہی درہم، نہ ہی غلام، نہ ہی لونڈی اور نہ ہی کوئی اور چیز چھوڑی

تھی البتہ آپؐ کی ایک سفید خمر، کچھ ہتھیار اور زمین تھی، جس کو آپؐ نے صدقہ کر دیا تھا (بخاری)

۵۹۷۵- (۳) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَلَا يَفْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكَتْ بَعْدَ نَفْقَةِ نِسَائِي وَمَوْتَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے وارث (میرے مرنے کے بعد) دینار تقسیم نہیں کریں گے، میری بیویوں کے اخراجات اور میرے خلیفہ کی ضروریات کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ صدقہ ہو گا (بخاری، مسلم)

۵۹۷۶- (۴) وَهَنَ ابْنُ بَكْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَا نُورَثُ، مَا تَرَكَنَا صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۷۶: ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، ہم ورثہ نہیں چھوڑتے بلکہ ہم (پیغمبر) جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۷۷- (۵) وَهَنَ ابْنُ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَتَلَ نَبِيَّهَا قَتْلًا فَجَعَلَ لَهَا فَرْطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا، وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةً أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيَّهَا حَيًّا فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يُنْظَرُ، فَأَقْرَبُ عَيْنِي بِهَلَكِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۷۷: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں کی جماعت پر رحمت کا ارادہ کرتے ہیں تو ان سے پہلے ان کے پیغمبر کو فوت کر لیتے ہیں، اُسے ان سے پہلے اُن کا انتظام اور سفارشی بنا دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی امت کو تباہ و برباد کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان کے پیغمبر کی زندگی میں ہی انہیں عذاب میں مبتلا کرتے ہیں اور انہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ وہ پیغمبر عذاب الہی کا مشاہدہ کرتا ہے جس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں (ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ) وہ اس کی تکذیب کرتے ہیں اور اس کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں (مسلم)

۵۹۷۸- (۶) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَاهُ، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے تم میں سے ہر ایک شخص پر ایسا دن آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھے

کا بعد ازاں وہ مجھے دیکھے تو میں اسے اُس کے اہل اور مال سب سے زیادہ محبوب ہوں گا (مسلم)  
وضاحت: اس حدیث پاک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو دلاسا دلایا ہے کہ جب میں انہیں دارِ  
مغارت سے دوں تو وہ میری جدائی کے سبب پریشان نہ ہوں بلکہ اسے رحمت خداوندی سمجھیں کیوں کہ نبی صلی  
اللہ علیہ وسلم اُمتِ مسلمہ کے شافع اور منتقم ہوں گے، اسی لئے اس اُمت کو اُمتِ مرحومہ کہتے ہیں (واللہ اعلم)

[وَهَذَا الْبَابُ خَلْفَ عَنِ الْفَضْلِ الثَّلَاثِي وَالْثَلَاث]

اس باب میں دوسری اور تیسری فصل نہیں ہے۔

# کِتَابُ الْمَنَاقِبِ وَالْفَضَائِلِ

## بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

### (قریش کے فضائل اور قبائل کا تذکرہ)

#### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۹۷۹ - (۱) هَذَا ابْنُ مَرْثِدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «النَّاسُ - نَبْعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّانِ، مُسْلِمُهُمْ تَبِعَ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبِعَ لِكَافِرِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

#### پہلی فصل

۵۹۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ (دین اسلام میں) قریش کے تابع ہیں۔ عام مسلمان قریش کے مسلمانوں کے تابع ہیں اور عام کافر قریش کے کافروں کے تابع ہیں۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوئی قریشی کافر نہ تھا چونکہ قریش درجہ جاہلیت میں سرداری کے منصب پر فائز تھے اس لیے انہیں اسلام میں بھی قیادت کا شرف حاصل ہوا یہی وجہ ہے کہ خلافت قریش میں رہی (مرقات جلد ۱ صفحہ ۲۵۸)

۵۹۸۰ - (۲) وَهَذَا جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۸۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام اور کفر میں تمام لوگ قریش کے پیروکار ہیں (مسلم)

۵۹۸۱ - (۳) وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ - فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اِثْنَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خلافت قریش میں رہے گی جب تک کہ ان میں سے وہ انسان (بھی) باقی ہوں گے (بخاری، مسلم)

۵۹۸۲ - (۴) وَفَنُ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۸۲: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے، بلاشبہ خلافت قریش میں رہے گی، جب تک کہ وہ دین اسلام (کے احکام) کو قائم کرتے رہیں گے، جو شخص بھی ان سے دشمنی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو چرے کے بل گرا دے گا (بخاری)

۵۹۸۳ - (۵) وَفَنُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ غَرِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً، كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». وَفَنُ رِوَايَةً: «لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا ضَيَّ مَا وَلِيَهُمْ إِنَّا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». وَفَنُ رِوَايَةً: «لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ إِنَّا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے، بارہ خلفاء تک اسلام کو غلبہ حاصل رہے گا، وہ سب قریش سے ہوں گے اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں (کے دین) کا معاملہ راہِ صواب پر رہے گا جب تک کہ ان پر بارہ خلفاء رہیں گے، وہ سب قریش سے ہوں گے اور ایک روایت میں ہے کہ دین اسلام کا معاملہ قیامت کے قائم ہونے تک درست رہے گا، اُن پر بارہ خلفاء حکومت کریں گے وہ سب قریش سے ہوں گے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں بارہ خلفاء سے مقصود یہ ہے کہ بارہ خلفاء نہایت دیندار ہوں گے جو قیامت سے پہلے مختلف ادوار میں ہوں گے۔ چاروں خلفاء راشدہ، امام حسنؑ، عمر بن عبدالعزیز اور امام مہدیؑ بھی ان بارہ خلفاء میں شامل ہیں۔ اہل تشیع (اثنا عشریہ) کا کہنا ہے کہ بارہ خلفاء اہل بیت سے ہوں گے اور وہ یکے بعد دیگرے آئیں گے۔ ان کی ترتیب ان کے نزدیک اس طرح ہے علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، علی زین العابدینؑ، محمد باقرؑ، جعفر صادقؑ، موسیٰ کاظمؑ، علی رضاؑ، محمد تقیؑ، علی نقیؑ، حسن عسکریؑ اور محمد مہدیؑ (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۲۸)

۵۹۸۴ - (۶) وَفَنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَفَارٌ - غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَأَسْلَمٌ - سَأَلَهَا اللَّهُ، وَعُصَيْبٌ - عَصَبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غفار (قبیلہ) کو اللہ



تعالیٰ معاف کرے اور اسلم (قبیلہ) کو اللہ تعالیٰ (مکروہات سے) بچائے اور عیتہ (قبیلہ) نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی ہے (بخاری، مسلم)  
وضاحت: عیتہ قبیلہ کے لوگوں نے ہی بڑے معونہ مقام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ثَمَرِ کرام کو موت کے گھاٹ اتارا تھا (مرقات جلد ۱ صفحہ ۳۶)

۵۹۸۵ - (۷) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعُ مَوَالِيٍّ، لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع (قبائل) میرے دوست ہیں، اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علاوہ ان کا کوئی دوست نہیں ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۸۶ - (۸) وَهَنَ ابْنُ بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ»، خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي غَامِرٍ وَالْحَلِيفِيِّنَ بَنِي أَسَدٍ وَعُظْفَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ قبیلے بنو تميم، بنو عامر اور (ان کے) دو حلیف قبیلوں بنو اسلم اور غطفان سے بہتر ہیں (بخاری، مسلم)

۵۹۸۷ - (۹) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا زِلْتُ أَحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ، سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «هُمْ أَشَدُّ أَمْنِي عَلَى الدُّجَالِ». قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَأَنْتَ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ» - عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: «أَعْتَقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (اس وقت سے) بنو تميم سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حق میں تین خصلتیں فرماتے سنا ہے آپ ان کے بارے میں فرما رہے تھے کہ میری امت میں سے اس قبیلے کے لوگ دجال پر سخت ترین ہوں گے۔ ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ان (کی جانب) سے صدقات آئے تو آپ نے فرمایا، 'یہ ہماری قوم (کی جانب) سے صدقات ہیں اور عائشہ کے پاس قبیلہ بنو تميم کی ایک قیدی عورت تھی، آپ نے حکم دیا، اے عائشہ! اس کو آزاد کر دے، بلاشبہ یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے (بخاری، مسلم)

## الْفَضْلُ الثَّانِي

۵۹۸۸- (۱۰) عَنْ سَعْدِ بْنِ رَاضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

### دوسری فصل

۵۹۸۸: سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا 'جو شخص قریش کو ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا (ترمذی)

۵۹۸۹- (۱۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ أَذَقْتُ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نِكَالًا، فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اے اللہ! تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو عبرت سے ہٹا کر کیا' تو ان کے آخری لوگوں کو انعام و اکرام سے نوازا (ترمذی) وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے (امامیہ ضعیفہ حدیث نمبر ۳۹)

۵۹۹۰- (۱۲) وَعَنْ أَبِي عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعْمَ الْحَيُّ — الْأَشَدُّ — وَالْأَشْعَرُونَ — لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ، وَلَا يَخْلَوْنَ، هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۹۹۰: ابوعاصم اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اسد اچھا قبیلہ ہے اور اشعر (قبیلہ) کے لوگ لڑائی میں بھاگتے نہیں ہیں' وہ خائف بھی نہیں ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عبداللہ بن خالد راوی مجہول ہے۔ اس کا صحیح نام عبداللہ بن ملا ہے (تتبع الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۳ ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۸)

۵۹۹۱- (۱۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَزْدُ — أَزْدُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، يُرِيدُ النَّاسُ أَنْ يَصْعُقُوهُمْ وَيَأْتِيَ اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الرَّجُلُ: يَا لَيْتَ ابْنِ كَانَ أَزْدِيًّا، وَيَا لَيْتَ أَنِّي كَانَتْ أَزْدِيَّةً» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۹۹۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'ازد (شعوہ قبیلہ) زمین پر

اللہ کا فکر ہے، لوگ انہیں بچا دکھانا چاہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ان کو اونچا ہی رکھنا چاہتا ہے اور لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ ایک شخص کے کا، اے کاش! میرا والد آؤ قبیلے سے ہوتا۔ اے کاش! میری والدہ آؤ قبیلے سے ہوتی (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۳۱) احادیث ضعیفہ صفحہ ۲۳۶

۵۹۹۲- (۱۴) وَهْنُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ: ثَقِيفٌ، وَبَنِي حَنْظَلَةَ، وَبَنِي أُمَيَّةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۹۹۲: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپ تمہیں قبیلوں بنو ثقیف، بنو حنیفہ اور بنو اُمیہ کو اچھا نہیں جانتے تھے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسن بصری راوی مدلس ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۲۸۹) ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲

۵۹۹۳- (۱۵) وَهْنُ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِي ثَقِيفٍ كَذَابٌ وَمُبِيرٌ» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَضَمَةَ يُقَالُ: الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، وَالْمُبِيرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يَوْسُفَ، وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ: أَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ مِائَةَ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ثقیف (قبیلہ) میں ایک شخص کذاب ہو گا اور ایک ظالم ہو گا۔ عبد اللہ بن حصہ (راوی) بیان کرتے ہیں، بیان کیا جاتا ہے کہ کذاب شخص عمار بن ابو عبیدہ (ثقفی) ہے اور ظالم شخص حجاج بن یوسف ہے۔ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں کہ حجاج نے جن لوگوں کو ہاندہ کر قتل کیا ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے (ترمذی)

۵۹۹۴- (۱۶) وَوَهْنٌ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، حِينَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ أَسْمَاءُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا «إِنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَابًا وَمُبِيرًا» فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ، وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالَكَ إِلَّا آيَاهُ، وَسَيَجِيءُ تَعَامُ الْحَدِيثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ.

۵۹۹۴: اور امام مسلم نے صحیح مسلم میں ذکر کیا ہے کہ جب حجاج نے عبد اللہ بن الزبیر کو قتل کیا تو (ان کی والدہ) اسماء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ ثقیف (قبیلہ) میں ایک کذاب اور ایک

ظالم ہو گا۔ کذاب کو تو ہم نے معلوم کر لیا اور ظالم میرے خیال میں بس تو ہی ہے۔ مکمل حدیث تیسری فصل میں ذکر ہو گی۔

۵۹۹۵۔ (۱۷) وَهَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخَرَقْنَا نَبَالَ ثَقِيفٍ، فَادَّعَى اللَّهُ عَلَيْهِمْ. قَالَ: «اللَّهُمَّ امْدُدْ ثَقِيفًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۹۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمیں ثقیف (قبیلہ) کے تیروں نے جلا دیا، آپ ان کے حق میں بددعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا، اے اللہ! ثقیف کو ہدایت فرما (ترمذی)

۵۹۹۶۔ (۱۸) عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مِثْنَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ «فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَخْبَسَهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْغَنُ حِمِيرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخْرِي، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِ الْأُخْرَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَحِمَّ اللَّهُ حِمِيرًا، أَفَوَاهُمْ سَلَامٌ، وَأَيَّدِيهِمْ طَعَامٌ، وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَبِيبِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، وَيُرْوَى عَنْ مِثْنَاءَ هَذَا أَحَادِيثٌ مَنَاقِيرُ

۵۹۹۶: عبد الرزاق اپنے والد سے وہ مثناء سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ کے پاس ایک شخص آیا، میرا خیال ہے کہ وہ قیس (قبیلہ) سے تھا۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ حمیر (قبیلہ) پر لعنت کریں۔ آپ نے اس سے اعراض کیا۔ بعد ازاں وہ آپ کے پاس دوسری جانب سے آیا۔ آپ نے اس سے اعراض کیا۔ پھر وہ آپ کے پاس دوسری جانب سے آیا۔ آپ نے اس سے اعراض کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ حمیر (قبیلہ) پر رحم کرے، ان کے منہ سلامتی والے ہیں، اُن کے ہاتھ کھانا (کھلانے والے) ہیں اور وہ لوگ امن اور ایمان والے ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے (اور کہا ہے کہ) ہم اس حدیث کو صرف عبد الرزاق راوی سے جانتے ہیں اور اس مثناء (راوی) سے منکر احادیث روایت کی جاتی ہیں۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ نیز امام ابو حاتم نے مثناء راوی کو کذاب قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۹۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۳۶، احادیث ضعیفہ ۳۳۹)

۵۹۹۷۔ (۱۹) وَهَنْهُ ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ دَوْسٍ. قَالَ: «مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کس

(قبیلہ) سے ہیں؟ (ابو ہریرہؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا، دوس (قبیلہ) سے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، میرا خیال نہیں تھا کہ دوس (قبیلہ) میں سے کوئی شخص ایسا ہو گا جس میں کوئی فضیلت ہوگی (ترمذی)

۵۹۹۸ - (۲۰) وَهْنُ سَلَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَبْغُضْنِي، فَتَفَارِقَ دِينَكَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَبْغُضُكَ، وَبِكَ هَذَا اللَّهُ؟ قَالَ: «تَبْغُضَ الْعَرَبَ فَتَبْغُضَنِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۹۹۸: سلمان (فارسی) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو میرے ساتھ دشمنی نہ رکھنا ورنہ تو اپنے دین سے الگ ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں کیسے آپؐ سے دشمنی کر سکتا ہوں؟ جب کہ آپؐ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت سے نوازا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، تو عربوں سے دشمنی کرے گا تو مجھ سے دشمنی کرے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۶۹۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۲۳، احادیث ضعیفہ صفحہ ۲۰۲۰)

۵۹۹۹ - (۲۱) وَهْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي، وَلَمْ تَنْلَهُ مَوَدَّتِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ، وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَلِكَ الْقَوِيُّ.

۵۹۹۹: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے عربوں سے دھوکہ کیا وہ (قیامت کے دن) میری شفاعت کا مستحق نہ ہو گا اور نہ ہی اسے میری محبت حاصل ہوگی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اس حدیث کو صرف حسین بن عمرؒ سے جانتے ہیں جب کہ وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں حسین بن عمرؒ راوی محدثین کے نزدیک کذاب ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۶۹۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۳، احادیث ضعیفہ صفحہ ۵۳۵)

۶۰۰۰ - (۲۲) وَهْنُ أُمِّ الْحَرِيرِ، مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ أَقْبِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۰۰: طلحہ بن مالک کی لونڈی اُمّ الحریرہ بیان کرتی ہے کہ میں نے اپنے آقا سے سنا، اس نے بیان کیا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'مروں کا ہلاک ہونا قُربِ قیامت کی علامات میں سے ہے (ترمذی) وضاحت: علامہ ناصر الدین نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۲۶۹) ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۵)

۶۰۰۱- (۲۳) وَهَذَا مِنْ هَوَیْرَةِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ: «الْمَلُکُ فِی قُرَیْشٍ، وَالْقَضَاءُ فِی الْأَنْصَارِ، وَالْأَذَانُ فِی الْحَبَشَةِ، وَالْأَمَانَةُ فِی الْأَزْدِ، یَعْنِی الْیَمَنَ». وَفِی رِوَايَةٍ مَوْثُوقًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا أَصَحُّ.

۶۰۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'خلافت قُریش میں ہے، فیصلہ کرنا انصار میں ہے، اذان دینا حبشوں میں ہے اور امانت داری ازد (قبیلہ) یعنی یمینوں میں ہے اور ایک روایت میں امام ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف بیان کی ہے اور اس کو زیادہ صحیح کہا ہے۔

### الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۶۰۰۲- (۲۴) عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مُطِیْعٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ ﷺ یَقُولُ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا یُقْتَلُ قُرَیْشٌ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا یَوْمٍ، اِلَّا یَوْمَ الْبِقَايَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

### تیسری فصل

۶۰۰۲: عبداللہ بن مطیع اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ آج کے دن کے بعد قیامت تک کسی قُریشی (محص) کو ہار نہ کر قتل نہ کیا جائے (مسلم)

۶۰۰۳- (۲۵) وَهَذَا مِنْ نَوَافِلِ، مُعَاوِیَّةُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللہِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِیْنَةِ -، قَالَ: فَجَعَلْتُ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ، حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا، فَوَقَّفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا حَبِیْبٍ - اَلْسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا حَبِیْبٍ! اَمَّا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هَذَا، اَمَّا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هَذَا، اَمَّا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ مَا عَلِمْتُ صَرَامًا قَوَامًا وَصَوْلًا لِلرَّحِمِ، اَمَّا وَاللّٰهِ لَا مَآءَ اَنْتَ سَرَّهَا لَا مَآءَ سَوَاءٍ - وَفِی رِوَايَةٍ لَا مَآءَ خَيْرٍ - ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللہِ بْنُ عُمَرَ، فَبَلَغَ الْحُجَّاحَ مَوْقِفَ عَبْدِ اللہِ وَقَوْلُهُ، فَارْسَلْ اِلَیْهِ، فَأَنْزَلَ عَنْ جَذْعِهِ، فَالْقَى فِی قُبُورِ

الْيَهُودُ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أَيْمَةِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ، فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولُ لَتَاتِيَنِي أَوْ لَا بَعَثَ إِلَيْكَ مَنْ يَسْحَبُكَ بِقُرُونِكَ . قَالَ : فَأَبَتْ وَقَالَتْ : وَاللَّهِ لَا أَتِيَنَّكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي . قَالَ : فَقَالَ : أَرُونِي سَبَبِي . ، فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَدَّفُ - حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ : كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدْوِ اللَّهِ؟ قَالَتْ : رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دِينَهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ، بَلَّغْنِي أَنْتَ تَقُولُ لَه : يَا ابْنَ ذَاتِ النُّطَاقِينَ ! أَنَا وَاللَّهِ ذَاتُ النُّطَاقِينَ، أَمَّا أَخَذَهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدُّوَابِّ - ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَنَطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَعِينِي عَنْهُ، أَمَّا إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا : «إِنَّ فِي تَقْيِيفِ كَذَابٍ وَمُبِيرًا» ، فَأَمَّا الْكَذَابُ فَرَأَيْنَاهُ، وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالَكَ إِلَّا إِيَّاهُ . قَالَ : فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا .  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۶۰۰۳ : ابو نفل معاویہ بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زہیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کی ایک گھاٹی پر دیکھا (جب انہیں صلیب پر لٹکایا گیا تھا) ابو نفل نے بیان کیا کہ قریش اور دیگر افراد ان کے پاس سے گزر رہے تھے 'جب عبداللہ بن عمر قریب سے گزرے تو وہ کہنے ہو گئے اور (تین بار) السلام علیک یا ابا جحش (اور تین بار) کہا 'خبردار! اللہ کی قسم! میں تجھے اس سے روکا کرتا تھا۔ خبردار! اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق تو کثرت کے ساتھ (نفل) روکے رکھتا تھا' کثرت کے ساتھ (رات کا) قیام کرتا تھا' کثرت کے ساتھ صلیب رحمی کرتا تھا' خبردار! اللہ کی قسم! وہ گردہ بڑا ہے جن کے خیال میں تو بڑا ہے اور ایک روایت میں استہزاء ہے کہ وہ لوگ ایسے ہیں؟ بعد ازاں عبداللہ بن عمر چلے گئے۔ عبداللہ بن عمر کے (دہان) ٹھہرنے اور مذکورہ کلام کہنے کی خبر قحاج تک پہنچی تو قحاج نے کسی کو عبداللہ بن زہیر کی (فحش) کی طرف بھیجا۔ (اس کے حکم پر) عبداللہ بن زہیر کو (جہاں انہیں لٹکایا گیا تھا) وہاں سے اتار کر انہیں یودیوں کے قبرستان میں پھینک دیا گیا۔ بعد ازاں عبداللہ بن زہیر کی والدہ اسماء بنت ابوبکر کی جانب کسی کو بھیجا (اور پیغام دیا) کہ وہ قحاج کے پاس آئے لیکن انہوں نے (اس کے پاس) آنے سے انکار کر دیا۔ پھر قحاج نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ تجھے میرے پاس ضرور آنا ہو گا ورنہ میں تیری جانب ایسے لوگوں کو بھیجوں گا جو تجھے تیری چوٹیوں سے پکڑ کر تجھے تھمیت کر لے آئیں گے۔ ابو نفل نے بیان کیا کہ اسماء نے آنے سے انکار کیا اور کھلا بھیجا کہ اللہ کی قسم! میں حیرے پاس نہیں آؤں گی یہاں تک کہ تو میری جانب ان لوگوں کو بھیجے جو مجھے میری چوٹیوں سے تھمیت لے جائیں۔ ابو نفل نے بیان کیا کہ قحاج نے کہا 'میرا جوتا لاؤ۔ اس نے جوتا پہنا اور تیز تیز پٹنے لگا اور اسماء کے پاس پہنچا۔ ان سے دریافت کیا کہ تیرا میرے بارے میں کیا خیال ہے جو میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا ہے؟ اسماء نے جواب دیا 'میری رائے یہ ہے کہ تو نے اس کی دنیا خراب کی اور اس نے تیری آخرت کو برباد کر دیا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تو عبداللہ بن زہیر کو (بطور مذمت کے) کہا کرتا تھا کہ اے (ذات النطاقین) دو کمرہ والی کے بیٹے۔ اللہ کی قسم! میں ذات النطاقین (خادمہ) ہوں البتہ ایک کمرہ کے ساتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے کھانے کو چارپایوں کے ساتھ



باندھتی تھی اور دوسرے کمر بند کو بطور پٹی کے باندھتی تھی، جس سے کوئی عورت الگ نہیں رہ سکتی۔ خبردار! بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ ثقیف قبیلے میں ایک کذاب اور ظالم ہو گا۔ کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا ہے (کہ وہ عتار ثقفی ہے) اور ظالم کے بارے میں میرا خیال ہے کہ وہ تو ہی ہے۔ ابولوفل کہتے ہیں کہ حجاج اسامہ کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا اور ان کو کوئی جواب نہ دیا (مسلم)

۶۰۰۴ - (۲۶) وَهَنُ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَنَا رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَا: إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا مَا تَرَى، وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ، وَصَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ؟ فَقَالَ: يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى ذِمِّ أَخِي الْمُسْلِمِ. قَالَا: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّينُ لِلَّهِ، وَأَنْتُمْ تَرِيدُونَ أَنْ تَقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ وَتَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللَّهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۰۳: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر کے قتل میں (ان کے قتل ہونے سے پہلے) عبد اللہ بن عمر کے پاس دو شخص آئے، انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں نے جو (اختلاف) کیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور آپ عمر کے بیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ کو نکلنے سے (یعنی بغاوت کرنے سے) کس نے روکا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، مجھے اس بات نے روکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر مسلمان بھائی کے خون کو حرام کیا ہے۔ انہوں نے کہا، کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں ہے کہ ”تم ان سے لڑائی کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین (اسلام خالص اللہ کے لیے) ہو۔“ ابن عمر نے کہا کہ بلاشبہ ہم لڑے جب تک فتنہ نہ تھا اور دین خالص اللہ کے لیے تھا اور تم چاہتے ہو کہ تم لڑائی کرو تاکہ فتنہ (دو ٹکڑا) ہو اور دین اسلام اللہ کے غیر کے لیے ہو (کہ دین اسلام میں تزلزل آجائے) (بخاری)

۶۰۰۵ - (۲۷) وَهَنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو الدَّؤَبِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ، عَصَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ، فَظَنُّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَاللَّهِمُّ اهْدِ دَوْسًا وَأَبِ بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دؤبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے بیان کیا کہ بلاشبہ دوس (قبیلہ) تباہ و برباد ہو گیا، اس نے نافرمانی کی اور اطاعت سے انکار کیا آپ اللہ تعالیٰ سے ان پر بددعا کریں۔ لوگوں نے محسوس کیا کہ آپ ان پر بددعا کریں گے (لیکن) آپ نے یہ دعا کی، اے اللہ! دوس کو ہدایت فرما اور انہیں (اسلام کی جانب) لا (بخاری، مسلم)

۶۰۰۶ - (۲۸) وَهَنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَجِبُوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: لِأَتَى عَرَبِيٌّ، وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ، وَكَلَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۶۰۰۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عربوں کے ساتھ تین خصلتوں کی بناء پر محبت کرو۔ اس لئے کہ میں عربی ہوں، قرآن پاک عربی زبان میں (۱۷۱) ہے اور جنتی لوگوں کا کلام بھی عربی زبان ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے (مکذوۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۲۹۹۳)

احادیث ضعیفہ صفحہ ۱۵۹، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۲۰۷

## بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل)

### الفصل الأول

۶۰۰۷- (۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَتَفَقَّ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

### پہلی فصل

۶۰۰۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے صحابہ کرام کو برا بھلا نہ کہو! اگر تم میں سے کوئی شخص (روزانہ) اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو (ثواب میں) صحابہ میں سے کسی کے مد اور نصف مد کو بھی نہ پہنچے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث پاک میں "اصحابی" سے مراد صحابہ کرام نہیں بلکہ ان کے بعد کے لوگ مخاطب ہیں یا ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ "اصحابی" سے مقصود مخصوص صحابہ کرام ہیں جو کفار صحابہ تھے۔ ہر مال صحابہ کرام سے محبت ہونی چاہیے اور انہیں برا بھلا کہنا کبیرہ گناہ ہے۔ صحابہ کرام کے آپس میں اختلاف کے سبب انہیں ہنظرِ حارت دیکھنا جائز نہیں۔ اس لیے کہ ان کا اختلاف اجتہادی تھا اور وہ مغفور و مرحوم ہیں (واللہ اعلم)

۶۰۰۸- (۲) وَهَذَا أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَفَعَ - بَغْنِي النَّبِيُّ ﷺ - رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: «الْجُؤْمُ أَمَنَةٌ - لِلْسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَ الْجُؤْمُ أَتَى السَّمَاءُ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَنَا أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مہارک آسمان کی جانب بلند کیا، آپ اکثر دفعہ اپنا سر مہارک آسمان کی جانب بلند کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ستارے آسمان کے لیے امن (کا ذریعہ) ہیں جب ستارے ٹوٹ جائیں گے تو آسمان اس تہدیلی سے دوچار ہو گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور میں اپنے صحابہ کرام کے لیے امن کی علامت ہوں، جب میں (دنیا سے) رخصت ہو

جاؤں گا تو میرے صحابہ کرام ان فتنوں سے دوچار ہوں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور میرے صحابہ کرام میری امت کے لئے باعثِ امن ہیں، جب میرے صحابہ کرام (دنیا سے) رخصت ہو جائیں گے تو میری امت ان مصائب اور فتنوں سے دوچار ہوگی جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (مسلم)

۶۰۰۹ - (۳) وَقَدْ أَيْدَى سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزَوْنَ فِتْنًا» - مِنَ الثَّانِي، يَقُولُونَ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ يَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزَوْنَ فِتْنًا مِنْ النَّاسِ، فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ يَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزَوْنَ فِتْنًا مِنَ الثَّانِي، فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ يَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَبْعَثُ مِنْهُمْ الْبَغْتُ يَقُولُونَ: أَنْظِرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يَبْعَثُ الْبَغْتُ الثَّانِي يَقُولُونَ: هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يَبْعَثُ الْبَغْتُ الثَّالِثُ فَيَقَالُ: أَنْظِرُوا، هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مِنْ رَأَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُونُ الْبَغْتُ الرَّابِعُ فَيَقَالُ: أَنْظِرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا مِنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ».

۶۰۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت جہاد کرے گی۔ جہاد کرنے والے لوگ (اپنی جماعت سے) کہیں گے کہ کیا تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابی ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں۔ چنانچہ وہ فتح و نصرت سے ہمکنار ہوں گے۔ پھر لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی، ان سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا تم میں صحابہ کرام کا کوئی شاگرد ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں۔ چنانچہ انہیں فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی، ان سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا تم میں صحابہ کرام کے شاگردوں کا کوئی شاگرد ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں۔ چنانچہ انہیں فتح نصیب ہوگی (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ ان میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا، لوگ کہیں گے کہ خیال کرو، کیا تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابی ہے؟ چنانچہ صحابی موجود ہو گا تو انہیں کامیابی نصیب ہوگی۔ پھر دوسرے لشکر کو بھیجا جائے گا، لوگ کہیں گے کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو دیکھا ہو؟ چنانچہ انہیں کامیابی نصیب ہوگی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجا جائے گا تو کہا جائے گا کہ خیال کرو، کیا تم اپنے لشکر میں کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہو جس

نے ان لوگوں کو دیکھا ہو جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو؟ پھر چوتھا لکھ بھیجا جائے گا پس کہا جائے گا کہ خیال کرو کیا تم اپنے (رفقاء) میں سے کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہو جس نے ان لوگوں کو دیکھا ہو جنہوں نے ایسے شخص کو دیکھا ہو جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ چنانچہ ایسا شخص پایا جائے گا (اور) اس سبب انہیں فتح نصیب ہوگی۔

۶۰۱۰ - (۴) وَفَنَ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْدَرُونَ، وَلَا يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمْنُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَيَخْلِفُونَ وَلَا يُسْتَخْلَفُونَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۱۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں سے بہترین لوگ میرے دور کے لوگ ہیں، ان کے بعد وہ لوگ جو ان کی تابعداری کریں گے، ان کے بعد وہ جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو گواہی دیں گے ان کی گواہی قبول نہ ہوگی۔ وہ خیانت کریں گے، انہیں امین نہیں سمجھا جائے گا۔ وہ نذرین نامیں گے (لیکن) انہیں پورا نہ کریں گے نیز ان میں موٹاپا آجائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ قسمیں اٹھائیں گے جبکہ انہیں قسم اٹھانے کے لئے نہیں کہا جائے گا (بخاری، مسلم)

۶۰۱۱ - (۵) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: «ثُمَّ يَخْلَفُ قَوْمٌ يُجِبُونَ السَّنَانَةَ».

۶۰۱۱: مسلم کی ایک روایت میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو موٹاپے کو محبوب سمجھیں گے۔

### الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۶۰۱۲ - (۶) فَفَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْرَمُوا أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَتَّخِذُ الْكَذِبُ حَتَّىٰ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْلِفُ وَلَا يُسْتَخْلَفُ، وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُخْبُوحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفِدَىٰ - وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُفُ رَجُلٌ بِأَمْرٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ» رَوَاهُ [النَّسَائِيُّ، وَاسْتَاذُهُ صَحْبُوحٌ وَرَجَالُهُ رَجَالٌ الصَّحْبُوحُ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخُثْعِمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يُخْرِجْ لَهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثَقَفٌ ثَبَتٌ].

### دوسری فصل

۶۰۱۲: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے صحابہ کرام کی عزت

کو، یہ لوگ تم میں بہتر ہیں۔ پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص (خود بخود) قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم اٹھوائی نہیں جائے گی، وہ خود بخود گواہی دے گا جبکہ اس سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ خبردار! جس شخص کو جنت کا درمیانی حصہ محبوب ہے، وہ جماعت کے ساتھ ملا رہے۔ بلاشبہ شیطان اکیلے اکیلے شخص کے ساتھ ہے جبکہ شیطان دو آدمیوں سے (ان کے اتحاد کی بدولت) دور ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہا نہیں ہوتا کہ شیطان ان کے ساتھ تیسرا ہوتا ہے اور جس شخص کو اپنی نیکی پسند آتی ہے اور اپنی برائی سے غم زدہ ہوتا ہے تو وہ ایماندار ہے (نسائی) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی صحیح ہیں۔ ابراہیم بن حسن خضعمی کے علاوہ اس حدیث کے تمام راوی صحیح ہیں۔ اسی وجہ سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اس حدیث کو اپنی کتابوں میں ذکر نہیں کیا۔ ابراہیم بن حسن کا درجہ ثقہ ثبت ہے۔

۶۰۱۳- (۷) وَحَدَّثَنَا جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا زَانِيًا لَوْ زَانِيَ مَنْ زَانِيًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۱۳: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، اس شخص کو (دورخ کی) آگ نہیں پہنچے گی جس نے مجھے دیکھا ہے یا ان لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے مجھے دیکھا ہے (ترمذی)

۶۰۱۴- (۸) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا - مِنْ بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِإِبْغَضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۱۴: عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے صحابہ کرامؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو (دو مرتبہ فرمایا) ان کو میرے بعد نشانہ نہ بنانا (یعنی ان کو برے الفاظ سے یاد نہ کرنا) جس شخص نے ان سے محبت کی، اس نے میری محبت کے سبب ان سے محبت کی اور جس شخص نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کرتے ہوئے ان سے دشمنی کی اور جس شخص نے انہیں ایذا دی اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس شخص نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ کرے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۶۰۱۵- (۹) وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ أَصْحَابِي فِي أَمْنٍ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، لَا يَضِلُّكَ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ، قَالَ الْحَسَنُ: فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُكُمْ فَكَيْفَ نَضِلُّكُمْ؟ رَوَاهُ فِي (شَرْحِ السُّنَنِ).

۶۰۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں میرے

صحابہ کرام کی مثال کھانے میں نمک کی مانند ہے کہ کھانا بلا نمک اچھا نہیں لگتا۔ حسن بھری نے بیان کیا کہ ہمارا نمک چلا گیا تو ہم کیسے اپنی اصلاح کر سکتے ہیں؟ (شرح السنہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف اور حسن راوی بدلتس ہے نیز اس نے لفظ غن کے ساتھ روایت کیا ہے (المخرج والتحدیل جلد ۲ صفحہ ۹۶۹، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳۸، تنقیح الرواة جلد ۳، صفحہ ۲۰۹)

۶۰۱۶ - (۱۰) وَهْنٌ عَنِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَنْةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: «مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بِأَرْحَسِ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ «لَا يَتَلَفُنِي أَحَدٌ» فِي بَابِ «حِفْظِ اللِّسَانِ».

۶۰۱۶: عبد اللہ بن بُریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے صحابہ کرام میں سے جو شخص جس زمین میں فوت ہو گا تو قیامت کے دن وہ ان کا قائد اور روشنی کا چراغ ہو گا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابن مسعود سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”میرے صحابہ کرام کے بارے میں کوئی مجھ تک (غلط بات) نہ پہنچائے“ کا ذکر ”زبان کو محفوظ رکھنے“ کے باب میں کیا گیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبد اللہ بن مسلم راوی ناقص مجت اور عثمان بن ناہیہ راوی مستور ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۹)

### الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۶۰۱۷ - (۱۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمْ الَّذِي يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى مُسْرِكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

### تیسری فصل

۶۰۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم کو کہو کہ تم میں سے جو برا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو (ترمذی) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں سیف بن عمرو راوی غایت درجہ ضعیف اور ثمر بن حنبلہ راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۱۰)

۶۰۱۸ - (۱۲) وَهْنٌ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «سَأَلْتُ رَبِّي عَنْ اخْتِلَافِ اصْحَابِي مِنْ بَعْدِي، فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اصْحَابَكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ، بَعْضُهَا أَقْوَى مِنْ بَعْضٍ، وَلِكُلِّ نَوْءٍ، فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْهُمْ عَلَيْهِ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اصْحَابِي كَالنُّجُومِ، قَبَائِبُهُمْ اقْتَدَيْتُمْ إِهْتَدَيْتُمْ». رَوَاهُ رِزِينٌ.

۶۰۱۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، میں نے اپنے پروردگار سے اپنے بعد صحابہ کرام کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری جانب وحی فرمائی، اے محمد! بلاشبہ تیرے رفقاء میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے بعض بعض سے (مراتب کے لحاظ سے) قوی ہوں گے اور ہر ایک صحابی نور (کا میار) ہے پس جو شخص ان کے اختلاف کے باوجود ان کی کسی بات پر عمل کرے گا تو ایسا شخص میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میرے صحابہ کرام ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے تم جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے (رزین)

وضاحت: پہلی روایت میں عبدالرحیم بن زید النعمی راوی کذاب ہے اور دوسری روایت میں حمزہ راوی غایت درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۲۱۰، احادیث ضعیفہ صفحہ ۶۰، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۴۴۶)



## بَابُ مَنَاقِبِ ابْنِ بَكْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل) الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۰۱۹۔ (۱) وَهُوَ ابْنُ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنْ مِنْ أَمَرٍ النَّاسِ عَلَى فِئِ صُحْبَتِهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ - وَعِنْدَ الْبُخَارِيِّ ابْنُ بَكْرٍ - وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أَخَوَةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّةُ، لَا تَبْقَيْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةً - إِلَّا خَوْخَةُ ابْنِ بَكْرٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

### پہلی فصل

۶۰۱۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ مجھ پر رفاقت اور مال خرچ کرنے کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ احسانات ابوبکرؓ کے ہیں اور بخاری کی روایت میں ابوبکرؓ کی جگہ پر ابابکرؓ کے الفاظ ہیں اور اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو خلیل بنانا البتہ (اس کے ساتھ) اسلامی اخوت اور مودت ہے، مسجد میں ابوبکرؓ کی کھڑکی کے علاوہ (کوئی) کھڑکی باقی نہ رہنے دی جائے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر میں نے اپنے پروردگار کے علاوہ کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکرؓ کو خلیل بنانا۔

(بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوبکرؓ کی کھڑکی کو بند نہ کرنا اُن کی خلافت پر دلالت کرتا ہے جبکہ یہ حکم آپؐ نے مرض الموت کے دوران دیا تھا۔ مرض الموت کے دوران آپؐ نے صحابہ کرام کو حکم دیا تھا کہ ابوبکرؓ کے کھڑکی طرف کھلنے والی کھڑکی کے علاوہ باقی تمام کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔ (تفہیم الرواة جلد ۲ صفحہ ۳۸)

۶۰۲۰۔ (۲) وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي، وَقَدْ اتَّخَذَ اللَّهُ صَاحِبَكُمْ - خَلِيلًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۲۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، اگر میں

نے (کسی شخص کی) خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکرؓ کو خلیل بنانا البتہ وہ میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے رفیق کو (اپنا) خلیل بنایا ہے (مسلم)

۶۰۲۱- (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ: «أَدْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكَ، وَأَخْلِكَ، حَتَّى أَكْتُبَ بِكَابًا؛ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولَ قَائِلٌ: أَنَا، وَلَا -؛ وَيَأْتِيَ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي «كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ»: «أَنَا أَوَّلِي، بَدَلٌ: «أَنَا وَلَا».

۶۰۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں مجھے فرمایا کہ میرے لئے اپنے والد ابوبکرؓ اور اپنے بھائی عبدالرحمانؓ کو بلاؤ تاکہ میں تحریر لکھوا دوں، اس لئے کہ مجھے ڈر ہے کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ میں (خلافت کا مستحق) ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ اور ایمان دار لوگ ابوبکرؓ کے علاوہ (بسی کا) انکار کرتے ہیں (مسلم) اور حمیدی کی کتاب ”مسند حمیدی“ میں (أنا ولا) کی جگہ ”أنا أولى“ کے الفاظ ہیں۔

۶۰۲۲- (۴) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَزَأَيْسَتْ أَنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَانَتْهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ تَجِدِيْنِي فَإِنِّي أَبَا بَكْرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۲۲: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے آپؐ سے (اپنے) کسی معاملے میں گفتگو کی۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ وہ پھر آپؐ کے پاس آئے۔ اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! اگر میں آؤں اور آپؐ کو نہ پاؤں؟ گویا کہ وہ آپؐ کی وفات مراد لیتی تھی۔ آپؐ نے فرمایا، اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس آنا (اس لئے کہ وہ میرے بعد خلیفہ ہوں گے)

(بخاری، مسلم)

۶۰۲۳- (۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى جَبِشَ ذَاتِ السَّلَاسِلِ -، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ -، فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «عَائِشَةُ». قُلْتُ: مِنْ الرِّجَالِ؟ قَالَ: «أَبُوهَا». قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «عُمَرُ، فَعَدُو رِجَالًا، فَسَكَتُ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۲۳: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ”ذات السلاسل“ (امیر بنا کر) بھیجا۔ انہوں نے بیان کیا، میں (سفر سے پہلے) آپؐ کے پاس آیا، میں نے دریافت کیا کہ کون شخص آپؐ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا، عائشہ۔ میں نے دریافت کیا کہ مردوں میں سے (کون)؟

آپؐ نے فرمایا، اُن کے والد میں نے دریافت کیا، پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا، عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر اور) لوگوں کا (بھی) نام لیا۔ پھر میں اس خوف سے خاموش ہو گیا کہ (کیسے) آپؐ مجھے ان کے آخر میں نہ شمار کریں (بخاری، مسلم)

۶۰۲۴ - (۶) وَهْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَيِّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. وَحَشِيتُ أَنْ يَقُولَ: عُثْمَانُ قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۲۴: محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد (علیؓ) سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص سب سے بہتر ہے؟ انہوں نے بتایا، ابو بکرؓ (محمد بن حنفیہ کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا کہ پھر کون؟ انہوں نے کہا، عمرؓ (محمد بن حنفیہ کہتے ہیں) میں ڈر گیا کہ اب آپ عثمانؓ کا نام لیں گے (اسی لئے) میں نے عرض کیا، پھر آپ ہیں۔ انہوں نے کہا، میں تو ایک عام مسلمان ہوں (بخاری)

وضاحت: محمد بن حنفیہ علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے لیکن فاطمہ الزہراءؓ کے بہن سے نہ تھے۔

(تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳)

۶۰۲۵ - (۷) وَهْنُ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْبُدُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، ثُمَّ تَرَكْنَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَفَاصِلَ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

۶۰۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم کسی شخص کو ابو بکرؓ کے برابر نہیں سمجھتے تھے اس کے بعد عمرؓ اور پھر عثمانؓ (کا درجہ تھا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیتے۔ ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے (بخاری) اور ابو داؤد کی روایت میں ہے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے تو ہم کہا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کی امت میں سے سب سے افضل ابو بکرؓ ہیں پھر عمرؓ ہیں اور پھر عثمانؓ ہیں۔

### الْفَضْلُ الثَّلَاثِي

۶۰۲۶ - (۸) هُنَّ أَيْمَى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا لِأَخِي عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْتَاهُ، مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يَكْفِيهِ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا

تَفْعِنِي مَالًا أَحَدُ قَطٍّ مَا تَفْعِنِي مَالُ ابْنِ بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِلَّا  
وَإِنْ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

## دوسری فصل

۶۰۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارے ہاں کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کا ہم پر احسان ہو اور ہم نے اس کا بدلہ نہ دیا ہو البتہ ابو بکر کے ہم پر احسانات ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُن کو اُن کے احسانات کا بدلہ عطا کرے گا اور مجھے کسی شخص کے مال نے کبھی کچھ فائدہ نہیں دیا جس قدر مجھے ابو بکر کے مال نے فائدہ دیا ہے، اگر میں نے کسی شخص کو ظلیل بنانا ہوتا تو ابو بکر کو ظلیل بناتا۔ آگاہ رہو! اس میں ہرگز شک نہیں کہ تمہارا ساتھی (ؓ) اللہ کا ظلیل ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں داؤد بن یزید اودی راوی ضعیف ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳)

۶۰۲۷ - (۹) وَهَنَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۲۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر ہمارے سردار تھے، ہم سے بہتر تھے اور ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے (ترمذی)

۶۰۲۸ - (۱۰) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِابْنِ بَكْرٍ: «أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ، وَصَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ابو بکر کے بارے میں فرمایا کہ تو میرا غار (غور) کا ساتھی ہے اور حوض (کوثر) پر بھی میرا ساتھی ہو گا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۴۹)

۶۰۲۹ - (۱۱) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَوْمَهُمْ حَيْرُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا أَخِيْدِيْثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس قوم میں ابو بکر موجود ہوں تو اس کے لئے جائز نہیں کہ (ان کے ہوتے ہوئے) اُن کے سوا کوئی (دوسرا شخص) امامت کرائے (ترمذی)

امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو غایت درجہ ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹) احادیث ضعیفہ صفحہ ۲۸۲

۶۰۳۰ - (۱۲) وَهَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَصَلَّقَ، وَوَأَفَقَ ذَلِكَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا. قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟» فَقُلْتُ: مِثْلُهُ. وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ؟ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟». فَقَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۶۰۳۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم صدقہ کریں۔ اس دوران میرے پاس کچھ مال آگیا۔ میں نے (دل میں) خیال کیا کہ اگر کسی روز میں ابوبکر سے (صدقہ کرنے میں) سبقت لے سکوں تو آج کے دن ان سے آگے رہوں گا۔ عمرؓ نے بیان کیا کہ میں اپنا آدھا مال لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) دریافت کیا کہ آپ نے اپنے گھروالوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ (عمرؓ کہتے ہیں) میں نے جواب دیا کہ اسی قدر (یعنی آدھا مال گھر چھوڑ آیا ہوں اور آدھا مال آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا ہوں)۔ اور ابوبکرؓ اپنا تمام مال لے آئے۔ آپؓ نے (ابوبکرؓ سے) دریافت کیا، اے ابوبکر! آپ نے اپنے گھروالوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے اپنے گھروالوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول (کی رضا) کو چھوڑا ہے (عمرؓ کہتے ہیں کہ) میں نے (دل میں) خیال کیا کہ میں کبھی بھی ابوبکرؓ سے سبقت نہیں لے جا سکتا (ترمذی، ابوداؤد)

۶۰۳۱ - (۱۳) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَنْتَ عَبِيقُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ». فَيَوْمَئِذٍ سَمِعَ عَنَيْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؓ نے انہیں (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا، آپؓ (اللہ کی جانب سے) دوزخ سے آزاد کیے گئے ہیں، اسی روز سے ابوبکرؓ کا لقب عقیق مشہور ہو گیا (ترمذی)

۶۰۳۲ - (۱۴) وَهَنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتَى أَهْلَ الْيَقْبَعِ فَيُحْشَرُونَ بَيْنِي، ثُمَّ أَنْتُمْ أَهْلُ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں (تمام مخلوق میں سے) پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی، پھر ابوبکرؓ ہوں گے، پھر عمرؓ ہوں گے۔ اس کے بعد میں (تبع قبرستان) والوں کے پاس جاؤں گا، انہیں میرے ساتھ ملا دیا جائے گا، اس کے بعد میں مکہ مکرمہ والوں کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ میں میدانِ حشر میں ان کے ساتھ حرمِ مکہ اور حرمِ مدینہ کے درمیان ہوں گا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین آلہابی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۹۳)  
احادیث ضعیفہ (۲۹۳۹)

۶۰۳۳ - (۱۵) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي، فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ أُمِّي» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ! أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمِّي». رَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ.

۶۰۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کے اس دروازے سے آگاہ فرمایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔ (اس پر) ابو بکرؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میری آرزو ہے کہ میں آپؐ کی معیت میں ہوتا تاکہ میں (بھی) جنت کا دروازہ دیکھ سکوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابو بکر! آگاہ رہیں، میری امت میں سے جو لوگ جنت میں داخل ہوں، آپ ان میں سے پہلے ہوں گے (ابوداؤد)  
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تتبع الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۱۳)

### الفصل الثالث

۶۰۳۴ - (۱۶) هُوَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ذَكَرَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَكَى وَقَالَ: وَدِدْتُ أَنْ عَمِلْتُ كُلَّهُ مِثْلَ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ، وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ، أَمَا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَبَا إِلَيْهِ قَالَ: وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى أَدْخُلُ قَبْلَكَ، فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُونَكَ، فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ -، وَوَجَدَ فِي جَانِبِهِ ثَقْبًا -، فَشَقَّ إِزَارَهُ وَسَدَّهَا بِهِ، وَبَقِيَ مِنْهَا اثْنَانِ فَالْقَعَمَهُمَا رَجُلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَدْخُلْ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِهِ وَنَامَ، فَلَدِغَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِجْلَيْهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكَ مَخَافَةَ أَنْ يُنْشَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟» قَالَ: لِدَغْتُ، فَذَلِكَ أَيْنِ وَأَيْنِ، فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ، ثُمَّ انْتَفَضَ - عَلَيْهِ، وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ. وَأَمَّا يَوْمُهُ، فَلَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِزْدَدْتُ الْعَرْبَ وَقَالُوا: لَا تُؤَدِّي زَكَاةَ فَقَالَ: لَوْ مَنَعُونِي عَقَالًا - لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ. فَقُلْتُ: يَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ! تَأْلَفُ النَّاسَ وَارْتَفَقَ بِهِمْ فَقَالَ لِي: أَجَبَارُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَارِ فِي الْإِسْلَامِ؟ إِنَّهُ قَدْ انْفَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الْيَقِينُ أَيْتَقُصُّ وَأَنَا حَيٌّ؟. رَوَاهُ زَيْدٌ.

## تیسری فصل

۶۰۳۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ابو بکر کا تذکرہ ہوا۔ چنانچہ غمزدہ ہوئے اور بیان کیا کہ میں محبوب جانتا ہوں کہ میری زندگی کے تمام اعمال ابو بکر کی زندگی کے ایک دن اور ایک رات کے برابر ہو جائیں۔ ان کی رات سے مقصود وہ رات ہے جس رات ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار (ثور) کی جانب روانہ ہوئے وہ دونوں (جب) وہاں پہنچے تو ابو بکر نے عرض کیا کہ آپ غار میں اس وقت تک داخل نہ ہوں جب تک کہ آپ سے پہلے میں داخل نہ ہو جاؤں (بالقرض) اگر غار میں کوئی (ایذا پہنچانے والی) چیز ہوگی تو مجھے ایذا پہنچے گی، آپ تو محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ ابو بکر (غار میں) داخل ہوئے، اسے صاف کیا اور اس کی ایک جانب کئی سوراخ تھے، چنانچہ ابو بکر نے اپنے تہہ بند کو پھاڑا اور اس (کے ٹکڑوں) سے سوراخوں کو بند کر دیا البتہ وہ سوراخ باقی رہ گئے، انہوں نے ان میں اپنے دونوں پاؤں داخل کر دیئے۔ پھر ابو بکر نے آپ سے عرض کیا کہ اب آپ تشریف لائیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غار میں) داخل ہوئے اور اپنا سر مبارک ابو بکر کی گود میں رکھا اور سو گئے (اس دوران) ابو بکر کا پاؤں سوراخ سے ڈسا گیا لیکن وہ اس خدشہ کے پیش نظر نہ ہلے کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار نہ ہو جائیں۔ (درد کی شدت کے باعث) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہو مبارک پر ابو بکر کے آنسو گرے تو آپ نے دریافت کیا کہ اے ابو بکر! تمہیں کیا ہوا ہے؟ ابو بکر نے کہا کہ آپ پر میرے ماں باپ قریبان ہوں میں تو ڈسا گیا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس جگہ) آپ وین ڈالا، اس سے ابو بکر کا درد جاتا رہا بعد ازاں زہر کا اثر ان پر عود کر آیا، جو ان کی موت کا سبب بنا اور اُن کے دن سے مقصود وہ دن ہے جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو عرب (کے کچھ لوگ) مرتد ہو گئے اور انہوں نے اعلان کیا ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ چنانچہ ابو بکر نے اعلان کیا کہ اگر وہ مجھے اونٹ کے پاؤں میں ہاندھنے والی (بھوئی سی) رتی بھی نہیں دیں گے تو میں اس وجہ سے اُن سے جہاد کروں گا۔ (عمر کہتے ہیں) اس پر میں نے (انہیں) مخبرہ دیا کہ اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! لوگوں میں اتفاق رہنے دیں اور ان کے ساتھ نرمی کریں اس پر انہوں نے (مجھے ڈانٹ پلاتے ہوئے) کہا، تعجب ہے جاہلیت میں (اتنے) دلیر اور اسلام میں اتنے ہزدل! اس میں کچھ شک نہیں کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور دین اسلام کھل ہو چکا ہے، دین اسلام میں نقص آجائے اور میں زندہ رہوں؟ (درزین)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں فرات بن سائب راوی مکر الحدیث ہے البتہ حدیث کا آخری حصہ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے سے آخر تک متنبہ نساہی میں موجود ہے جو صحیح ہے۔ نیز اس آخری حصہ کے ہم معنی روایت بخاری اور مسلم میں بھی موجود ہے (تتبع الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۳)

## بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل)

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۰۳۵- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مُحَدِّثُونَ - فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

### پہلی فصل

۶۰۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے پہلی امتوں میں الہامی لوگ ہوا کرتے تھے، اگر میری امت میں سے کوئی شخص الہامی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا (بخاری، مسلم)

۶۰۳۶- (۲) وَهَنَّ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِنَهُ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْبِرْنَ، عَالِيَةً أَصْوَاتَهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَازَرْنَ الْحِجَابَ، فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُ، فَقَالَ: أَضْحَكَ اللَّهُ بِسُوءِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَذَرْنَ الْحِجَابَ»، قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ! أَتَهَبِينَ وَلَا تَهَبِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ؛ أَنْتَ أَفْظُ وَأَغْلَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَيْعِكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا - فَطُ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فُجِّكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ: زَادَ الْبُزْجَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَا أَضْحَكَكَ.

۶۰۳۶: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مجلس میں شریک ہونے کی) اجازت طلب کی جب کہ آپؐ کی مجلس میں قریشی عورتیں تھیں، وہ آپؐ کے ساتھ باتیں کر رہی تھیں اور آپؐ سے زیادہ ہی گفتگو کر رہی تھیں، ان کی آوازیں (آپؐ کی آواز سے) بلند تھیں جب عمرؓ نے اجازت طلب کی تو وہ انھیں اور جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ (جب) عمرؓ اندر داخل ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ عمرؓ نے (خوشی کا اظہار کرتے ہوئے) عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپؐ کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جو عورتیں تھیں مجھے ان پر تعجب ہو رہا



ہے کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو وہ جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ عڑنے انہیں (مطلب کرتے ہوئے) کہا: اے عورتو! تم اپنے آپ کی دشمن ہو! تعجب ہے کہ تم مجھ سے ڈرتی ہو (لیکن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے کہا: ہاں کیونکہ آپ سخت گو اور سخت مزاج ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابنِ انقلاب بات کر (ان کے جواب کا انتظار نہ کر) اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جب کہیں کسی راستے میں شیطان سے تیرا سامنا ہوتا ہے تو وہ تیرا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلے گتا ہے (بخاری، مسلم) اور امام حنفیؒ نے بیان کیا کہ امام براقیؒ نے (اپنی کتاب میں) عڑ کے اس قول کے بعد کہ ”اے اللہ کے رسول!“ کے بعد یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ کیوں ہنس رہے تھے؟

۶۰۳۷- (۳) وَهَذَا جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرَّيْمِصَالِ - أَمْرَأَةٍ أَيْنِ طَلْعَةٍ، وَسَمِعْتُ خَشْفَةً -، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفَنَائِهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَزَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظَرُ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ خَيْرَ تَكٍّ، فَقَالَ عُمَرُ: بِأَيِّ أَنْتِ وَأَيُّ يَأْرُسُوكَ اللَّهُ! أَعَلَيْكَ أَغَارٌ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں (معراج کی رات) جنت میں داخل ہوا تو میں نے ابو طلحہؓ کی بیوی ”ریمصاء“ کو دیکھا نیز میں نے چلنے کی آواز سنی چنانچہ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ بلالؓ ہے۔ اور میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک دوشیزہ تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ (محل) کس کے لئے ہے؟ جنتیوں نے بتایا کہ (یہ محل) عمرؓ کا ہے۔ میں نے چاہا کہ اس میں داخل ہوں اور اسے (غور سے) دیکھوں لیکن میں نے حیرت فیرت کو یاد کیا۔ عڑنے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، تعجب ہے! کیا میں آپ (کے داخل ہونے) پر غیرت کروں گا؟ (بخاری، مسلم)

وضاحت: ریمصاء اصل میں ریمصاء ہے اور یہ انس رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ اور ابو طلحہؓ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ ان کا پورا نام ریمصاء بنت ملحان انصاریہ ہے اور ان کی کنیت اُمّ سلیم ہے (الاصابہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۳)

۶۰۳۸- (۴) وَهَذَا أَيْنِ سَعِيدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: - : «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُغْرَضُونَ عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ -، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيَ، وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ -، وَغُرُضٌ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَيْمِصٌ يَنْجُرُهُ». قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الَّذِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بار میں سویا ہوا تھا، میں نے دیکھا کہ (کچھ) لوگوں کو مجھ پر پیش کیا جا رہا ہے اور انہوں نے قمیصیں پہن رکھی ہیں، کسی کا

قیض (اس کے) سینے تک اور کسی کا اس سے نیچے تھا اور عمر مجھ پر پیش کیے گئے تو وہ قیض کو کھینچتے تھے صحابہ کرام نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! اس کی تاویل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا 'اس کی تاویل دین ہے یعنی ان کے دور میں دین اسلام کو غلبہ حاصل ہو گا (بخاری، مسلم)

۶۰۳۹ - (۵) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيَّ يُخْرُجُ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَلْعِلْمُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا 'ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں سو رہا تھا مجھے (غواب میں) دودھ کا پیالہ دیا گیا۔ میں نے اسے پیا، حتیٰ کہ میں نے محسوس کیا کہ (دودھ کی) سیرابی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے بقیہ (دودھ) عمر کو دے دیا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! آپ اس کی کیا تاویل فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ' (اس کی تعبیر) علم ہے (بخاری، مسلم)

۶۰۴۰ - (۶) وَفِي ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ - عَلَيْهَا ذُلُومٌ فَتَرَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَّافَةَ - فَتَرَعُ مِنْهَا ذُنُوبًا - أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا - فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمْ أَرَ عُبْقَرِيًّا - مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرْبِ النَّاسِ يَعْطِينَ».

۶۰۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا 'آپ نے فرمایا 'ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نیند میں تھا میں نے خود کو ایسے کونٹوں پر پایا جس کی منڈیر نہ تھی اس پر ایک ڈول تھا میں نے جس قدر اللہ نے چاہا کونٹوں سے ڈول نکالے۔ پھر اس ڈول کو ابن ابی قحافہ (ابوبکر صدیق) نے پکڑا انہوں نے کونٹوں سے ایک یا دو ڈول نکالے۔ ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری کو معاف کرے۔ بعد ازاں وہ ڈول بڑے ڈول (کی شکل) میں تبدیل ہو گیا اور اُسے عمر نے پکڑا۔ میں نے کسی مضبوط شخص کو نہیں دیکھا کہ وہ عمر کی طرح ڈول نکالے ہو حتیٰ کہ لوگ ہیراب ہو گئے اور انہوں نے (اپنے اونٹوں اور زمین کو) ہیراب کیا۔

۶۰۴۱ - (۷) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ ابْنِ بَكْرِ، فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عُبْقَرِيًّا يَقْرَأُ قِرْيَةً -، حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعُطَنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۴۱: اور ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، پھر اس ڈول کو ابنِ الخطابؓ نے ابوہریرہؓ کے ہاتھ سے پکڑا، وہ ان کے ہاتھ میں بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا۔ میں نے کسی مضبوط نوجوان کو نہیں دیکھا کہ وہ ان کی طرح ٹھٹ سے ڈول نکالے ہو حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے پانی سے تالاب بھر لے لے (بخاری، مسلم)

### الفصل الثانی

۶۰۴۲- (۸) **وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

### دوسری فصل

۶۰۴۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور اس کے دل پر اتارا ہے (ترمذی)

۶۰۴۳- (۹) **وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ».**

۶۰۴۳: اور ابو داؤد کی روایت میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمرؓ کی زبان پر رکھا ہے اور وہ حق کی بات کرتا ہے۔

۶۰۴۴- (۱۰) **وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ - أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطَلِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».**

۶۰۴۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اس بات کو بعید نہیں گردانتے کہ (اس کی) تسکین دینے والی باتیں عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے جاری ہوتی ہیں (بیہقی دلائل النبوۃ)

۶۰۴۵- (۱۱) **وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَاللَّهِمَّ اعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبْنِ جَهْلٍ بَنِي مُشَافٍ، أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَاصْبِرْ عُمَرُ، فَقَدْ أَعْلَى النَّبِيُّ ﷺ فَاسْلَمْ، ثُمَّ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.**

۶۰۴۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے عموماً فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! اسلام کو ابو جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ساتھ غلبہ عطا کر (اس عموماً کے بعد) عمرؓ صبر فرما، تو اسلام بچ جائے گا، پھر مسجد ظاہر میں پیچھے اور اسلام لائے بعد ازاں عمرؓ نے مسجد الحرام میں اعلانیہ نماز ادا کی (احمد، ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو قایت درجہ ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی)

۶۰۴۶- (۱۲) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لَا يَبْكِي: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَلِكَ، فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۴۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ابو بکرؓ سے کہا: اے وہ انسان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان ہے۔ ابو بکرؓ نے کہا: خیروار! اگر تو یہ بات کہتا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: سورج ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوتا جو عمرؓ سے بہتر ہو یعنی عمرؓ تمام دنیا کے لوگوں سے بہتر ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔  
وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے، کیونکہ سورج تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام پر طلوع ہوا ہے اور یہ سب یقیناً عمرؓ سے افضل ہیں (ضعیف ترمذی علامہ البانی ص ۳۴۳ احادیث ضعیفہ نمبر ۳۵)

۶۰۴۷- (۱۳) وَهْنُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَلَوْ كَانَ بَعْلِي نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۴۷: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی (آتا) ہوتا تو عمرؓ ہوتے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۶۰۴۸- (۱۴) وَهْنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدُّكَ اللَّهُ صَالِحًا -! أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالْذِّفِّ وَأَتَغْنِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَإِنْ كُنْتُ نَذَرْتُ فَاضْرِبِي، وَالْأَفْلَا، فَجَعَلْتُ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيُّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيُّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتُ أَنْتَ يَا عُمَرُ! أَلْقَيْتِ الذِّفْفَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۶۰۴۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ میں باہر نکلے جب آپؐ واپس لوٹے تو ایک سیاہ قام لونڈی آئی۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مان رکھی تھی کہ اگر آپؐ کو اللہ تعالیٰ صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں آپؐ کے سامنے وف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اگر تو نے نذرمان رکھی تھی تو دف بجا وگرنہ نہ بجا، وہ دف بجائے گئی۔ ابوبکرؓ آئے تو وہ دف بجاتی رہی، پھر علیؓ آئے تو وہ دف بجاتی رہی، پھر عثمانؓ آئے تو بھی وہ دف بجاتی رہی لیکن جب عمرؓ آئے تو اس نے دف (اپنے نیچے) چھپالی (تدفی) امام تدفیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح اور غریب قرار دیا ہے۔

۶۰۴۹- (۱۵) وَهْنٌ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا، فَسَمِعْنَا لَغَطًا صَوْتِ صَبِيَّانِ. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا حَبِيبَتُهُ تَزْفِرُ - وَالصَّبِيَّانُ حَوْلَهَا، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! تَعَالِي فَأَنْظُرِي، فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيِي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ. فَقَالَ لِي: «أَمَا شِيعْتَ؟ أَمَا شِيعْتَ؟ فَجَعَلْتُ أَقُولُ: لَا، لِأَنْظُرُ مَثَرَتَيْنِ عِنْدَهُ، إِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَأَرْفَضَ النَّاسُ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيْطَانَيْنِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرَّوْا مِنْ عُمَرَ». قَالَ: فَرَجَعْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۶۰۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ہم نے شور و شغب اور چھوٹے بچوں کی آوازیں سنیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو (دیکھا کہ) ایک حبشیہ عورت رقص کر رہی تھی اور چھوٹے بچے اس کے گرد (تماشا دیکھ رہے) تھے۔ آپؐ نے فرمایا، اے عائشہ! آپ آئیں اور دیکھیں (عائشہ کہتی ہیں کہ) میں آئی اور میں نے اپنی ٹھوڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر رکھی، میں نے آپؐ کے کندھے اور سر کے درمیان سے حبشیہ (عورت) کی جانب دیکھنا شروع کیا۔ آپؐ نے (درا توقف کے بعد) مجھ سے دریافت کیا کہ ابھی تک آپؐ سیر نہیں ہوئیں؟ (عائشہ کہتی ہیں) میں نے نفی میں جواب دیا، اس لئے کہ میں جائزہ لینا چاہتی تھی کہ آپؐ کے نزدیک میرا کتنا مقام ہے؟ اچانک عمرؓ آئے تو لوگ منتشر ہو گئے (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میں محسوس کر رہا ہوں کہ جنوں اور انسانوں میں جو شیطان ہیں وہ عمرؓ سے بھاگتے ہیں۔ عائشہ کہتی ہیں کہ پھر میں (بھی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گھرواپس لوٹ آئی (تدفی) امام تدفیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

### الفصل الثالث

۶۰۵۰- (۱۶) هَذَا أَنَسُ بْنُ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًى؟ فَتَرَكْتُ: ﴿وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًى﴾. وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ

أَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ؟ فَتَرَلَّتْ آيَةُ الْحِجَابِ —، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْعَيْرِ، فَقُلْتُ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنْ أَنْ يُبْدِيَ لَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكِ﴾ . فَتَرَلَّتْ كَذَلِكَ .

## تیسری فصل

۶۰۵۰: انسؓ اور ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ تین باتوں میں میری اپنے پروردگار سے موافقت ہوئی ہے۔ عمر کہتے ہیں ان میں سے ایک بات یہ تھی (میں نے عرض کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول! اگر ہم مقامِ ابراہیم کے قریب (نفل) نماز ادا کرتے تو بہتر ہوتا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”تم مقامِ ابراہیم کے قریب (نفل) نماز ادا کرو“ (اور دوسری بات یہ تھی کہ) اے اللہ کے رسول! آپؐ کی بیویوں کے ہاں اچھے اور بُرے سبھی لوگ جاتے ہیں، اگر آپؐ انہیں پردہ کرنے کا حکم دیں تو بہتر ہو گا۔ اس پر پردے کی آیات نازل ہوئیں۔ (تیسری بات یہ تھی کہ) جب آپؐ کی بیویاں غیرت کرتے ہوئے اکٹھی ہوئیں (غیرت سے مراد یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں شہد پینا شروع کیا تو دیگر ازواجِ مطہرات نے ایک عمار قائم کر لیا تھا) تو میں نے (ازواجِ مطہرات سے) کہا تھا کہ اگر پیغمبر علیہ السلام تمہیں طلاق دیں تو اللہ تعالیٰ آپؐ کو تم سے بہتر بیویاں عطا کریں گے۔ چنانچہ اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی۔

۶۰۵۱- (۱۷) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ، وَفِي الْحِجَابِ، وَفِي أُسَارَى بَذْرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۶۰۵۱: انسؓ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے، عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے تین باتوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ہے۔ پہلی بات مقامِ ابراہیم کے بارے میں، دوسری بات پردے کے بارے میں اور تیسری بات بدر کے قیدیوں کے بارے میں ہے (بخاری، مسلم)

۶۰۵۲- (۱۸) وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَضَّلَ النَّاسُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِأَرْبَعٍ: بِذِكْرِ الْأُسَارَى يَوْمَ بَذْرِ، أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَكُمُ فِيمَا أَخَذْتُمُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ . وَبِذِكْرِ الْحِجَابِ، أَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ: وَأَنْتَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِي بُيُوتِنَا؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ . وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ: «اللَّهُمَّ ابْدِ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ . وَبِرَأْيِهِ فِي أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ أَوَّلَ نَاسٍ بَاتِعَهُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۶۰۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو چار باتوں کے سبب لوگوں پر فضیلت حاصل ہے (پہلی فضیلت یہ ہے کہ) جنگِ بدر کے روز قیدیوں کے تذکرے پر عمرؓ نے انہیں قتل کرنے کا

مشورہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے تحریر شدہ (حکم) لوح محفوظ میں مثبت نہ ہوا ہوتا تو تم نے جو (فدیہ) لیا ہے، اس کے سبب تمہیں بڑا عذاب پہنچتا اور (دوسری فضیلت یہ ہے کہ) جب عورتوں کے پردے کا تذکرہ ہوا تو مڑنے ازواج مطہرات کو پردہ کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ زینبؓ نے عڑ سے کہا، اے خطابؓ کے بیٹے! تو ہم پر حکم چلاتا ہے جبکہ وحی ہمارے گھروں میں نازل ہوتی ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے (حکم) نازل فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) کہ ”جب تم ان سے سلمان طلب کرو تو ان سے پردے کے پیچھے سے طلب کیا کرو۔“ اور (تیسری فضیلت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔ آپؐ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! اسلام کو عڑ کے ساتھ غلبہ عطا کر (جو تھی فضیلت) ابوبکرؓ (کی خلافت) کے بارے عڑ کی رائے تھی (اور) عڑ پہلے آدمی تھے جنہوں نے ابوبکرؓ کی بیعت کی تھی (احم)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابونعشل راوی مجہول ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۸)

۶۰۵۳- (۱۹) وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَاكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أَمْنِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ». قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَرَى - ذَلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۶۰۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں سے یہ شخص جنت میں سب سے زیادہ بلند مرتبے والا ہے۔ ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! ہم سمجھتے رہے کہ اس شخص سے مراد عڑ ہیں یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عطیہ بن سعد اور عبید اللہ بن ولید راوی ضعیف ہیں۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۰)

۶۰۵۴- (۲۰) وَحَدَّثَنَا اسْلَمٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ - بِعَيْنِي عُمَرَ - فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ جَيْنٍ قُبِضَ كَانَ أَحَدًا - وَأَجُودَ حَتَّى انْتَهَى - مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۵۳: اسلم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے عمر رضی اللہ عنہ کی کسی خاص بات کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے انہیں بتایا۔ اسلم کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب سے آپؐ فوت ہوئے ہیں، کبھی بھی کسی شخص کو (عمل کے لحاظ سے) عمرؓ سے زیادہ جدوجہد کرنے والا اور زیادہ عمدہ انسان نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ آخر عمر کو پہنچے (بخاری)

۶۰۵۵- (۲۱) وَحَدَّثَنَا الْبُسُورِيُّ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا طَعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَنْكَلِمُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ - يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَلَا كُلُّ ذَلِكَ؟! لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ

صُحْبَتُهُ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتَفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ: أَمَا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ اللَّهِ مِنْ بِهِ عَلَى، وَأَمَا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ اللَّهِ مِنْ بِهِ عَلَى. وَأَمَا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي، فَهُوَ مِنْ آجَلِكَ وَمِنْ أَجَلِ أَصْحَابِكَ، وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعُ الْأَرْضِ - ذَهَبًا لَا فِتْنَتِي بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۵۸: رضو بن عزمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عڑ کو (تیز سے) گھما لیا گیا تو وہ درد محسوس کرنے لگے۔ ابن عباسؓ نے یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید عڑ جزع فزع کر رہے ہیں، اُن سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! جزع فزع نہ کریں، بلاشبہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں، آپ نے اچھی صحبت رکھی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے جدا ہوئے اور وہ آپ سے خوش تھے۔ اس کے بعد آپ ابو بکرؓ کی صحبت میں رہے، پس آپ نے اچھی صحبت رکھی۔ پھر ابو بکرؓ آپ سے جدا ہوئے اور وہ آپ سے خوش تھے۔ اس کے بعد آپ مسلمانوں کی صحبت میں رہے، پس آپ نے اچھی صحبت رکھی۔ پھر آپ ان سے جدا ہو رہے ہیں اور وہ آپ سے خوش ہیں۔ عڑ نے جواب دیا کہ آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور ان کی خوشی کا تذکرہ کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے اور جو تم نے ابو بکرؓ کی رفاقت اور اس کی خوشی کا تذکرہ کیا ہے تو یہ بھی اللہ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے اور جو تم میری گھبراہٹ دیکھ رہے ہو وہ تمہارے اور تمہارے رفقاء کی وجہ سے ہے۔ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس زمین کے بھرے کے برابر سونا ہوتا تو تو میں اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا فدیہ دے دیتا (بخاری)



## بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل)

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۰۵۶- (۱) عَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسْئَلُ بَقْرَةً إِذَا أَعْنَى، فَرَكِبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَكُمُ نُحْلِقُ لِهَذَا، إِنَّمَا حُلِقْنَا لِحَرَائَةِ الْأَرْضِ. فَقَالَ: النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! بَقْرَةٌ تَكَلِّمُ!». فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَإِنِّي أَوْفِي بِكُمْ أَنَا وَأَبْرُ بَكْرٍ وَعُمَرُ». وَمَا هُمَا شَيْءٌ. وَقَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا فَاتَّخَذَهَا، فَادْرَكَهَا صَاحِبُهَا، فَاسْتَفْذَاهَا، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: قَمْنُ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ؟! فَقَالَ: أَوْفِي بِكُمْ أَنَا وَأَبْرُ بَكْرٍ وَعُمَرُ. وَمَا هُمَا شَيْءٌ. مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

### پہلی فصل

۶۰۵۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص ایک بیل کو ہانک رہا تھا اس دوران وہ شخص (پٹلے سے) عاجز آ گیا تو بیل پر سوار ہو گیا۔ بیل نے کہا: ہم سواری کیلئے پیدا نہیں ہوئے ہیں بلکہ ہم تو زمین کی کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیے گئے ہیں۔ لوگوں نے (تعجب کرتے ہوئے) کہا: سُبْحَانَ اللَّهِ! بیل کلام کر رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (واقعہ) پر میں، ابو بکر اور عمر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔ نیز فرمایا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص اپنی بکریوں میں تھا، اچانک ان میں سے ایک بکری پر بھیڑیا حملہ آور ہو گیا اور بکری کو اٹھا لیا۔ بکری کے مالک نے اسے اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیے نے اس سے کہا کہ درندوں کے روز (یعنی جب قتلہ ہوا ہو گا) جب کہ میرے علاوہ انہیں کوئی چرانے والا نہیں ہو گا، (ان کو مجھ سے کون چھڑوائے گا؟) لوگوں نے تعجب سے کہا: سُبْحَانَ اللَّهِ! بھیڑیا کلام کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس (واقعہ) پر بھی میرا، ابو بکر اور عمر کا ایمان ہے حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں نہیں تھے (بخاری، مسلم)

۶۰۵۷- (۲) وَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ قَدَعُوا اللَّهَ

لِعُمَرَ وَقَدْ وَضَعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ». فَالْتَمَسْتُ فَإِذَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں میں کھڑا تھا، انہوں نے عمرؓ کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جب کہ (وفات کے بعد) ان کا جنازہ چارپائی پر رکھا گیا تھا۔ اچانک میرے پیچھے ایک شخص نے اپنی کمری میرے کندھے پر رکھی اور (عمرؓ کے لیے دعائیہ کلمات) کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے، بے شک میں اُمید رکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں رفقاء کے ساتھ جمع کرے گا، اس لیے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار سنا کرتا تھا، آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں، ابوبکرؓ اور عمرؓ (فلاں جگہ) تھے، میں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ نے (فلاں کام) کیا، میں ابوبکرؓ اور عمرؓ چلے، میں ابوبکرؓ اور عمرؓ داخل ہوئے، میں ابوبکرؓ اور عمرؓ نکلے (ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ) میں نے مژکر دیکھا تو یہ باتیں علیؓ بن ابی طالب فرما رہے تھے (بخاری، مسلم)

### الفصل الثانی

۶۰۵۸- (۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ، كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الذَّرِيَّ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَأَنْعَمًا». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ»، وَرَوَى نَحْوَهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ

### دوسری فصل

۶۰۵۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک جنتی لوگ (آپس میں ایک دوسرے کو) بلند مرتبہ لوگوں (کے اونچے مقام) کو دکھائیں گے جیسا کہ تم آسمان کے افق میں روشن ستارے کو دیکھتے ہو۔ بلاشبہ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی بلند مقام والوں میں سے ہوں گے اور سب سے اچھے ہوں گے (شرح السنہ) نیز ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عطیہ بن سعد راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۲۰)

۶۰۵۹- (۴) وَهَذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كَهْلُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا الشَّيْخَيْنِ وَالْمُرْسَلَيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۶۰۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوبکرؓ اور عمرؓ انبیاء اور رسولوں کے علاوہ اولین اور آخرین اُمیرِ عمرِ جنتیوں کے سردار ہوں گے (ترمذی)

۶۰۶۰۔ (۵) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۰۶۰: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

وضاحت: ترمذی کی حدیث کی سند جیدہ درجہ کی ہے البتہ ابن ماجہ کی حدیث جو علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کی سند میں حارث اعور راوی ضعیف ہے نیز جنت میں سبھی لوگ جوان ہوں گے، اُمیرِ عمر کے لوگوں سے مقصود وہ لوگ ہیں جو اُمیرِ عمر میں فوت ہوں گے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۰)

۶۰۶۱۔ (۶) وَهْنٌ حَدَّثَنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فَيَنْكُم؟ فَاقْتَدُوا بِأَبَا لَدَيْنِ بْنِ بَعْدِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۶۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میں نہیں جانتا کہ میں نے تم میں کتنا (عرصہ) زندہ رہنا ہے؟ پس تم میرے بعد دو شخصوں ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اقتداء کرنا (ترمذی)

۶۰۶۲۔ (۷) وَهْنٌ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ أَحَدٌ رَأْسَهُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، كَأَنَّا يَتَّبِعَانِ إِلَيْهِ وَيَتَّبِسَمُ إِلَيْهِمَا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے علاوہ کوئی شخص اپنا سر بلند نہیں کرتا تھا، وہ دونوں آپؐ کی زیارت کر کے مسکراتے تھے اور آپؐ انہیں دیکھ کر مسکراتے تھے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عثم بن عتیۃ راوی منکرم فیہ ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۱، ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹)

۶۰۶۳۔ (۸) وَهْنٌ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ، وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا، فَقَالَ: «هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز (اپنے حجۃ مبارکہ سے) باہر آئے اور مسجد میں داخل ہوئے جب کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ میں سے ایک آپؐ کی دائیں جانب اور دوسرا آپؐ کی بائیں جانب تھا۔ آپؐ نے ان دونوں کے ہاتھوں کو پکڑا ہوا تھا اور آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن ہم اسی کیفیت

میں اٹھائے جائیں گے (تذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا۔  
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹)

۶۰۶۴- (۹) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: «هَذَا السَّمْعُ وَالْبَصَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

۶۰۶۳: عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا اور فرمایا: یہ دونوں (میرے لیے) کان اور آنکھ (کی مانند) ہیں (امام ترمذی نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا ہے)

۶۰۶۵- (۱۰) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنَ أَهْلِ السَّمَاءِ، وَوَزِيرَانِ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ - وَمِيكَائِيلُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۶۰۶۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر پیغمبر کے دو وزیر الٰہی آسمان میں سے اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہوتے ہیں۔ آسمان والے میرے دونوں وزیر جبرائیل اور میکائیل ہیں اور زمین والے (دونوں وزیر) ابوبکر اور عمر ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹)

۶۰۶۶- (۱۱) وَهْنُ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: زَأْنْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ، فَأَوْرَنْتُ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَرَجَحْتَ أَنْتَ؛ وَوَزَنَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ، وَوَزَنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَحَ عُمَرُ؛ ثُمَّ رَفَعَ الْمِيزَانَ، فَاسْتَأْشَأَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَغْنِي فِسَاءَهُ ذَلِكَ. فَقَالَ: «خِلَافَةُ نَبْوَةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۶۰۶۶: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے گویا کہ ایک ترازو آسمان سے اترا، آپ کا اور ابوبکر کا وزن کیا گیا تو آپ ہماری لکے اور ابوبکر اور عمر کا وزن کیا گیا تو ابوبکر ہماری لکے اور عمر اور عثمان کا وزن کیا گیا تو عمر ہماری لکے، پھر ترازو اٹھا لیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خواب نے ٹھنکین کر دیا۔ (آپ نے فرمایا: اس خواب میں نبوت کی خلافت کی جانب اشارہ ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بادشاہت عطا کرے گا (مسلم))  
وضاحت: اس حدیث میں دراصل دو روایات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو کتاب السنۃ

میں اور امام ترمذیؒ نے کتاب الرُّویا میں ”پھر ترازو اٹھا لیا گیا“ جملے تک کے الفاظ ذکر کیے ہیں (ان الفاظ کے ساتھ) یہ حدیث صحیح ہے اور ”آپؐ کو اس خواب نے غلگین کر دیا“ کے الفاظ صرف ابوداؤد میں ہیں، اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ناقابلِ حجت ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۲۱)

### الفصل الثالث

۶۰۶۷- (۱۲) **فَهِ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يُطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». فَاطَّلَعَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: «يُطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ»، فَاطَّلَعَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.**

### تیسری فصل

۶۰۶۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آئے گا۔ چنانچہ ابوبکرؓ آئے۔ پھر فرمایا، تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آئے گا۔ چنانچہ عمرؓ آئے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔  
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۴)

۶۰۶۸- (۱۳) **وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَيْنَا زَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَبْرِئِ فِي لَيْلَةٍ صَاحِبِيَّةٍ - إِذْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ يَكُونُ لِأَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عِنْدَ نُجُومِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، عُمَرُ». قُلْتُ: فَأَيْنَ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: «إِنَّمَا جَمِيعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ». رَوَاهُ رِزِينَ.**

۶۰۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چاندنی رات تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ اچانک میں نے سوال کیا، اے اللہ کے رسول! کیا کسی شخص کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر بھی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں! عمرؓ کی ہیں (عائشہ کہتی ہیں) میں نے دریافت کیا، ابوبکرؓ کی نیکیاں کتنی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، عمرؓ کی تمام نیکیاں ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں (رزین)  
وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۲۱)

## بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل)

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۰۶۹ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ، كَاشِفًا عَنْ فَخْذَيْهِ - أَوْ سَاقَيْهِ - فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى بِلَاقِ الْحَالِ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَوَّى يَدَيْهِ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ -، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسَتْ وَسَوَّيْتُ يَدَيَّ فَقَالَ: «أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟».

وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ: «إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ أُذِنْتُ لَهُ عَلَى بِلَاقِ الْحَالَةِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ، زَوَاهُ مُسْلِمٌ».

### پہلی فصل

۶۰۶۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے آپ کی دونوں پنڈلیوں پر کپڑا نہ تھا۔ ابو بکرؓ نے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی 'ان کو اجازت دی گئی' آپ اسی حالت میں رہے اور باتیں کرتے رہے۔ پھر عمرؓ نے اجازت طلب کی 'انہیں اجازت دی گئی' آپ اسی حالت میں رہے اور باتیں کرتے رہے۔ بعد ازاں عثمانؓ نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنا کپڑا درست کر لیا۔ جب صحابہ کرامؓ باہر چلے گئے تو عائشہؓ نے کہا 'ابو بکرؓ اندر آئے' ان کے لیے بھی آپ نے جنش نہ کی اور نہ ہی آپ نے کچھ خیال کیا۔ پھر عمرؓ اندر آئے 'ان کے لیے بھی آپ نے جنش نہ کی اور نہ ہی ان کی کچھ پرواہ کی۔ پھر عثمانؓ داخل ہوئے تو آپ درست ہو کر بیٹھ گئے اور آپ نے اپنے کپڑوں کو بھی درست کر لیا۔ آپ نے فرمایا 'میں اس شخص سے کیوں حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا 'بے شک عثمانؓ بہت حیا والا آدمی ہے اور میں ڈر گیا کہ اگر میں

نے اسے اسی حالت میں اندر آنے کی اجازت دی تو وہ اپنے (جس) کام کے سلسلہ میں میرے پاس آیا، اس کے لئے مجھ سے نظر اٹھا کر بات نہیں کرے گا اور اس کا کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچے گا (بلکہ واپس چلا جائے گا) (مسلم)

### الفصل الثانی

۶۰۷۰ - (۲) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ، وَرَفِيقِي - يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ - عُثْمَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

### دوسری فصل

۶۰۷۰: طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر پیغمبر کا ایک خاص ساتھی ہوتا ہے، اور جنت میں عثمان میرا ساتھی ہوگا (ترمذی)

۶۰۷۱ - (۳) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

۶۰۷۱: اور امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے نیز سند بھی منقطع ہے۔  
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی ص ۳۹۵) ضعیف ابن ماجہ ص ۱۰۹

۶۰۷۲ - (۴) وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خُبَّابٍ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَامَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَيَّ مِائَتَةٌ بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا - وَأَقْتَابِهَا - فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ، فَقَامَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: عَلَيَّ مِائَتَةٌ بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ حَضَّ، فَقَامَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: عَلَيَّ ثَلَاثُمِائَةٌ بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْبَعِيرِ وَهُوَ يَقُولُ: «مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۷۲: عبد الرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ جوک کے لشکر (کے خرچ) کے لئے لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ چنانچہ عثمانؓ کھڑے ہوئے

انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوانٹ جموں اور کجاووں سمیت میرے بچے ہیں۔ پھر (دوبارہ) آپ نے اسی لشکر کے لئے رغبت دلائی تو عثمانؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ کی راہ میں دو سوانٹ جموں اور کجاووں سمیت میرے بچے ہیں۔ پھر آپ نے تیسری بار رغبت دلائی تو عثمانؓ (تیسری بار) کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ کی راہ میں تین سوانٹ جموں اور کجاووں سمیت میرے بچے ہیں (اس حدیث کے راوی) عبدالرحمن بن خطاب کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ منبر سے اتر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اس نیکی کے بعد عثمانؓ پر کچھ گناہ نہیں وہ جو چاہے عمل کرتا رہے، اس نیکی کے بعد عثمانؓ پر کچھ گناہ نہیں وہ جو چاہے عمل کرتا رہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۹)

۶۰۷۳- (۵) وَهَنَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْفِئَاءِ وَبِنَارٍ فِي كَتِفِهِ جِئْتُ جَهْزَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَتَرَهَا فِي جَجْرِهِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقْلِبُهَا فِي جَجْرِهِ وَنَقُولُ: «مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ» مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۰۷۳: عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ نے جوک کے لشکر کی تیاری فرمائی تو عثمانؓ اپنی جیب میں ایک ہزار دینار ڈال کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور یہ دینار آپ کی گود میں بکھیر دیئے (عبدالرحمان بن سمرہ کہتے ہیں کہ) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنی گود میں انہیں اٹ پٹ کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ ”آج کے دن کے عمل کے بعد عثمانؓ جو بھی کریں، وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ آج کے دن کے عمل کے بعد عثمانؓ جو بھی کریں، وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا“ (احمد)

۶۰۷۴- (۶) وَهَنَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ، فَتَابَعَ النَّاسَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ، فَضَرَبَ بِأُخْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى-، فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنَّهُمْ لَا نَفْسَ لَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۷۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو لوگوں نے رسول اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی، اس بیعت کا پس منظر یہ تھا کہ عثمانؓ اہل مکہ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اچھی بنا کر بھیجے گئے تھے (اور کسی نے یہ افواہ اڑا دی کہ عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا ہے) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ عثمانؓ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کام گیا ہے، چنانچہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ عثمانؓ کے نائب کے طور پر دوسرے ہاتھ پر مارا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ہاتھ عثمانؓ کے لئے تھا وہ باقی صحابہ کرام سے بہتر تھا جو انہوں نے اپنے لئے مارا تھا (ترمذی)



وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۶)

۶۰۷۵ - (۷) وَمَنْ ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ - حِينَ اشْتَرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ: أُنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْدَبُ - غَيْرُ بَرٍّ رُومَةَ - ؟ فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِي بَرَّ رُومَةَ يَجْعَلْ دَلْوَهُ مَعَ دَلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟». فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبٍ مَالِي، وَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟! فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ: أُنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةً آلِ فَلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟». فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبٍ مَالِي، فَاتُّمُّ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ؟! فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أُنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُونَ إِنِّي جَهَزْتُ جَيْشَ الْمُسْرَةِ مِنْ مَالِي؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أُنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى نَبِيرٍ - مَكَّةَ وَمَقْعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ، فَرَفَضَهُ بِرَجُلِهِ - قَالَ: «أُسْكُنْ نَبِيرًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ؟» قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ! شَهِدُوا وَزَيْتُ الْكَعْبَةِ إِنِّي شَهِيدٌ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ الْبَرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۶۰۷۵: ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ میں اس دن حاضر تھا جب عثمان نے لوگوں کو (اپنے گھر کی ہمت کے) اوپر سے جھانکا (ہاں عثمان کو شہید کرنے کے درپے تھے) عثمان نے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو وہاں ”رومہ“ کنوئیں کے علاوہ کہیں میٹھا پانی نہ تھا آپؐ نے فرمایا تھا کہ جو شخص ”رومہ“ کنوئیں کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈولوں کے ساتھ رکھے گا تو اسے جنت میں اس سے بہتر پانی ملے گا پس میں نے ہی اس کنوئیں کو خالص اپنے مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس کنوئیں کا پانی پینے سے روک رہے ہو یہاں تک کہ میں سمندر کا (کڑوا) پانی پی رہا ہوں۔ لوگوں نے (تعجب سے) کہا، اے اللہ! بات تو درست ہے۔ پھر عثمان نے کہا، میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں کیا مسجد (جوبی) اپنے نمازیوں کے لئے تنگ نہیں ہو گئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون شخص فلاں قبیلے سے زمین کا ٹکڑا خرید کر اسے مسجد میں شامل کرتا ہے؟ (اس کے عوض) اسے جنت میں اس سے بہتر ٹکڑا ملے گا۔ پس میں نے اس ٹکڑے کو خالص اپنے مال سے خریدا تھا لیکن آج تم مجھے اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روک رہے ہو؟ لوگوں نے تعجب سے کہا، اے اللہ! بات تو درست ہے۔ عثمان نے کہا، میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے جو کہ لکھ کر کی تیاری اپنے مال سے کی تھی؟ لوگوں نے (تعجب سے) کہا،

اے اللہ! بات تو درست ہے۔ عثمانؓ نے کہا، میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے قبضہ پہاڑ پر تھے اور آپؐ کے ساتھ ابو بکرؓ عڑ اور میں تھا۔ اچانک پہاڑ حرکت کرنے لگا یہاں تک کہ اس کے پتھر و حلوں کی جانب گرنے لگے۔ چنانچہ آپؐ نے پہاڑ پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا، اے قبضہ پہاڑ! ٹھہر جا۔ بلاشبہ تجھ پر ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ لوگوں نے کہا، اے اللہ! بات تو درست ہے۔ عثمانؓ نے تین بار فرمایا، اللہ اکبر! کعبہ کے رب کی قسم! لوگ گواہی دے رہے ہیں کہ میں شہید ہوں (ترفی، نسائی، دار قطنی) عثمانؓ نے تین مرتبہ کہا، اللہ اکبر! لوگ گواہی دے رہے ہیں اور کعبہ کے رب کی قسم میں شہید ہوں (ترفی، نسائی، دار قطنی)

۶۰۷۶ - (۸) وَهَنُ مَرْوَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَذَكَرَ الْفَيْسَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقْتَعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: «هَذَا يَوْمِيذٍ عَلَى الْهَلْدَى» فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَمَانَ. قَالَ: فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۷۶: مَرْوَةُ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فتنوں کا ذکر کیا اور انہیں قریب بتایا۔ چنانچہ (ای دوران وہاں سے) ایک شخص گزرا جو چادر میں لپٹا ہوا تھا۔ آپؐ نے (اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا کہ یہ شخص ہدایت پر ہو گا۔ (مَرْوَةُ بْنُ كَعْبٍ کہتے ہیں) میں میں اٹھا اور اس کی طرف گیا تو وہ شخص عثمانؓ بن عفان تھے۔ مَرْوَةُ بْنُ كَعْبٍ کہتے ہیں کہ میں نے عثمانؓ کے چہرے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کیا اور کہا کہ یہ شخص ہے جو ہدایت پر ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں (ترفی، ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۶۰۷۷ - (۹) وَهَنُ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا عُثْمَانُ! إِنَّهُ لَعَلَّ اللَّهَ يُقِمُّصَكَ قِيمَتًا»، فَإِنْ أَرَادَ ذَلِكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا نَخْلَعُهُ لَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

۶۰۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اے عثمان! شاید اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کا لباس پہنائے۔ اگر لوگ تجھ سے خلافت کو چھیننے پر اصرار کریں تو پھر تو اسے ان کے لئے ہرگز نہ چھوڑنا (ترفی، ابن ماجہ) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

۶۰۷۸ - (۱۰) وَهَنُ ابْنِ عَمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ: «يُقْتَلُ هَذَا فِيهَا مَظْلُومًا» لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

۶۰۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عظیم فتنے کا تذکرہ کرتے

ہوئے فرمایا کہ یہ شخص مظلومانہ قتل ہو گا، آپ کا اشارہ عثمان کی طرف تھا (ترمذی)  
وضاحت: امام ترمذی نے اس حدیث کی سند کو غریب قرار دیا ہے (تفصیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۲۳)

۶۰۷۹- (۱۱) وَهْنُ ابْنِ سَهْلَةَ، قَالَ: قَالَ لِي عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَوْمَ الدَّارِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ عَهَدَ إِلَيَّ وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۷۹: ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عثمان نے اپنے گھر کے محاصرے کے روز مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک وصیت فرمائی تھی اور میں اس کے مطابق صبر کر رہا ہوں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

### الفصل الثالث

۶۰۸۰- (۱۲) هَنَّ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُرِيدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالُوا: هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ. قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخِ فِيهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ. قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ! إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي: هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: نَعَالَ أَبِئِنَّ لَكَ أَمَّا فِرَازُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَاشْهَدْ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رَفِيقَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ». وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِطَلْحٍ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَيْتُهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُثْمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ الْبَيْعَةُ: «هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ» فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ، وَقَالَ: «هَذِهِ لِعُثْمَانَ». ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِذْ هَبَ بِهَا الْآنَ مَعَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

### تیسری فصل

۶۰۸۰: عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَب بیان کرتے ہیں کہ مصر کے باشندوں میں سے ایک شخص آیا وہ بیت اللہ کے حج کا ارادہ رکھتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا 'یہ قریش کے اکابر ہیں۔ اس نے دریافت کیا' ان میں کون بڑا عالم ہے؟ انہوں نے

تایا، عبداللہ بن عمر ہیں۔ اس نے کہا، اے عبداللہ بن عمر! میں آپ سے ایک بات دریافت کرتا ہوں، آپ مجھے اس بات کا جواب دیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمانؓ اُحد کی جنگ میں بھاگ گئے تھے؟ عبداللہ بن عمر نے کہا، درست ہے۔ اس نے پوچھا، کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ جنگ بدر سے غائب تھے اور (وہاں) حاضر نہ ہوئے تھے؟ عبداللہ بن عمر نے کہا، درست ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان کے موقع پر بھی موجود نہ تھے؟ اور (وہاں بھی) حاضر نہ ہوئے تھے۔ عبداللہ بن عمر نے (تجب سے) اللہ اکبر کہا (اور ساتھ ہی) عبداللہ بن عمر نے کہا کہ انہیں میں آپ کے سامنے حقیقتِ حال واضح کرتا ہوں۔ جہاں تک اُحد کی جنگ میں سے ان کے فرار ہونے کا واقع ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گناہ کو معاف کر دیا ہے اور جہاں تک جنگ بدر میں سے عثمان کا غائب ہونا ہے وہ اس لئے تھا کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہؓ تھیں اور وہ بیمار تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ آپ کو جنگ بدر میں (عدم شرکت کے باوجود) وہاں حاضر شخص کے برابر ثواب ملے گا اور (بال غنیمت میں سے) حصہ بھی ملے گا۔ اور جہاں تک ان کا بیعت رضوان سے پیچھے رہنے کا واقعہ ہے وہ اس سبب سے تھا کہ اگر مکہ مکرمہ میں کوئی شخص عثمانؓ سے زیادہ عزت والا ہوتا تو آپؐ اسے بھیجتے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو بھیجا اور عثمانؓ کے مکہ مکرمہ جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیتے ہوئے اسے اپنے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمانؓ کی بیعت ہے۔ بعد ازاں عبداللہ بن عمر نے کتاب ان سوالوں کے جواب اپنے ساتھ لے جا (بخاری)

۶۰۸۱- (۱۳) وَهَنَ ابْنُ سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَى عُثْمَانَ، وَلَزَنَ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الدَّارِ قُلْنَا: أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ إِلَيَّ آمَرًا، فَأَنَا صَاحِبُ نَفْسِي عَلَيْهِ.

۶۰۸۱: عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ابو سہلہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عثمانؓ کے ساتھ سرکوشی کر رہے تھے جبکہ عثمانؓ کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔ جب حاصرے کا دن ہوا تو ہم نے عثمانؓ سے کہا کہ کیا ہم (ان سے) لڑائی نہ کریں؟ عثمانؓ نے کہا کہ نہ لڑو، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا میں خود کو اس کا پابند بنا رہا ہوں (یعنی دلائل التبرؤ)

۶۰۸۲- (۱۴) وَهَنَ ابْنُ حَبِيبَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْضُورٌ فِيهَا، وَأَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَأْذِنُ عُثْمَانَ فِي الْكَلَامِ، فَأَذِنَ لَهُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا - أَوْ قَالَ: اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً - فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَمَنْ لَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ؟ أَوْ مَا تَأْمُرُنَا بِهِ؟ قَالَ: «وَعَلَيْكُمْ بِالْأَمِيرِ وَأَصْحَابِهِ، وَهُوَ يُشِيرُ إِلَى عُثْمَانَ بِذَلِكَ. رَوَاهُمَا التَّبَهِيُّ فِي «دَلَائِلِ التَّبَرُّؤِ».

۶۰۸۲: ابو جہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عثمانؓ کے گھر میں داخل ہوئے جب کہ عثمانؓ اپنے گھر میں محصور تھے۔ ابو جہیرؓ نے سنا کہ ابو ہریرہؓ عثمانؓ سے گفتگو کرنے کی اجازت طلب کر رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ابو ہریرہؓ کو دی، وہ کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ بعد ازاں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپؐ فرما رہے تھے کہ بلاشبہ میرے بعد تم فتنوں اور اختلافات کو پاؤ گے۔ ایک شخص نے عرض کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول! اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہیے یا آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تھا کہ تمہیں ہر حال میں امیر اور اس کے رفقاء کی اطاعت کرنا ہوگی اور آپؐ عثمانؓ کی طرف اشارہ کر رہے تھے (یعنی دلائل النبوة)

## بَابُ مَنَاقِبِ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

(ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے فضائل)

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۰۸۳- (۱) عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَبِعَ أَحَدًا، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: «أَبُتُّ أَحَدًا، فَأَتَمَّا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

### پہلی فصل

۶۰۸۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمانؓ اُحد پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ لرزے لگا۔ آپؐ نے اس پر اپنا پاؤں مارے ہوئے فرمایا، ٹھہر جا! اس لیے کہ تجھ پر ایک پیغمبر، ایک صدیق اور دو شہید ہیں (بخاری)

۶۰۸۴- (۲) وَهَذَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَاتِ الْمَدِينَةِ -، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ -، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللَّهُ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ، فَإِذَا عُمَرُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ لِي: «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى نُصَيْبِهِ» فَإِذَا عُثْمَانُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَمِدَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۸۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک باغ میں تھا کہ ایک شخص آیا، اس نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔ (ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں) میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو وہ ابوبکر تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق انہیں خوشخبری سنائی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا، اس نے بھی دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے لیے بھی دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔

دو۔ (ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں) میں نے اس کے لئے دروازہ کھولا تو وہ عمرؓ تھے۔ میں نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مطلع کیا تو انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی۔ بعد ازاں ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ آپؐ نے مجھے فرمایا، اس کے لئے بھی دروازہ کھول دو اور اسے بھی جنت کی خوشخبری دو البتہ اسے عظیم مصیبت پہنچے گی (ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں نے دروازہ کھولا) تو وہ عثمانؓ تھے، میں نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مطلع کیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ سے تمام مصائب میں مدد طلب کی جاتی ہے (بخاری، مسلم)

### الفصل الثانی

۶۰۸۵۔ (۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

### دوسری فصل

۶۰۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب زندہ تھے تو ہم کہا کرتے تھے ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم (ترمذی)  
وضاحت: مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جب بھی مذکورہ تین صحابہ کرامؓ میں سے کسی کا نام لیا جاتا تو ان کے نام کے ساتھ ”رضی اللہ عنہ“ کہا جاتا تھا (مشکوٰۃ سعید الخمام جلد ۳ صفحہ ۲۵۴)

### الفصل الثالث

۶۰۸۶۔ (۴) عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَرَى اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَانَ أَبَا بَكْرٍ يَنْطُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَيَنْطُ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ، وَيَنْطُ عُثْمَانُ بِعُمَرَ. قَالَ: جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللَّهِ، وَأَمَّا نَوَاطُ بَعْضِهِمْ يَنْغِضُ فُهُمْ وَلَا أَمْرَ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

### تیسری فصل

۶۰۸۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گزشتہ رات ایک نیک شخص کو خواب میں دکھایا گیا کہ جیسے ابو بکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، عمرؓ ابو بکرؓ کے ساتھ اور عثمانؓ عمرؓ کے ساتھ معلق ہیں۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے تو ہم نے (محسوس کیا اور) کہا کہ نیک شخص سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کے ایک دوسرے کے ساتھ معلق ہونے سے مقصود یہ ہے کہ وہ اس شریعت کے والی ہیں، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے۔

وسلم کو مبعوث فرمایا ہے (ابوداؤد)  
وضاحت: علامہ ناصر الدین ألبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۰۲)

## بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل) الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۰۸۷- (۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَثَرَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

### پہلی فصل

۶۰۸۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک تمہارا مقام وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، البتہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل پر استدلال کرنا درست نہیں ہے، البتہ اس حدیث میں آپ کے نزدیک علی رضی اللہ عنہ کا جو مقام و مرتبہ تھا، اس کی جانب اشارہ ہے۔ سن ۹ ہجری کو آپ غزوہ جوک کے لیے روانہ ہوئے تو آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنے اہل و عیال پر خلیفہ بنایا تھا، اس وقت آپ نے علی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ تمہارا مقام میرے نزدیک وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے بھائی ہارون کو اپنے گھروار اور بنی اسرائیل کا خلیفہ بنا گئے تھے لیکن ہارون پیغمبر بھی تھے، جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ شیخ حضرات کا یہ کہنا کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علی کے سوا کوئی خلافت کے لائق نہیں، درست نہیں ہے۔ جب کہ ہارون موسیٰ کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اس لیے قیاس بھی نہیں کیا جاسکتا اور خود علی نے آپ کی وفات کے بعد اپنے خلیفہ ہونے کا کبھی ذکر تک نہیں کیا (مرقات جلد ۱ صفحہ ۳۳۶)

۶۰۸۸- (۲) وَهْنِ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَالَّذِي فَلقَ الْحَبَّةَ



وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبَغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۸۸: رَوَيْنَ حُبُّنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيَان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس نے داسے کو پھاڑا اور جس نے ہر روح والی چیز کو پیدا کیا۔ نبی الائمی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تاکید کی کہ میرے ساتھ صرف کامل ایمان والا شخص ہی محبت کرے گا اور منافق کے علاوہ کوئی دوسرا شخص میرے ساتھ دشمنی نہیں کرے گا (مسلم)

۶۰۸۹- (۳) وَقَدْ سَهَّلَ بِنِ مَسْعِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرٍ: «لَا أُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللهُ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ». فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟». فَقَالُوا: هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ! يَسْتَكْبِرُ عَيْنَيْهِ. قَالَ: فَارْسِلُوا إِلَيْهِ. فَأَتَى بِهِ فَبَضَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَقَاتِلْهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ قَالَ: «أَنْفُذْ عَلَى رَسُولِكَ - حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ، فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ، قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ» فِي بَابِ «بُلُوغِ الصَّغِيرِ».

۶۰۸۹: سہل بن مسعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کہ کل کے دن میں جہذا ایسے شخص کے سپرد کروں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرنا ہو گا اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے محبت کرنا ہو گا۔ صبح کے وقت صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، سبھی امیدوار تھے کہ انہیں جہذا عطا ہو گا لیکن آپ نے فرمایا، علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ان کی آنکھوں میں (درد کی) شکایت ہے۔ آپ نے فرمایا، ان کی طرف کسی کو بھیجو۔ انہیں لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ چنانچہ وہ تندرست ہو گئے، گویا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہی نہیں ہے۔ آپ نے انہیں جہذا عطا کیا۔ علی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا میں ان کے ساتھ جنگ کروں کہ وہ ہمارے جیسے مسلمان ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا، نرمی اختیار کرتے ہوئے چلنا یہاں تک کہ آپ ان کی زمین پر اتریں، پھر انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے ان پر کون سے حقوق واجب ہیں۔ اللہ کی قسم! حیرے سبب اللہ ایک شخص کو ہدایت دے تو یہ تیرے لیے اس سے کہیں بہتر ہے کہ تجھے سرخ اونٹ ملیں (بخاری، مسلم)

اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ آپؐ نے علیؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ”تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں“ کا ذکر ”بچوں کے بالغ ہونے“ کے باب میں ہو چکا ہے۔

### الفصل الثانی

۶۰۹۰۔ (۴) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

### دوسری فصل

۶۰۹۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’بلاشبہ علیؑ نسب کے لحاظ سے مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ ہر مومن شخص کا دوست ہے (ترمذی) وضاحت: اس قسم کے الفاظ آپؐ نے حبیب صحابی کے بارے میں بھی فرمائے تھے ’جب حبیب شہید ہوئے تو آپؐ نے فرمایا ’یہ شخص مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ یہ حدیث مسلم شریف میں ہے نیز اسی قسم کے الفاظ آپؐ نے اشعری لوگوں کے بارے میں بھی فرمائے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ یہ حدیث بھی مسلم شریف میں ہے۔ پس اس لحاظ سے علی رضی اللہ کی کچھ خصوصیت نہ ہوئی کہ جس سے ان کی خلافت بلا فصل کو ثابت کیا جاسکے (واللہ اعلم)

۶۰۹۱۔ (۵) وَهْنُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۶۰۹۱: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’جس شخص کے ساتھ میں دوستی رکھتا ہوں اس سے علیؑ بھی دوستی رکھتا ہے (احمد ترمذی)

۶۰۹۲۔ (۶) وَهْنُ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي جُنَادَةَ.

۶۰۹۲: حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور میری طرف سے کوئی ادا نہ کرے مگر میں (خو) یا علیؑ ہی ادا کرے (ترمذی) اور امام احمدؒ نے اس حدیث کو ابوجنادہ سے روایت کیا ہے۔

۶۰۹۳۔ (۷) وَهْنُ ابْنِ عَمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ عَلِيٌّ تَذْمُعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: «أَخِيَّتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ، وَلَمْ تَوَاضِعْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ».

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْتَ أَحْيَى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۰۹۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے درمیان رشتہ اخوت قائم فرمایا تو علیؑ آئے ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا، آپؐ نے صحابہ کرام میں رشتہ اخوت قائم فرمایا ہے لیکن میرا کسی شخص کے ساتھ رشتہ اخوت نہیں جوڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں جمع بن عمر راوی ضعیف ہے بہر حال سیرت کی کتابوں سے اس قسم کے واقعات ثابت ہیں (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۰ مشکوٰۃ سعید اللہام جلد ۳ صفحہ ۳۵۶)

۶۰۹۴ - (۸) وَهْنٌ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ بِأَكُلُ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَهُ عَلِيٌّ، فَأَكَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۹۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک بھنا ہوا) پرندہ تھا۔ آپؐ نے دعا کی، اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو لا جو تجھے تیری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ میرے ساتھ اس (بھنے ہوئے) پرندے سے تناول کرے۔ چنانچہ علیؑ آپؐ کے ہاں آئے، انہوں نے آپؐ کے ساتھ تناول کیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۰)

۶۰۹۵ - (۹) وَهْنٌ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُ ابْتَدَأَنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۰۹۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز طلب کرتا تو آپؐ مجھے عطا فرماتے اور جب میں خاموش رہتا تو آپؐ خود مجھے عطا کرتے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین ألبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۱)

۶۰۹۶ - (۱۰) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَقَالَ: رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الصَّنَائِحِيِّ، وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرِ شَرِيكَ.

۶۰۹۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز انہوں نے کہا ہے کہ بعض روایات نے اس حدیث کو شریک راوی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس (حدیث) کو ضعیف سے ذکر نہیں کیا اور ہم ”شریک“ کے سوا کسی ثقہ راوی سے اس حدیث کا علم نہیں رکھتے ہیں۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین آل بانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۱)

۶۰۹۷- (۱۱) وَهْنٌ جَائِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ انْطَائِفِ - فَأَتَتْجَاهُ. فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَا أَنْتَجَيْتُهُ، وَلَكِنَّ اللَّهَ أَنْتَجَاهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۶۰۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ نے علی کو طائف بھیجنے کے لیے بلایا تو ان سے سرگوشی کی۔ لوگوں نے کہا، آپ نے اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ طویل سرگوشی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے اس کے ساتھ سرگوشی نہیں کی ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ سرگوشی کی ہے۔ (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین آل بانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۲)

۶۰۹۸- (۱۲) وَهْنٌ أَيْ سَعِيدٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ! لَا يَحِلُّ لِأَخِي يُجَنِّبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى: فَقُلْتُ لِضَرَّارِ بْنِ صُرْدٍ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَخِي يَسْتَطْرِقَهُ جُنْبًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۰۹۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اے علی! کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ اس مسجد میں میرے اور میرے علاوہ کوئی شخص جہنمی ہو۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے خُزَّارِ بن صُرْد سے دریافت کیا کہ اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے وضاحت کی (کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم یہ تھا کہ) جنابت کی حالت میں میرے اور میرے علاوہ کوئی شخص مسجد کو راستہ بناتے ہوئے نہیں گزر سکتا (ترمذی)

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین آل بانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے، اس کی سند میں عطیہ عوفی راوی مقسم اور ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۳)

۶۰۹۹- (۱۳) وَهْنٌ أُمُّ عَطِيَّةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَيْشًا

فِيهِمْ عَلِيٌّ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ لَا تُمَيِّنِي حَتَّى تَرِيَنِي عَلِيًّا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۹۹: اُمّ علیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں علیؑ تھے۔ اُمّ علیہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے (اس وقت تک) فوت نہ کرنا جب تک کہ (مرنے سے پہلے) تو مجھے علیؑ کو نہ دکھائے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین ألبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے اور امام ترمذی نے بھی اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۲) ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علیؑ سے کمال درجے محبت اور شفقت تھی۔

### الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۶۱۰۰- (۱۴) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبَغِّضُهُ مُؤْمِنٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

### تیسری فصل

۶۱۰۰: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق شخص علیؑ سے محبت نہیں کرے گا اور مومن شخص علیؑ سے دشمنی نہیں کرے گا (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو سند کے لحاظ سے حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین ألبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے، اس کی سند میں مساور حمیری راوی ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۹)

۶۱۰۱- (۱۵) وَفِيهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۱۰۱: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے علیؑ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، ابو اسحق، یسعی راوی کا حافظہ آخر عمر میں خراب ہو گیا تھا، امام حاکم نے اپنی کتاب "مستدرک حاکم" میں بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے (مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۳۱ تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۲۹)

۶۱۰۲- (۱۶) وَفَن عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عَيْسَى، أَنْفَضَتَهُ الْيَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحْبَبَتُهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَرْثَلَةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَهُ». ثُمَّ قَالَ: يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ: مُجِبُّ مُفْرَطٍ يُقَرِّظُنِي - بِمَا لَيْسَ فِي، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَتَائِنِي - عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۱۰۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا، تم میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک مشابہت ہے۔ یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دشمنی کی، یہاں تک کہ ان کی والدہ پر بہتان لگایا اور عیسائیوں نے عیسیٰ سے اتنی محبت کی کہ اُسے وہ مقام دے دیا جو ان کے لیے لائق نہ تھا۔ بعد ازاں علیؑ نے بیان کیا کہ دو قسم کے لوگ میرے سب تباہ ہوں گے، ایک جس نے مباہلے کے ساتھ مجھ سے محبت کی اور ایسے اوصاف کے ساتھ میری تعریف کی جو مجھ میں نہیں ہیں اور دوسرا وہ دشمن جس کو میری دشمنی نے اس قدر برا سمجھ کر کیا کہ اس نے مجھ پر تمسٹ لگائی (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں حکم بن عبد الملک راوی ضعیف ہے (تتبع الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۲۹)

۶۱۰۳- (۱۷) وَفَن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍ - أَخَذَ يَسِدَ عَلِيٍّ فَقَالَ: «الَسُّمُ تَعْلَمُونَ إِنِّي أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟». قَالُوا: بَلَىٰ، قَالَ: «الَسُّمُ تَعْلَمُونَ إِنِّي أَوْلَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟» قَالُوا: بَلَىٰ. قَالَ: «اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ». فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ: هَبْنِي يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ! أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَىٰ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۱۰۳: براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس آتے ہوئے "غدير خُم" مقام میں اترے تو آپ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا، کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں تمام ایمانداروں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں ہر ایماندار شخص کے اس کے نفس سے زیادہ قریب ہوں؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، اے اللہ! جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؑ دوست ہے، اے اللہ! اس شخص کو محبوب سمجھ جو علیؑ کو محبوب سمجھے اور اس شخص سے بغض کر جو علیؑ سے بغض رکھے۔ عمرؓ اس کے بعد علیؑ سے ملے اور انہیں کہا کہ اے ابوطالب کے بیٹے! تجھے مبارک ہو تو ہر ایماندار مرد اور عورت کا محبوب ہے (احمد)

۶۱۰۴- (۱۸) وَفَن بُرَيْدَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهَا صَغِيرَةٌ» ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيُّ فَرَوَّجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۶۱۰۳: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ معنی کرنے کا پیغام بھجوایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کی عمر تھوڑی ہے۔ پھر علیؓ نے پیغام بھجوایا تو آپؐ نے فاطمہؓ کا نکاح علیؓ کے ساتھ کر دیا (نسائی)

۶۱۰۵ - (۱۹) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۱۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کے دروازے کے علاوہ مسجد نبوی کی جانب کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا تو سوائے ابوبکرؓ کے دروازے کے سبھی کے دروازے بند کر دیئے، ابوبکرؓ کی کھڑکی کو بھی برقرار رکھا اور علیؓ کا دروازہ اس لئے بند نہ کیا گیا کہ ان کے باہر جانے کا دروازہ اس کے سوا کوئی اور نہ تھا اور آپؐ کی زندگی میں اس لئے بھی بند نہ کیا گیا کہ مبادا فاطمہؓ کو آپؐ سے ملاقات کرنے میں تکلیف نہ ہو جب کہ آپؐ کی وفات کے بعد اسے بند کر دیا گیا تھا (تَحْفَةُ الْأَخْوَازِي جلد ۴ صفحہ ۳۳، الہدایہ والتمایہ جلد ۷ صفحہ ۳۳۳، تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۰)

۶۱۰۶ - (۲۰) وَهْنُ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِي مَنَزَلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، آتِيَهُ بِأَعْلَى سَحِيرٍ - فَأَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! فَإِنْ تَنَحَّجَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي، وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۶۱۰۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں میرا جو مقام تھا وہ کسی اور کا نہ تھا، میں صبح سویرے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور عرض کرتا، اے اللہ کے پیغمبر! آپؐ پر سلامتی ہو اگر آپؐ کھانستے تو میں واپس گھر چلا جاتا ورنہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا (نسائی) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبد اللہ بن نجی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۰)

۶۱۰۷ - (۲۱) وَهْنُهُ، قَالَ: كُنْتُ شَاكِيًا، فَمَرَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرْجِنِي - ، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَأَرْفُقْنِي - ، وَإِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَبِّرْنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ، فَصَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَافِهِ - أَوْ إِشْفِهِ -» شَكَ الرَّاَوِيُّ قَالَ: فَمَا اسْتَكْبْتُ وَجَعِي بَعْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کرتے ہوئے میرے قریب سے گزرے اور میں کہہ رہا تھا، اے اللہ! اگر میری موت قریب آگئی ہے تو مجھے موت کے ساتھ راحت عطا کرنا اور اگر موت میں تاخیر ہے تو مجھے خوشحال کر اور اگر (بیماری) باعث تکلیف ہے تو مجھے صبر عطا کر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ سے پوچھا کہ آپ نے کیا کہا ہے؟ علیؑ نے جو کہا تھا، آپؐ پر دہرا دیا۔ آپؐ نے انہیں پاؤں مارے ہوئے خبردار کیا اور دُعا کی، اے اللہ! اس کو عافیت عطا کر یا اس کو شفا عطا کر (راوی کا شک ہے) علیؑ نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں کبھی بھی اس طرح بیمار نہ ہوا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔



## بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ (عَشْرَةُ مُبَشَّرَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَ فُضَائِلِ)

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۱۰۸ - (۱) مَنْ عُمِّرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَخَذْتُ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ - مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُؤَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمِي عَلِيًّا، وَعُثْمَانُ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَسَعْدُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

### پہلی فصل

۶۱۰۸: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان صحابہ کرام سے زیادہ کوئی دوسرا خلافت کا حقدار نہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپ ان سے خوش تھے۔ چنانچہ ٹکڑے علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمان کا نام لیا (بخاری)

۶۱۰۹ - (۲) وَمَنْ قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ سَلَاةً وَقَفَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۰۹: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طلحہ کے ہاتھ کو شل دیکھا اور (اس کا سبب یہ تھا کہ) اس نے جنگِ اُحد کے روز اس ہاتھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کی کوشش کی تھی۔ (بخاری)

۶۱۱۰ - (۳) وَمَنْ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَأْتِينِي بِخَبِيرِ الْقَوْمِ؟»، يَوْمَ الْأَحْزَابِ. قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ خَوَارِئًا، وَخَوَارِئُ الزُّبَيْرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احزاب کے موقع پر فرمایا: مجھے کفار کے بارے میں کون اطلاع دے گا؟ زبیر نے عرض کیا: میں اطلاع دوں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ ہر پیغمبر کے معاون ہوتے ہیں اور میری معاونت کرنے والے زبیر ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: زبیر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹی زاد بھائی تھے اور آپ کے جاں نثاریوں میں سے تھے، جنگ احزاب کے موقع پر عرب قبائل نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کیا تو اس وقت سردی کا موسم تھا۔ ایک روز سخت سردی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ کون شخص عرب قبائل کی خبر لائے گا؟ زبیر نے لبیک کہا اور وہ اس مشن پر روانہ ہوئے اور یہ خبر لے آئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے محاصرین پر رخ بستہ ہوائیں اور طوفان بھیجا اور ان سب لوگوں کے خیمے اکڑ گئے۔ تمام مال و اسباب اٹ پٹ ہو گیا اور کفار نامراد ہو کر بھاگ گئے۔

۶۱۱۱- (۴) وَهْنُ الزَّبِيرِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَأْتِيَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِهِمْ؟» فَاَنْطَلَقْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعْتُ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَوَيْهُ فَقَالَ: «فَذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون شخص بنو قریظہ کے ہاں جائے گا اور ان کے بارے مجھے اطلاع دے گا۔ (زبیر کہتے ہیں) چنانچہ میں گیا، جب میں واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرحت سے اپنے تفکرانہ الفاظ میں) میرے لیے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا، تجھ پر میرے ماں باپ قریان ہوں (بخاری، مسلم)

۶۱۱۲- (۵) وَهْنُ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَخِي إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: «يَا سَعْدُ! إِزْمِ فَذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے سعد بن مالک کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے اپنے والدین کو جمع کیا ہو (یعنی کہا ہو کہ آپ پر میرے ماں باپ قریان ہوں) علی کہتے ہیں کہ میں نے جنگ اُحد کے روز آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے، اے سعد! تیرا بھیک، تجھ پر میرے ماں باپ قریان ہوں (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ اعزاز سعد بن مالک کے علاوہ زبیر کو بھی حاصل ہے، شاید علی کو اس کا علم نہ ہوا ہو۔ سعد بڑے مقاتل تیر انداز تھے جب جنگ اُحد میں کافروں کے ایک گروہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زخموں میں لے لیا تو آپ نے سعد کو یہ الفاظ فرمائے اور آپ دیگر صحابہ کرام سے تیر لے کر سعد کو پکارتے جاتے تھے۔ یہ وہی سعد ہیں جو سعد بن ابی وقاص کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا بیٹا عمر بن سعد امام حسینؑ کو شہید کرنے میں ملوث تھا۔ (واللہ اعلم)

۶۱۱۳- (۶) وَهْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ عربوں میں سے میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پچھکا (بخاری، مسلم)

۶۱۱۴ - (۷) وَفَن عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ - لَيْلَةً فَقَالَ: «لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي» إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سَلَاحٍ فَقَالَ: «مَنْ هَذَا؟» قَالَ: «أَنَا سَعْدٌ»، قَالَ: «مَا جَاءَ بِكَ؟» قَالَ: «وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ، فَذَعَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ نَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (کسی جنگ سے واپسی پر) مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بیدار رہے۔ آپ نے فرمایا، کوئی صالح شخص میری حفاظت کرے۔ اچانک ہم ہتھیاروں کی جھنکار کو سنا۔ آپ نے دریافت کیا کہ کون شخص ہے؟ سنا کہ میں سعد ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ تو کس لیے آیا ہے؟ اس نے عرض کیا، میرے دل میں آپ کے بارے میں خوف لاحق ہوا تھا اس لیے میں آپ کی حفاظت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ (اس کی یہ بات سن کر) آپ نے اس کے حق میں دعا کی پھر آپ سو گئے (بخاری، مسلم)

۶۱۱۵ - (۸) وَفَن أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجُرَاحِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر امت میں امانت دار شخص ہوتا ہے اور اسی امت کا امین (قابل اعتماد) شخص ابوعبیدہ بن جراح ہے (بخاری، مسلم)

۶۱۱۶ - (۹) وَفَن ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلْتُ: مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ. فَقِيلَ: ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ. قِيلَ: مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجُرَاحِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۱۶: ابن ابی مُلَیْکَہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا جب ان سے دریافت کیا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلافت کے مرتبے پر فائز کرنا چاہے تو کس کو خلیفہ بنائے؟ عائشہ نے فرمایا، ابوبکر کو خلیفہ بنائے۔ دریافت کیا گیا کہ ابوبکر کے بعد پھر کس کو؟ عائشہ نے کہا، عمر کو۔ دریافت کیا گیا کہ عمر کے بعد کس کو؟ عائشہ نے کہا، ابوعبیدہ بن جراح کو (مسلم)

۶۱۱۷ - (۱۰) وَفَن ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى جِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ». وَزَادَ بَعْضُهُمْ: وَسَعْدُ بْنُ أَبِي

وَقَاصٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۶۱۱۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر تھے، آپ کے ہمراہ ابو بکرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ بھی تھے۔ تو اچانک پتھر حرکت کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ساکن ہو جا۔ تجھ پر اللہ کے پیغمبر یا شہید کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔ اور بعض روایات سے سعد بن ابی وقاصؓ کا ذکر کیا ہے اور علیؓ کا ذکر نہیں کیا (مسلم)

وضاحت: اس حدیث کا پہلا حصہ زیادہ رائج اور صحیح ہے۔ پیغمبر سے مقصود نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود ہیں۔ جبکہ صدیق سے مراد ابو بکرؓ ہیں اور شہیدوں سے مراد عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ ہیں۔

(مشکوٰۃ سعید التمام جلد ۳ صفحہ ۳۶۳)

### الفصل الثانی

۶۱۱۸-(۱۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

### دوسری فصل

۶۱۱۸: عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو بکرؓ جنتی ہے، عمرؓ جنتی ہے، عثمانؓ جنتی ہے، علیؓ جنتی ہے، طلحہؓ جنتی ہے، زبیرؓ جنتی ہے، عبد الرحمن بن عوفؓ جنتی ہے، سعد بن ابی وقاصؓ جنتی ہے، سعید بن زیدؓ جنتی ہے اور ابو عبیدہ بن جراحؓ بھی جنتی ہے (ترمذی)

۶۱۱۹-(۱۲) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ.

۶۱۱۹: ابن ماجہ نے اس حدیث کو سعید بن زید سے بیان کیا ہے۔

وضاحت: ابن ماجہ نے اس حدیث کو ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے فضائل“ کے باب میں بیان کیا ہے اور اسی طرح یہ روایت سعید بن زیدؓ سے سنن ترمذی میں بھی ہے (ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۹۵ ترمذی حدیث نمبر ۳۷۵)

۶۱۲۰-(۱۳) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ مَسْرُورٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ نَابِثٍ، وَأَفْرَضُهُمْ — أُمِّيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ»

وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَرَوَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ، مُرْسَلًا وَفِيهِ: «وَأَفْضَاهُمْ عَلِيٌّ».

۳۳۰: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: میری امت کا میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابو جراح ہے اور (احکام و عدلیہ میں) سب سے زیادہ مضبوط عمر ہے اور بہت زیادہ حیا والا عثمانؓ ہے اور فرائض (علم وراثت) کا زیادہ علم رکھنے والا زید بن ثابتؓ ہے اور قرأت کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ابی بن کعبؓ اور حلال و حرام کا زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبلؓ ہے۔ اور ہر امت میں ایک امانت دار مخلص ہوتا ہے جبکہ اس امت کا امانت دار مخلص ابوعبیدہ بن جراح ہے (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

نیز یہ حدیث معمرؓ نے قنادہ سے مرسل روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ”میری امت میں سے سب سے زیادہ تمنا کا علم رکھنے والا علیؓ ہے۔“

۶۱۲۱- (۱۴) وَفِي الزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ، فَتَهَضَّصَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَفَعَدَّ طَلْحَةَ نَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَوْجَبَ طَلْحَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۱: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ اُحد کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہ زیب تن کر رکھی تھیں، آپؐ ایک پتھر پر کھڑے ہوئے تھے لیکن بوجہ دو زرہ کے بوجھل ہونے کے آپؐ ایسا نہ کر سکے۔ چنانچہ آپؐ کے نیچے طحہ بیٹھے، پھر آپؐ پتھر پر جا سکے۔ (زبیر کہتے ہیں کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا: طحہ کے لئے جنت واجب ہو گئی ہے (ترمذی)

۶۱۲۲- (۱۵) وَفِي جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَقَدْ قَضَى نَحْبَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا». وَفِي رَوَايَةٍ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طحہ بن عبید اللہ کی جانب دیکھا اور فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جو زمین پر چلتا ہے اور اس نے اپنے فرائض کو پورا کر لیا ہے تو وہ اس شخص (یعنی طحہ) کی جانب دیکھے اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا کہ) جس شخص کو پسند ہے کہ زمین پر کسی شہید شخص کو چلتے ہوئے دیکھے تو وہ طحہ بن عبید اللہ کو دیکھے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ملت بن دینار راوی ضعیف ہے (تفصیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۴)

۶۱۲۳- (۱۶) وَهْنٌ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «طَلَحَةُ وَالزَّبِيرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۱۲۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کالوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے سنا، آپ فرما رہے تھے، جنت میں طلحہ اور زبیر دونوں میرے پڑوسی ہوں گے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۵۰۵)

۶۱۲۴- (۱۷) وَهْنٌ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَئِذٍ، يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ: «اللَّهُمَّ اشْدُدْ رَمِيئَةً - وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّعْبَةِ».

۶۱۲۴: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن (میرے بارے میں) فرمایا، اے اللہ! اسے تیرا انداز میں قوت عطا کر اور اس کی دعا قبول کر (شرح الشُّعْبَةِ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ابراہیم بن یحییٰ راوی ضعیف ہے (تفصیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۴)

۶۱۲۵- (۱۸) وَهْنٌ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۲۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے تو آپ اس کی دعا قبول کریں (ترمذی)

۶۱۲۶- (۱۹) وَهْنٌ عَلَيَّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَاهُ وَأُمَّهُ إِلَّا لِسَعْدٍ، قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ: «إِزِمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي» وَقَالَ لَهُ: «إِزِمِ أَيُّهَا الْعَلَامُ الْحَزُونُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۲۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کے لئے اپنے ماں باپ کو جمع نہیں کیا، آپ نے جنگ اُحد کے روز سعد کے لئے فرمایا کہ تیرا پھینک، تجھ پر میرے ماں باپ قریب ہوں اور (ایک موقع پر) اس کے لئے فرمایا، اے مضبوط نوجوان! آپ تیرا پھینکیں (ترمذی)

۶۱۲۷- (۲۰) وَهْنٌ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَذَا خَالِي فَلْيَرِنِي إِمْرُؤُ خَالَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. . . وَقَالَ: كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَتْ أُمُّ

النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، فَلِذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَذَا خَالِي». وَفِي «الْمَصَابِيحِ»: «فَلْيَكْرِمْ» بَدَلُ «فَلْيَرْبِي».

۳۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاصؓ (آپؐ کی مجلس میں) آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے ان جیسا ماموں دکھائے (ترندی)  
اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ سعد کا تعلق بنو زہرہ قبیلے سے تھا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی بنو زہرہ قبیلے سے تھیں، اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں اور مصابیح میں ”مجھے کوئی ان جیسا ماموں دکھائے“ کی بجائے یہ الفاظ ہیں ”ان کی لازمی طور پر عزت کی جائے۔“

### الفصل الثالث

۶۱۲۸- (۲۱) عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَرَأَيْتُنَا نَغْرُوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْخُبْلَةُ - وَوَزَقُ السُّمْرِ -، وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضْعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خَلْطًا -، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ نَغْرُؤُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ -، لَفَذَجِئْتُ إِذَا وَصَلُ عَمَلِي، وَكَانُوا وَشَوَاهِي إِلَى عَمْرٍ، وَقَالُوا: لَا يُحْسِنُ بَصَلِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

### تیسری فصل

۳۳۸: قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا، انہوں نے بتایا کہ بلاشبہ میں عربوں میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا اور ہم صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے جبکہ ہماری خوراک کانٹے دار درختوں کے پھل اور پتے ہوا کرتے تھے، اس میں کچھ شک نہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص رفق حاجت کرتا تھا تو وہ بکریوں (کی بیگنیوں) کی مانند خشک کرتا تھا، جس میں کوئی آمیزش نہیں ہوئی تھی۔ پھر وہ وقت آیا کہ بنو اسد قبیلہ کے لوگ مجھے اسلام کے بارے میں ڈانٹ پلاتے، ایسی حالت میں مجھے ناامیدی ہوئی اور میرے اعمال ضائع ہوئے۔ دراصل بنو اسد قبیلے نے سعدؓ کے بارے میں عمر سے شکایت کی تھی اور الزام لگایا تھا کہ یہ شخص اچھی طرح نماز ادا نہیں کرتا (حالانکہ قبیلہ بنو اسد واسطے اس شکایت میں جھوٹے تھے) (بخاری، مسلم)

۶۱۲۹- (۲۲) وَفَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ -، وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَّنْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لثَالِثُ الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۹: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں معلوم ہے کہ میں اسلام لانے والا تیسرا

فحص ہوں۔ (سچہ کہتے ہیں کہ) جس روز میں اسلام لایا اس روز کوئی اور اسلام نہیں لایا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ میں اسلام لانے کے بعد سات دن تک اس حال میں رہا کہ میں اسلام کا تیرا حصہ تھا۔ (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ سابقین اسلام میں سے ہیں۔ انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو وہ تیرے فحص تھے جو مسلمان ہوئے اور اپنے ایمان لانے کے بعد ایک ہفتے تک وہ تیرے فحص ہی تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد لوگوں نے جوق در جوق اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔

حدیث میں لفظ ”إِلَّا“ کسی راوی کی غلطی سے شامل ہوا ہے۔ ہم نے حدیث کے منہوم کو درست رکھنے کے لیے لفظ ”إِلَّا“ کو ترجمہ کرتے وقت حذف کر دیا ہے (مشکوٰۃ سعید اللہام جلد ۳ صفحہ ۳۶۶)

۶۱۳۰ - (۲۳) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ: «إِنْ أَمَرَكُنَّ مِمَّا يُهْمُنِي مِنْ بَعْدِي، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصَّابِرُونَ» قَالَتْ عَائِشَةُ: يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ، ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: «سَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سُلَيْبِ الْجَنَّةِ، وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِخِدْقَةٍ يَبْعَثُ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے فرمایا کرتے تھے کہ بلاشبہ تمہارا معاملہ ایسا ہے جس کا مجھے فکر ہے کہ میرے مرنے کے بعد (تمہارا) کیا ہو گا اور تمہاری مشکلات پر تمہارا ساتھ صرف سچے مبر کرنے والے ہی دیں گے۔ عائشہ نے وضاحت کی کہ اس سے مقصود صدقہ خیرات کرنے والے لوگ ہیں۔ بعد ازاں عائشہ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان (بن عوف) کے لیے کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے والد کو جنت کے چشمے سے سیراب کرے۔ اس لیے کہ عبدالرحمان بن عوف نے اُمّات المؤمنین کی گزر اوقات کے لیے ایک باغ صدقہ کیا تھا جو چالیس ہزار (درہم) میں فروخت ہوا (ترمذی)

۶۱۳۱ - (۲۴) وَهَنَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ: «إِنَّ الَّذِي يَنْحُورُ عَلَيْكُنَّ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ النَّبِيُّ، اللَّهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ سُلَيْبِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۳۱: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اپنی ازواج مطہرات کے بارے میں فرما رہے تھے کہ بلاشبہ میرے بعد جو شخص تم پر بہت زیادہ خرچ کرے گا وہ سچا اور نیک ہو گا (پھر اُمّ سلمہ نے یہ دعائیہ کلمات کہے) اے اللہ! عبدالرحمان بن عوف کو جنت کے چشمے سے سیراب کر۔ (احمد)

۶۱۳۲ - (۲۵) وَهَنَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى



رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَعْتُ الْبَيْنَا رَجُلًا آمِنًا، فَقَالَ: وَلَا تَعْتُنِ الْبَيْنَا رَجُلًا آمِنًا حَقُّ آمِنِينَ، فَاسْتَشْرَفَ - لَهَا النَّاسُ، قَالَ: فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، مُتَفَقُّ عَلَيْهِ.

۳۳۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجران کے باشندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہماری جانب کسی امانت دار شخص کو بھیجیں۔ آپ نے فرمایا، میں تمہاری جانب ایسے شخص کو بھیجوں گا جو صحیح معنی میں امین ہو گا۔ لوگوں نے اس مددہ کے لیے رغبت کی کہ وہ اس اعزاز کے مستحق تھیں (حذیفہ نے بیان کیا کہ آپ نے ابوعبیدہ بن جراح کو بھیجا۔

(بخاری، مسلم)

۶۱۳۳ - (۲۶) وَهْنٌ عَلَيَّ مَرْضَى اللَّهِ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَنْ تَوَيَّرَ بَعْدَكَ. قَالَ: «إِنْ تَوَيَّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ آمِنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا وَرَاضِيًا فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ تَوَيَّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا آمِنًا لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَانِيَةً، وَإِنْ تَوَيَّرُوا عَلِيًّا - وَلَا آَرَائِمُ فَايِلِينَ - تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، يَأْخُذُ بِكُمْ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ سے دریافت کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے بعد کس شخص کو (اپنا) امیر بنائیں؟ آپ نے فرمایا، اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو تم اسے امانت دار اور دنیا سے بے اعتنائی برتتے والا (اور) آخرت کی جانب رجوع کرنے والا پاؤ گے اور اگر تم عمر کو امیر بناؤ گے تو تم اسے مضبوط اور امانت دار پاؤ گے (اور) وہ اللہ کے (احکامات کے) بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں رکھتا ہے اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے..... اور میں تمہارے بارے میں رائے رکھتا ہوں کہ تم اسے امیر نہیں بناؤ گے (اور اگر تم اسے امیر بناؤ) تو تم اسے صحابہ مستقیم پر چلنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے، وہ تمہیں صرف صحابہ مستقیم پر ہی لے جائے گا (احمد)

۶۱۳۴ - (۲۷) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَجِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، وَزُجِّجَنِي ابْنَةً، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ، وَصَجَّجَنِي فِي الْغَارِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَجِمَ اللَّهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقُّ وَإِنْ كَانَ مَرًّا، نَزَّكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ مِنْ صِدْقٍ. رَجِمَ اللَّهُ عُثْمَانَ تَسْحِيحِيهِ الْمَلَائِكَةُ»، رَجِمَ اللَّهُ عَلِيًّا، اللَّهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رم کرے، اس نے اپنی بیٹی کا پیڑے ساتھ نکاح کیا اور مجھے وارا (ہجرت) (مدینہ منورہ) اپنے اونٹ پر سوار کرا کے لے گیا، غار میں میرا رفق رہا اور اس نے اپنے مال سے بلال کو آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رم کرے، وہ سچی بات

کہتا ہے اگرچہ وہ کڑی ہی کیوں نہ ہو، سچائی نے اسے تھما چھوڑ دیا ہے اور اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔ عثمان پر اللہ تعالیٰ رحم کرے، اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ علیؑ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، اے اللہ جس طرف وہ پھرے حق کو اسی طرف پھیر دے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے علی رضی اللہ عنہ کا اپنے وقت میں غلیظہ برحق ہونا ثابت ہے (واللہ اعلم) وضاحت: علامہ ناصر الدین آلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۹) احادیث ضعیفہ (۲۱۳۵)

## بَابُ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے فضائل)

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۱۳۵- (۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

﴿نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ . دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحُسَيْنًا فَقَالَ: «اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

### پہلی فصل

۶۱۳۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) کہ ”ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ.....“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور فرمایا، اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں (مسلم)

۶۱۳۶- (۲) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَدَاةً - وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرْحَلٌ - مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَادْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَادْخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَادْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَادْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

عائشہ رضی اللہ عنہا، فرماتی ہیں: خراج نبی ﷺ عداۃ - علیہ میرٹ مرچل - سے سیاہ بالوں کی بنی ہوئی ایک منقش چادر تھی، اس دوران حسن بن علیؑ آئے، آپؐ نے انہیں چادر میں داخل کیا، پھر حسین بن علیؑ آئے وہ آپؐ کے ساتھ چادر میں داخل ہوئے بعد ازاں فاطمہؑ آئیں تو آپؐ نے اسے بھی چادر میں داخل کر دیا پھر علیؑ آئے تو آپؐ انہیں بھی چادر میں داخل کیا۔ پھر فرمایا، اے اللہ!

۶۱۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں (ایک روز) صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے، آپؐ کے جسم مبارک پر سیاہ بالوں کی بنی ہوئی ایک منقش چادر تھی، اس دوران حسن بن علیؑ آئے، آپؐ نے انہیں چادر میں داخل کیا، پھر حسین بن علیؑ آئے وہ آپؐ کے ساتھ چادر میں داخل ہوئے بعد ازاں فاطمہؑ آئیں تو آپؐ نے اسے بھی چادر میں داخل کر دیا پھر علیؑ آئے تو آپؐ انہیں بھی چادر میں داخل کیا۔ پھر فرمایا، اے اللہ!

ہیت! اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ وہ تم سے گناہوں کو دور کرے اور حمیس پاک کرے (مسلم)

۶۱۳۷ - (۳) وَهَنَ الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا سُوفِيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لَهُ مَرَضًا فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۷: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراہیم فوت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ جنت میں اس کے لئے دودھ پلانے والی ہے (بخاری)

۶۱۳۸ - (۴) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنَّا - أَرْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ - عِنْدَهُ،

فَاقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا نَحْنُ فِي مَشِيئَتِهَا مِنْ مَشِيئَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - ، فَلَمَّا رَأَاهَا قَالَ: «مَرْحَبًا يَا بِنْتِي» ثُمَّ اجْلَسَهَا، ثُمَّ سَارَهَا، فَكَتَبَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَهَا الثَّانِيَةَ، فَأَذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهَا عَمَّا سَارَكَ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِرَّهُ، فَلَمَّا تَوَفَّقِي قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِعَالِي عِلِّيٍّ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي. قَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَتَعَمَّ؛ أَمَّا جِئْتُ سَارِي فِي الْأَمْرِ لِقَوْلِ قَائِلٍ أَخْبَرْتَنِي: «إِنَّ جِبْرِئِيلَ - كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارِضُنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِ اللَّهَ وَاصْبِرِي، فَإِنِّي نَعَمُ السَّلَفُ أَنَا لَكَ». فَكَتَبْتُ، فَلَمَّا رَأَى جُزْئِي سَارَنِي الثَّانِيَةَ قَالَ: «يَا فَاطِمَةُ! لَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟» وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَارَنِي فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّهُ يَقْبَضُ فِي وَجْهِهِ، فَكَتَبْتُ، ثُمَّ سَارَنِي فَأَخْبَرْتَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتَبَعَهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کی خدمت میں حاضر تھیں، اس دوران آپ کی بیٹی فاطمہ چلتی ہوئی آئی، اس کا چلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے سے ملتا جلتا تھا۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو آپ نے فرمایا، میں اپنی بیٹی کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ پھر آپ نے اس کو اپنے قریب بٹھایا اور اس سے سرگوشی کی، چنانچہ فاطمہ شدت سے رونے لگیں۔ جب آپ نے دیکھا کہ وہ بہت زیادہ غمگین ہے تو آپ نے اس سے دوبارہ سرگوشی کی چنانچہ فاطمہ ہنسنے لگیں (عائشہ کہتی ہیں) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے) اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے فاطمہ سے دریافت کیا کہ آپ نے میرے ساتھ کیا سرگوشی کی۔ فاطمہ نے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کا افشاء نہیں کروں گی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو میں نے (فاطمہ سے) کہا کہ میں تجھے اس حق کا واسطہ دے کر قسم دیتی ہوں جو میرا تم پر ہے کہ تم مجھے ضرور بتاؤ۔ فاطمہ نے کہا، اب میں آپ کو بتاتی ہوں کہ جب آپ نے مجھ سے پہلی بار سرگوشی کی تو آپ نے مجھے بتایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن پاک دہرایا کرتے تھے لیکن اس سال انہوں نے میرے ساتھ دوبارہ قرآن پاک دہرایا، میرا خیال یہ ہے کہ میری موت کا وقت قریب

ہے۔ پس تو اللہ سے ڈر اور (میری جدائی) پر صبر کر، میں تیرے لئے بہترین پہلے جانے والا ہوں۔ یہ سن کر میں رونے لگی جب آپ نے مجھے غم ناک پایا تو آپ نے دوسری مرتبہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا، اے فاطمہ! کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تو جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو یا ایمان دار عورتوں کی سردار ہو؟ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے میرے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ اس بیماری میں فوت ہو جائیں گے تو میں رونے لگی پھر آپ نے میرے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے میں پہلا فرد ہوں گی جو آپ کے پاس جاؤں گی۔ یہ سنا کر میں ہنسنے لگی (بخاری، مسلم)

۶۱۳۹ - (۵) وَهْنُ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي». وَفِي رِوَايَةٍ: «يُرِيئُنِي مَا أَرَاهَا، وَيُؤْذِنُنِي مَا آذَاهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۳۹: مسوئر بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جس شخص نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا اور ایک روایت میں ہے کہ جس چیز سے اسے رنج پہنچتا ہے وہ مجھے بھی بے چین کر دیتی ہے جو چیز اس کو تکلیف دیتی ہے وہ چیز مجھے بھی تکلیف دیتی ہے (بخاری، مسلم)

۶۱۴۰ - (۶) وَهْنُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَبَيْنَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى: خُمًا، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعظَ وَذَكَرَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ، فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ، فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأَهْلُ بَيْتِي، أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي». وَفِي رِوَايَةٍ: «كِتَابُ اللَّهِ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ، مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۴۰: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان خُم نامی پانی کے مقام پر ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا، اے لوگو! آگاہ رہو! بلاشبہ میں تمہارے جیسا انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے پروردگار کی طرف سے بھیجا ہوا (کوئی موت کا پیغام) آئے، میں اس پر لبیک کہوں گا اور میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، جس میں ہدایت اور روشنی ہے، تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پکڑو اور اس پر مضبوطی سے عمل کرو۔ چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حفاظت کا شوق دلاتے ہوئے زور دیا۔ پھر آپ نے فرمایا اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں

صحیح کرتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تابعداری کرنے کا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو شخص اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا (مسلم)

وضاحت: اس حدیث مبارکہ میں اہل بیت کی عظمت کا بیان ہے، اہل بیت میں ازواج مطہرات بھی شامل ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں انہیں اہل بیت کے لقب کے ساتھ پکارا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: "اے اہل بیت! یہ تمہارے رب کا ارادہ کرتا ہے کہ وہ تم سے (شرک کی) آلودگی کو ختم کر دے اور تمہیں پاک کر دے" (الاحزاب: ۳۳)

۶۱۴۱- (۷) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ (یعنی خود ابن عمر) عبد اللہ بن جعفر کو سلام کہتے تو کہتے، اے ذوالجناحین کے بیٹے! تمہ پر سلام ہو (بخاری)

وضاحت: جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جنگِ موتہ میں شہید ہوئے، دورانِ جنگ ان کے ہاتھ میں جھنڈا تھا جب ان کا ایک بازو کٹ گیا تو وہ پھر بھی لڑتے رہے اور جھنڈے کو دوسرے بازو میں تھام لیا۔ دوسرا بازو بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو گرنے نہ دیا بلکہ اپنی کینوں کی مدد سے اپنے منہ میں دبایا۔ انجام کار شہادت پائی۔ ان کے جسم پر تلوار اور نیزوں کے ستر زخم پائے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا کہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں، اس وجہ سے ان کا لقب طیار اور ذوالجناحین ہو گیا (مرقات جلد ۱ صفحہ ۷۳)

۶۱۴۲- (۸) وَفِي الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَاجِبْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۴۲: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ حسن بن علی آپ کے کندھوں پر (سوار) تھے (اور) آپ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر (بخاری، مسلم)

۶۱۴۳- (۹) وَفِي ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ - حَتَّى أَتَى خِيبَةَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: «أَنْتُمْ لَكُمْ؟ أَمْ لَكُمْ؟». يَغْنِي حَسَنًا، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى، حَتَّى اعْتَنَقَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَاجِبْهُ، وَأَجِبْ مَنْ يُحِبُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دن کے کسی حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلا یہاں تک کہ آپ فاطمہ کے گھر میں آئے۔ آپ نے پوچھا کہ کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے؟ یعنی حسن ہے۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ حسن بھی دوڑتا ہوا آیا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی سے گلے

ملا۔ (مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حسن ہیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! بلاشبہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس کو محبوب جان اور جو لوگ اس سے محبت کریں انہیں بھی محبوب جان -

۶۱۴۴ - (۱۰) وَهْنُ ابْنِ بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُنْبَرِ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى، وَيَقُولُ: «إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۳: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور حسن بن علیؑ کے پہلو میں تھے، آپؐ کبھی لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے اور کبھی حسنؑ کی جانب متوجہ ہوتے اور آپؐ فرما رہے تھے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان مصالحت کرائے گا (بخاری)

۶۱۴۵ - (۱۱) وَهْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ، قَالَ شُعْبَةُ أَخِيْبُهُ، يَقْتُلُ الذَّبَابَ؟ قَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذَّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ! وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هُمَا زَيْنَحَانِي - مِنَ الدُّنْيَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۵: عبدالرحمن بن ابی نعیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا جبکہ ان سے ایک شخص نے محرم کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ (اس حدیث کے ایک راوی) شعبہؓ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس شخص نے سوال کیا تھا کہ کیا وہ (حرام کی حالت میں) کتھی مار سکتا ہے؟ (اور کیا کتھی مارنے سے محرم پر دم واجب ہوتا ہے یا نہیں؟) عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا، 'تجربہ ہے کہ عراقی لوگ مجھ سے کتھی مارنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کیا محرم کتھی مار سکتا ہے؟ حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (فاطمہؓ) کے بیٹے کو قتل کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں (لواسوں) کے بارے میں فرمایا تھا کہ دنیا میں یہ دونوں میرے پھول ہیں (بخاری)

۶۱۴۶ - (۱۲) وَهْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَقَالَ فِي الْحَسَنِ أَيْضًا: كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ حسن بن علیؑ سے زیادہ کوئی اور شخص مشابہت نہیں رکھتا تھا اور اسی طرح انسؓ نے حسینؑ کے بارے میں بھی فرمایا کہ وہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھے (بخاری)

۶۱۴۷ - (۱۳) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْحِكْمَةَ».

ذٰلِكَ رَوَايَةٌ: «عَلِمَهُ الْكِتَابُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ لگاتے ہوئے یہ دُعا فرمائی کہ "اے اللہ! اسے شقت کا علم عطا کر" اور ایک روایت میں ہے کہ اسے کتاب اللہ کا علم عطا کر (بخاری)

۶۱۴۸- (۱۴) وَفَضُّهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: «مَنْ وَضَعَ هَذَا؟» فَأُخْبِرَ. فَقَالَ: «اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۴۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء گئے تو میں نے آپ کے وضو کے لیے پانی رکھا، جب آپ باہر تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا کہ پانی کس نے رکھا ہے؟ آپ کو بتایا گیا۔ آپ نے دُعا فرمائی کہ اے اللہ! پانی رکھنے والے کو دین کی سمجھ عطا کر (بخاری، مسلم) وضاحت: اس حدیث کو بخاری اور مسلم کی طرف منسوب کرنا درست نہیں ہے اس لیے کہ ان الفاظ کے ساتھ مکمل حدیث بخاری اور مسلم میں نہیں ہے بلکہ مسند احمد میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے (مسند احمد جلد ۳ ص ۳۶۶، مشکوٰۃ جلد ۳ ص ۳۷۰)

۶۱۴۹- (۱۵) وَفَضُّهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ، فَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أَحِبُّهُمَا».

وفی رَوَايَةٍ: قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيَقْعِدُنِي عَلَى فَخْذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخْذِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحُمُهُمَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۹: أسامة بن زيد رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ا سے اور حسن کو پکڑتے اور فرماتے کہ اے اللہ! ان دونوں سے محبت کر اس لیے کہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے أسامة بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ لیتے اور اپنی ران پر بٹھاتے جبکہ حسن بن علی کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے۔ پھر ان دونوں کو ملاتے ہوئے یہ دُعا کرتے، اے اللہ! ان پر رحم کر! بلاشبہ میں ان پر خاص شفقت کرتا ہوں (بخاری)

۶۱۵۰- (۱۶) وَفَضُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا

لِلْأَمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ - لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيَّ، وَإِنْ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيَّ بَعْدَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ وَفِي آخِرِهِ: «أَوْصِيَكُمْ بِهِ، فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ».

۶۱۵۰: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو بھیجا اور اُسامہ بن زیدؓ کو اس کا امیر بنایا، کچھ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کی امارت پر طعن کرتے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی تم نے طعن کیا تھا۔ اللہ کی قسم! بے شک یہ شخص امارت کے لیے لائق ہے اور بلاشبہ زیدؓ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا تھا اور اس کے بعد اس کا یہ بیٹا (اُسامہ) مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم میں اس حدیث کی مثل روایت ہے اور اس کے آخر میں (یہ اضافہ) ہے کہ میں تمہیں اس کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، بلاشبہ یہ شخص تمہارے نیک لوگوں میں سے ہے۔

۶۱۵۱- (۱۷) وَفَضُّهُ، قَالَ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ: ﴿ادْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي» فِي «بَابِ بُلُوغِ الصَّبِيِّ وَجِصَانَتِهِ».

۶۱۵۱: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں بلاشبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہؓ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے یہاں تک کہ قرآن پاک میں ایک آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) کہ ”تم انہیں ان کے باپوں کی طرف نسبت کرتے ہوئے پکارو“ (بخاری، مسلم) اور براء (بن عازب) سے مروی حدیث جس میں ہے کہ آپؐ نے علیؓ سے کہا کہ ”تو مجھ سے ہے“ کا ذکر ”چھوٹے بچے کی بلوغت اور اس کی تربیت“ کے باب میں ہو چکا ہے۔

### الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۶۱۵۲- (۱۸) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: زَايَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ، وَعِزَّتِي أَهْلَ بَيْتِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

### دوسری فصل

۶۱۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں عرفہ



کے دن قصواء اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا میں نے آپ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! بلاشبہ میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت ہیں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں زید بن حسن قریشی راوی منکر الحدیث ہے (تتبع الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۰)

۶۱۵۳- (۱۹) وَفَنَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي نَارُكَ فَبَيْنَكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْلُوءٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَنْفَرَقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْصِ، فَاَنْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ جب تک تم اس سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ عظمت والی ہے۔ (پہلی) چیز اللہ کی کتاب ہے، وہ ایسی رسی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف لٹکائی گئی ہے (دوسری چیز) میرے اہل بیت ہیں اور وہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے پس تم غور کرو کہ تم ان دونوں کے بارے میں میرے خلیفہ کیسے بنتے ہو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند علی بن منذر کوئی شیعہ راوی ہے (تتبع الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۰)

۶۱۵۴- (۲۰) وَفَنَّهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ: «أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ، وَبِسَلْمٍ لِمَنْ سَالَمَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۴: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں فرمایا کہ میں اُن لوگوں سے لڑائی کروں گا جو ان سے لڑائی کریں گے اور ان لوگوں کے ساتھ صلح رکھوں گا جو ان کے ساتھ صلح رکھیں گے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اُمّ سلمہؓ کا غلام صحیح غیر معروف راوی ہے (مشکوۃ البانی جلد ۳ صفحہ ۴۳۵)

۶۱۵۵- (۲۱) وَفَنَّ جُمَيْعُ بْنُ عَمِيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمِيْرٍ عَلَى عَائِشَةَ، فَسَأَلْتُ - أَيْ النَّاسَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ. فَقِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَامًا قَوَامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۵: جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی چھوٹی بہن عایشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ لوگوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا؟ عائشہؓ نے فرمایا، فاطمہؓ۔ پھر سوال کیا گیا کہ مردوں میں سے کون (زیادہ محبوب ہے؟) عائشہؓ نے فرمایا، فاطمہؓ کے شوہر علیؑ

میری دانست کے مطابق اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ روزے رکھتے اور قیام کرتے تھے (ترمذی)

۶۱۵۶- (۲۲) وَهْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ. أَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: «مَا أَغْضَبَكَ؟» قَالَ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ - إِذْ تَلَقَّوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقًا يَبُوحُوهُ مُبَشِّرَةً. وَإِذَا تَلَقَّوْنَا لَقَوْنَا بِغَيْرِ ذَلِكَ؟» فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُجِبَكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ» ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ آذَى عَمِي فَقَدْ آذَانِي، فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنُّ أَبِيهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي «الْمَصَابِيحِ» عَنِ الْمُطَّلِبِ.

۶۱۵۶: عبد المطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ فتنے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، میں آپ کے پاس تھا۔ آپ نے دریافت کیا کہ تجھے کس چیز نے غصہ دلایا ہے؟ عباس نے کہا، اللہ کے رسول! ہمیں قریش سے کیا وجہ عداوت ہے یعنی (بنو ہاشم اور قریش) جب وہ آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو خوش خوش چروں کے ساتھ ملتے ہیں اور جب ہمارے ساتھ ملاقات کرتے ہیں تو بغیر خوشی کے ملتے ہیں؟ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کیلئے تم سے محبت نہ کرے۔ پھر آپ نے فرمایا، اے لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی، اس لیے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہوتا ہے (ترمذی) اور مصابیح کے نسخوں میں عبد المطلب کی بجائے مطلب سے روایت ہے۔

وضاحت: مصابیح کے نسخوں میں لفظ ”عَنْ الْمُطَّلِبِ“ سہواً لکھا گیا ہے جب کہ صحیح لفظ ”عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ“ ہے۔ اس راوی کا مکمل نام عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم ہاشمی ہے، انہوں نے مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی، پھر دمشق منتقل ہو گئے اور سن ۶۲ ہجری میں وہیں وفات پائی نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مرقات جلد ۵ صفحہ ۶۰۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۶)

۶۱۵۷- (۲۳) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۶)

۶۱۵۸- (۲۴) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: «إِذَا كَانَ عَدَاةُ الْإِثْنَيْنِ فَاتَيْنِ أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى ادْعُو لَهُمْ بِدَعْوَةِ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا وَوَلَدُكَ، فَعَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ، وَالْبَسْنَا كِسَاءَهُ

ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُعَادِرُ ذَنْبًا، اللَّهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَزَادَ رِزِينُ: «وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ» وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ سے کہا کہ آپ اپنی اولاد کے ساتھ پیر کے روزِ مِج سورے میرے پاس آنا، میں آپ کے لیے ایسی دعا کروں گا جس کے سبب اللہ آپ کو اور آپ کی اولاد کو فائدہ عطا کرے گا۔ (ابن عباسؓ کہتے ہیں) چنانچہ ہم (اپنے والد) عباسؓ کے ساتھ مِج کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ہمیں اپنی چادر اوڑھائی اور یہ دعا کی، اے اللہ! عباسؓ اور اس کی اولاد کو ظاہری اور باطنی مغفرت سے نواز جو ان کے سبھی گناہوں کو ختم کر دے۔ اے اللہ! اس کی اولاد کو حفاظت سے نواز (ترمذی) اور رزین میں اضافہ ہے کہ اس کی نسل میں خلافت باقی فرما۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبدالوہاب بن عطاء راوی حکم فیہ ہے اور رزین کے حوالہ سے اس حدیث کا آخری حصہ منکر ہے، اس کا کچھ اصل نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۲)

۶۱۵۹- (۲۵) وَصْنَهُ، أَنَّهُ رَأَى جِبْرِئِيلَ - مَرَّتَيْنِ، وَدَعَا لَهُ - رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جبرائیل علیہ السلام کو دو بار دیکھا نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دو بار دعا کی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے نیز سند میں یث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۲)

۶۱۶۰- (۲۶) وَصْنَهُ، أَنَّهُ قَالَ: دَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُؤْتِيَنِي اللَّهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دو بار دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے شریعت کا علم عطا فرمائے (ترمذی)

۶۱۶۱- (۲۷) وَهَنَ ابْنِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ جَعْفَرُ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْنِيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جعفر بن ابی طالبؓ مساکین سے محبت کرتے تھے، ان کے پاس

بیٹے تھے، جعفر ان سے باتیں کرتے اور وہ جعفر سے باتیں کرتے اور (اس لیے) آپ نے جعفر کو ابو الساکین کی کنیت عطا کی (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ابو اسحق مخزومی راوی ہے جس کا حافظہ کمزور تھا (تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۲۳۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۷)

۶۱۶۲ - (۲۸) وَصَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأَيْتُ جَعْفَرَ يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے جنت میں جعفر کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اڑ رہا تھا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۶۱۶۳ - (۲۹) وَهْنُ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۳۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حسن اور حسینؑ اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے (ترمذی)

وضاحت: جنت میں سبھی لوگ جوان سال ہوں گے، اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جو لوگ عالم شباب میں فوت ہوئے ہوں گے وہ ان کے سردار ہوں گے کیونکہ اس حدیث میں آتا ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ جنت کے امیر عمر لوگوں کے سردار ہوں گے۔ اس سے بھی یہ مراد ہے کہ جو لوگ امیر عمر میں فوت ہوئے ہوں گے ابو بکرؓ اور عمرؓ اُن کے سردار ہوں گے (واللہ اعلم)

۶۱۶۴ - (۳۰) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِيحَانِي مِنَ الدُّنْيَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ.

۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حسنؑ اور حسینؑ دنیا میں میرے دو پھول ہیں (ترمذی) اور یہ حدیث پہلی فصل میں بھی گزر چکی ہے۔

۶۱۶۵ - (۳۱) وَهْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَهُ، فَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى وَرِكَهِ. فَقَالَ: «هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي، أَلَلَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَاجِبْهُمَا وَأَجِبْ مَنْ يُحِبُّهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۳۵: أُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات کسی کام کے سلسلہ میں نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، آپ نے کسی چیز کو لپٹا ہوا تھا، مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی۔ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے دریافت کیا کہ آپ نے کیا لپٹا ہوا تھا؟ آپ نے چادر کو کھولا تو آپ کی پشت پر حسنؑ اور حسینؑ تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میرے نواسے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر اور جو لوگ ان دونوں سے محبت کرتے ہیں تو ان سے بھی محبت کر (ترمذی)

۶۱۶۶- (۳۲) وَهَنْ سَلَمَى، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تَبْكُ فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - تَغْنِي فِي الْمَنَامِ - وَعَلَى رَأْسِهِ التَّرَابُ فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آفَافًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ».

۳۲۲: سلمی بیان کرتی ہیں کہ اُمّ سلمہ کے ہاں گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے دریافت کیا کہ کس لئے رو رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے سر اور داڑھی پر خاک تھی۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ نے جواب دیا، میں ابھی حسینؑ کے قتل کے موقع پر حاضر تھا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔  
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی ص ۵۰۸)

۶۱۶۷- (۳۳) وَهَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ» وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ: «أَدْعِي لِي ابْنِي» فَيَضُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو آپ کے اہل بیت میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا، حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ آپ فاطمہؑ سے کہا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ، آپ انہیں چومتے اور انہیں گلے لگاتے تھے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی ص ۵۰۸)

۶۱۶۸- (۳۴) وَهَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُنَا، إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَيْمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتَرَانِ، فَتَرَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمِسْكِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «صَدَقَ اللَّهُ» إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فَتَنَةٌ. نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتَرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي

وَرَفَعْتُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۶۱۶۸: مجیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے اچانک حسن اور حسین آگئے، ان دونوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی وہ دونوں چلتے تھے اور گر پڑتے تھے (انہیں دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے، آپ نے انہیں اٹھایا اور اپنے آگے بٹھالیا۔ پھر آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا کلام سچا ہے کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں، میں نے کھڑکیوں کو دیکھا کہ وہ چلتے ہوئے لڑکھڑا رہے تھے تو مجھ سے مبرنہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے اپنا ارشاد مؤخر کر دیا اور انہیں اٹھالیا۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۶۱۶۹ - (۳۵) وَهْنٌ يَعْلَى بِنِ مَّرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبُّ اللَّهِ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سَبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۶۹: ہعلی بن مَرَّة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے، حسین میری اولاد سے ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۷۳۸)

۶۱۷۰ - (۳۶) وَهْنٌ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهَ النَّبِيَّ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسنؑ سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے اور حسنؑ سینے سے نیچے والے حصے سے مشابہت رکھتا ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۵۰۸)

۶۱۷۱ - (۳۷) وَهْنٌ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّ: ذَعِنِي آتِي النَّبِيَّ ﷺ فَأَصْلُبِي مَعَهُ الْمَغْرَبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكَ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرَبَ، فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ انْقَلَبَ فَنَبَّيْتُهِ، فَسَمِعَ صَوْتِي، فَقَالَ: «مَنْ هَذَا؟ حُذَيْفَةُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «مَا حَاجَتُكَ؟ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلِأَمِّكَ، إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُسَلِّمَ بَيَّانًا فَاطِمَةً سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۱۷۱: حُذَیْفَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا کہ مجھے اجازت دیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں اور آپ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کروں نیز آپ سے عرض کروں کہ آپ میرے اور خیرے کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی، اس کے بعد آپ لو اخل ادا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے عشاء کی نماز کی امامت کرائی پھر آپ (اپنے گھر کی طرف) واپس لوٹے میں آپ کے پیچھے ہو لیا۔ آپ نے میری آہٹ سنی اور دریافت کیا کہ کون ہے، حُذَیْفَةُ ہے میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے دریافت کیا کہ تجھے کیا کام تھا؟ اللہ تجھے اور تیری ماں کو معاف کرے بلاشبہ آج رات سے پہلے یہ فرشتہ بھی زمین پر نہیں آیا تھا! اس نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام کے اور مجھے بشارت دے کہ قاطعاً للہ جنت کی عورتوں کی سردار ہوگی، جب کہ حسن اور حسینؑ اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے (تذنی) امام تذنی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۶۱۷۲ - (۳۸) وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَامِلًا الْحَسَنَ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ: نِعَمَ الْمَرْكَبُ زَكَيْتَ يَا خَلَامُ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَنِعَمَ الزَّاكِبُ هُوَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ ایک شخص نے (حسینؑ کو مخاطب ہوتے ہوئے) کہا: اے لڑکے! تو بہترین سواری پر سوار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور سوار بھی تو اچھا ہے (تذنی) وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف تذنی صفحہ ۵۹۹)

۶۱۷۳ - (۳۹) وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ -، وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ: لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ؟ فَوَاللَّهِ مَا سَبَقَنِي إِلَى مَشْهَدٍ. قَالَ: لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَيْتِكَ، وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكَ، فَانْتَرْتُ جَبَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى جَبِّي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۳: عمر رضی اللہ عنہ نے اُسامہ بن زید کے لیے ساڑھے تین ہزار (درہم) وقفہ مقرر کیا جبکہ عبداللہ بن عمر کا وقفہ تین ہزار مقرر کیا۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپ نے اُسامہ کو مجھ پر کس وجہ سے فوقیت دی ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ سے کسی معرکے میں برتری حاصل نہیں ہے۔ عمر نے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ زیدؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک خیرے والد سے زیادہ محبوب تھا اور آپ کو اُسامہؑ مجھ سے زیادہ محبوب تھا۔ اس لیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر

برتری عطا کی ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین آلبنی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۳)

۶۱۷۴ - (۴۰) وَفَنَّ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَلِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْعَثْ مَعِيَ أَخِي زَيْدًا. قَالَ: «هُوَ ذَا، فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعُهُ، قَالَ زَيْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ لَا اخْتَارَ عَلَيْكَ أَحَدًا. قَالَ: فَرَأَيْتَ رَأَى أَخِي أَفْضَلَ مِنِّي رَأَيْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۴: جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ میرے ساتھ میرے بھائی زید (بن حارثہ) کو بھیجیں۔ آپ نے فرمایا: زید یہ ہے اگر وہ میرے ساتھ جانا چاہتا ہے تو میں اسے نہیں روکوں گا۔ زید نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ جَبَلَةُ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے بھرا لیا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں محمد بن عمرو راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۵)

۶۱۷۵ - (۴۱) وَفَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا تَقَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَيْبَتُ وَهَبُ النَّاسِ الْمَدِينَةَ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أُضْمِتْ - فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى وَيَرْفَعُهُمَا، فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يُدْعُوَنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۱۷۵: أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ مرض الموت میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کزور ہو گئے تو میں اور سبھی صحابہ کرام (اس لشکر سے جس کا آپ نے مجھے امیر بنایا تھا) واپس آ گئے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ خاموش تھے، آپ نے کوئی بات نہ کی البتہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ میرے جسم پر رکھے اور انہیں اٹھایا تو میں بھانپ گیا کہ آپ میرے لئے دعا فرما رہے ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۶۱۷۶ - (۴۲) وَفَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْجِيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: دَعْنِي حَتَّى أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ. قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَحِبِّيهِ فَإِنِّي أُحِبُّهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے أُسَامَةَ کی ناک سے ہنسنے والے پانی کو صاف کرنے کا ارادہ کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیں کہ یہ کام میں سرانجام دیتی



ہوں، آپؐ نے فرمایا، عائشہ! اس سے محبت کر، اس لیے کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں (ترمذی)  
وضاحت: اس حدیث کی سند میں طبر بن یحییٰ راوی منکر الحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۵)

۶۱۷۷- (۴۳) وَهَنَ أُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا، إِذْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّبَّاسِ، فَقَالَ لَأُسَامَةَ: اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلِيُّ بْنُ النَّبَّاسِ يَسْتَأْذِنَانِ. فَقَالَ: «أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «لِكَيْتِي أَدْرِي، إِذْذَنْ لَهُمَا، فَدَخَلَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ: «أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ: أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّبَّاسِ، فَقَالَ النَّبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جَعَلْتَ عَمَكَ آخِرَهُمْ؟ قَالَ: «إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صَنُوءِ أَبِيهِ فِي «كِتَابِ الزَّكَاةِ».

۶۱۷۷: أُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے قریب بیٹھا ہوا تھا (اُسامہ رضی اللہ عنہ ان دونوں بچے تھے) اس دوران علیؑ اور عباسؑ آئے، وہ اندر جانے کے لیے اجازت طلب کر رہے تھے۔ انہوں نے اُسامہ سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے لیے اندر آنے کی اجازت طلب کرو۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! علیؑ اور عباسؑ اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، تجھے معلوم ہے کہ وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، البتہ مجھے علم ہے، تم انہیں اندر آنے کی اجازت دو۔ چنانچہ وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کی خدمت حاضر میں ہوئے ہیں، ہم آپؐ سے استفسار کرتے ہیں کہ آپؐ کے اہل بیت میں سے کون آپؐ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا، فاطمہؑ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انہوں نے عرض کیا، ہم نے آپؐ کی بیویوں اور اولاد کے بارے میں استفسار نہیں کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، مجھے میرے اہل سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اور جس پر میں نے احسان کیا، وہ اُسامہ بن زید ہے۔ انہوں نے دریافت کیا، پھر کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا، پھر علی بن ابی طالبؑ ہے۔ عباسؑ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپؐ نے اپنے چچا کو آخر میں کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا، بے شک علیؑ مجھ سے پہلے ہجرت کرنے کے سبب تجھ پر سبقت لے گیا ہے (ترمذی) اور وہ حدیث جس میں ہے کہ کسی شخص کا چچا اس کے والد کے برابر ہوتا ہے، کتاب الزکوٰۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۴۳)

## الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۶۱۷۸- (۴۴) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ، فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ: يَا بَنِي شَيْبَةَ يَا لَتَيْبِي ﷺ لَيْسَ شَيْبُهُا بِعَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

## تیسری فصل

۶۱۷۸: عُقْبَةُ بْنُ حَارِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے (اپنے دورِ خلافت میں) عصر کی نماز پڑھی۔ بعد ازاں وہ باہر نکلے وہ چل رہے تھے، ان کے ساتھ علیؓ تھے۔ ابو بکرؓ نے دیکھا کہ حسن بن علیؓ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ ابو بکرؓ نے حسنؓ کو اپنے کندھے پر اٹھالیا اور کہا کہ میرا باپ تم پر قربان ہو تمہاری مشابہت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے، علیؓ کے ساتھ مشابہت نہیں ہے۔ اس بات پر علیؓ (فرحت و مسرت کے ساتھ) ہنس دیئے تھے (بخاری)

۶۱۷۹- (۴۵) وَهْنُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُنِيَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيَْادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ، فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ، فَجُعِلَ يَنْكُتُ - وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا - ، قَالَ أَنَسٌ: فَقُلْتُ: وَاللَّهِ إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ مَحْضُوبًا بِالْوُسْمَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زَيَْادٍ فَجِئْتُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ، فَجُعِلَ يَضْرِبُ بِقَضِيبٍ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حُسْنًا. فَقُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۶۱۷۹: انس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زیاد کے پاس حسین رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کا سر لایا گیا، اسے ایک تھالی میں رکھا گیا تھا۔ ابن زیاد نے چھڑی کے کنارے کو حسینؓ کی ناک پر لگاتے ہوئے ان کے حُسن کے بارے میں تعریفی کلمات کہے۔ (انسؓ کہتے ہیں یہ دیکھ کر) میں نے کہا اللہ کی قسم! یہ شخص تمام صحابہ کرامؓ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھا اور اس کے بال خضاب (سندی اور کتم) کے ساتھ رنگے ہوئے تھے (بخاری) اور ترمذی کی روایت میں ہے، انس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے بیان کیا کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حسینؓ کا سر قلم کر کے اس کے ہاں لایا گیا۔ ابن زیاد ان کی ناک پر چھڑی سے ضرب لگا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اس جیسا حُسن میں نے نہیں دیکھا۔ (انسؓ کہتے ہیں یہ دیکھ کر) میں نے کہا، خبردار! بلاشبہ یہ شخص تمام صحابہ کرامؓ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھا۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيَْادٍ نے حسین رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے قتل کے لئے لشکر روانہ کیا تھا، یہ شخص یزید بن معاویہ

کی جانب سے کوفہ میں گورنر مقرر تھا (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۳۹۶)

۶۱۸۰ - (۴۶) وَهَنَ أُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ: «وَمَا هُوَ؟» قَالَتْ: إِنَّهُ شَذِيدٌ قَالَ: «وَمَا هُوَ؟» قَالَتْ: رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأَيْتُ خَيْرًا، ثَلَاثُ فَاطِمَةٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غُلَامًا يَكُونُ فِي حِجْرِكَ». فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنِ، فَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْيَتَامَةُ، فَإِذَا عِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَهْرِيقَانِ الدَّمْعِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي، مَا لَكَ؟ قَالَ: «أَتَانِي جِبْرِئِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي هَذَا، فَقُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تَرْبَتِهِ حَمْرَاءَ».

۶۱۸۰: اُمُّ الْفَضْلِ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! میں نے آج رات ایک ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا 'کیا خواب ہے؟ اس نے عرض کیا 'بلاشبہ اس کا سننا بھی مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا 'وہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے جسم مبارک کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'تمہارا خواب درست ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو فاطمہؑ ایک لڑکے کو جنم دے گی، وہ تمہری سرپرستی میں ہو گا۔ چنانچہ فاطمہؑ نے حسینؑ کو جنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وہ میری گود میں تھا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی 'میں نے اسے آپ کی گود میں رکھا پھر میری توجہ آپ کی جانب ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے اچانک آنسو بہ رہے ہیں۔ اُمُّ الْفَضْلِ کہتی ہیں میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ میری اُمت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی۔ میں نے دریافت کیا 'اس کو! آپ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس اس سرزمین کی مٹی لائے جو سرخ رنگ کی تھی۔

(بیہقی دلائل النبوة)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اتقاع ہے 'شداو راوی کی اُمُّ الْفَضْلِ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (تتبع الرواة جلد ۲ صفحہ ۲۳۷)

۶۱۸۱ - (۴۷) وَهَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّاسُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ، أَشْعَتْ أَغْبَرٌ، يَبْدُو قَارُورَةً فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي،

مَا هَذَا؟ قَالَ: «هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ، وَلَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ» فَأَخْصِي ذَلِكَ الْوَقْتَ فَاجِدْ قِتْلَ ذَلِكَ الْوَقْتِ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ» وَاحْتَمَدُ الْآخِيزُ.

۶۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز دوپہر کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کے بال پر اکندہ تھے، جسم غبار آلود تھا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی جس میں خون تھا۔ میں نے تعجب سے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قریان ہوں یہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا یہ حسین اور اس کے رفقاء کا خون ہے اور میں آج صبح سے اس کو اٹھا رہا ہوں۔ (ابن عباسؓ کہتے ہیں) میں نے اس تاریخ کو محفوظ رکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ حسینؓ اسی وقت قتل کیے گئے تھے (بیہقی دلائل النبوة ص ۱۸۱)

وضاحت: اس میں کوئی شک نہیں کہ حسین رضی اللہ عنہ کو نہایت بے دردی اور شہادتِ قلبی سے قتل کرنا تاریخِ اسلامی کا ایک خوفناک اور گھناؤنا باب ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں پر غم و اندوہ کے پہاڑ گرائے اور اسلامی معاشرہ کو داغدار کیا لیکن اس عظیم حادثہ کو وقائع اور شیعان علی نے اس انداز سے پیش ہے کیا کہ جس سے تاریخِ اسلام میں ایسے خیالات اور نظریات نے جنم لیا جنہیں افسانہ ہی کہا جاسکتا ہے۔ ہمیں اس واقعہ کے بیان کرنے میں سخت احتیاط کرنی چاہیئے اور جو بات صحیح سند کے ساتھ مل جائے اسے بیان کیا جائے نیز ان باتوں کا رد کیا جائے جن کے رد پر صحیح دلیل موجود ہو (حاشیہ علی المناقب الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۳۲۹، اللع الزبانی جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۷)

۶۱۸۲- (۴۸) وَهَنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَجِبُوا اللَّهَ لِمَا يَغْدُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، فَاجِيبُونِي لِحُبِّ اللَّهِ، وَاجِيبُوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اس لئے کہ وہ تمہیں نعمتیں عطا کرتا ہے اور میرے ساتھ اللہ کی محبت کے پیش نظر محبت کرو اور میرے اہل بیت کے ساتھ میری وجہ سے محبت کرو (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین آلبنانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۳)

۶۱۸۳- (۴۹) وَهَنَ ابْنُ دَرَّزِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِتَابِ الْكَعْبَةِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَلَا إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَزَقَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۱۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب کہ انہوں نے کعبہ مکرمہ کے دروازے کو پکڑ رکھا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا: خبردار! بلاشبہ تم میں میرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو شخص اس پر سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو شخص سوار نہ ہو

سکا' وہ ہلاک ہو گیا (احمد)

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث مسند احمد میں نہیں ہے البتہ طبرانی اور بزار وغیرہ میں یہ حدیث ضعیف سند کے ساتھ موجود ہے۔ امام احمدؒ نے اس حدیث کو فضائل الصحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں منقل بن صالح راوی غایت درجہ ضعیف ہے۔ امام ہشمیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں رواۃ کی ایک جماعت ایسی ہے جو مجہول ہے۔

(تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۴، مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۲۸)

## بَابُ مَنَاقِبِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے فضائل)

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۱۸۴ - (۱) هُنَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «خَيْرُ نِسَائِهِا - مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.  
وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: وَأَشَارَ وَكِيعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

### پہلی فصل

۶۱۸۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: اپنے دور کی سب عورتوں میں سے بہتر عورت مریم بنت عمران علیہا السلام ہیں اور اپنے دور کی بہترین عورتوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ محترمہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے 'ابو کریب' نے بیان کیا کہ وکیع نے آسمان و زمین کی جانب اشارہ کیا (یعنی آسمان کے نیچے اور زمین کی سطح پر ان دو عورتوں سے بہتر کوئی عورت نہیں)۔

۶۱۸۵ - (۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنَى جِبْرِيلُ - النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ آتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ» - ، فَإِذَا أَتَتْكَ فَأَقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِثْنِي، وَيَبْشِرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے بتایا: اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہؓ مکہ مکرمہ سے (قاری حاکم طرف) آئی ہیں 'ان کے پاس برتن ہے' جس میں سالن یا کھانا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے پروردگار اور میری جانب سے سلام کہنا اور انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دینا جس میں نہ شور و شغب ہو گا نہ آگاہت ہو گی (بخاری، مسلم)

۶۱۸۶ - (۳) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ

النَّبِيِّ ﷺ مَا عَزَتْ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرَبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَفْطَعُهَا أَغْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ - ، فَرَبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَدِيجَةُ، فَيَقُولُ: «إِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی عورت پر اس قدر رشک نہیں کیا جس قدر کہ خدیجہؓ پر کیا ہے حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں تھا البتہ آپؐ کثرت کے ساتھ اس کا تذکرہ فرماتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپؐ بکری ذبح کرنے کا حکم دیتے اس کے اعضا کے ٹکڑے کیے جاتے پھر آپؐ خدیجہؓ کی سیلیوں کی جانب اس کا ہدیہ بھیجتے۔ میں آپؐ سے کہا کرتی تھی گویا کہ خدیجہؓ کے علاوہ دنیا میں کوئی عورت ہی نہیں ہے آپؐ فرماتے وہ ایسی تھی (یعنی اس کے اوصاف شمار کرتے) مزید برآں اس سے میری اولاد بھی ہے (بخاری، مسلم)

۶۱۸۷- (۴) وَهْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَائِشُ! - هَذَا جِبْرِيلُ! - يُفَرِّقُكَ السَّلَامَ». قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ: وَهُوَ - يَرَى مَا لَا أَرَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸۷: ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں تجھے سلام کہتے ہیں۔ عائشہؓ نے جواباً "علیہ السلام ورحمۃ اللہ" کہا۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ جن چیزوں کو دیکھتے تھے مجھے وہ نظر نہیں آتی تھیں (بخاری، مسلم)

۶۱۸۸- (۵) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُرِيْبُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لِبَالٍ، يَجِيءُ بِكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ - ، فَقَالَ لِي: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكَ الثَّوْبَ، فَإِذَا أَنْتَ هِيَ فَقُلْتُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمِصُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خواب کرتے ہوئے فرمایا، تین رات تک تو مجھے خواب میں دکھائی دیتی رہی۔ فرشتہ حیری تصویر کو ریشم کے ایک ٹکڑے میں (لپیچ) لاتا رہا اور مجھے بتایا کہ یہ آپؐ کی بیوی ہے۔ میں نے جب تھیرے چہرے سے نقاب اٹا تو کہا یہ تو وہی صورت ہے۔ میں نے فرشتے کے جواب میں کہا اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے میرے پاس پہنچائے گا (بخاری، مسلم)

۶۱۸۹- (۶) وَهْنُهَا: قَالَتْ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْتِيهِمْ يَتَوْمُ عَائِشَةُ - ، يَتَنَفَّوْنَ بِذَلِكَ مَرْضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ حَزِينِينَ: فَجَزِبَ

فِي عَائِشَةَ وَخَفْصَةَ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةَ، وَالْجُزْبُ الْآخِرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَلَّمَ جُزْبُ أُمُّ سَلَمَةَ -، فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْيَهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ. فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: «لَا تُؤْذِنِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي نَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ». قَالَتْ: أَتَوْبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَذَالِكَا رَسُولُ اللَّهِ! ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ: «يَا بَنِيَّةُ! أَلَا نُحِبُّنَ مَا أَحَبُّ؟». قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: «فَاجِبِي هَذِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ «فَضَّلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ» فِي بَابِ «بَدَأِ الْخُلُقِ» بِرِوَايَةِ أَبِي مُوسَى.

۶۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرامؓ عائشہؓ کی باری کے دن تحائف بھیجنے کا خیال کرتے تھے، اس طرح وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کے طالب ہوتے تھے۔ نیز عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروں کے دو گروہ تھے، ایک گروہ میں عائشہؓ، حفصہؓ، صفیہؓ اور سودہؓ تھیں اور دوسرے گروہ میں اُمّ سلمہؓ اور آپؐ کی دیگر باقی بیویاں تھیں۔ چنانچہ اُمّ سلمہؓ کے گروہ نے اُمّ سلمہؓ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کریں کہ آپؐ صحابہ کرامؓ سے کہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہدیہ بھیجنے کا ارادہ کرے تو انہیں چاہیے کہ جہاں کہیں بھی آپؐ ہوں وہاں ہدیہ بھیجے۔ اُمّ سلمہؓ نے آپؐ سے گفتگو کی۔ آپؐ نے اس سے فرمایا، تم مجھے عائشہؓ کے بارے میں تکلیف نہ دو اس لیے کہ عائشہؓ کے علاوہ کسی اور عورت کے خلاف میں وہی نہیں آتی (یہ سن کر) اُمّ سلمہؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کو تکلیف پہنچانے کے سبب اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد ان عورتوں نے فاطمہؓ کو بلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا۔ فاطمہؓ نے آپؐ سے گفتگو کی۔ آپؐ نے جواب دیا، اے میری بیٹی! کیا تجھے اس سے محبت نہیں ہے، جس سے مجھے محبت ہے؟ فاطمہؓ نے جواب دیا، ضرور ہے۔ آپؐ نے فرمایا، پس تم عائشہؓ سے محبت کرو (بخاری، مسلم)

اور انسؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "عائشہؓ کی فضیلت دیگر عورتوں پر اس طرح ہے۔۔۔۔۔" کا ذکر ابوموسیٰ (اشعری) سے مروی حدیث جو مخلوق کے آغاز کے باپ میں ہے، ہو چکا ہے۔

### الْفَضْلُ الثَّلَاثِي

۶۱۹۰ - (۷) هَذَا أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ إِعْمَرَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.



## دوسری فصل

۳۹۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہان والوں کی عورتوں میں سے ہمیں مریم بنت عمرانؑ خدیجہ بنت خویلدؑ فاطمہ بنت عمروؑ اور فرعون کی بیوی آسیہ کافی ہیں (ترمذی)

۶۱۹۱- (۸) وَهْنٌ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ جِبْرِئِيلَ - جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خَزْفَةٍ خَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام سبز ریشم کے کٹڑے میں عائشہؓ کی تصویر لائے اور بتایا کہ یہ دنیا اور آخرت میں آپؐ کی بیوی ہیں (ترمذی)

۶۱۹۲- (۹) وَهْنٌ أَنَسِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةُ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُودِيٍّ - ، فَبَكَتْ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: «مَا يَبْكُكِ؟» فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: «إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكَ لَابْنَةُ نَبِيٍّ - ، وَإِنَّ عَمَلَك - لَنَبِيٍّ، وَإِنَّكَ لَتَحْتِ نَبِيٍّ، فَيَمِمْ تَفْخَرُ عَلَيْكَ؟» ثُمَّ قَالَ: «إِنِّي اللَّهُ يَا حَفْصَةُ!». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صفیہؓ کو یہ خبر پہنچی کہ حفصہؓ نے انیس یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ یہ سن کر وہ روئے گئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لے گئے تو وہ رو رہی تھیں۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ مجھے حفصہؓ نے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کچھ شک نہیں کہ تو ایک پیغمبر کی بیٹی ہے اور تیرا چچا بھی پیغمبر تھا اور بلاشبہ تو بھی ایک پیغمبر کے نکاح میں ہے، وہ کس سبب سے تجھ پر فخر کر رہی ہے؟ بعد ازاں آپؐ نے حفصہؓ سے کہا: اے حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈر (ترمذی، نسائی)

وضاحت: صفیہ رضی اللہ عنہا کا والد حمی بن اخطب ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا اور ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اس لحاظ سے ان کے جدِ اعلیٰ پیغمبر ہوئے (واللہ اعلم)

۶۱۹۳- (۱۰) وَهْنٌ أُمُّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ - فَنَاجَاهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَصَحَّحَتْ، فَلَمَّا تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلَتْهَا عَنْ بُكَائِهَا وَصَحَّحِهَا. قَالَتْ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتُ عِمْرَانَ، فَصَحَّحْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۹۳: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو

بلایا۔ آپؐ نے اس سے سرگوشی کی، وہ رونے لگی۔ بعد ازاں آپؐ نے اس سے پھر سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں (ائم سلمہ کہتی ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے قاطرہ سے اس کے رونے اور ہنسنے کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا کہ آپؐ جلد فوت ہو جائیں گے تو میں رونے لگی پھر آپؐ نے مجھے بتایا کہ مریم بنت عمران علیہا السلام کے سوا تمام جنت کی عورتوں کی سردار میں ہوں گی تو میں ہنسنے لگی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث میں مذکور واقعہ فتح مکہ کے موقعہ کا نہیں ہے بلکہ یہ مرض الموت کا واقعہ ہے جیسا کہ حدیث نمبر ۵۹۱۹ میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ فتح مکہ کا ذکر کرنا کسی راوی کا وہم ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۰)

### الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۶۱۹۴ - (۱۱) وَهْنُ أَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا - أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثُ قَطٍّ فَتَسَالْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

### تیسری فصل

۶۱۹۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر جب کسی حدیث کے بارے میں کوئی مشکل درپیش ہوتی تو ہم عائشہؓ سے دریافت کرتے، عائشہؓ کو اس حدیث کا علم ہوتا تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۶۱۹۵ - (۱۲) وَهْنُ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۶۱۹۵: موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے فصاحت و بلاغت میں عائشہؓ سے زیادہ کسی شخص کو نہیں پایا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

## بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

### (مختلف صحابہ کرامؓ کے فضائل)

#### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۶۱۹۶- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدَيَّ سَرَقَةً - مِنْ حَرِيرٍ، لَا أَهْوَى بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بَيْنَ إِلَيَّ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ، فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ - أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

#### پہلی فصل

۶۱۹۶: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے (اور) میں جنت میں جس جگہ جانے کا ارادہ کرتا ہوں تو وہ مجھے وہاں پہنچاتا ہے۔ میں نے یہ خواب (اپنی بہن) حفصہ کو بتایا۔ حفصہ نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ تیرا بھائی نیک شخص ہے یا (فرمایا) بلاشبہ عبد اللہ نیک شخص ہے (بخاری، مسلم)

۶۱۹۷- (۲) وَهَنَ حُذَيْفَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا - وَسَمْنًا - وَهَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْبَغُ أَنْ يَمَّ عَبْدٌ - مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ، لَا تَذَرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۹۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اخلاق اور سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھنے والے ابنِ آدم عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ جب وہ گھر میں اکیلے ہوتے ہیں تو وہ گھر میں کیا کرتے ہیں (بخاری)

۶۱۹۸- (۳) وَهَنَ ابْنُ مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ، فَمَكَّنَا جِئْنَا مَا نَرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ، لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أَيْمِهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۸: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے، ہم کافی عرصہ وہاں رہے۔ ہم یہی خیال کرتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے ایک فرد ہیں، اس لئے کہ ہم دیکھا کرتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے (بخاری، مسلم)

۶۱۹۹ - (۴). وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اسْتَغْفِرُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَمَسَالِمَ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ، وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن پاک کی تعلیم کو چار صحابہ کرام سے حاصل کرو۔ عبداللہ بن مسعود سے ابو حذیفہ کے غلام مسالم سے، ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے (بخاری، مسلم)

۶۲۰۰ - (۵) وَهْنُ عَلْقَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ. يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَاتَيْتُ قَوْمًا، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ، فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيَّ جَنِيْنٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو الذَّرْدَاءِ قُلْتُ: إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَيَسِّرْ لِيْ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ: أَوْلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ صَاحِبِ الثَّعْلَيْنِ وَالْوَسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ - ، وَفِيكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ؟ يَعْنِي: عُمَارًا، أَوْلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ يَعْنِي: حُذَيْفَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۰: علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ملک) شام میں آیا، میں نے دمشق کی جامع مسجد میں دو رکعت نفل ادا کیے۔ بعد ازاں میں نے دعا کی، اے اللہ! مجھے کسی عالم یا عمل کی رفاقت عطا کر۔ چنانچہ میں کچھ لوگوں کے پاس آکر بیٹھ گیا تو وہاں ایک بہت بڑے بزرگ میرے پہلو میں آکر بیٹھ گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں؟ لوگوں نے بتایا، ابو الذرداء ہیں۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے عالم یا عمل کی رفاقت عطا کر، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرا رفیق بنایا ہے۔ ابو الذرداء نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ (علقمہ کہتے ہیں) میں نے جواب دیا کہ میرا تعلق اہل کوفہ سے ہے۔ ابو الذرداء نے پوچھا کہ تمہارے پاس ابنی اُمّ عبد یعنی عبداللہ بن مسعود ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے، نکیہ اور وضو کا برتن اٹھانے والے ہیں اور کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان سے محفوظ کر لیا ہے؟ یعنی عمار بن یاسر۔ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا راز دار تھا، ایسے راز کہ جن کو ان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا یعنی حذیفہ بن یمان (بخاری)

۶۲۰۱ - (۶) وَهَنَ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً ابْنِ طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةَ أَمَامِي - فَإِذَا بِلَالٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۰۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت کا مشاہدہ کرایا گیا تو میں نے وہاں ابو طلحہ کی بیوی کو دیکھا اور میں نے اپنے آگے پاؤں کی آہٹ سنی تو (دیکھا کہ وہ) بلالؓ تھے (مسلم)

۶۲۰۲ - (۷) وَهَنَ سَعِيدٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ، فَقَالَ الْمَشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: «أُطْرُدْ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا». قَالَ: وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هَذَيْلٍ. وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أَسْتَعِيهُمَا، فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۰۲: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چھ اشخاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اکابر مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ (اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان لائیں تو) آپ ان چھ صحابہ کو اپنی صحبت سے دور رکھا کریں، کہیں وہ ہم پر دلیر نہ ہو جائیں۔ سعد نے بیان کیا کہ (ان چھ اشخاص میں) میں، عبداللہ بن مسعود، ہذیل قبیلہ سے ایک شخص، بلالؓ اور دو (مزید) شخص تھے (کسی مصلحت کی بناء پر) میں ان کا نام نہیں لے رہا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ان کو دور رکھنے کا رجحان واقع ہوا، جس قدر کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ آپؐ نے اپنے دل میں یہ بات سوچی کہ جب وہ مشرک آیا کریں تو ان کی تالیف کے لیے یہ صحابہ دور ہو جایا کریں (چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے) کہ "آپؐ اپنی صحبت سے ان لوگوں کو دور نہ کریں، جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں (اور) اس کی رضا کے حلاشی ہیں" (مسلم)

۶۲۰۳ - (۸) وَهَنَ ابْنُ مُوسَى، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا أَبَا مُوسَى! لَقَدْ أُعْطِيتَ مَرْمَارًا مِنْ مَرَامِيرِ آلِ دَاوُدَ، مُتَّقٍ عَلَيْهِ».

۳۳۰۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے ابو موسیٰ! بلاشبہ تجھے آل داؤد کی خوش آوازی سے اچھی آواز عطا کی گئی ہے (بخاری، مسلم)

۶۲۰۴ - (۹) وَهَنَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَةُ: أَبِي بَنِي كَعْبٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ. قِيلَ لِأَنَسٍ: مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُومَتِي. مُتَّقٍ عَلَيْهِ.

۳۳۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت میں چار صحابہ کرام نے تمام قرآن کو محفوظ کر کے جمع کیا تھا، ان میں ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید ہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ ابو زید کون شخص ہے؟ انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میرے بچاؤں میں سے ایک ہے (بخاری، مسلم)

۶۲۰۵ - (۱۰) وَهَنَ خَبَابُ بَنِي الْأَرْتِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَبْتَعِي وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فِيمَا مَنَ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ: قَبِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يَكْفِي فِيهِ إِلَّا نَمِرَةٌ، فَكُنَّا إِذَا غَطَيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَطُوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ». وَمِمَّا مَنَ آتَيْتُ لَهُ نَمْرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۰۵: خَبَاب بن لَاحِتہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اللہ کی رضا طلب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی، بس ہمارا اجر اللہ کے ہاں ثابت ہے۔ ہم میں سے کچھ لوگ فوت ہو گئے، انہوں نے دنیا سے کچھ حاصل نہ کیا، ان میں مُصْعَب بن عُمَیر بھی تھے جو جنگِ احد میں شہید ہوئے، ان کے کفن کے لئے صرف ایک چادر دستیاب ہوئی۔ جب اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں نکلے ہو جاتے اور جب ہم ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر نکلا ہو جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چادر کے ساتھ اس کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھاس رکھ دو۔ جبکہ ہم میں سے بعض ایسے لوگ تھے جن کا پھل پختہ ہوا اور وہ اس سے فوائد حاصل کرتے رہے (بخاری، مسلم)

۶۲۰۶ - (۱۱) وَهَنَ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِهْتَرَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ». وَفِي رِوَايَةٍ: «إِهْتَرَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، سعد بن معاذ کی وفات پر عرش خوشی سے جمونے لگا اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، سعد بن معاذ کی موت پر رحمان کا عرش جمونے لگا (بخاری، مسلم)

۶۲۰۷ - (۱۲) وَهَنَ الْبَرَاءُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةٌ خَرِيرٌ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمْسُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْ لِينِهَا، فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ؟ لَمَّا دَلِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاللَّيْنُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۰۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا لباس پہن دیا گیا۔ آپ کے صحابہ کرام اس کو ہاتھ لگاتے تھے اور اس کے باریک اور نرم ہونے پر تعجب کرتے تھے۔ آپ نے دریافت کیا کہ تم اس کی باریکی اور نرمی پر تعجب کرتے ہو؟ جبکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بھی عمدہ اور نرم ہیں (بخاری، مسلم)۔

۶۲۰۸ - (۱۳) وَهْنُ أُمِّ سُلَيْمٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَسُ خَادِمِكَ، أَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَتَبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ»، قَالَ أَنَسُ: فَوَاللَّهِ إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ، وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَهُ وَلَدِي لَيَتَعَادَوْنَ عَلَيَّ نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۰۸: اُمّ سلیم (انس کی والدہ) رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! انس آپ کا خادم ہے، آپ اس کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! اس کو مال اور اولاد کثرت کے ساتھ عطا کر اور جو کچھ اسے عطا کیا ہے اس میں برکت عطا کر۔ انس نے بیان کیا، اللہ کی قسم! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد آج ایک سو سے متجاوز ہے (بخاری، مسلم)۔

۶۲۰۹ - (۱۴) وَهْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لِأَخِيذٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ «إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ» إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۰۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ زمین پر کسی چلنے والے کے بارے میں فرمایا ہو کہ یہ شخص جنتی ہے (بخاری، مسلم)۔

۶۲۱۰ - (۱۵) وَهْنُ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْجُشُوعِ، فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَحَوَّرَ فِيهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ جِئْتَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قَالَ: وَاللَّهِ مَا يَتَّبِعُنِي لِأَخِيذٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ، فَسَأَحْدِثُكَ لِمَ ذَاكَ؟ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعْيَتِهَا وَخَضَرَتِهَا - وَسَطُهَا عُمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ - فَيَقِيلُ لِي: إِرْقَهُ. فَقُلْتُ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَاتَانِي مِنْصَفٌ - فَرَفَعَ يَتَابِي مِنْ خَلْفِي، فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ، فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَيَقِيلُ: اسْتَمْسِكْ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «بَلَدُكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ، وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ

الإِسْلَامَ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ؛ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى، فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ، وَذَلِكَ الرَّجُلُ عِنْدَ اللَّهِ بِنُ سَلَامٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۴۱۰: قیس بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ منورہ کی مسجد میں تھا کہ ایک شخص مسجد میں آیا جس کے چہرے پر وقار کے اثرات تھے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ شخص جنتی ہے۔ اس نے انحصار کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی پھر وہ شخص مسجد سے نکلا، میں اس کے پیچھے گیا۔ میں نے اسے بتایا کہ جب تو مسجد میں داخل ہوا تو لوگوں نے کہا کہ یہ شخص جنتی ہے۔ اس نے کہا، اللہ کی قسم! کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایسی بات کہے، جس کا اسے علم نہیں ہے لیکن میں تجھے بتاؤں گا کہ میں کیوں انکار کر رہا ہوں (اس نے کہا) میں نے عبد نبوت میں ایک خواب دیکھا جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا۔ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک باغ میں ہوں، انہوں نے اس کی وسعت اور اس کے سبزہ زار کا تذکرہ کیا (اور کہا کہ) اس کے درمیان لوہے کا ایک ستون ہے، جس کا پچھلا حصہ زمین میں اور اوپر کا حصہ آسمان میں ہے۔ ستون کے اوپر کے حصے میں ایک حلقہ ہے، مجھے کہا گیا کہ آپ اس پر چڑھیں۔ میں نے کہا، میں چڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہوں۔ چنانچہ میرے پاس ایک خادم آیا، اس نے میرے پیچھے سے میرے کپڑوں کو اٹھایا تو میں اوپر چلا گیا یہاں تک کہ میں اس کی بلندی تک پہنچ گیا۔ میں نے حلقے کو پکڑا مجھے کہا گیا کہ آپ (طلقے کو) مضبوطی کے ساتھ پکڑیں۔ جب میں بیدار ہوا تو بلاشبہ وہ کٹھا میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ آپ نے فرمایا، ”باغ سے مقصود اسلام ہے اور ستون سے مراد اسلام کا ستون ہے اور حلقے سے مقصود مضبوط کٹھا ہے (یعنی اسلام کے احکام و ارکان ہیں) تم وفات تک اسلام پر رہو گے“ اور وہ شخص عبد اللہ بن اسلام تھے (بخاری، مسلم)

۶۲۱۱- (۱۶) وَفَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾. إِلَى آخِرِ آيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِي بَيْتِهِ، وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: «مَا شَأْنُ ثَابِتٍ؟ أَتَشْتَكِي؟» فَأَتَاهُ سَعْدٌ، فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: فَقَالَ ثَابِتٌ: «أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ سَعْدُ لِّلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن شماس انصار کے خطیب تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے ایمان والو! تم اپنی آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو“ تو ثابت اپنے گھر میں رک گئے اور خود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روکے رکھا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے



سعد بن معاذ سے دریافت کیا کہ ثابت کا کیا حال ہے؟ کیا وہ بیمار ہے؟ چنانچہ ثابت کے پاس سعد آئے اور ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا ذکر کیا۔ ثابت نے وضاحت کی کہ جب یہ (مذکورہ) آئیے ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میری آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تم سب سے زیادہ بلند ہے۔ بس میں (سمجھتا ہوں) کہ میں دونوں والوں میں سے ہوں۔ اس کے بعد سعد نے ثابت کی اس بات کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہیں) بلکہ وہ شخص تو جنتی ہے (مسلم)

۶۲۱۲- (۱۷) وَفَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾. قَالُوا: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَفِينَا سَلَمَانُ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلَمَانَ ثُمَّ قَالَ: وَلَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سورۃ جمعہ نازل ہوئی تو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اور ان میں کچھ لوگ اور ہیں جو ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے" صحابہ کرام نے دریافت کیا "اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ ہم میں سلمان فارسی بھی تھے۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا۔ پھر فرمایا "اگر ایمان ثریا کے (ستارے) قریب بھی ہو گا تو لوگ ان سے اسے حاصل کر لیں گے (بخاری)

۶۲۱۳- (۱۸) وَفَنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هَذَا» يَعْنِي: أَبَا هُرَيْرَةَ «وَأَمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ، وَحَبِّبِ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! اپنے اس پیارے بندے یعنی ابو ہریرہ اور اس کی والدہ کو ایمان والوں کے نزدیک محبوب بنا اور ایمانداروں کو ان کا محبوب بنا (مسلم)

۶۲۱۴- (۱۹) وَفَنَ عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ أَمَى عَلَى سَلَمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ، فَقَالُوا: مَا أَخَذْتَ سَيْفُفَ اللَّهِ مِنْ عُنِّي عَبْدِ اللَّهِ مَا أَخَذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: اتَّقُوا هَذَا الشَّيْخَ قَرِيشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَاتَى النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ لَمَّا أَغَضَبْتَهُمْ، لَيْتَ كُنْتُ أَغَضَبْتُهُمْ لَقَدْ أَغَضَبْتُ رَبَّكَ، فَاتَاهُمْ، فَقَالَ: يَا إِخْوَانَهُ! أَغَضَبْتُكُمْ» قَالُوا: لَا، يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَخِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۱۴: عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان بن حرب ایک جماعت کی ہدایت میں سلمانؓ، صہیبؓ اور بلالؓ کے پاس سے گزرے۔ سلمانؓ اور ان کے رفقاء نے کہا "اللہ تعالیٰ کی تلواروں نے اللہ تعالیٰ کے

دشمن کی گردن سے اپنا حق ادا نہیں کیا۔ ابو بکرؓ نے کہا، کیا یہ بات تم قریش کے شیخ اور ان کے سردار کے لئے کہہ رہے ہو؟ چنانچہ ابو بکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپؐ کو ان کی بات سے مطلع کیا۔ آپؐ نے فرمایا، اے ابو بکرؓ! معلوم ہوتا ہے کہ تو نے انہیں ناراض کر دیا ہے، اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کیا۔ بعد ازاں ابو بکرؓ ان کے پاس آئے۔ ان سے کہا، میرے بھائیو! میں نے تمہیں ناراض کیا ہے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیتے ہوئے دعا کی، اے ہمارے بھائی! اللہ تعالیٰ تجھے معاف کرے (مسلم)

۶۲۱۵- (۲۰) وَهَنَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ الْنِفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۵: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے (بخاری، مسلم)

۶۲۱۶- (۲۱) وَهَنَ الْبَرَاءُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْأَنْصَارُ لَا يُجِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۶: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا، انصار سے صرف ایماندار لوگ ہی محبت کرتے ہیں اور ان سے صرف منافق لوگ ہی دشمنی کرتے ہیں۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے دشمنی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی کرے گا (بخاری، مسلم)

۶۲۱۷- (۲۲) وَهَنَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ، فَطَلِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ أَلِمَانَةً مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدْعُنَا وَسَيُؤْفِنَا تَقَطَّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ! فَحَدَّثَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ -، فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَعَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمَ - وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا حَدِيثُ بَلْعَيْنِي عَنْكُمْ؟». فَقَالَ فَقَهَاؤُهُمْ: أَمَا دَوَّوْا رَأْسَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا أَنَسٌ مِثْلًا حَدِيثَهُ أَسْنَانِهِمْ قَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدْعُ الْأَنْصَارَ، وَسَيُؤْفِنَا تَقَطَّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدَ بَكْبَرٍ أَتَالَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ، وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِجَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ رَضِينَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو (قبیلہ) ہوازن کا مال بطور غنیمت کے عطا کیا تو آپؐ نے قریش کے لوگوں کو سوسو اونٹ دیئے شروع کیے، کچھ انصاریوں نے کہا، اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کرے، آپؐ قریش کو (بست کچھ) عطا کرتے ہیں لیکن ہمیں (زیادہ) نہیں دیتے حالانکہ ہماری ٹکواروں نے لڑائیوں میں ان کے خون گرائے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی گفتگو سے آگاہ کر دیا گیا۔ آپؐ نے انصار کی جانب پیغام ارسال کیا، انہیں ایک چمڑے کے خیمے میں جمع کیا اور وہاں ان کے علاوہ کسی کو جانے کی اجازت نہ دی۔ جب وہ جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے۔ آپؐ نے ان سے تعجب کے ساتھ دریافت کیا کہ مجھے تمہاری جانب سے کیسی باتیں پہنچ رہی ہیں؟ ان کے سمجھ دار لوگوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم میں سے سمجھ دار لوگوں نے ہرگز کوئی بات نہیں کی ہے البتہ نوجوانوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کرے، آپؐ قریش کو بست زیادہ عطیات دے رہے ہیں اور انصار کو محروم کر رہے ہیں حالانکہ ہماری ٹکواروں نے لڑائیوں میں ان کے خون بہائے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا، میں کچھ لوگوں کو عطیات سے اس لیے نوازتا ہوں کہ ان کا کفر کے ساتھ تعلق تازہ ہوتا ہے، میں ان کی تالیف قلبی کرتا ہوں اور انہیں عطیات دیتا ہوں۔ کیا تمہیں پسند نہیں کہ لوگ تو اپنے گھروں میں مال و دولت لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! بالکل درست ہے ہمیں یہ پسند ہے (بخاری، مسلم)

۶۲۱۸- (۲۳) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَاْدِيَا وَسَلَكْتُ الْأَنْصَارُ وَاْدِيَا وَشِيعَهَا، لَسَلَكَتُ وَاْدِي الْأَنْصَارِ وَشِيعَهَا، الْأَنْصَارُ شِعَارٌ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ»، إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْضِي أَثَرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر (میں نے دین اسلام کے سبب) ہجرت نہ کی ہوتی تو میں خود کو انصاری کہلاتا پسند کرتا، اگر لوگ کسی ایک وادی پر جائیں اور انصار دوسری وادی اور گھاٹی پر جائیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی والا راستہ اختیار کروں گا اور انصار ہماری پہچان ہیں اور دوسرے لوگ اوپر کا کپڑا ہیں۔ (اے انصار!) اگر تم میرے بعد تکلیف دیکھو تو تم صبر کرنا حتیٰ کہ تم مجھ سے حوض کوثر میں ملو گے (بخاری)۔

۶۲۱۹- (۲۴) وَهَنَهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: «مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ». فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَافَةُ بَعْشِيرَتِهِ وَرَغَبَتْهُ فِي قُرْبَتِهِ. وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قُلْتُمْ: أَمَّا الرَّجُلُ

فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَافِقَةُ بِعَمِيصَتِهِ وَرَغَبَتْهُ فِي قُرْبَيْتِهِ؛ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَالْيَكْمُ، أَلَمَحِيًا مَحْيَاكُمْ. وَالنَّمَاتُ مَمَاتِكُمْ. قَالُوا: وَاللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضَنًّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ. قَالَ: «فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے اعلان فرمایا، جو شخص ابوسفیان کے گرمیں داخل ہو جائے گا وہ امن والا ہے اور جو شخص لڑائی کے ہتھیار رکھ دے گا، اسے بھی امن ہے۔ انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قبیلے کی شفقت اور اپنی ہستی کی رغبت نے ایسا کہنے پر آمادہ کیا ہے۔ اس اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی (اور) جن بعض انصار نے باتیں کی تھیں، آپ نے ان سے دریافت کیا، کیا تم نے یہ بات کہی ہے کہ اس شخص کو اس کے قبیلے کی شفقت اور اپنی ہستی کی محبت نے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے؟ ہرگز! نہیں! بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور تمہارے ساتھ تعلق کی وجہ سے ہجرت کی ہے۔ اور جب تک میں زندہ رہا تمہارے ساتھ زندہ رہوں گا اور جب میری موت آئے گی تو تمہارے ساتھ آئے گی۔ یعنی میں تم سے زندگی بھر جدا نہیں ہوں گا اور مجھے تمہارے ہی شہر میں مرنے ہے۔ انصار نے معذرت خواہانہ انداز میں عرض کیا کہ ہم نے تو صرف اللہ اور اس کے رسول کی رفاقت کے حصول کے لئے یہ کلمات کہے تھے۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہیں صحیح گروانتے ہیں اور تمہاری معذرت قبول کرتے ہیں (مسلم)

۶۲۲۰- (۲۵) وَهَنَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيئًا وَبِسَاءَ مُقْبِلِينَ مِنْ غُرْمِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ» يَعْنِي: الْأَنْصَارَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند بچوں اور خواتین کو دیکھا، وہ کسی دعوتِ ولیمہ سے آرہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملاقات کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ انصار کے لوگ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں (بخاری، مسلم)

۶۲۲۱- (۲۶) وَهَنَهُ، قَالَ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنَ بَنِي الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَتَكَبَّرُونَ فَقَالَا: مَا يُبْكِيكُمْ؟ فَقَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا، فَدَخَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةٌ بُرْدٍ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ. فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى وَاشْتَمَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: «أَوْصِيَكُمْ بِالْأَنْصَارِ، فَإِنَّهُمْ كَرِيمٌ وَعَبِيدٌ - ، وَقَدْ قَصَرُوا إِلَيْكُمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۲۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ اور عباسؓ انصاریوں کی مجلس کے پاس سے گزرے جب کہ مجلس میں شریک لوگ آپؐ کی مرض الموت کے دوران رو رہے تھے، ابوبکرؓ اور عباسؓ نے ان سے دریافت کیا کہ تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے بتایا، ہمیں یاد آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مجلس میں بیٹھا کرتے تھے، ہم ڈرتے ہیں کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں گے تو ہم آپؐ سے محروم ہو جائیں گے چنانچہ ان دونوں میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپؐ کو اس بات سے آگاہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، آپؐ نے اپنے سر مبارک پر چادر کا کنارہ باندھ رکھا تھا۔ آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے، اس کے بعد آپؐ منبر پر تشریف نہ لائے، آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا، میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، بلاشبہ انصار میرے راز دار اور خاص لوگ ہیں۔ انہوں نے اپنا حق پورا کر دکھایا لیکن ان کے حقوق باقی ہیں تم ان میں سے احسان کرنے والوں (کے عذر) کو قبول کرو اور بوجہ غفلت کے لغزش کرنے والوں کو معاف کرو (بخاری)

۶۲۲۲ - (۲۷) وَفِينِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْتُمُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ، حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں باہر تشریف لائے جس میں آپؐ فوت ہوئے، آپؐ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی بعد ازاں فرمایا، حمد و ثناء کے بعد! خیال کرو، عام لوگ زیادہ تعداد میں ہو رہے ہیں جب کہ انصار کی تعداد کم ہو رہی ہے یہاں تک کہ وہ دیگر لوگوں کے مقابلہ میں کھانے میں نمک کے برابر ہیں۔ پس تم میں سے اگر کوئی شخص کسی عہدہ پر مقرر ہو جائے، جس میں وہ بعض لوگوں کو نقصان پہنچا سکتا ہو اور بعض دوسروں کو فائدہ دے سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ انصار کے نیک لوگوں (کے عذر) کو قبول کرے اور ان کے (نا دانست) غلط کاموں کو معاف کرے (بخاری)

۶۲۲۳ - (۲۸) وَفِينِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلَا بَنَاءَ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۲۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! انصار کو ان کے بیٹوں اور ان کے پوتوں کو معاف کر (مسلم)

۶۲۲۴ - (۲۹) وَفِينِ أَبِي أُسَيْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ دُورٍ

الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَسْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دَوْرٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: ابو انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے قبائل میں سے بہترین قبیلہ بنو نجار ہے، اس کے بعد بنو عبد الاشمل ہے، پھر بنو حارث ہے اور پھر بنو ساعدہ ہے جبکہ انصار کے تمام قبائل میں دیگر قبائل کے مقابلے میں زیادہ فضائل ہیں (بخاری، مسلم)

۶۲۲۵- (۳۰) وَهْنٌ عَلَيَّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرُ، وَالْمِقْدَادُ - وَفِي رِوَايَةٍ: وَأَبَا مَرْثِدٍ بَدَلُ الْمِقْدَادِ - فَقَالَ: «انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاحٍ -، فَإِنْ بِهَا ظَمِئَةٌ - مَعَهَا كِتَابٌ - فَخُذُوهُ مِنْهَا، فَانْطَلِقُوا بِتَعَادَى بَنِي خَيْلُنَا - حَتَّى آتَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّمِئَةِ، فَقُلْنَا: أَخْرَجَنِي الْكِتَابُ، قَالَتْ: مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ. فَقُلْنَا: لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابُ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الْكِتَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا حَاطِبُ! مَا هَذَا؟!» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأَةً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مِنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُونَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ قَاتَبْتِ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ - كُفْرًا، وَلَا أَرِيدُ إِذَا عَنِ دِينِي، وَلَا رِضَى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ قَدْ صَدَّقَكُمْ» فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَضْرِبَ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَذْرًا، وَمَا يَذْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَذْرِ فَقَالَ: اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ».

وَفِي رِوَايَةٍ: «فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے، زبیر اور مقداد (اور ایک روایت میں مقداد کی بجائے ابو مرثد کا ذکر ہے) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجے ہوئے فرمایا کہ تم روانہ ہو جاؤ یہاں تک کہ تم روضہ خاخ مقام میں پہنچو گے، وہاں اونٹ کے کھادے میں ایک عورت بیٹھی ہوگی، اس کے پاس ایک خط ہوگا، تم اس سے وہ خط لے لیتا۔ چنانچہ ہم روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے تھے حتیٰ کہ ہم روضہ خاخ تک پہنچ گئے، وہاں ہم اس عورت سے ملے۔ ہم نے اس سے کہا کہ وہ خط نکال کر ہمارے حوالے کر

دے۔ اس نے جواب دیا، میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے فوراً دے کر کہا کہ تجھے خط لکنا ہو گا یا تجھے اپنے کپڑے اتارنے ہوں گے (تاکہ تلاشی لی جائے) چنانچہ اس عورت نے اپنی میڈھیوں میں سے خط نکالا۔ ہم وہ خط لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس خط میں لکھا تھا کہ یہ تحریر حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مکہ کے مشرک لوگوں کی جانب ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض معاملات کے بارے میں اطلاع دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے دریافت کیا، اے حاطب! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ میرے خلاف جلدی کفر کا فیصلہ صادر نہ فرمائیں۔ میں قریش کا حلیف ہوں، ان میں سے نہیں ہوں اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں، ان کی (اہل مکہ کے ساتھ) قربت داری ہے جو مکہ مکرمہ میں ان کے مال اور اہل کی حفاظت کرتے ہیں۔ بس جب میرا ان کے ساتھ نسبی تعلق نہیں تو میں نے مناسب سمجھا کہ ان کے ساتھ احسان کروں، جس کے عوض وہ میرے قربت داروں کی حفاظت کریں گے اور میں نے یہ کام نہ کافروں کو کیا ہے اور نہ ہی میں دین اسلام سے مرتد ہوا ہوں اور نہ ہی میں نے اسلام کے بعد کفر کو پسند کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حاطب نے تمہیں سچ سچ بتا دیا ہے۔ غم نہ کرو، عرض کیا، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ حاطب جنگ بدر میں حاضر تھا اور (اے عمر) تمہیں معلوم نہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو نظر رحمت سے دیکھا ہے اور ان کے حق میں فرمایا ہے کہ ”تم جو چاہو عمل کرو تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے“ اور ایک روایت میں یہ ہے (آپ نے فرمایا) کہ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) ”لے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ“ (بخاری، مسلم)

۶۲۲۶ - (۳۱) وَهَنَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا تَعْدُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِينَكُمْ؟». قَالَ: «مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ» أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. قَالَ: «وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۶: رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا کہ آپ بدر کی جنگ میں شریک لوگوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، وہ تمام مسلمانوں سے افضل ہیں یا اس مفہوم کا کلمہ آپ نے فرمایا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اسی طرح وہ فرشتے بھی افضل ہیں جو جنگ بدر میں حاضر تھے (بخاری)

۶۲۲۷ - (۳۲) وَهَنَ حَفْصَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحَدِيثِيَّةَ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا». قَالَ: «فَلَمْ تَسْمِعِيهِ يَقُولُ: «ثُمَّ تُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا»».

وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ - أَحَدَهُ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۳۲۷: حصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انشاء اللہ میں امید کرتا ہوں کہ جو شخص بھی جنگ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا، وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا۔ میں نے سوال کیا، اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ ”تم میں سے ہر شخص دوزخ سے گزرنے والا ہے۔“ آپ نے فرمایا، کیا تو نے اللہ کا کلام نہیں سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے“ اور ایک روایت میں ہے (آپ نے فرمایا) کہ انشاء اللہ دوزخ میں ان لوگوں میں سے ایک شخص بھی داخل نہیں ہو گا، جنہوں نے درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی (مسلم)

۶۳۲۸- (۳۳) وَمَنْ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَارْبَعِمِائَةٍ. قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۲۸: حابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو تھے۔ ہمارے بارے میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج تمام زمین والوں میں سے تم بہتر ہو (بخاری، مسلم)

۶۳۲۹- (۳۴) وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَصْعَدُ الشَّيْبَةَ ثِيَابَ الْمُرَارِ - فَإِنَّهُ يُحِطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ». وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ، ثُمَّ تَنَامُ النَّاسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ، إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ». فَاتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا: نَعَالٍ يَسْتَغْفِرُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَأَنْ أَحَدَ ضَالَّتَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ: «إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ» فِي «بَابِ» بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ.

۶۳۲۹: حابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مزار نامی گھاٹی پر بلند ہو گا تو اس سے اسی طرح گناہ معاف ہو جائیں گے جس طرح بنو اسرائیل (کے لوگوں) سے گناہ معاف ہوتے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے جو لوگ اس پر گئے وہ بنو خزرج کے شاہ سوار تھے، پھر اور لوگ ان کی متابعت کرتے ہوئے اس پر چڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سرخ اونٹ کے مالک انسان کے علاوہ بھی کو معاف کر دیا گیا ہے (اس سے مراد رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی تھا (صحابہ کرام سے کہتے ہیں) ہم اس کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ آؤ تاکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمہارے لئے مغفرت کی



درخواست کریں۔ اس نے جواب دیا، مجھے میری تم شہدہ اونٹنی مل جائے، مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارا پیغمبر میرے لئے مغفرت طلب کرے (مسلم) اور انسؓ سے مروی حدیث (جس میں ہے) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے کہا ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھ کر سناؤں“ کا ذکر فضائل القرآن کے بعد والے باب میں کیا گیا ہے۔

### الْفَضْلُ الثَّلَاثِي

۶۲۳۰۔ (۳۵) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِقْتَدُوا يَا لَذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَاهْتَدُوا بِهَذِي صَمَارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

### دوسری فصل

۶۲۳۰: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، میرے بعد میرے صحابہ کرامؓ میں سے ابو بکرؓ اور عمرؓ دونوں کی اقتداء کرو اور عمارؓ (بن یاسرؓ) کی سیرت کے مطابق چلو اور عبد اللہ بن مسعودؓ کی وصیت کے ساتھ تم تک اختیار کرو اور حدیث کی روایت میں ہے کہ خلافت وغیرہ کے بارے میں جو حدیث تمہیں ابن مسعودؓ بیان کریں، اسے صحیح سمجھو۔ یہ الفاظ ان الفاظ کی جگہ ہیں کہ تم عبد اللہ بن مسعودؓ کی وصیت کے ساتھ تم تک اختیار کرو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی پہلی روایت کی سند ضعیف ہے، اس میں یحییٰ بن سلیمان راوی ضعیف ہے، جب کہ دوسری روایت صحیح ہے (تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۲۵۸)

۶۲۳۱۔ (۳۶) وَهْنُ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ، لَأَمَرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۶۲۳۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں نے بلا مشورہ کسی شخص کو امیر نامزد کرنا ہوتا تو میں عبد اللہ بن مسعودؓ کو امیر نامزد کرتا (ترمذی، ابن ماجہ، ضعیف ترمذی) وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۳)

۶۲۳۲۔ (۳۷) وَهْنُ حَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُسِيرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَيَسِّرَ لِي آتَا هَرَيْرَةَ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُسِيرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَوَقَّعْتَ لِي — فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، جِئْتُ التَّمِيمِ الْخَيْرِ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ — مُجَابِبُ الدَّعْوَةِ؟ وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورٍ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَعْلِيهِ؟ وَحَدِيثُهُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ وَعَمَّارُ الَّذِي آجَرَهُ اللَّهُ مِنْ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ؟ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ؟ يَعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۲: غنیم بن ابی شبرہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں آیا، میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا کر چنانچہ مجھے ابو ہریرہ جیسے ساتھی میرے آگے میں ان کے پاس بیٹھا، میں نے انہیں بتایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا کر چنانچہ میرے لئے آپ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ابو ہریرہ نے دریافت کیا، آپ کہاں سے ہیں؟ میں نے بتایا کہ میں کوفہ سے ہوں۔ میں تحصیل علم کے لئے آیا ہوں۔ ابو ہریرہ نے پوچھا کہ کیا آپ میں سعد بن مالک (ابی وقاص) ہیں جو مستجاب الدعوت ہیں؟ اور عبداللہ بن مسعود ہیں جو رسول اللہ کے وضو کا برتن اور آپ کے جوتے اٹھانے والے ہیں؟ اور محمد بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دان ہیں؟ اور عمار ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان سے محفوظ فرمایا؟ اور سلمان فارسی ہیں، جو انجیل اور قرآن پاک پر ایمان لانے والے ہیں (ترمذی)

۶۲۳۳ - (۳۸) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَنْعَمُ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، يَنْعَمُ الرَّجُلُ عُمَرُ، يَنْعَمُ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، يَنْعَمُ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، يَنْعَمُ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، يَنْعَمُ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، يَنْعَمُ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجَمُوحِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو بکر اچھے آدمی ہیں، عمر اچھے آدمی ہیں، ابو عبیدہ بن جراح اچھے آدمی ہیں، اُسید بن حُضیر اچھے آدمی ہیں، ثابت بن قیس بن شمس اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل اچھے آدمی ہیں، اور معاذ بن عمرو بن جموح بھی اچھے آدمی ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۶۲۳۴ - (۳۹) وَهْنُ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَقُّ إِلَى ثَلَاثَةٍ، عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، وَسَلْمَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک جنت تین اشخاص کی جانب شوق رکھتی ہے، وہ علی، عمار اور سلمان ہیں (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۵۹)

ضعیف ترمذی صفحہ ۵۸۰

۶۲۳۵ - (۴۰) وَهْنُ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اِذْنُوا لَهُ، مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطِيبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۳۳۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمارؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا: اسے اجازت دو (اور) خوش آمدید کہو۔ وہ نہایت پاکیزہ اور اچھے اخلاق والے آدمی ہیں (ترمذی)

۶۲۳۶ - (۴۱) وَهْنٌ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا خَيْرَ عَمَارَيْنِ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرْضَهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۳۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمارؓ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو اس نے ان دونوں کاموں میں سے بہتر کام کا انتخاب کیا (ترمذی)

۶۲۳۷ - (۴۲) وَهْنٌ أَنَسُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا حُمِلْتُ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ: «مَا أَخَفَ جَنَازَتَهُ! وَذَلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ، قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۳۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا، تعجب ہے کہ اس کا جنازہ کتنا ہلکا پھلکا ہے؟ اس لیے کہ اس نے بنو قریظہ کے بارے میں غلط فیصلہ کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپؐ نے فرمایا، چونکہ فرشتوں نے اس جنازے کو اٹھایا ہوا تھا اس لیے وہ ہلکا پھلکا تھا۔ (ترمذی)

۶۲۳۸ - (۴۳) وَهْنٌ عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا أَظْلَبَ الْخَضِرَاءُ، وَلَا أَقْلَتِ الْغُبَرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۳۳۸: عبد اللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ نہیں کیا اور نہ زمین نے ایسے شخص کو اٹھایا ہے جو ابو ذرؓ سے زیادہ سچ بولنے والا ہو (ترمذی)

۶۲۳۹ - (۴۴) وَهْنٌ أَبِي ذَرٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَظْلَبَ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَقْلَتِ الْغُبَرَاءُ مِنْ ذِي لَهَجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْهُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ» يَعْنِي فِي الزُّهْدِ [فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتَعْرِفُ ذَلِكَ لَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ فَأَعْرِفُوهُ لَهُ»]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۳۳۹: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ نہیں کیا اور نہ ہی زمین نے کسی ایسے شخص کو اٹھایا ہے جو ابو ذرؓ سے زیادہ سچی بات کرنے والا اور

وعدہ پورا کرنے والا ہو، ابو ذرؓ زہد میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے مشابہ تھے (ترمذی)  
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰)

۶۲۴۰ - (۴۵) وَهْنُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ. قَالَ: اَلْتَبَسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ: عِنْدَ عُونَيْمِ ابْنِ الدَّرْدَاءِ، وَعِنْدَ سَلْمَانَ، وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّهُ عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پر جب موت کا وقت آیا تو انہوں نے کہا کہ کتاب و سنت کا علم چار آدمیوں سے حاصل کرو۔ عون بن الدرداء سے، سلمان فارسی سے، ابن مسعود سے، عبد اللہ بن اسلام سے، جو یہودی تھے اور پھر مسلمان ہوئے (معاذ کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ دس جنتیوں میں سے دسواں ہے (ترمذی)

۶۲۴۱ - (۴۶) وَهْنُ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ اسْتَخْلَفْتَ؟ قَالَ: «إِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ عُذِبْتُمْ، وَلَكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدَّقُوهُ، وَمَا أَفْرَأَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ فَافْرَأُوهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کاش آپ کسی شخص کو خلیفہ مقرر فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے تم پر (کسی کو) خلیفہ مقرر کر دیا اور تم نے اس کی نافرمانی کی تو تم عذاب میں مبتلا کیے جاؤ گے لیکن حذیفہ جیسے جو بات بتائیں، اسے تم سچا سمجھو اور عبد اللہ بن مسعود جس طرح ہمیں پڑھائیں تم اسی طرح پڑھو (ترمذی)  
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تفقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۶۱)

۶۲۴۲ - (۴۷) وَهْنُهُ، قَالَ: مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُذَرِّكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَحَافُهَا عَلَيْهِ، إِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُضْرَكَ الْفِتْنَةُ». رَوَاهُ [أَبُو دَاوُدَ].

۶۲۴۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس پر دُشمنی مصائب آئیں اور مجھے ان کی وجہ سے خطرہ نہ ہو البتہ محمد بن مسلمہ کے بارے میں خطرہ نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ (محمد بن مسلمہ کے بارے میں) فرماتے تھے کہ تجھے کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا (ابوداؤد)

۶۲۴۳ - (۴۸) وَهَنْ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا - فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! مَا أَرَى أَشْمَاءَ إِلَّا قَدْ نَفِسَتْ -، وَلَا تَسْمُوهُ حَتَّى أَسْمِيَهُ» فَسَمَاهُ عَبْدُ اللَّهِ وَحَنَكُهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کے گھر میں چراغ دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میرا خیال ہے کہ اسماء نفاس والی ہو گئی ہے، تم بچے کا نام نہ رکھنا بلکہ میں ہی اس کا نام رکھوں گا چنانچہ آپ نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا اور آپ نے اس کو اپنے ہاتھ کے ساتھ کھجور کی گھٹی دی (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عبداللہ بن مسول راوی منکر الحدیث ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸۸)

۶۲۴۴ - (۴۹) وَهَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، وَاهْدِي بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۴: عبدالرحمن بن ابی عئیرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے معاویہ کے بارے میں دعا کی: اے اللہ! اس کو ہدایت دکھائے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور معاویہ کے ساتھ لوگوں کو بھی ہدایت عطا کر (ترمذی)

۶۲۴۵ - (۵۰) وَهَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَسْلَمَ النَّاسُ، وَأَمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي.

۶۲۴۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اسلام لائے جبکہ عمرو بن عاص ایمان لائے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ نیز اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند صحیح ہے جیسا کہ علامہ ناصر الدین البانی نے وضاحت کی ہے۔ امام ترمذی کا حکم صحیح نہیں ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸۸) مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۴۸۳

۶۲۴۶ - (۵۱) وَهَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيتُنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا جَابِرُ! مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟» قُلْتُ: «أُسْتَشْهِدُ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدِينًا». قَالَ: «أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ؟» قُلْتُ: «بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ!» قَالَ: «مَا كَلِمَةُ اللَّهِ أَخَذَ قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَأَخْبَا أَبَاكَ فَكَلِمَةُ كِفَاحًا...» قَالَ: «يَا عَبْدِي! تَمَنَّ عَلَى أُعْطِكَ قَالَ: يَا رَبِّ! نَحْنِيْنِي فَأَقْتُلْ

فِيكَ ثَانِيَةً. قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ، فَتَرَلْتُ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ﴾  
الَّذِينَ قَبِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا... ﴿الْآيَةُ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے ساتھ ملاقات ہوئی۔ آپؐ نے جابرؓ سے فرمایا: اے جابرؓ! کیا بات ہے کہ میں تجھے غمگین دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے اہل و عیال اور قرض چھوڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میں تجھے خوشخبری نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح تیرے والد سے ملاقات کی ہے؟ میں نے عرض کیا: ضرور! اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی شخص سے بلا پردہ کلام نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو زندہ کر کے آئے سامنے منگو کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! جو تو چاہتا ہے مجھ سے طلب کر، میں تجھے عطا کروں گا۔ جابرؓ کے والد نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو مجھے زندہ کر دے، میں دوبارہ تیری راہ میں شہید ہو جاؤں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: یہ بات میری جانب سے طے شدہ ہے کہ فوت شدہ انسانوں کو واپس نہیں کیا جائے گا چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو گئے ہیں انہیں آپؐ مرے ہوئے نہ سمجھیں“ (تفہیم)

۶۲۴۷ - (۵۲) وَحَنَهُ، قَالَ اسْتَغْفِرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس بار مغفرت کی دعا کی (تفہیم)

۶۲۴۸ - (۵۳) وَحَنَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرُ ذِي طَمَرَيْنِ - لَا يُؤْتُهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ، مِنْهُمْ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَدَلِيلُ النَّبَوَّةِ».

۳۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی لوگ ہیں جن کے سر کے بال نکھرے ہوئے ہیں، غبار آلودہ ہیں، وہ دو بوسیدہ چادریں زیب تن کیے ہوئے ہیں جن کی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی، اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم اٹھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرماتا ہے، ان میں سے براء بن مالک بھی ہیں (تفہیم، بیہقی دلائل النبوة)

۶۲۴۹ - (۵۴) وَحَنَ أَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِلَّا إِنْ عَيْنِي الَّتِي آوَى إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنْ كَرَّيْنِي الْأَنْصَارُ، فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ وَاقْبَلُوا مِنْهُمْ حَسَنًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۲۴۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! بلاشبہ میرے خاص لوگ جن کی جانب میں رجوع کرتا ہوں وہ میرے اہل بیت ہیں اور بلاشبہ میرے رازدار انصار ہیں تم ان میں سے غلطی کرنے والوں کی غلطیوں کو معاف کرو اور ان میں نیکو کار لوگوں کو قریب کرو (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے کہا ہے کہ اہل بیت کے لفظ کے سبب یہ حدیث منکر ہے (ضعیف ترمذی ص ۵۴۳)

۶۲۵۰ - (۵۵) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يُغْضُ الْأَنْصَارُ أَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار کے ساتھ وہ غصہ دشمنی نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۶۲۵۱ - (۵۶) وَهْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْرَىٰ قَوْمَكَ السَّلَامَ، فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعَفَّةً صَبْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۱: انس رضی اللہ عنہ ابو طلحہ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کر کے فرمایا کہ اپنی قوم کو سلام کہنا۔ بلاشبہ جہاں تک مجھے علم ہے وہ لوگ پاکباز اور صابر ہیں (ترمذی) وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے کہا ہے کہ اس حدیث کا پہلا جملہ منکر ہے البتہ دوسرا جملہ صحیح ہے (ضعیف ترمذی ص ۵۴۲)

۶۲۵۲ - (۵۷) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ - جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا إِلَيْهِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِيَدْخُلَنَّ حَاطِبُ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَذَبْتَ، لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَذْرًا وَالْحُدُيَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حاطب کا غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ حاطب کے بارے میں شکوہ کر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! حاطب یقیناً دوزخ میں داخل ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو جھوٹ بول رہا ہے، وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا اس لئے کہ وہ بدر اور حدیبیہ کی جنگ میں حاضر تھا (مسلم)

۶۲۵۳ - (۵۸) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبَدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ﴾. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ، إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتَبَدَّلُوا بِنَاثِمٍ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا؟ فَضَرَبَ عَلِيٌّ فَعَزَّزَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ

ثُمَّ قَالَ: «هَذَا وَقَوْمُهُ، وَلَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا -، لَتَنَافَلَهُ رِجَالُ مِّنَ الْفَرَسِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اگر تم اعراض کو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے علاوہ لوگ لائے گا“ وہ تمہارے جیسے نہیں ہوں گے“ انہوں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم نے اعراض کیا تو ہمارے عوض انہیں لایا جائے گا، پھر وہ ہمارے جیسے نہیں ہوں گے؟ آپؐ نے سلمان فارسیؓ کی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا، وہ یہ شخص ہے اور اس کی قوم ہے۔ اگر دین اسلام ثریا ستارے کے پاس ہو گا تو فارس کے لوگ وہاں سے بھی اسے اخذ کر لیں گے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۳۳۳)

۶۲۵۴ - (۵۹) وَفَضْلُهُ، قَالَ: ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَأَنَابِهِمْ - أَوْ يَعْصِيهِمْ - أَوْ تُقِي مَنِيَّ بِكُمْ - أَوْ يَتَعَصَّكُمْ» - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجیہوں کا ذکر ہوا تو آپؐ فرمایا، بلاشبہ میں ان کے ساتھ یا ان کے بعض کے ساتھ تمہارے یا تمہارے بعض کے مقابلے میں زیادہ با اعتماد ہوں (ترمذی، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۲)

### الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۶۲۵۵ - (۶۰) هُنَّ عَلَيَّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةٌ نُّجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ، وَأُعْطِيَتْ أَنَا أَرْبَعَةٌ عَشَرَ قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «أَنَا - وَابْنَتَايَ، وَجَعْفَرٌ، وَحَمْزَةُ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَبِلَالٌ، وَسَلْمَانُ، وَعُمَارُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَأَبُو ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

### تیسری فصل

۶۲۵۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ہر پیغمبر کے ساتھ بہترین حفاظت کرنے والے رقاء ہوتے ہیں، جبکہ مجھے چودہ بہترین رقاء عطا کیے گئے ہیں۔ ہم نے دریافت کیا وہ کون ہیں؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں، میرے دونوں بیٹے، جعفرؓ، حمزہؓ، ابو بکرؓ، عمرؓ، مصعب بن عمیرؓ، بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، ابو ذرؓ اور مقدادؓ ہیں (ترمذی)



وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں کثیر بن اسماعیل التوام راوی ضعیف ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۲۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۹)

۶۲۵۶ - (۶۱) وَفَنَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ، فَأَغْلَطْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ، فَأَنْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَ خَالِدٌ - وَهُوَ - يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَرِيدُهُ إِلَّا غِلْظَةً - وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَرَاهُ؟ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ وَقَالَ: «مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللَّهُ». قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَضَى عَمَّارٍ، فَلَقِيْتُهُ بِمَا رَضَى فَرَضَى.

۳۵۶: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کسی بات پر اختلاف تھا، میں نے اس کے ساتھ سخت کلامی کی۔ عمار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میری شکایت لگانے چلے گئے۔ خالد (بھی آپ کے پاس) آگئے اور عمار ابھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خالد کی شکایت کر رہے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ خالد نے عمار کے بارے میں سخت الفاظ کہے اور ان کے غصے میں اضافہ کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے، آپ نے کوئی بات نہ کی۔ عمار نے نہایت ناراضگی کے عالم میں رونا شروع کر دیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ خالد کس قدر تند و تیز گفتگو کر رہا ہے؟ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا، جو شخص عمار کے ساتھ دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی کرے گا اور جو شخص عمار کے ساتھ بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو برا جائے گا۔ خالد نے کہا کہ میں نہایت خاموشی کے ساتھ وہاں سے باہر آ گیا۔ اس کے بعد میرے نزدیک عمار کی رضامندی سے زیادہ کوئی اور چیز محبوب نہ تھی۔ پھر میں نے عمار کو نہایت تواضع کرتے ہوئے خوش کیا تو وہ خوش ہو گئے (مسند احمد)

۶۲۵۷ - (۶۲) وَفَنَّ ابْنُ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «خَالِدٌ سَيِّفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَنِعْمَ فَنَى الْعَشِيرَةِ». رَوَاهُمَا أَحْمَدُ.

۳۵۷: ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، خالد اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور وہ قبیلے کا بہترین جوان ہے (مسند احمد)

۶۲۵۸ - (۶۳) وَفَنَّ بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: سَمِعَهُمْ لَنَا. قَالَ: «عَلَيَّ مِنْهُمْ» يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا «وَأَبُو ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ، وَسَلَمَانَ، أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۲۵۸: ثبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار انسانوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے نیز مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے۔ دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں ان کے نام بتائیں۔ آپ نے فرمایا: علیؑ ان میں سے ہیں۔ یہ بات آپ نے تین بار فرمائی نیز ابو ذرؓ مقدادؓ اور سلمانؓ بھی ان میں سے ہیں۔ مجھے ان کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے نیز مجھے خبر دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں شریک بن عبد اللہ قاضی رادی کا حافظہ درست نہ تھا (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۶۵) ۶۲۵۹- (۶۴) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا، يَعْنِي بِلَالًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۵۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ کہا کرتے تھے کہ ابو بکرؓ ہم سے افضل ہیں اور انہوں نے ہمارے افضل انسان یعنی بلالؓ کو آزاد کرایا (بخاری)

۶۲۶۰- (۶۵) وَهْنُ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّ بِلَالَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ كُنْتُ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَاتَّسِكْنِي، وَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلَّهِ فَذَعْنِي وَعَمَلِ اللَّهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۶۰: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلالؓ نے ابو بکرؓ سے کہا کہ آپ نے مجھے اپنی ذات کے لئے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس روک لیں اور اگر آپ نے مجھے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خریدا ہے تو مجھے اس کام کے لئے چھوڑ دیں جس کو آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پسند کیا ہے (بخاری)

۶۲۶۱- (۶۶) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي مَجْهُودٌ. فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ. وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يُضَيِّعُهُ؟ وَتَرَحَّمَهُ اللَّهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا قُوتٌ صَبَّائِي قَالَ: فَعَلَيْهِمْ بَشَىءٌ وَتَوَمَّنِيهِمْ، فَإِذَا دَخَلَ صَنِيفُنَا فَأَرَبِهِ أَنَا نَأْكُلُ، فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلُ، فَقُومِي إِلَى الْمِسْرَاجِ كَيْ تَصْلِحِيهِ فَأُطْفِئِيهِ، فَفَعَلْتُ، فَفَعَدُوا، وَأَكَلَ الصَّيْفُ، وَبَانَا طَائِرَيْنِ -، فَلَمَّا أَصْبَحَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ عَجَبَ اللَّهُ - أَوْ ضَحِكَ اللَّهُ - مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ»

وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلَهُ، وَلَمْ يُسَمَّ أَبَا طَلْحَةَ، وَفِي آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَيُؤَيِّدُونَنَا عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ میں ضرورت مند ہوں۔ آپ نے اپنی کسی بیوی کی جانب پیغام بھیجا۔ انہوں نے جواب بھجوا دیا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس تو صرف پانی ہے۔ پھر آپ نے دوسری بیوی کی جانب پیغام بھیجا۔ انہوں نے بھی اسی طرح کا پیغام بھجوا دیا بلکہ تمام بیویوں نے اسی طرح کا پیغام بھجوا دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”اس شخص کی مسمان نوازی کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا“ چنانچہ ایک انصاری شخص کھڑا ہوا، اس کا نام ابو طلحہ تھا۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں کروں گا۔ چنانچہ وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ تیرے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اس نے جواب دیا، میرے بچوں کی خوراک کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اس نے بیوی سے کہا کہ تو انہیں کسی چیز سے بہلا کر سلا دے، جب ہمارا مسمان آئے تو اسے باور کرانا کہ ہم کھانا کھا چکے ہیں (اور) جب وہ اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھائے تو تم چراغ کو درست کرنے کے بہانے اسے بجا دینا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ تین بیٹھے رہے اور مسمان لے کھانا کھا لیا۔ خاندان اور بیوی رات بھر بھوکے رہے۔ صبح کے وقت وہ مسمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فلاں انسان اور فلاں عورت سے متوجہ ہے یا خوش ہے۔ ایک دوسری روایت میں بھی اسی طرح کے الفاظ ہیں، اس روایت میں آپ نے ابو طلحہ کا نام نہیں لیا۔ اس روایت کے آخر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) کہ ”یہ لوگ اپنے آپ پر ایثار کرتے ہیں اگرچہ بھوک ستا رہی ہو“ (بخاری، مسلم)

۶۲۶۲- (۶۷) وَهَنَهُ، قَالَ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَسْرُورًا، فَجَعَلَ النَّاسُ يَمْرُؤُونَ، فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ هَذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟» فَأَقُولُ: «فُلَانٌ» فَيَقُولُ: «نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا» وَيَقُولُ: «مَنْ هَذَا؟» فَأَقُولُ: «فُلَانٌ» فَيَقُولُ: «بَشَرٌ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا» حَتَّى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ: «مَنْ هَذَا؟» فَقُلْتُ: «خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ» فَقَالَ: «نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ! سَيْفٌ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۳۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ پر اترے، لوگ گزر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے ابو ہریرہ! یہ شخص کون ہے؟ میں جواب دیتا کہ فلاں ہے۔ تو آپ فرماتے، یہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اچھا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ خالد بن ولید گزرے۔ آپ نے دریافت کیا یہ شخص کون ہے؟ میں نے جواب دیا، خالد بن ولید ہے۔ آپ نے فرمایا، اچھا انسان ہے اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے (ترمذی)

۶۲۶۲- (۶۸) وَهْنُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ!

لِكُلِّ نَبِيٍّ اتَّبَاعٌ وَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ اتِّبَاعَنَا مِنَّا، فَدَعَا بِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انصار نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی! ہر پیغمبر کے پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی اتباع کی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تابعداروں کو (بھی ہم جیسا بنائے) چنانچہ آپ نے صحابہ کرام کے تابعداروں کے حق میں دعا فرمائی (بخاری)

۶۲۶۴- (۶۹) وَهْنُ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ

شَهِيدًا عَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: وَقَالَ أَنَسٌ: قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ - ، وَيَوْمَ بَيْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ - ، وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۶۳: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلے کو نہیں جانتے کہ وہ قیامت کے دن انصار کے شہداء سے زیادہ والے ہوں۔ قتادہ کہتے ہیں کہ انسؓ نے بتایا کہ اُحد کے دن انصار کے ستر صحابہ کرام شہید ہوئے، بئر معونہ کے دن ستر اور ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں جنگِ یمامہ کے دن بھی ستر شہید ہوئے (بخاری)

۶۲۶۵- (۷۰) وَهْنُ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: كَانَ عَطَاءُ الْبُدْرِيِّنَ خَمْسَةَ آلَافٍ.

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا فَضْلَ لَهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۶۵: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں) بدری صحابہ کرام کا وعیفہ پانچ پانچ ہزار (دینار) تھا اور عمرؓ فرماتے تھے کہ میں انہیں ان کے بعد آنے والے دوسرے لوگوں پر فضیلت دیتا ہوں (بخاری)

## تَسْمِيَّةٌ مِّنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ الْبَدْرِ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ (جنگِ بدر میں شریک صحابہ کرامؓ کے اسمائے گرامی)

النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ ﷺ —، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ الْقُرَشِيُّ — عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ، — عَثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلْفَةُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيْةً وَصَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ. — عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ، — إِبْرَاهِيمُ بْنُ بُكَيْرٍ. — بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، — حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ، حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ خَلِيفَةُ الْقُرَيْشِ، أَبُو حَذِيفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ. حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ، قُتَيْلُ يَوْمِ بَدْرٍ، وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَّاقَةَ، كَانَ فِي النَّظَارَةِ. حُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ، حُنَيْسُ بْنُ حَذَافَةَ السَّهْمِيُّ، رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيُّ، رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ، الرَّبِيعُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ، أَبُو زَيْدِ الْأَنْصَارِيُّ، سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ، سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ، سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ الْقُرَشِيُّ، سَهْلُ بْنُ حَنْظَلٍ الْأَنْصَارِيُّ، ظَهَيْرُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيُّ. وَآخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَذَلِيُّ، عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ، عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ، عَبَّادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ، عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ خَلِيفَةُ بَنِي عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ، عَقَبَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيُّ، عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنْزِيُّ، عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَوْفُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عُثْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، قُذَامَةُ بْنُ مَطْعُونٍ، قُتَادَةُ بْنُ الثَّمَمَانِ الْأَنْصَارِيُّ، مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَآخُوهُ، مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ. مُسْلَحُ بْنُ أَثَّانَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ. مُرَّازَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ. مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ. مِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو الْكِنْدِيُّ خَلِيفَةُ بَنِي زُهْرَةَ. هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ .

ذیل میں ان صحابہ کرامؓ کے اسمائے گرامی ہیں جنہیں امام بخاریؒ نے اپنی کتاب ”صحیح بخاری“ میں اہل بدر کے نام سے موسوم کیا ہے۔

ہمارے آخری نبی محمد بن عبد اللہ ہاشمی (صلی اللہ علیہ وسلم) عبد اللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشیؓ، عمر بن خطاب الحدادیؓ، عثمان بن عفان قرشیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی بیٹی رقیہؓ کی تہار داری کے لئے پیچھے چھوڑا لیکن غنیمت میں ان کا حصہ مقرر کیا تھا، علی بن ابی طالب ہاشمیؓ، ایاس بن کبیترؓ، بلال بن رباحؓ۔ یہ ابوبکر صدیقؓ کے آزاد کردہ غلام تھے، حمزہ بن عبد المطلب ہاشمیؓ، حاطب بن ابی بلتعثؓ یہ قریش کے حلیف تھے، ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشیؓ، حارث بن ربیع انصاریؓ۔ یہ بدر کے دن شہید ہوئے اور یہی حارث بن سراقہ ہیں۔ یہ جاسوسی کرنے کے لئے بلند مقام پر کھڑے تھے، ثیب بن عدی انصاریؓ، غیس بن حذافہ سمیؓ، رفاعہ بن رافع انصاریؓ، رفاعہ بن عبد المنذر ابولبابہ انصاریؓ، زہیر بن عوام قرشیؓ، زید بن سلہ ابو طلحہ انصاریؓ، ابو زید انصاریؓ، سعد بن مالک زہریؓ، سعد بن خولہ قرشیؓ، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشیؓ، سمیل بن حنیف انصاریؓ، ظہیر بن رافع انصاریؓ اور ان کے بھائی عبد اللہ بن مسعود ہذلیؓ، عبد الرحمن بن عوف زہریؓ، عبیدہ بن حارث قرشیؓ، عبادہ بن صامت انصاریؓ، عمرو بن عوفؓ۔ یہ بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے، عقبہ بن عمرو انصاریؓ، عامر بن ربیعہ ہنزیؓ، عاصم بن ثابت انصاریؓ، عویم بن ساعدہ انصاریؓ، عثمان بن مالک انصاریؓ، قتادہ بن نعمان انصاریؓ، معاذ بن عمرو بن جموحؓ، معوذ بن صفراء اور اس کا بھائی، مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاریؓ، قدامہ بن ظعونؓ، مسلج بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد منافؓ، مرارہ بن ربیعہ انصاریؓ، معن بن عدی انصاریؓ، مقداد بن عمرو کنذیؓ۔ یہ بنو زہرہ کے حلیف تھے، حلال بن أمیہ انصاریؓ۔

وضاحت: اس حدیث پاک میں ان تمام صحابہ کرامؓ کے اسمائے گرامی شامل نہیں ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے بلکہ یہاں چند مشہور اور کبار صحابہ کے اسمائے مبارک درج ہیں۔ مزید معلومات کے لئے سیرت ابن ہشام کا مطالعہ کیجئے۔

## بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ أُوَيْسِ الْقُرْنِيِّ (يمن، شام اور اولیس قرنی کے بارے میں)

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۲۶۶- (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيَكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: أُوَيْسٌ، لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أَيْمٍ لَهُ، قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللَّهَ فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الذَّنْبَانِ أَوِ الذَّرْهِمِ - ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ».

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أُوَيْسٌ، وَلَهُ وَالِدَةٌ، وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَمَرُّوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

### پہل فصل

۴۳۶۶: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'یمن سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا اسے اوئیس کہا جاتا ہو گا' وہ اپنی والدہ کے سوا کسی کو یمن میں چھوڑ کر نہیں آئے گا' اس کے جسم پر برص کے داغ ہوں گے' وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم سے ایک درہم یا ایک درہم کی جگہ کے سوا برص کے تمام داغ ختم کر دے گا۔ تم میں سے جو شخص اسے ملے تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے تمہارے لیے مغفرت کی دعا (کی درخواست) کرے۔

اور ایک روایت میں ہے عثر نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تابعین میں سے بہتر شخص وہ ہو گا جسے اوئیس کہا جاتا ہو گا' اس کی والدہ ہو گی اور اس کے جسم پر برص کے داغ ہوں گے۔ پس تم اس سے گزارش کرنا کہ وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے (مسلم)

وضاحت: اوئیس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے لیکن ملاقات نہیں کی کیونکہ وہ اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے تھے۔ تابعین میں علوم شریعہ کے لحاظ سے سعید بن مسیب اور زہد و ورع کے لحاظ سے اوئیس قرنی افضل ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام جو تابعین سے افضل ہیں وہ کسی تابعی سے دعا کرا سکتے ہیں۔ اس حدیث سے جہاں اوئیس قرنی کی فضیلت اور کرامت ظاہر ہوتی ہے وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بھی ثابت ہے۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۶۶)

۶۲۶۷- (۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ، هُوَارِقُ أَفْنَدَةَ، وَالْيَنْ قُلُوبًا، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، وَالْفَخْرُ وَالْحَيْلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ، وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پاس ملک یمن سے لوگ آئے ہیں انکے دل تمام آنے والوں سے نرم ہیں اور وہ خیر خواہی زیادہ قبول کرنے والے ہیں، ایمان یمن میں ہے اور اطاعت بھی یمنیوں کا شیوہ ہے، وہاں حکمت کے چشمے ہیں۔ فخر اور تکبر ان لوگوں میں ہو گا جو اونٹ اور گھوڑے رکھیں گے اور علم اور وقار ان لوگوں میں ہو گا جو بھیڑ بکریاں رکھیں گے (بخاری و مسلم)

۶۲۶۸- (۳) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْحَيْلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ، وَالْفَدَائِدُ - أَهْلُ الْوَبْرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کفر کا سرچشمہ مشرق کی جانب ہے، فخر اور تکبر ان لوگوں میں ہو گا جو گھوڑے اور اونٹ رکھتے ہوں گے اور وہ زمیندار جو اونٹوں کے بالوں کے خیموں میں رہتے ہیں (ان میں بھی فخر و تکبر ہو گا) نرمی ان لوگوں میں ہو گی جو بکریاں رکھنے والے ہوں گے (بخاری و مسلم)

۶۲۶۹- (۴) وَهْنُ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «هَهُنَا جَاءَتِ الْفِتْنُ - نَحْوُ الْمَشْرِقِ - وَالْجَفَاءُ، وَغَلَطَ الْقُلُوبُ فِي الْفَدَائِدِ أَهْلُ الْوَبْرِ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ - فِي رِبْعَةٍ وَمُضَرٍّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، فتنے مشرق کی طرف سے ظاہر ہوں گے، زبان کی تیزی اور دلوں کی قسادت ان لوگوں میں ہو گی جو جنگل میں رہنے والے خیمہ نشین ہوں گے جو ربیعہ اور مضر قبیلے میں اونٹوں اور بیلوں کی دموں کے پیچھے لگ رہے ہیں (بخاری و مسلم)

۶۲۷۰- (۵) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَلَطَ الْقُلُوبُ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ، وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسادت قلبی اور زبان کی تیزی مشرق کے لوگوں میں ہو گی نیز ایمان اہل حجاز میں ہو گا (صحیح مسلم)

وضاحت: حجاز میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور اس کے اطراف کے علاقے شامل ہیں (واللہ اعلم)

۶۲۷۱- (۶) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا



فِي شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمِيْنِنَا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَفِيْ نَجْدِنَا - ؟ فَاُظَنُّهُ قَالَ فِيِ الثَّالِثَةِ: «هُنَاكَ الرَّزَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لیے برکت عطا کر، اے اللہ ہمارے یمن میں ہمارے لیے برکت عطا کر، صحابہ کرام نے کہا، اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ یہ بھی دعا کریں کہ (اللہ) ہمارے نجد میں برکت عطا کرے۔ (ابن عمر کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری دفعہ میں فرمایا، مشرق میں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سیگ نمودار ہوگا (بخاری)

### الفصل الثانی

۶۲۷۲ - (۷) وَهْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ قَبْلَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ - ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمِدْيَنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

### دوسری فصل

۳۷۲: انس رضی اللہ عنہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی جانب دیکھا۔ آپ نے دعا کی، اے اللہ! ان کے دلوں کو ہماری جانب متوجہ کر اور ہمارے لیے ہمارے صاع اور مدین میں برکت عطا کر (ترمذی)

۶۲۷۳ - (۸) وَهْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طَوْبَى لِلشَّامِ» قُلْنَا: لِأَيِّ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَلِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ بَاسِطَةً أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۷۳: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے شام کے لیے مبارک ہو۔ ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا، رخص کے فرشتے اپنے پروں کو حفاظت کے لیے ملک شام پر پھیلائے ہوئے ہیں (احمد ترمذی)

۶۲۷۴ - (۹) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ، أَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ، تَحْشُرُ النَّاسَ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۷۴: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مستقبل قریب میں حضرموت کی جانب سے آگ ظاہر ہوگی۔ ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جب صورت حال یہ ہو تو

ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا، تم شام میں ہی رہنا (تفدی)

۶۲۷۵- (۱۰) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْرُو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ، فَخِيَارُ النَّاسِ إِلَى مُهَاجِرِ إِبْرَاهِيمَ». وَفِي رَوَايَةٍ: «فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلَزَمُهُمْ مُهَاجِرِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَقِيَ فِي الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا، تَلْفِظُهُمْ أَرْضَهُمْ، تَقْدَرُهُمْ نَفْسُ اللَّهِ، تَحْشَرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْفِرْدَوْسِ وَالْخَنَازِيرِ، نَبِثَتْ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۵: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، منقریب ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی یعنی شام کی جانب ہجرت ہوگی۔ پس بہترین لوگ وہ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی جانب ہجرت کریں گے اور ایک روایت میں ہے کہ تمام زمین والوں سے بہتر لوگ وہ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کو اختیار کریں گے اور زمین میں زمین کے بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، جنہیں ان کی زمین وہاں سے نکال دے گی۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات بھی برا سمجھے گی۔ آگ انہیں بندروں اور خزیروں کے ساتھ جمع کرے گی۔ آگ ان کے ساتھ وہاں رات گزارے گی جہاں وہ رات گزاریں گے اور ان کے ساتھ وہاں قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے (ابو داؤد)

۶۲۷۶- (۱۱) وَهْنُ ابْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَبَبُصِيرُ الْأَمْرِ أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً، جُنْدُ الشَّامِ، وَجُنْدُ الْيَمَنِ، وَجُنْدُ الْعِرَاقِ، فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ: خِزْلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ. فَقَالَ: «عَلَيْكَ بِالشَّامِ، فَإِنَّهَا خَيْرُ اللَّهِ مِنْ أَرْضِهِ، يُجْتَنَبُ إِلَيْهَا خَيْرُهُ مِنْ عِبَادِهِ، فَأَمَّا إِنْ آتَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ، وَاسْقُوا مِنْ عُذْرِكُمْ -، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَآهْلِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۷۶: ابن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منقریب اسلام کا معاملہ یہاں تک ہو جائے گا کہ تمہارے اسلامی لشکر، اسلام کے پرچم کے لیے جمع ہوں گے۔ ایک لشکر شام میں، ایک لشکر یمن میں اور ایک عراق میں ہو گا۔ ابن حوالہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اگر میں اس حد کو پا لوں تو میرے لیے آپؐ لشکر کا انتخاب فرمائیں (کہ میں کس لشکر میں رہوں؟) آپؐ نے فرمایا، تم شام کے لشکر میں شریک ہونا، اس لیے کہ شام کا علاقہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں سے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ علاقہ ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے جمع ہوں گے۔ اگر تم (شام میں رہنے سے) انکاری ہو تو تم ملک یمن میں رہنا اور تم اپنے آپ کو اور اپنے جانوروں کو اپنے حوض سے پانی پلانا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اس کے باشندوں کی حفاظت کی ضمانت دی ہے (احمد، ابو داؤد)

### الفصل الثالث

۶۲۷۷- (۱۲) وَهَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُثَيْبٍ قَالَ: ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقِيلَ لِعَنْتِهِمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ، وَهُمْ لَوَبْعُونَ رَجُلًا، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا، يُسْقَى بِهِمُ الْعَذَابُ» وَتُصَرَّفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ.

### تیسری فصل

۳۷۷: شُرَيْحِ بْنِ عُثَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَان کرتے ہیں کہ علیؑ کے پاس شام کے باشندوں کا تذکرہ کیا گیا اور ان سے کہا گیا 'اے امیر المؤمنین! آپ ان پر لعنت بھیجیں۔ علیؑ نے کہا 'ان پر لعنت بھیجنا جائز نہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا 'ابدال شام میں ہوں گے اور ان کی تعداد چالیس ہے' جب ان میں سے ایک ابدال فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر دوسرے ابدال کو لے آتے ہیں۔ ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے اور ان کی وجہ سے کفار پر غلبہ ہوتا ہے اور ان کی وجہ سے ہی شام کے باشندوں پر سے عذاب پھیرا جاتا ہے (احمد)

وضاحت: ابدال کے متعلق جس قدر احادیث مروی ہیں ان میں سے کوئی ایک حدیث بھی صحیح نہیں ہے۔ تمام کی تمام معطل ہیں (الاحادیث الضعیفہ صفحہ ۳۳۹-۳۴۱ تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۷۳)

۶۲۷۸- (۱۳) وَهَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «سُتْفَحُ الشَّامُ، فَإِذَا خَبِرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيهَا، فَعَلَيْكُمْ بِمَدِينَةِ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ، فَإِنَّهَا مَقْبَلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاجِمِ وَفُسْطَاطِهَا، مِنْهَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا: الْغُوطَةُ. رَوَاهُمَا أَحْمَدُ.

۶۲۷۸: صحابہ کرام میں سے ایک صحابی بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'مشرق ملک شام فتح ہو گا' دمشق شہر لڑائیوں کے وقت مسلمانوں کی پناہ گاہ ہو گی اور یہ مرکزی شہر ہو گا۔ سر زمین شام میں ایک علاقہ کا نام غوطہ ہو گا (احمد)

وضاحت: اس حدیث میں ابو بکر بن مریم راوی ضعیف ہے۔ البتہ اس روایت کی تائید صحیح احادیث سے ہوتی ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۷۳)

۶۲۷۹- (۱۴) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخِلَافَةُ بِالْمَدِينَةِ، وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ».

۶۲۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'خلافت صحیحہ مدینہ

منورہ میں اور بادشاہت ملک شام میں ہوگی (یعنی دلائل النبوة)  
وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلمان بن ابی سلمان مجہول ہے (تفصیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۷۳)

۶۲۸۰- (۱۵) وَهْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأَيْتُ عُمُودًا مِنْ نُورٍ، خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي سَاطِعًا حَتَّى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ». رَوَاهُمَا النَّبَهِيُّ فِي «دَلَائِلِ النَّبَوَةِ».

۳۸۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے روشنی کا ایک ستون دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے ظاہر ہوا جو اُفق کے کناروں تک چمکتا رہا حتیٰ کہ وہ شام میں ٹھہر گیا (یعنی دلائل النبوة)

۶۲۸۱- (۱۶) وَهْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ قُطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْعُوَظَةِ، إِلَى جَانِبِ مَدِينَةِ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۱: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک بڑی جنگ کے دن مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع غُوطہ شہر میں ہوگا، یہ شہر کی ایک جانب ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے (اور یہ) شام کے بہترین شہروں میں سے ہے (ابو داؤد)

۶۲۸۲- (۱۷) وَهْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ، قِيَظُهُرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۲: عبدالرحمان بن سلیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عنقریب عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ دمشق کے علاوہ تمام شہروں پر غالب آجائے گا (ابو داؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند مقطوع درجہ کی ہے (تفصیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۷۵)

## بَابُ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ (اُمّتِ مسلمہ کے ثواب کے بارے میں) الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۶۲۸۳ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلٍ مَنْ خَلَا مِنَ الْأَتَمِّ - مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ - ، وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَلًا فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، فَعَمِلْتُ الْيَهُودَ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، فَعَمِلْتُ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ؟ أَلَا فَانْتُمْ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، أَلَا لَكُمْ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا، وَأَقْلُ عَطَاءً! قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَإِنَّهُ فَضْلِي، أُعْطِيَهُ مَنْ شِئْتُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

### پہلی فصل

۳۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: تمہاری مدتِ حیات ان لوگوں کی مدتِ حیات کے مقابلے میں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اس قدر ہے کہ جس قدر وقت عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک کا ہے (یعنی تمہاری عمر حیات کم ہے اور اجر و ثواب زیادہ ہے) بلاشبہ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے کچھ مزدوروں کو کام پر لگایا اس نے مزدوروں سے کہا کہ میرے لیے کون شخص دوپہر تک مزدوری کرے گا۔ چنانچہ یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط مزدوری پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون شخص دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط مزدوری پر کام کرے گا۔ چنانچہ نصاریٰ نے دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون شخص عصر کی نماز سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر کام کرے گا۔ آگاہ رہو! تم ہی ہو جنہوں نے عصر کی نماز سے

لے کر سورج کے غروب ہونے تک کام کیا۔ آگاہ رہو تمہارا ثواب دو گنا ہے۔ یہود و نصاریٰ ناراض ہو گئے۔ انہوں نے کہا: ہمارا کام زیادہ ہے اور ہمیں مزدوری کم ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہاری مزدوری سے کم دیا ہے؟ انہوں نے اعتراف کیا کہ بالکل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بلاشبہ یہ میرا انعام ہے، میں جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں (بخاری)

اس حدیث کا مفہوم قرآن پاک کی اس آیت پر دلالت کرتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے رسول کی تصدیق کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت سے دوہرا اجر عطا کرے گا۔ معلوم ہوا کہ اعمال کا ثواب محنت و مشقت کی کثرت پر موقوف نہیں، نہ یہ کسی استحقاق پر مبنی ہے، اس لیے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے اجرت کا استحقاق نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جس شخص کو جتنا چاہتا ہے عطا کرتا ہے نیز اس اُمت کا دین قیامت تک جاری رہے گا (فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۳۰، مرقات جلد ۱ صفحہ ۳۳۳)

۶۲۸۴- (۲) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوْدُ أَخَذَهُمْ لَوْرَانِي بِأَهْلِهِمْ وَمَالِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ میری اُمت میں سے میرے ساتھ شدید قسم کی محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میری وفات کے بعد ہوں گے، وہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ اپنے اہل اور مال کو قربان کر دیں اور انہیں میری زیارت حاصل ہو جائے (مسلم)

۶۲۸۵- (۳) وَهَنَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذِكْرَ حَدِيثِ أَنَسٍ «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ» فِي «كِتَابِ الْقِصَاصِ».

۳۸۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: میری اُمت میں سے ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے دین کو ہمیشہ قائم رکھے گی، جو شخص ان کی مدد کرنا چھوڑ دے گا یا ان کی مخالفت کرے گا تو وہ اس کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ ان پر موت طاری ہوگی اور وہ اسی حالت پر ہوں گے (بخاری، مسلم)

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اس شان کے ہوتے ہیں“ کا ذکر کتاب القصاص میں ہو چکا ہے۔

## الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۶۲۸۶ - (۴) هَذَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ، لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

### دوسری فصل

۶۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کی مثال بارش کی ہے کچھ معلوم نہیں کہ بارش کے پہلے قطرات زیادہ مفید ہیں یا آخری قطرات (ترقی) وضاحت: علامہ ترمذی فرماتے ہیں، اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ امت محمدیہ کے شروع زمانے کے لوگ افضل نہیں ہیں۔ بلکہ وہی امت میں افضل ہیں، اس میں ہرگز تردد نہیں ہے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ ہر دور میں امت کے علماء شریعت مطہرہ کو پھیلاتے رہیں گے۔ اس لحاظ سے ان میں ہرگز تضاد نہیں ہو گا۔ صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تعلیم و تربیت حاصل کی اور معجزات کا مشاہدہ کیا۔ ظاہر ہے کہ اس لحاظ سے ان کا مقام بہت اونچا ہے اور بعد میں آنے والے لوگ جو عاتبانہ ایمان لائے اور انہوں نے حقدین کے نقوش پر چل کر دین اسلام کی اشاعت کی اور اپنی قیمتی عمر کو احکام شریعت کی تلمیض و تجرید میں صرف کیا، ان کی مساعی بھی قابلِ قدر ہیں، جس طرح بارش کے قطرات میں امتیاز نہیں کیا جاسکتا کہ کون سے قطرات زیادہ منفعت بخش ہیں۔ اس حدیث میں دراصل متاخرین کو یک گونہ تسلی دی گئی ہے کہ وہ بھی اپنی قیمتی زندگی کو شریعت مطہرہ کی اشاعت میں صرف کریں بہر حال تمام امت بہتر ہے (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۶)

## الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۶۲۸۷ - (۵) هَذَا جَعْفَرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَبَشِرُوا وَأَبَشِرُوا، إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ، لَا يُدْرَى آخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهُ؟ أَوْ كَحَدِيقَةٍ أَطْعَمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا، ثُمَّ أَطْعَمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا، لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرَضًا وَأَعْمَقَهَا عُمُقًا، وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا، كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا، وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ فَبِحْ أَعْوَجَ - ، لَيْسُوا بِنَبِيِّ وَلَا أَنَا مِنْهُمْ». رَوَاهُ رَزِينٌ.

### تیسری فصل

۶۲۸۷: جعفر اپنے والد محمد باقر سے وہ اپنے دادا زین العابدین سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خوش ہو جاؤ، خوش ہو جاؤ۔ بلاشبہ میری امت کی مثال بارش کی ہے کچھ معلوم نہیں کہ بارش کے

آخری قطرات بہتر ہیں یا پہلے بہتر ہیں یا (میری اُمت کی مثال) باغ کی ہے کہ جس سے ایک فوج کو ایک سال تک کی خوراک دی گئی، پھر اس سے ایک فوج کو دوسرے سال تک خوراک دی گئی، شاید آخری فوج پسنائی کے لحاظ سے بھی زیادہ وسیع ہو اور گمراہی کے لحاظ سے بھی زیادہ گمراہ ہو اور خوبصورتی کے لحاظ سے بھی زیادہ خوبصورت ہو۔ وہ اُمت مکمل طور پر کیسے تباہ ہو سکتی ہے جس کے شروع میں ہوں، درمیان میں ممدی علیہ السلام ہیں اور اس کے آخر میں عیسیٰ علیہ السلام ہیں البتہ درمیان میں ایک جماعت راہِ اعتدال سے دور ہو گی، وہ مجھ سے نہیں اور میں ان سے نہیں ہوں (رزین)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے، زین العابدین کا شمار تابعین میں ہوتا ہے (مرقات جلد ۱ صفحہ ۴۶۸)

۶۲۸۸ - (۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَى الْخَلْقَ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيْمَانًا؟» قَالُوا: أَلَمْ لَا يَكُنْ. قَالَ: «وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟». قَالُوا: فَانْتَبِئُونَ. قَالَ: «وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟» قَالُوا: فَتَنْخَرُ. قَالَ: «وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟» قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَعْجَبَ الْخَلْقَ إِلَى إِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابُ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا».

۳۸۸: عمرو بن شعيب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے دریافت کیا کہ ایمان لانے کے لحاظ سے تمہیں کون سی مخلوق بہتر دکھائی دیتی ہے؟ بعض صحابہ کرام نے کہا، فرشتے۔ آپ نے فرمایا، انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں، اس لئے کہ وہ اپنے پروردگار کے ہاں قریب ہیں۔ بعض صحابہ کرام نے عرض کیا، انبیاء علیہ السلام ہیں۔ آپ نے فرمایا، وہ کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ بعض نے عرض کیا، پھر ہم ہیں۔ آپ نے فرمایا، تمہیں کیا ہے کہ تم ایمان نہ لاؤ جبکہ میں تمہارے درمیان ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک تمام مخلوق سے زیادہ بہتر لوگ میرے نزدیک وہ ہیں جو میرے بعد ہوں گے، وہ ایسے اوراق کو پائیں گے جن میں احکام الہی لکھے ہوں گے، وہ اس کتاب کے مضامین پر ایمان لائیں گے (بیہقی دلائل النبوة)

وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۷)

۶۲۸۹ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مَثَلُ آخِرِ أَوَّلِيهِمْ، يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۳۸۹: عبدالرحمن بن علاء حضری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، اس اُمت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے کہ انہیں اُمت کے پہلے لوگوں



کی مانند اجر و ثواب حاصل ہو گا، وہ نیک کاموں کا حکم دیں گے اور برے کاموں سے روکیں گے اور باغیوں سے جہاد کریں گے (یعنی دلائل الشہدۃ)

وضاحت: اس سند کی حدیث میں متعدد راوی مہجول ہیں (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

۶۲۹۰ - (۸) وَهْنُ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «طُوبَى لِمَنْ زَانَى [وَأَمَنَ بِنِ] - ، وَطُوبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَزِنِ وَأَمَنَ بِنِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۳۹۰ ابو اُمَامۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کے لئے خوشی ہے جس نے میرا مشاہدہ کیا اور سات بار ایسے لوگوں کے لئے خوشی ہے جنہوں نے میرا دیدار نہیں کیا لیکن مجھ پر ایمان لائے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جمیع بن ثوب راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

۶۲۹۱ - (۹) وَهْنُ أَبِي مُخَيْرِيزٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ: حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: نَعَمْ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا جَيِّدًا، نَغْذِيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا؟ أَسْلَمْنَا، وَجَاهَدْنَا مَعَكَ. قَالَ: «نَعَمْ، قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالذَّازِمِيُّ.

وَرَوَى زَيْدٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا إِلَى... أَجْرِهِ.

۳۳۹۱: ابنِ مُخَيْرِيز بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جُمُعۃ نامی ایک صحابی سے کہا ہمیں ایسی حدیث بتائیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے بتایا کہ میں تمہیں بہت عمدہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں صبح کا کھانا تناول کیا، ہمارے ساتھ ابو عبیدہ بن جراح بھی شریک تھے۔ انہوں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کوئی شخص ہم سے بھی بہتر ہے؟ جبکہ ہم اسلام لائے اور ہم نے جہاد کیا۔ آپ نے فرمایا، ہاں! وہ لوگ بہتر ہوں گے جو تمہارے بعد آئیں گے، مجھ پر ایمان لائیں گے جبکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہو گا (احمد، درامی) اور زید نے ابو عبیدہ سے اس کے اس قول کہ اس نے دریافت کیا، ”اے اللہ کے رسول! کوئی شخص ہم سے بہتر ہے؟“ سے آخر حدیث تک بیان کیا ہے۔

۶۲۹۲ - (۱۰) وَهْنُ مَعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا فَسَدَ آهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِينَكُمْ. وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَبْصُرُهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ» قَالَ ابْنُ الْمَدِينَةِ: هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۲۹۳: معاویہ بن قرقہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب شام کے لوگ خراب ہو جائیں گے تو تمہارا وہاں رہنا بہتر نہیں ہے اور میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ غالب رہے گی، انہیں وہ لوگ کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے جو ان کی مدد نہ کریں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔ ابن الدیثمی بیان کرتے ہیں کہ ان سے مقصود اہل حدیث ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اہل حدیث کا دوسرا نام اہل السنۃ والجماعۃ ہے (مرقات جلد ۱ صفحہ ۴)

۶۲۹۳- (۱۱) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ نَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَا وَالْإِسْيَانِ وَمَا اسْتَكْبَرُوا عَلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

۶۲۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی خطا اور بھول کو معاف کر دیا ہے نیز وہ غلط کام بھی معاف ہیں، جن پر انہیں مجبور کیا گیا ہو۔

(ابن ماجہ، بیہقی)

۶۲۹۴- (۱۲) وَهْنُ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: «أَنْتُمْ تُبْمُونُ سَبْعِينَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ [تَعَالَى]» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْذَاوِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۲۹۴: بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، ارشادِ ربانی ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”تم بہترین امت ہو جنہیں لوگوں کی بھلائی کے لیے مقرر کیا گیا ہے“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ستر امتوں کی بھیل کر رہے ہو لیکن تم ان سب سے بہتر اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ باعزت ہو (ترمذی، ابن ماجہ، ذراوی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔



# فہرست آیات

## (جلد پنجم)

سورت کا نام	آیت نمبر	حدیث نمبر
سورة الاحزاب	۳۵	۵۷۵۲
سورة آل عمران	۶۸	۵۷۶۹
سورة الانبياء	۲۹	۵۷۷۳
سورة الفتح	۲-۱	"
سورة ابراهيم	۳	"
سورة سبا	۲۸	"
سورة الانعام	۳۳	۵۸۳۳
سورة العلق	۵-۱	۵۸۳۱
سورة المدثر	۵-۱	۵۸۳۳
سورة الشعراء	۲۴	۵۸۳۶
سورة المسد	۱	"
سورة المدثر	۱	۵۸۵۱
سورة العلق	۱	"
سورة المدثر	۵-۱	"
سورة النجم	۲	۵۸۶۵
سورة القمر	۳۵	۵۸۷۲
سورة الاعلى	۱	۵۹۵۶
سورة النصر	۱	۵۹۶۹
سورة البقرة	۴۳	۶۰۰۳
سورة البقرة	۴۵	۶۰۵۰

سورت کا نام	آیت نمبر	حدیث نمبر
سورة التحريم	۵	"
سورة الانفال	۶۸	۶۰۵۲
سورة الاحزاب	۵۳	"
سورة آل عمران	۶۱	۶۱۳۵
سورة الاحزاب	۳۳	۶۱۳۶
سورة الاحزاب	۵	۶۱۵۱
سورة التباين	۱۵	۶۱۶۸
سورة الانعام	۵۲	۶۲۰۲
سورة الحجرات	۲	۶۲۱۱
سورة البقرة	۳	۶۲۱۲
سورة الممتحنة	۱	۶۲۲۵
سورة مريم	۷۱	۶۲۲۷
سورة مريم	۷۲	"
سورة آل عمران	۲۹	۶۲۳۶
سورة محمد	۳۸	۶۲۵۳
سورة الحشر	۹	۶۲۶۱
سورة آل عمران	۱۰	۶۲۹۳



## الفهارس العامة

- ١ - فهرس الأعلام
- ٢ - فهرس الأحاديث القولية
- ٣ - فهرس الأحاديث الفعلية
- ٤ - فهرس الأوامر
- ٥ - فهرس النواهي
- ٦ - فهرس الآثار
- ٧ - فهرس الأحاديث القدسية



## فهرس الاعلام

أمية بن خالد بن عبد الله بن أسيد: ٥٢٤٧.

أمية بن صفوان عن أبيه: ٢٩٥٥.

أمية بن مخشي: ٤٢٠٣.

أنس بن مالك رضي الله عنه: ٧، ٨، ١٣، ٢٥.

١٤٥، ١٢٦، ١٠٢، ٧٦، ٦٨، ٥٩، ٥١

٢٢٤، ٢٢٠، ٢١٨، ٢٠٨، ١٨١، ١٧٥

٣٤٣، ٣٤٢، ٣٣٧، ٣٢٩، ٢٦٠، ٢٥٩

٤٢٥، ٤٠٨، ٣٨٧، ٣٧٤، ٣٦٩، ٣٤٦

٥٨٩، ٥٦٧، ٥٤٥، ٤٩٢، ٤٥٥، ٤٣٩

٦٤١، ٦٢٠، ٦٠٣، ٥٩٩، ٥٩٣، ٥٩٢

٧٢٢، ٧٢٠، ٧١٩، ٧٠٨، ٦٧١، ٦٦٠

٨٢٤، ٨١٤، ٧٥٨، ٧٥٢، ٧٤٦، ٧٤٥

٩٤٥، ٩٢٢، ٨٨٨، ٨٨٣، ٨٧٠، ٨٦٨

٩٩٧، ٩٩٦، ٩٧١، ٩٧٠، ٩٥٤

١٠٩٤، ١٠٩٣، ١٠٨٧، ١٠٨٦

١١٠٩، ١١٠٨، ١١٠٠، ١٠٩٨

١١٣٩، ١١٣٧، ١١٢٩، ١١٢١

١١٢٠٨، ١١١٨٠، ١١١٧٩، ١١١٤٤

١٢٩١، ١٢٨٩، ١٢٤٤، ١٢٤١

١٣٣٦، ١٣٣٣، ١٣١٦، ١٢٩٤

١٤٠١، ١٣٦٩، ١٣٦٠، ١٣٤٥

١٤٥٣، ١٤٣٩، ١٤٣٣، ١٤٠٣

١٥٠٩، ١٥٠١، ١٤٩٩، ١٤٩٨

١٥٦٠، ١٥٥٢، ١٥٤٩، ١٥٤٥

١٥٨٥، ١٥٧٤، ١٥٦٦، ١٥٦٥

١٦١٢، ١٦٠٠، ١٥٩٠، ١٥٨٧

١٧١٥، ١٦٨٦، ١٦٧٩، ١٦٦٢

إبراهيم الأشهلي عن أبيه: ١٦٧٦.

إبراهيم بن عبد الرحمن العذري: ٢٤٨.

إبراهيم بن ميسرة: ١٨٩.

أبيض بن حمّال المازني: ٣٠٠٠.

أبي بن كعب: ١٢٢، ٤١٩، ٤٤٨، ٧٧١.

٩٢٩، ١٠٦٦، ١١١٦، ١٢٧١، ١٢٧٤.

١٢٩٣، ١٤٩٢، ١٥١٨، ٢١٠٣.

٢١٢٢، ٢٢١٣، ٢٢١٥، ٢٢٥٨.

٤٧٨٤، ٤٩٠٢، ٥٣٥١، ٥٧١١.

٥٧٦٨.

الأحوص بن حكيم عن أبيه: ٢٦٧.

الأزرق بن قيس: ٩٧٢.

أسامة بن زيد: ٦٩٠، ١٥٤٨، ١٧٢٣، ٢٣٨٠.

٢٦٠٤، ٢٦٠٦، ٢٨٢٤، ٣٠٢٤.

٣٠٤٣، ٣٠٨٥، ٣٤٥٠، ٣٩٥٣.

٤٦٣٩، ٥١٣٩، ٥٢٣٣، ٥٣٨٧.

٥٩٤٠، ٦١٦٥، ٦١٤٩، ٦١٧٥.

٦١٧٧.

أسامة بن شريك: ٢٦٥٨، ٣٥٥٢، ٤٥٣٢.

٥٠٧٨.

أسامة بن أخدر: ٤٧٧٥.

أسلم: ٤٠٤١، ٤٨٦٩، ٦٠٥٤.

أسمر بن مطرس: ٣٠٠٢.

أسيد بن حضير: ٤٦٨٥.

الأشعث بن قيس: ٣٧٧٥، ٣٧٧٦.

الأعشى: ٢٦٥.

الأغر المزي: ٢٣٢٤، ٢٣٢٥.



۰۰۱۸۷	۰۰۱۸۰	۰۰۱۷۰	۰۰۱۶۹	۰۱۷۹۶	۰۱۷۳۴	۰۱۷۲۸	۰۱۷۲۲
۰۰۲۳۹	۰۰۲۲۶	۰۰۲۱۷	۰۰۲۰۰	۰۱۹۰۰	۰۱۸۵۱	۰۱۸۲۱	۰۱۸۰۱
۰۰۲۶۶	۰۰۲۶۳	۰۰۲۴۹	۰۰۲۴۰	۰۱۹۴۶	۰۱۹۴۵	۰۱۹۲۳	۰۱۹۰۹
۰۰۳۱۶	۰۰۳۰۴	۰۰۲۸۶	۰۰۲۷۳	۰۲۰۱۰	۰۱۹۹۱	۰۱۹۸۲	۰۱۹۶۴
۰۰۳۸۷	۰۰۳۸۶	۰۰۳۶۰	۰۰۳۲۶	۰۲۰۹۶	۰۲۰۷۶	۰۲۰۲۲	۰۲۰۱۶
۰۰۴۲۲	۰۰۴۰۸	۰۰۳۸۹	۰۰۳۸۸	۰۲۱۵۸	۰۲۱۴۷	۰۲۱۳۰	۰۲۱۰۲
۰۰۴۶۲	۰۰۴۴۵	۰۰۴۴۴	۰۰۴۳۴	۰۲۲۲۱	۰۲۱۹۶	۰۲۱۹۱	۰۲۱۵۹
۰۰۵۰۶	۰۰۵۰۳	۰۰۵۰۲	۰۰۴۷۸	۰۲۲۷۱	۰۲۲۵۳	۰۲۲۵۱	۰۲۲۳۱
۰۰۵۸۷	۰۰۵۵۹	۰۰۵۴۶	۰۰۵۳۴	۰۲۳۳۶	۰۲۳۳۲	۰۲۳۱۸	۰۲۲۹۰
۰۰۶۳۴	۰۰۶۱۷	۰۰۶۰۸	۰۰۵۸۹	۰۲۳۹۸	۰۲۳۸۶	۰۲۳۵۱	۰۲۳۴۱
۰۰۶۸۰	۰۰۶۷۷	۰۰۶۵۲	۰۰۶۳۷	۰۲۴۵۴	۰۲۴۴۳	۰۲۴۴۰	۰۲۴۳۷
۰۰۷۷۳	۰۰۷۵۰	۰۰۷۳۴	۰۰۶۹۸	۰۲۴۸۷	۰۲۴۷۸	۰۲۴۷۰	۰۲۴۵۸
۰۰۸۳۲	۰۰۸۱۸	۰۰۸۰۷	۰۰۸۰۱	۰۲۵۴۴	۰۲۵۱۸	۰۲۵۰۲	۰۲۴۹۰
۰۰۸۶۷	۰۰۸۵۹	۰۰۸۵۴	۰۰۸۴۲	۰۲۶۶۵	۰۲۶۶۴	۰۲۶۵۰	۰۲۵۹۲
۰۰۸۸۶	۰۰۸۸۴	۰۰۸۷۷	۰۰۸۷۶	۰۲۷۴۴	۰۲۷۴۲	۰۲۷۱۸	۰۲۶۹۴
۰۰۸۹۶	۰۰۸۸۹	۰۰۸۸۸	۰۰۸۸۷	۰۲۸۳۱	۰۲۷۷۶	۰۲۷۶۹	۰۲۷۴۵
۰۰۹۵۷	۰۰۹۵۰	۰۰۹۴۴	۰۰۹۱۸	۰۲۸۶۶	۰۲۸۶۲	۰۲۸۴۰	۰۲۸۳۲
۰۰۹۸۰	۰۰۹۷۱	۰۰۹۶۳	۰۰۹۶۱	۰۲۹۴۳	۰۲۹۴۰	۰۲۸۹۴	۰۲۸۷۳
۰۰۰۰۹	۰۰۹۹۸	۰۰۹۹۷	۰۰۹۹۶	۰۳۰۴۵	۰۳۰۴۴	۰۳۰۲۶	۰۳۰۱۷
۰۰۰۰۶	۰۰۰۰۰	۰۰۰۴۵	۰۰۰۱۷	۰۳۱۲۰	۰۳۰۹۶	۰۳۰۹۴	۰۳۰۷۸
۰۰۱۵۹	۰۰۱۴۹	۰۰۱۲۱	۰۰۰۹۱	۰۳۲۱۱	۰۳۲۱۰	۰۳۲۰۹	۰۳۱۳۹
۰۰۱۹۵	۰۰۱۸۴	۰۰۱۸۳	۰۰۱۶۷	۰۳۲۲۰	۰۳۲۱۴	۰۳۲۱۳	۰۳۲۱۲
۰۰۲۵۳	۰۰۲۴۴	۰۰۲۳۹	۰۰۲۰۵	۰۳۴۳۱	۰۳۲۵۴	۰۳۲۴۸	۰۳۲۳۳
۰۰۲۷۷	۰۰۲۷۰	۰۰۲۶۹	۰۰۲۶۱	۰۳۵۴۳	۰۳۵۴۱	۰۳۵۳۹	۰۳۴۵۹
۰۰۳۲۶	۰۰۳۲۰	۰۰۳۰۸	۰۰۲۸۸	۰۳۶۴۱	۰۳۶۳۶	۰۳۶۱۵	۰۳۶۱۴
۰۰۳۹۲	۰۰۳۶۷	۰۰۳۵۵	۰۰۳۴۹	۰۳۷۲۶	۰۳۷۲۳	۰۳۶۹۲	۰۳۶۶۳
۰۰۴۴۷	۰۰۴۳۷	۰۰۴۳۶	۰۰۴۳۳	۰۳۸۰۹	۰۳۸۰۳	۰۳۷۹۲	۰۳۷۳۴
۰۰۵۰۹	۰۰۴۷۸	۰۰۴۷۱	۰۰۴۴۸	۰۳۸۶۵	۰۳۸۲۱	۰۳۸۱۵	۰۳۸۱۰
۰۰۵۵۴	۰۰۵۳۷	۰۰۵۱۶	۰۰۵۱۵	۰۳۸۹۰	۰۳۸۸۴	۰۳۸۷۱	۰۳۸۶۶
۰۰۵۷۳	۰۰۵۷۲	۰۰۵۶۹	۰۰۵۶۶	۰۳۹۱۷	۰۳۹۰۹	۰۳۹۰۲	۰۳۹۰۱
۰۰۵۹۸	۰۰۵۹۵	۰۰۵۸۸	۰۰۵۸۴	۰۳۹۵۵	۰۳۹۴۰	۰۳۹۳۱	۰۳۹۲۸
۰۰۶۱۸	۰۰۶۱۴	۰۰۶۰۴	۰۰۶۰۳	۰۴۰۳۸	۰۴۰۲۹	۰۴۰۰۲	۰۳۹۶۶
۰۰۶۷۰	۰۰۶۶۹	۰۰۶۴۱	۰۰۶۳۶	۰۴۱۰۹	۰۴۰۸۰	۰۴۰۷۹	۰۴۰۴۴

،۳۱۷۲ ،۲۹۱۶ ،۲۸۰۰ ،۲۵۱۹  
،۴۰۴۳ ،۳۸۸۸ ،۳۴۶۳ ،۳۳۸۴  
،۴۶۹۰ ،۴۶۷۹ ،۴۳۵۸ ،۴۰۴۹  
،۴۸۹۵ ،۴۷۹۲ ،۴۷۸۹ ،۴۶۹۴  
،۵۸۸۹ ،۵۸۸۳ ،۵۸۷۶ ،۵۷۸۳  
،۶۱۲۷ ،۶۱۰۳ ،۵۹۵۶ ،۵۸۹۰

،۶۲۱۶ ،۶۲۰۷ ،۶۱۴۲

بريلة: ۳۰۸ ، ۵۷۴ ، ۵۹۵ ، ۷۲۱ ، ۱۲۷۸ ،  
،۱۶۱۰ ، ۱۴۴۰ ، ۱۳۲۶ ، ۱۳۱۵  
،۲۰۸۲ ، ۱۹۵۵ ، ۱۷۶۴ ، ۱۷۶۲  
،۲۴۱۱ ، ۲۲۹۳ ، ۲۲۸۹ ، ۲۲۱۷  
،۳۱۱۰ ، ۳۰۵۶ ، ۳۰۴۹ ، ۲۴۵۶  
،۳۷۳۵ ، ۳۵۶۲ ، ۳۴۲۱ ، ۳۴۲۰  
،۳۹۲۹ ، ۳۹۱۸ ، ۳۷۹۸ ، ۳۷۴۸  
،۴۴۱۸ ، ۴۳۹۶ ، ۴۲۹۱ ، ۴۱۵۸  
،۴۸۰۴ ، ۴۵۸۸ ، ۴۵۵۸ ، ۴۵۰۰  
،۵۹۲۱ ، ۵۶۴۴ ، ۵۶۴۲ ، ۵۴۳۱  
،۶۱۶۸ ، ۶۱۰۴ ، ۶۰۴۸ ، ۶۰۱۶

، ۶۲۵۸

يسر بن أرطاة: ۳۶۰۱

يسر بن محجن عن أبيه: ۱۱۵۳

يسرة: ۳۱۹ ، ۳۲۲

بشير بن الخصاصة: ۱۷۸۴

بلال: ۶۴۶

بلال بن الحارث المزني: ۱۶۸ ، ۴۸۳۴

بلال بن سعد: ۴۷۴۹

بلال بن يسار بن زيد (مولي رسول الله ﷺ):

، ۲۳۵۳

بهر بن حكيم عن أبيه عن جده: ۳۱۱۷ ، ۳۷۸۵

، ۶۲۹۴ ، ۵۱۱۸ ، ۴۹۲۹ ، ۴۸۳۵

البياضي: ۸۵۶

تميم الداري: ۳۳۳ ، ۳۰۶۴ ، ۴۹۶۶ ، ۵۴۸۴

ثابت بن أبي صفية: ۳۲۲

، ۵۷۸۶ ، ۵۷۸۲ ، ۵۷۶۵ ، ۵۷۴۴  
، ۵۸۰۲ ، ۵۸۰۱ ، ۵۷۹۹ ، ۵۷۸۷  
، ۵۸۰۸ ، ۵۸۰۶ ، ۵۸۰۴ ، ۵۸۰۳  
، ۵۸۱۹ ، ۵۸۱۱ ، ۵۸۱۰ ، ۵۸۰۹  
، ۵۸۳۱ ، ۵۸۲۵ ، ۵۸۲۴ ، ۵۸۲۱  
، ۵۸۵۲ ، ۴۸۴۹ ، ۵۸۴۰ ، ۵۸۳۹  
، ۵۸۶۴ ، ۵۸۶۳ ، ۵۸۵۹ ، ۵۸۵۴  
، ۵۸۸۷ ، ۵۸۸۱ ، ۵۸۷۱ ، ۵۸۷۰  
، ۵۹۰۸ ، ۵۹۰۵ ، ۵۹۰۲ ، ۵۸۹۸  
، ۵۹۲۴ ، ۵۹۲۰ ، ۵۹۱۳ ، ۵۹۰۹  
، ۵۹۶۲ ، ۵۹۶۱ ، ۵۹۴۴ ، ۵۹۳۸  
، ۶۰۵۰ ، ۶۰۱۵ ، ۵۹۹۱ ، ۵۹۶۷  
، ۶۰۸۳ ، ۶۰۷۴ ، ۶۰۶۲ ، ۶۰۵۹  
، ۶۱۴۶ ، ۶۱۲۰ ، ۶۱۱۵ ، ۶۰۹۴  
، ۶۱۹۲ ، ۶۱۹۰ ، ۶۱۷۹ ، ۶۱۶۷  
، ۶۲۱۷ ، ۶۲۱۵ ، ۶۲۱۱ ، ۶۲۰۴  
، ۶۲۳۷ ، ۶۲۳۴ ، ۶۲۲۱ ، ۶۲۲۰  
، ۶۲۸۶ ، ۶۲۷۲ ، ۶۲۶۴ ، ۶۲۴۸

أنس بن مالك الكعبي: ۲۰۲۵

أوس بن أوس: ۱۳۶۰ ، ۱۳۸۸

أوس بن شرحبيل: ۵۱۳۵

إياس بن عبد الله: ۳۲۶۱

أيفع بن عبد الكلاعي: ۲۱۶۹

أيمن بن خريم: ۳۷۸۰

أيوب بن موسى عن أبيه عن جده: ۴۹۷۷

بجالة كاتب جزء بن معاوية: ۴۰۳۵

البراء بن عازب: ۱۲۵ ، ۱۳۱ ، ۵۱۵ ، ۸۳۴

، ۸۶۹ ، ۸۸۹ ، ۹۴۷ ، ۱۰۹۵ ، ۱۱۳۶

، ۱۳۵۲ ، ۱۴۳۵ ، ۱۴۳۷

، ۱۴۴۴ ، ۱۴۶۵ ، ۱۵۲۶ ، ۱۶۳۰

، ۱۷۱۳ ، ۱۹۱۷ ، ۲۱۱۷ ، ۲۱۹۹

، ۲۲۰۸ ، ۲۳۸۳ ، ۲۳۸۵ ، ۲۴۰۱

ثابت البناني مرسلًا: ۲۲۵۲.

ثابت بن الضحاک: ۳۴۳۷، ۳۴۱۰.

ثوبان: ۱۵۲۷، ۱۲۸۶، ۱۰۷۰، ۹۶۱، ۲۹۲.

۱۵۸۲، ۱۶۷۲، ۱۸۵۷، ۱۹۳۲.

۲۲۷۷، ۲۳۶۰، ۲۳۷۹، ۲۳۹۹.

۲۹۲۱، ۳۲۷۹، ۴۴۷۱، ۴۹۲۵.

۵۳۶۹، ۵۳۹۴، ۵۴۰۶، ۵۴۶۱.

۵۵۷۰، ۵۵۹۲، ۵۷۵۰.

ثوبان بن یزید: ۳۹۵۹.

ثور بن زید الدیلمی: ۳۶۲۴.

جابر بن سمرة: ۸۳۵، ۸۳۰، ۶۱۷، ۳۰۵، ۸۳۵.

۸۴۹، ۱۰۹۱، ۱۴۰۵، ۱۴۱۵، ۱۴۲۷.

۱۶۶۶، ۲۰۶۸، ۲۷۳۸، ۳۳۴۳.

۳۷۱۲، ۳۸۰۱، ۴۷۱۲، ۴۷۱۵.

۴۷۲۴، ۴۷۲۸، ۴۷۴۷، ۴۹۷۶.

۵۴۱۷، ۵۴۳۸، ۵۷۷۹، ۵۷۸۴.

۵۷۸۹، ۵۷۹۴، ۵۷۹۶، ۵۸۲۶.

۵۸۸۳، ۵۸۵۳.

جابر بن عبد الله: ۱۳۸، ۱۳۵، ۷۲، ۷۱، ۳۸، ۱۳۸.

۱۴۱، ۱۴۴، ۱۷۷، ۱۹۴، ۱۹۵، ۲۳۳.

۲۹۴، ۳۴۴، ۳۶۹، ۴۷۵، ۴۸۴، ۵۱۶.

۵۳۱، ۵۶۹، ۶۴۷، ۶۵۹، ۶۷۴، ۷۰۰.

۷۰۷، ۷۳۵، ۷۷۰، ۸۰۰، ۸۲۰، ۸۳۳.

۸۶۱، ۹۱۶، ۹۵۶، ۱۰۱۱، ۱۰۷۱.

۱۱۰۷، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۲۲۴.

۱۲۶۰، ۱۲۹۷، ۱۳۲۳، ۱۳۴۶.

۱۳۸۰، ۱۳۸۶، ۱۴۰۷، ۱۴۱۱.

۱۴۱۸، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴.

۱۴۳۴، ۱۴۴۶، ۱۴۵۱، ۱۴۵۵.

۱۴۵۸، ۱۴۶۱، ۱۴۸۵، ۱۵۰۷.

۱۵۴۳، ۱۵۷۰، ۱۵۸۱، ۱۵۹۷.

۱۶۰۵، ۱۶۱۳، ۱۶۳۶، ۱۶۴۵.

۱۶۴۹، ۱۶۶۵، ۱۶۹۱، ۱۶۹۷.

۱۷۰۴، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۸۶۵.

۱۸۹۳، ۱۹۰۱، ۱۹۱۰، ۱۹۱۶.

۱۹۲۷، ۱۹۴۴، ۲۰۲۱، ۲۰۲۴.

۲۰۲۷، ۲۱۵۵، ۲۲۰۶، ۲۲۲۹.

۲۲۳۶، ۲۳۰۴، ۲۳۰۶، ۲۳۷۲.

۲۴۵۳، ۲۵۱۷، ۲۵۵۳، ۲۵۵۵.

۲۵۵۹، ۲۵۶۶، ۲۵۷۴، ۲۵۹۳.

۲۵۹۶، ۲۶۰۱، ۲۶۱۱، ۲۶۱۸.

۲۶۱۹، ۲۶۲۰، ۲۶۲۲، ۲۶۲۹.

۲۶۳۰، ۲۶۳۴، ۲۶۳۶، ۲۶۳۹.

۲۷۰۰، ۲۷۰۳، ۲۷۰۴، ۲۷۱۷.

۲۷۱۹، ۲۷۳۹، ۲۷۶۶، ۲۷۶۸.

۲۷۷۲، ۲۷۹۰، ۲۸۰۶، ۲۸۰۷.

۲۸۱۵، ۲۸۱۶، ۲۸۳۵، ۲۸۳۶.

۲۸۴۱، ۲۸۴۲، ۲۸۵۲، ۲۸۵۷.

۲۸۵۸، ۲۸۶۱، ۲۸۷۶، ۲۹۲۵.

۲۹۳۵، ۲۹۴۲، ۲۹۶۱، ۲۹۶۲.

۲۹۶۷، ۲۹۸۴، ۳۰۱۰، ۳۰۱۱.

۳۰۱۲، ۳۰۱۳، ۳۰۱۴، ۳۰۱۵.

۳۰۲۳، ۳۰۳۱، ۳۰۴۰، ۳۰۴۷.

۳۰۵۰، ۳۰۵۸، ۳۰۷۶، ۳۰۸۸.

۳۱۰۱، ۳۱۰۳، ۳۱۰۵، ۳۱۰۶.

۳۱۱۹، ۳۱۳۵، ۳۱۸۳، ۳۱۸۴.

۳۱۸۵، ۳۲۰۵، ۳۲۱۷، ۳۲۴۹.

۳۲۷۱، ۳۲۲۷، ۳۲۶۴، ۳۳۹۲.

۳۳۹۵، ۳۴۴۰، ۳۴۵۶، ۳۴۷۹.

۳۵۲۷، ۳۵۷۳، ۳۵۷۷، ۳۵۹۶.

۳۵۹۷، ۳۶۰۳، ۳۶۱۷، ۳۶۳۹.

۳۶۴۵، ۳۶۷۱، ۳۶۷۸، ۳۸۱۶.

۳۸۵۷، ۳۸۸۹، ۳۹۰۳، ۳۹۰۴.

۳۹۰۵، ۳۹۱۳، ۳۹۲۱، ۳۹۳۷.

۳۹۳۹، ۴۰۵۳، ۴۰۷۷، ۴۰۷۸.

۴۰۸۵، ۴۰۹۱، ۴۰۹۷، ۴۱۰۰.

جبلۃ بن حارثۃ: ٦١٧٤.	٤١٢٩	٤١٢٨	٤١١٤	٤١٠٧
جبیر بن مطعم: ٨١٧، ٨٣١، ١٠٤٥، ٣٩٦٥.	٤١٦٧	٤١٦٥	٤١٦١	٤١٣٣
٣٩٩٣، ٤٠٢٧، ٤٩٠٧، ٤٩٢٢.	٤١٩٧	٤١٨٦	٤١٨٣	٤١٧٨
٥٧٢٧، ٥٧٧٦، ٥٨٠٧، ٦٠٢٢.	٤٢٩٥	٤٢٩٤	٤٢٨٩	٤٢٧٠
جبیر بن نفیر: ٢١٧٣، ٥٢٠٦.	٤٢٩٩	٤٢٩٨	٤٢٩٧	٤٢٩٦
جرهد: ٣١١٢.	٤٣٥١	٤٣١٥	٤٣١٠	٤٣٠٢
جریر بن عبد اللہ: ٢١٠، ١٧٠٢، ١٧٧٦.	٤٤١٢	٤٤٠٩	٤٣٧٧	٤٣٦٥
١٧٨٣، ٢٧٥٢، ٣١٠٤، ٣٣٥٠.	٤٥١٧	٤٥١٥	٤٤٧٧	٤٤٢٤
٣٥٣٧، ٣٥٤٧، ٣٥٤٩، ٣٨٦٧.	٤٥٤٣	٤٥٢٩	٤٥١٩	٤٥١٨
٤٦٤٧، ٤٧٤٦، ٤٩٤٧، ٤٩٦٧.	٤٦١٣	٤٥٨٥	٤٥٨٠	٤٥٥٣
٥٠٦٨، ٥١٤٣، ٥٦٥٥، ٥٨٩٧.	٤٦٦٥	٤٦٥٧	٤٦٥٣	٤٦١٦
جعفر بن ابی طالب: ٤٦٨٦، ٤٦٨٧.	٤٧١٠	٤٧٠٩	٤٦٧٦	٤٦٦٩
جعفر بن محمد مرسلًا: ١٤٤٢، ١٧٠٨.	٤٧٧٠	٤٧٥٤	٤٧٥١	٤٧٢١
جعفر بن محمد عن أبيه (مرسلًا): ٤٢٥٥.	٤٨٧٨	٤٨٧٥	٤٨١٠	٤٧٩٨
٥٠٩٨، ٥٩٧٢.	٥٠٦٢	٥٠٦٠	٥٠٥١	٤٩٨٣
جعفر بن محمد عن أبيه عن جدہ: ٦٢٨٧.	٥٢١٤	٥١٧٣	٥١٥٧	٥١٥٢
جندب: ٢٣٥، ٢٣٣٤، ٤٧٨٨، ٤٨٥٨.	٥٣٤١	٥٣٠٥	٥٣٠٤	٥٢٣١
٥٣١٦، ٥٣٢٧.	٥٥٠٠	٥٤٦٣	٥٤٤١	٥٣٤٥
جندب بن سمرۃ: ٧١٣.	٥٥١٠	٥٥٠٧	٥٥٠٤	٥٥٠٢
جندب بن عبد اللہ الجبلی: ١٤٣٦، ١٤٧٢.	٥٦٥٤	٥٦٢٠	٥٦١٠	٥٥٩٩
٢١٩٠، ٣٤٥١، ٣٤٥٥، ٣٥٥١.	٥٧٣٢	٥٧٢٤	٥٧١٤	٥٦٦٤
جندب القسري: ٦٢٧.	٥٧٩٢	٥٧٧٠	٥٧٦٤	٥٧٤٧
الحارث الأشعري: ٣٦٩٤.	٥٨٥١	٥٨٤٣	٥٨٢٧	٥٨٠٥
الحارث بن سويد: ٢٣٥٨.	٥٨٨٥	٥٨٨٢	٥٨٧٧	٥٨٦٧
الحارث بن مسلم التميمي عن أبيه: ٢٣٩٦.	٥٩٠٧	٥٩٠٦	٥٩٠٣	٥٩٠٠
حارثۃ بن وہب الخزاعي: ١٣٣٤، ١٨٦٦.	٥٩٤٥	١٩٤١	٥٩٣١	٥٩١٤
٥٠٧٩، ٥١٠٦.	٦٠٣٧	٦٠١٣	٥٩٩٥	٥٩٨٠
حبشي بن جنادۃ: ١٨٥٠، ٦٠٩٢.	٦١١٠	٦٠٩٧	٦٠٨٦	٦٠٤٦
حبش بن خالد: ٥٩٤٣.	٦٢٠١	٦١٥٢	٦١٢٧	٦١٢٢
حبيب بن مسلم: ٤٠٠٧، ٤٠٠٨.	٦٢٤٦	٦٢٢٩	٦٢٢٨	٦٢٠٦
حجاج الأسلمي: ٣١٧٤.	٦٢٧٠	٦٢٥٩	٦٢٥٢	٦٢٤٧
الحجاج بن حسان عن أخته: ٤٤٨٤.	٣٣١٩	١٧٨٢	١٥٦١	جابر بن عتيك:
الحجاج بن عمرو الأنصاري: ٢٧١٣.				الجارود: ٣٠٣٨.

حذيفة بن أسيد الغفاري: ٥٤٦٤.

حذيفة بن اليمان: ٦٢، ٢٧٤، ٣٦٤، ٣٧٨، ٥٢٦، ٨٨١، ٨٨٤، ٩٠١، ١١١٢.

١١٨٥، ١٢٠٠، ١٣٢٥، ١٣٥٥.

١٤٤٣، ١٨٩٣، ٢٢٠٧، ٢٣٨٢.

٢٤٠٠، ٢٥٠٣، ٢٧٩١، ٤١٦٠.

٤٢٣٧، ٤٢٧٢، ٤٣٢١، ٤٧٢٢.

٤٧٧٧، ٤٧٧٨، ٤٧٧٩، ٤٧٨٠.

٤٨٢٤، ٥١٢٩، ٥١٤٠، ٥٢١٢.

٥٣٦٤، ٥٣٦٥، ٥٣٧٨، ٥٣٧٩.

٥٣٨٠، ٥٣٨١، ٥٦٠٨، ٥٩١٧.

٦٠٦١، ٦١٣٢، ٦١٧١، ٦١٩٧.

٦٢٤٢، ٦٢٤١.

حرام بن سعد بن محبصة: ٢٩٥١.

حرب بن عبيد الله عن جده أبي أمه عن أبيه: ٤٠٣٩.

حسان: ١٨٨.

الحسن البصري مرسلًا: ٢٤٩، ٢٥٠، ٢٧٠، ٧٤٣، ١٢٩٣، ١٦٩٠، ٢١٨٦، ٣١٢٥.

٤٦٥٥، ٥٢١٣.

الحسن بن علي بن أبي طالب: ١٢٧٣، ١٦٨٤، ٢٧٧٣.

الحسين بن علي بن أبي طالب: ١٧٥٩، ٢٩٨٨.

حصين بن وحوح: ١٦٢٥.

الحكم بن سفيان: ٣٦١.

الحكم بن عمرو: ٤٧١.

حكيم بن حزام: ٧٣٤، ١٨٤٢، ١٩٢٩، ٢٨٠٢، ٢٨٦٧، ٢٩٣٧.

حكيم بن معاوية: ٥٦٥٠.

حمزة بن عمرو الأسلمي: ٢٠٢٩.

حميد الحميري: ٤٧٢.

حميد بن عبد الرحمن بن عوف: ١٢٠٩.

حنظلة بن الربيع الأسدي: ٢٢٦٨.

خارجة بن حذافة: ١٢٦٧.

خارجة بن الصلت عن عمه: ٢٩٨٦.

خالد بن معدان / مرسلًا: ٢١٥٢، ٢١٧٦.

خالد بن هوفة: ٢٥٩٧.

خالد بن الوليد: ٤١١١، ٤١٣٠، ٤١٣١، ٦٢٥٦.

خبيب بن الأرت: ١٦١٥، ٥١٨٢، ٥٧٥٤، ٥٨٥٨، ٦٢٠٥.

خريم بن فاتك: ٣٧٧٩، ٣٨٢٦.

خزيمة بن ثابت: ٢٥٥٢، ٣١٩٢.

خزيمة بن جزي: ٢٧٠٥.

خلد بن السائب عن أبيه: ٢٥٤٩.

خيشمة بن أبي سبرة: ٦٢٣٢.

داود بن صالح بن دينار: ٤٨٣.

دحية بن خليفة: ٤٣٦٦.

ديلم الحميري: ٣٦٥١.

دينار: ٥٦٠.

رافع بن خديج: ١٤٧، ٥٩٦، ٦١٥، ١٧٨٥.

٢٧٦٣، ٢٧٨٣، ٢٩٧٤، ٢٩٧٥.

٢٩٧٩، ٣٥٣١، ٣٥٣٢، ٣٥٩٢.

٤٠٣٢، ٤٠٧١، ٤٥٢٥.

رافع بن عمرو الغفاري: ٢٩٥٧.

رافع بن عمرو المزني: ٢٦٧١.

رافع بن مكيث: ٣٣٥٩.

رباح بن الربيع: ٣٩٥٥.

الربيع: ٤٦٠٣.

ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن غير واحد: ١٨١٢.

ربيعة بن كمب الأسلمي: ٨٩٦، ١٢١٨.

ربيعة الجرشى: ١٦١.

رفاعة بن رافع: ٨٠٤، ٨٧٧، ٩٩٢، ٦٢٢٦.

ركانة بن عبد يزيد: ٣٢٨٣.

ركانة: ٤٣٤٠.

- رويفع بن ثابت الأنصاري: ۳۵۱، ۹۳۶، ۳۳۳۹، ۴۰۱۹.
- زارع بن عامر بن عبد قيس: ۴۶۸۸.
- زاهر الأسلمي: ۴۱۴۷.
- الزبير بن العوام: ۱۸۴۱، ۲۳۰۵، ۲۷۴۹، ۴۴۵۶، ۴۴۵۷، ۵۰۳۸، ۶۱۱۱، ۶۱۲۱.
- زرارة بن أوفى: ۵۷۲۹.
- زهرة بن معبد: ۲۹۳۰.
- الزهري مرسلًا: ۴۵۵۰، ۴۵۵۱.
- زياد بن الحارث الصدائي: ۶۴۸، ۱۸۳۵.
- زياد بن حدير: ۲۶۹.
- زياد بن ليبد: ۲۷۷.
- زيد بن أرقم: ۳۵۷، ۱۳۱۲، ۱۴۷۶، ۱۵۵۱، ۱۶۵۳، ۴۴۳۸، ۴۴۶۰، ۴۵۳۵.
- زيد بن أسلم: ۵۵۵، ۶۸۷، ۱۲۶۸، ۱۸۳۶، ۲۷۸۸.
- زيد بن ثابت: ۱۲۹، ۲۲۹، ۶۳۶، ۶۳۷، ۹۷۳، ۱۰۲۶، ۱۲۹۵، ۱۳۰۰، ۲۲۲۰.
- زيد بن خالد الجهني: ۵۷۷، ۱۱۹۷، ۱۹۹۲، ۲۰۴۷، ۳۰۳۳، ۳۰۳۴، ۳۵۵۶.
- زيد بن طلحة: ۵۰۹۰.
- السائب بن خلاد: ۷۴۷.
- السائب بن يزيد عن أبيه: ۴۷۶، ۷۴۴، ۱۳۰۲، ۱۴۰۴، ۲۲۵۵، ۲۹۴۸، ۳۶۱۶، ۳۸۸۶.
- سالم بن أبي الجعد: ۱۲۵۳.
- سالم بن عبيد: ۴۷۴۱.
- سيرة بن معبد: ۵۷۳.
- سخيرة الأزدي: ۳۵۱.
- سراقه بن مالك بن جعشم: ۴۹۰۶، ۵۰۰۲.
- سعد بن أبي وقاص: ۱۵۳، ۶۶۱، ۹۶۴، ۱۴۹۶، ۱۵۶۲، ۱۶۹۳، ۱۷۳۳، ۱۹۵۲، ۲۲۹۲، ۲۲۹۹، ۲۳۱۱، ۲۳۱۷، ۲۷۲۹، ۲۷۳۳، ۲۷۴۳، ۲۷۴۷، ۲۷۴۸، ۲۸۲۰، ۳۰۷۱، ۳۰۷۲، ۳۰۸۱، ۳۱۸۸، ۳۳۱۴، ۴۰۳۰، ۴۱۲۰، ۴۱۹۰، ۴۲۲۴، ۴۵۸۶، ۴۷۹۹، ۴۸۶۱، ۵۰۵۷، ۵۲۳۲، ۵۲۸۴، ۵۳۰۳، ۵۵۱۴، ۵۶۳۷، ۵۷۵۱، ۵۸۷۵، ۵۹۸۸، ۶۰۳۶، ۶۰۸۷، ۶۱۱۳، ۶۱۲۴، ۶۱۲۵، ۶۱۲۸، ۶۱۲۹، ۶۱۳۵، ۶۲۰۲، ۶۲۰۹.
- سعد بن الأطول: ۲۹۲۸.
- سعد بن عباد: ۱۳۶۴، ۱۹۱۲، ۲۲۰۰، ۳۴۰۳، ۳۵۷۴.
- سعيد بن حريش: ۲۹۶۶.
- سعيد بن زيد: ۴۰۲، ۲۹۳۸، ۲۹۴۴، ۳۵۲۹، ۴۱۸۴، ۵۰۴۴، ۵۰۹۵۳، ۶۱۱۹.
- سعيد بن العاص: ۴۹۴۶.
- سعيد بن المسيب مرسلًا: ۱۵۹۱، ۲۱۸۵، ۲۸۲۱، ۲۸۸۷، ۳۳۲۶، ۳۴۴۳، ۳۴۸۱، ۳۵۰۸، ۳۷۴۲، ۴۴۸۸، ۴۷۸۱، ۵۴۰۹، ۵۹۵۱.
- سفيان: ۲۶۶.
- سفيان بن أبي زهير: ۲۷۳۶.
- سفيان بن أسد الحضرمي: ۴۸۴۵.
- سفيان بن عبد الله الثقفي: ۱۵، ۴۸۴۳.

سفیان التمار: ۱۶۹۵.

سفیان الثوري: ۵۲۹۱، ۵۲۸۲.

سفينة: ۵۳۹۵، ۴۱۲۵، ۳۳۹۸، ۳۲۲۱، ۵۹۴۹.

سلمان الفارسي: ۱۳۸۱، ۶۴۰، ۳۷۰، ۳۳۶.

۱۹۶۵، ۲۳۶۶، ۲۲۴۴، ۲۲۳۳.

۳۷۹۳، ۴۲۲۸، ۴۲۰۸، ۴۱۳۴.

۵۹۹۸.

سلمان بن عامر الغبي: ۱۹۳۹، ۱۹۹۰.

۴۱۴۹.

سلمة بن الأكوع: ۲۹۰۹، ۲۶۴۴، ۷۶۰.

۳۱۴۸، ۳۹۵۰، ۳۸۶۴، ۳۵۲۱.

۳۹۶۱، ۳۹۶۲، ۳۹۸۹، ۴۷۳۶.

۵۹۰۴، ۵۸۹۱، ۵۸۸۶، ۵۱۱۱.

سلمة بن صخر: ۳۳۰۱، ۳۳۰۰، ۳۲۹۹.

سلمة بن قيسر: ۲۰۷۴.

سلمة بن المحبق: ۲۰۲۶، ۵۱۱.

سليمان بن صرد: ۵۸۷۹، ۲۴۱۸، ۱۵۷۳.

سليمان بن يسار: ۳۲۹۸، ۱۵۷۳.

سمرة بن جندب: ۶۸۱، ۶۳۴، ۵۴۰، ۱۹۹.

۸۱۸، ۱۳۷۴، ۱۱۱۱، ۹۵۸، ۹۴۴.

۱۳۹۱، ۱۸۱۱، ۱۶۵۷، ۱۴۹۰.

۱۸۴۶، ۲۹۴۹، ۲۸۲۲، ۲۲۹۴.

۲۹۵۰، ۲۹۵۳، ۲۹۹۶، ۳۰۰۶.

۳۱۵۶، ۳۳۸۷، ۳۳۹۳، ۳۴۷۳.

۳۵۲۸، ۳۹۵۲، ۳۹۴۹، ۴۰۱۴.

۴۱۵۳، ۴۶۲۵، ۴۶۲۱، ۴۳۳۷.

۴۷۵۳، ۴۸۴۹، ۴۹۰۱، ۵۵۹۴.

۵۹۲۸، ۵۶۷۱.

سنان بن سة عن أبيه: ۴۲۰۶.

سهل: ۱۹۸۴.

سهل بن أبي حشمة: ۷۸۲، ۱۴۲۱، ۱۸۰۵.

۳۵۳۱، ۳۳۸۶، ۲۸۳۷.

سهل بن الحنظلية: ۱۸۳۸، ۵۹۳۲، ۳۳۷۰.

سهل بن حنيف: ۳۸۰۸.

سهل بن سعد الساعدي: ۷۲۲، ۶۷۲، ۸۳.

۷۹۸، ۹۸۸، ۱۱۱۳، ۱۴۰۲، ۱۹۵۷.

۲۲۵۴، ۲۵۵۰، ۲۷۴۶، ۳۲۰۲.

۳۳۰۴، ۳۵۱۵، ۳۷۹۱، ۳۹۲۵.

۴۱۷۱، ۴۲۷۴، ۴۷۵۹، ۴۸۱۲.

۴۹۵۲، ۵۰۵۴، ۵۱۷۷، ۵۱۸۷.

۵۲۰۸، ۵۲۳۶، ۵۵۳۲، ۵۵۷۱.

۶۰۸۹.

سويد بن قيس: ۲۹۲۴.

سويد بن النعمان: ۳۰۹.

سويد بن وهب عن رجل: ۴۳۴۸، ۵۰۸۹.

سيار بن سلامة: ۵۸۷.

شبيب بن أبي روح عن رجل: ۲۹۵.

شداد بن أوس: ۷۶۵، ۹۵۵، ۱۵۷۹، ۲۰۱۲.

۲۳۳۵، ۲۴۰۵، ۴۰۷۳، ۵۲۱۷.

۵۲۸۹، ۵۳۳۱، ۵۳۳۲.

شريح بن هاني: ۴۷۶۶، ۵۱۷، ۳۷۷.

شريح بن عبيد: ۶۲۷۷.

الشريد: ۲۶۱۶، ۲۹۱۹، ۳۶۱۹، ۴۵۸۱.

۴۷۸۷، ۴۷۳۰.

شعبة: ۴۶۹.

الشعمي: ۴۶۸۶.

شكل بن حميد: ۲۴۷۲.

صالح بن خوات عن صلي مع الرسول ﷺ:

۱۴۲۱.

صخر بن وداعة الغامدي: ۳۹۰۸.

الصعب بن جثامة: ۲۶۹۶، ۳۹۴۳.

صفوان بن أمية: ۳۵۹۸، ۳۵۹۹.

صفوان بن سليم: ۱۳۷۲، ۴۰۴۷، ۴۸۶۲.

صفوان بن عسال: ۵۸، ۵۲۰، ۲۳۴۶.

صهيب: ۲۲۰۳، ۲۹۳۶، ۵۲۹۷، ۵۶۵۶.

عبد الرحمن بن أبزي: ۱۲۷۰، ۱۲۷۵، ۲۴۱۵.  
 عبد الرحمن بن أبي بكر: ۵۹۴۶.  
 عبد الرحمن بن أبي حميرة: ۳۸۵۵، ۶۲۴۴.  
 عبد الرحمن بن أبي قراد: ۴۹۹۰.  
 عبد الرحمن بن أبي لیلی: ۹۱۹، ۳۵۴۵.  
 عبد الرحمن بن الأزهري: ۳۶۲۰.  
 عبد الرحمن بن حصة: ۳۷۱.  
 عبد الرحمن بن خباب: ۶۰۷۲.  
 عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد: ۶۵۳.  
 عبد الرحمن بن سمرة: ۱۴۸۸، ۳۴۰۸، ۳۴۱۲، ۳۶۸۰، ۶۰۷۳.  
 عبد الرحمن بن سليمان: ۶۲۸۲.  
 عبد الرحمن بن شبل: ۹۰۲، ۴۱۲۷.  
 عبد الرحمن بن عائش: ۷۲۵.  
 عبد الرحمن بن عبد الله عن أبيه: ۳۵۴۲.  
 عبد الرحمن بن عبد القاري: ۱۳۰۱.  
 عبد الرحمن بن عثمان التيمي: ۲۷۰۶، ۳۰۳۵، ۴۵۴۵.  
 عبد الرحمن بن العلاء الحضرمي عن سمع رسول الله ﷺ: ۶۲۸۹.  
 عبد الرحمن بن عوف: ۹۳۷، ۱۰۲۲، ۱۶۴۴، ۲۰۲۸، ۲۱۳۳، ۳۹۴۷، ۴۰۲۸، ۴۳۳۹، ۴۹۳۰، ۶۱۱۸.  
 عبد الرحمن بن غنم: ۹۷۵، ۴۸۷۱.  
 عبد الرحمن بن كعب عن أبيه: ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۲۹۱۸.  
 عبد الرحمن بن يعمر الديلي: ۲۷۱۴.  
 عبد البرحمن بن أبي أوفى: ۸۵۸، ۸۷۵، ۱۳۲۷، ۱۷۷۷، ۲۴۱۴، ۲۴۲۶، ۳۷۴۱، ۳۹۳۰، ۴۰۲۰، ۴۱۱۳، ۵۸۳۳، ۴۹۳۱، ۴۲۹۳.

الضحاک بن سفيان: ۳۰۶۳.  
 الضحاک بن فيروز الديلمي: ۳۱۷۸.  
 طارق بن شهاب: ۱۳۷۷، ۳۷۰۶.  
 طاوس: ۲۲۰۹، ۳۰۰۳، ۳۰۰۴.  
 طخفة بن قيس الغفاري: ۴۷۱۹.  
 الطفيل بن أبي بن كعب: ۴۶۶۴.  
 طلحة بن عبد الله بن عوف: ۱۶۵۴.  
 طلحة بن عبيد الله: ۱۶، ۷۷۵، ۲۴۲۸، ۲۵۹۹، ۶۰۷۰.  
 طلحة بن عبيد الله بن كريب: ۲۶۰۰.  
 طلحة بن مالك: ۶۰۰۰.  
 طلق بن علي: ۳۲۰، ۷۱۶، ۹۰۴، ۱۰۰۶، ۳۲۵۷.  
 عائد بن عمرو: ۳۶۸۸، ۶۲۱۴.  
 عابس بن ربيعة: ۲۵۸۹.  
 عاصم بن عدي: ۲۶۷۷.  
 عاصم بن كليب عن أبيه عن رجل من الأنصار: ۵۹۴۲.  
 عامر الرام: ۱۵۷۱، ۲۳۷۷.  
 عامر بن ربيعة: ۲۰۰۹، ۳۲۰۶.  
 عامر بن سعد عن أبيه: ۹۴۳، ۲۷۳۳.  
 عامر بن عبد الله بن الزبير: ۱۵۲۲.  
 عامر بن مسمود: ۲۰۶۵.  
 عباد بن تميم عن جدّه: ۴۷۰۸.  
 عبادة بن الصامت: ۱۸، ۲۷، ۳۶، ۹۴، ۵۷۰، ۶۲۱، ۸۲۲، ۸۵۴، ۱۲۱۳، ۱۶۰۱، ۱۶۴۱، ۱۶۸۱، ۲۰۹۵، ۲۸۰۸، ۲۸۱۹، ۲۹۹۰، ۳۵۵۸، ۳۵۸۷، ۳۶۶۳، ۳۸۵۰، ۴۰۲۳، ۴۳۷۱، ۴۸۷۰، ۵۴۸۵، ۵۶۱۷، ۵۸۴۵.  
 العباس بن عبد المطلب: ۹، ۶۱۰، ۴۱۴۱، ۵۸۸۸، ۵۷۵۷، ۵۷۲۶.  
 عباس بن مرداس: ۲۶۰۳.



عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم: ٤٦٥، ٤٧٣، ٣٥٤، ٢٤٢١، ٥٠٥٨، ٥٧٨٠.  
 عبد الله بن سلام: ١٣٨٩، ١٩٠٧، ٢٨٣٣، ٥٧٥٣، ٥٧٧٢، ٥٨٣٠، ٥٨٧٠.  
 عبد الله بن الشخير: ١٠٠٠، ١٥٦٩، ٤٩٠٠.  
 عبد الله بن شداد: ٥٢٩٣، ٦٢٧٦.  
 عبد الله بن شقيق: ٥٧٩، ١١٦٢.  
 عبد الله الصنابحي: ٢٩٧، ١٠٤٨، ١٥٧٩.  
 عبد الله بن عامر بن ربيعة: ٨٦٥، ٤٨٨٢.  
 عبد الله بن عباس: ١٧، ٢١، ٥٤، ٧٣، ١٠٥، ١٢١، ١٤٢، ١٨٣، ١٩٠، ٢١٧، ٢٣٢، ٢٣٤، ٢٥٦، ٢٦٢، ٣٠٤، ٣٠٧، ٣١٨، ٣٢٤، ٣٣٨، ٤٠٦، ٤١٣، ٤٣٢، ٤٥٧، ٤٩٨، ٤٩٩، ٥٣٢، ٥٥٣، ٥٥٤، ٥٦٣، ٦٣٩، ٦٦٤، ٦٨٩، ٧١٨، ٧٢٦، ٧٤٠، ٧٨٠، ٧٨٩، ٨٠٧، ٨٤٣، ٨٤٤، ٨٥٩، ٨٧٣، ٨٨٧، ٩٠٠، ٩١٠، ٩٤١، ٩٥٩، ٩٩٨، ١٠٢٣، ١٠٢٧، ١٠٢٨، ١٠٣٤، ١٠٣٦، ١٠٣٨، ١٠٦٨، ١٠٧٧، ١٠٩٩، ١١٠٦، ١١١٩، ١١٢٨، ١١٤٧، ١١٧٦، ١١٨٣، ١١٩٥، ١١٩٦، ١٢٠٣، ١٢١١، ١٢٣٩، ١٢٧٢، ١٢٧٧، ١٢٩٠، ١٣٢٨، ١٣٣٧، ١٣٣٩، ١٣٤٩، ١٣٥٠، ١٣٥١، ١٣٦٨، ١٣٧٩، ١٣٩٧، ١٣٩٩، ١٤٢٩، ١٤٣٠، ١٤٥١، ١٤٦٠، ١٤٦٩، ١٤٨٢، ١٤٨٦، ١٤٩١، ١٥٠٥، ١٥١١، ١٥١٧، ١٥١٩، ١٥٢٩، ١٥٣٥، ١٥٥٣، ١٥٥٤، ١٥٧٦، ١٥٧٧، ١٥٨٩، ١٥٩٢، ١٥٩٤، ١٦٣٧، ١٦٣٨، ١٦٤٣، ١٦٥٨، ١٦٦٠، ١٦٨٣، ١٦٩٤، ١٧٠١.

عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم: ٤٦٥.  
 عبد الله بن أبي الجدهاء: ٥٦٠١.  
 عبد الله بن أبي الحسماء: ٤٨٨٠.  
 عبد الله بن أبي ربيعة: ٢٩٢٦.  
 عبد الله بن أبي مليكة: ١٧١٨، ١٧٤٢، ٢٩٦٩.  
 عبد الله بن أرقم: ١٠٦٩.  
 عبد الله بن أم مكتوم: ١٠٧٨.  
 عبد الله بن أنيس: ٢٠٨٧، ٢٠٩٤، ٣٧٧٧.  
 عبد الله بن بعيثة: ١٠١٨.  
 عبد الله بن بسر: ٢٢٧٠، ٢٢٧٩، ٢٣٥٦، ٢٤٢٧، ٤٢٥١، ٤٦٧٣، ٥٤٢٦.  
 عبد الله بن ثعلبة أو ثعلبة بن عبد الله بن أبي صغير عن أبيه: ١٨٢٠.  
 عبد الله بن جعفر: ١٦٢٦، ١٧٣٩، ٣٩٠٠، ٤٤٦٣، ٤٣٩١، ٤١٨٥.  
 عبد الله بن الحارث بن جزء: ٤٢١٣، ٤٧٤٨، ٥٨٢٩، ٥٦٩١.  
 عبد الله بن حبشي: ٢٩٧٠، ٣٨٣٣.  
 عبد الله بن حنطب: ٦٠٦٤.  
 عبد الله بن حنظلة بن أبي عامر الغليل: ٤٢٦، ٢٨٢٥.  
 عبد الله بن حوالة: ٥٤٤٩.  
 عبد الله بن خبيب: ٢١٦٣.  
 عبد الله بن الزبير: ٩٠٨، ٩١٢، ٩٦٣، ٣٧٨٦، ٤٣١٦، ٤٣١٧، ٤٣١٨، ٤٣١٩.  
 عبد الله بن زمة: ٣٢٤٢.  
 عبد الله بن زيد: ٣٩٦، ٤١٢، ٤١٥، ٤٢٣، ١٤٩٧، ١٥٠٢، ١٥٠٣.  
 عبد الله بن زيد بن عاصم: ٣٩٤.  
 عبد الله بن زيد بن عبد ربه: ٦٥٠.  
 عبد الله بن السائب: ٨٣٧، ١١٦٩، ٢٥٨١.

۳۴۰۲	۳۳۹۴	۳۳۷۱	۳۳۲۲	۱۷۴۲	۱۷۳۵	۱۷۰۶	۱۷۰۵
۳۴۴۱	۳۴۳۶	۳۴۳۳	۳۴۳۰	۱۷۸۱	۱۷۷۲	۱۷۶۵	۱۷۴۸
۳۴۷۸	۳۴۷۶	۳۴۷۰	۳۴۶۵	۱۹۲۰	۱۸۸۱	۱۸۱۸	۱۸۱۷
۳۴۹۹	۳۴۹۵	۳۴۹۴	۳۴۸۶	۲۰۰۲	۱۹۷۸	۱۹۶۶	۱۹۴۱
۳۵۶۶	۳۵۶۱	۳۵۳۴	۳۵۳۳	۲۰۶۶	۲۰۴۱	۲۰۴۰	۲۰۲۳
۳۵۸۳	۳۵۷۸	۳۵۷۶	۳۵۷۵	۲۱۰۸	۲۰۹۸	۲۰۸۵	۲۰۷۰
۳۶۰۰	۳۵۸۶	۳۵۸۵	۳۵۸۴	۲۱۵۶	۲۱۵۴	۲۱۳۵	۲۱۲۴
۳۶۶۸	۳۶۵۷	۳۶۳۲	۳۶۲۲	۲۲۴۳	۲۲۲۲	۲۲۱۸	۲۲۱۴
۳۷۷۴	۳۷۶۳	۳۷۵۸	۳۷۰۱	۲۳۰۸	۲۲۸۱	۲۲۶۰	۲۲۵۶
۳۸۷۹	۳۸۵۳	۳۸۲۹	۳۸۱۸	۲۳۵۵	۲۳۴۹	۲۳۳۹	۲۳۳۸
۳۹۲۳	۳۹۱۲	۳۸۸۷	۳۸۸۲	۲۴۱۷	۲۴۱۶	۲۳۹۴	۲۳۷۴
۴۰۱۸	۳۹۸۸	۳۹۲۷	۳۹۲۶	۲۵۱۰	۲۵۰۹	۲۴۸۸	۲۴۶۳
۴۰۹۰	۴۰۷۶	۴۰۵۲	۴۰۳۷	۲۵۱۶	۲۵۱۳	۲۵۱۲	۲۵۱۱
۴۱۲۴	۴۱۱۱	۴۱۰۵	۴۱۰۳	۲۵۲۹	۲۵۲۳	۲۵۲۲	۲۵۲۰
۴۱۵۵	۴۱۴۶	۴۱۴۵	۴۱۳۸	۲۵۵۸	۲۵۵۴	۲۵۳۳	۲۵۳۰
۴۲۲۰	۴۲۱۱	۴۲۰۹	۴۱۶۶	۲۵۷۷	۲۵۷۶	۲۵۷۰	۲۵۶۹
۴۲۶۸	۴۲۶۴	۴۲۶۰	۴۲۵۹	۲۶۰۶	۲۶۰۵	۲۵۸۵	۲۵۷۸
۴۲۸۸	۴۲۸۳	۴۲۷۸	۴۲۷۷	۲۶۲۷	۲۶۱۵	۲۶۱۳	۲۶۰۹
۴۳۸۰	۴۳۷۸	۴۳۷۰	۴۳۰۳	۲۶۴۷	۲۶۴۰	۲۶۳۵	۲۶۳۱
۴۴۱۷	۴۴۱۳	۴۴۰۵	۴۳۸۵	۲۶۶۸	۲۶۶۳	۲۶۵۶	۲۶۵۴
۴۴۳۷	۴۴۲۹	۴۴۲۸	۴۴۲۵	۲۶۷۶	۲۶۷۵	۲۶۷۳	۲۶۷۲
۴۴۷۲	۴۴۶۸	۴۴۵۴	۴۴۵۲	۲۷۰۷	۲۶۸۵	۲۶۸۲	۲۶۷۹
۴۴۹۹	۴۴۹۸	۴۴۹۰	۴۴۷۳	۲۷۲۴	۲۷۲۲	۲۷۱۵	۲۷۱۲
۴۵۱۶	۴۵۰۹	۴۵۰۷	۴۵۰۳	۲۸۴۶	۲۸۴۵	۲۷۸۲	۲۷۵۸
۴۵۹۸	۴۵۸۲	۴۵۴۷	۴۵۳۱	۲۹۷۶	۲۹۶۸	۲۸۹۰	۲۸۸۳
۴۸۵۱	۴۷۵۷	۴۶۰۴	۴۶۰۱	۳۰۰۱	۲۹۹۲	۲۹۸۵	۲۹۸۲
۴۹۴۴	۴۹۴۳	۴۸۹۲	۴۸۷۳	۳۰۶۵	۳۰۴۲	۳۰۲۱	۳۰۱۸
۴۹۹۱	۴۹۷۹	۴۹۷۵	۴۹۷۰	۳۱۳۲	۳۱۲۷	۳۰۹۳	۳۰۷۴
۵۰۹۲	۵۰۵۹	۵۰۵۳	۵۰۱۴	۳۱۵۸	۳۱۵۵	۳۱۳۸	۳۱۳۶
۵۰۳۴	۵۰۱۵	۵۰۱۱	۵۰۹۴	۳۱۹۵	۳۱۹۱	۳۱۸۱	۳۱۷۹
۵۰۲۹	۵۰۲۷	۵۰۲۷	۵۰۲۴	۳۲۳۷	۳۲۲۹	۳۲۲۵	۳۲۱۹
۵۰۳۵	۵۰۳۰	۵۰۲۹	۵۰۲۵	۳۲۷۷	۳۲۷۴	۳۲۷۳	۳۲۵۳
۵۰۵۳	۵۰۵۲	۵۰۳۷	۵۰۳۷	۳۳۱۷	۳۳۰۷	۳۳۰۲	۳۲۹۷

۱۳۳۸ ۱۳۲۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۰  
 ۱۳۵۰ ۱۳۴۷ ۱۳۴۳ ۱۳۴۰  
 ۱۳۹۵ ۱۳۹۴ ۱۳۷۰ ۱۳۵۳  
 ۱۴۳۸ ۱۴۲۸ ۱۴۲۰ ۱۴۱۳  
 ۱۵۱۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۳ ۱۴۵۷  
 ۱۶۷۸ ۱۶۶۸ ۱۶۰۴ ۱۵۲۱  
 ۱۷۴۲ ۱۷۲۴ ۱۷۱۷ ۱۷۰۷  
 ۱۸۰۷ ۱۷۹۷ ۱۷۸۷ ۱۷۵۱  
 ۱۹۰۳ ۱۸۴۳ ۱۸۳۹ ۱۸۱۵  
 ۱۹۷۱ ۱۹۶۹ ۱۹۶۷ ۱۹۴۳  
 ۲۰۳۴ ۲۰۱۷ ۱۹۹۳ ۱۹۷۹  
 ۲۱۰۱ ۲۰۹۳ ۲۰۸۴ ۲۰۳۵  
 ۲۱۸۴ ۲۱۶۸ ۲۱۱۳ ۲۱۰۷  
 ۲۲۳۹ ۲۲۳۴ ۲۱۹۷ ۲۱۸۹  
 ۲۳۲۲ ۲۳۸۶ ۲۳۷۶ ۲۳۵۷  
 ۲۳۹۷ ۲۳۷۸ ۲۳۵۲ ۲۳۴۳  
 ۲۴۳۰ ۲۴۲۵ ۲۴۲۰ ۲۴۱۰  
 ۲۴۹۲ ۲۴۶۱ ۲۴۳۹ ۲۴۳۵  
 ۲۵۴۱ ۲۵۳۸ ۲۵۲۷ ۲۵۲۶  
 ۲۵۵۱ ۲۵۴۸ ۲۵۴۶ ۲۵۴۲  
 ۲۵۶۵ ۲۵۶۴ ۲۵۶۱ ۲۵۵۷  
 ۲۵۸۰ ۲۵۷۹ ۲۵۶۸ ۲۵۶۷  
 ۲۶۱۷ ۲۶۰۷ ۲۵۸۷ ۲۵۸۶  
 ۲۶۴۸ ۲۶۴۶ ۲۶۳۷ ۲۶۲۶  
 ۲۶۶۲ ۲۶۶۱ ۲۶۶۰ ۲۶۵۲  
 ۲۶۹۲ ۲۶۹۱ ۲۶۸۹ ۲۶۷۸  
 ۲۷۳۵ ۲۷۱۰ ۲۷۰۸ ۲۶۹۸  
 ۲۷۹۷ ۲۷۸۹ ۲۷۷۷ ۲۷۵۰  
 ۲۸۳۹ ۲۸۳۴ ۲۸۰۳ ۲۸۰۱  
 ۲۸۵۰ ۲۸۴۹ ۲۸۴۴ ۲۸۴۳  
 ۲۸۷۱ ۲۸۶۳ ۲۸۵۶ ۲۸۵۵  
 ۲۸۹۶ ۲۸۸۹ ۲۸۷۸ ۲۸۷۵  
 ۲۹۷۲ ۲۹۵۸ ۲۹۵۴ ۲۹۳۹

۵۷۱۵ ۵۶۸۳ ۵۶۶۸ ۵۶۶۰  
 ۵۷۶۲ ۵۷۳۸ ۵۷۳۱ ۵۷۱۷  
 ۵۸۳۶ ۵۷۹۷ ۵۷۷۵ ۵۷۷۳  
 ۵۸۶۰ ۵۸۴۶ ۵۸۳۸ ۵۸۳۷  
 ۵۸۷۴ ۵۸۷۳ ۵۸۷۲ ۵۸۶۱  
 ۵۹۶۶ ۵۹۳۴ ۵۹۲۶ ۵۹۲۳  
 ۶۰۴۵ ۶۰۰۶ ۵۹۸۹ ۵۹۶۹  
 ۶۱۴۸ ۶۱۴۷ ۶۱۰۵ ۶۰۵۷  
 ۶۱۶۰ ۶۱۵۹ ۶۱۵۸ ۶۱۵۷  
 ۶۲۲۲ ۶۱۸۲ ۶۱۸۱ ۶۱۷۲  
 ۶۲۹۳ ۶۲۵۰

عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي حسين المكي:

۳۵۹۵

عبد الله بن عتبة بن مسعود: ۸۶۷.

عبد الله بن علي بن حمراء: ۲۷۲۵.

عبد الله بن عكيم: ۵۰۸، ۴۵۵۶.

عبد الله بن عمر رضي الله عنهما: ۴، ۱۲، ۵۷.

۸۰، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۲۷، ۱۳۶، ۱۷۳.

۱۷۴، ۱۹۶، ۲۲۶، ۲۶۴، ۲۹۳، ۳۰۱.

۳۳۰، ۳۳۲، ۳۳۵، ۳۸۵، ۴۵۰، ۴۵۲.

۴۶۱، ۴۶۶، ۴۷۷، ۵۱۴، ۵۳۷، ۵۹۴.

۶۰۶، ۶۱۶، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۹، ۶۴۳.

۶۴۹، ۶۶۶، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۸.

۶۹۱، ۶۹۵، ۷۱۴، ۷۷۲، ۷۷۴، ۷۹۳.

۷۹۴، ۸۳۷، ۸۵۰، ۸۵۶، ۹۰۵، ۹۰۶.

۹۰۷، ۹۱۴، ۹۱۷، ۹۹۱، ۱۰۰۳.

۱۰۱۳، ۱۰۲۵، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲.

۱۰۳۹، ۱۰۵۲، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶.

۱۰۵۹، ۱۰۶۲، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳.

۱۰۸۴، ۱۱۰۲، ۱۱۲۷، ۱۱۳۵.

۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۶۰.

۱۱۶۱، ۱۱۷۰، ۱۱۸۷، ۱۲۴۰.

۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹.

٤٩٣٥ ٤٩١٧ ٤٨٩٤ ٤٨٤٨  
 ٤٩٦٤ ٤٩٥٨ ٤٩٤٠ ٤٩٣٨  
 ٥٠٠٦٩ ٥٠٠٦٦ ٥٠٠٦٤ ٥٠٠٤٣  
 ٥٠١٢٣ ٥٠١١٦ ٥٠٠٩٣ ٥٠٠٨٧  
 ٥٠٦٦٧ ٥٠٦١٠ ٥٠١٩٣ ٥٠١٢٥  
 ٥٠٣٥٧ ٥٠٣٤٤ ٥٠٣٢٤ ٥٠٢٧٤  
 ٥٠٤٢٧ ٥٠٤٠٣ ٥٠٣٦٣ ٥٠٣٦٠  
 ٥٠٤٩٩ ٥٠٤٩٧ ٥٠٤٩٤ ٥٠٤٨٣  
 ٥٠٥٥١ ٥٠٥٤٧ ٥٠٥٢٣ ٥٠٥٠١  
 ٥٠٦٥٧ ٥٠٦٤٥ ٥٠٦٠٧ ٥٠٥٩١  
 ٥٠٩٥٤ ٥٠٩٢٥ ٥٠٦٩٠ ٥٠٦٧٦  
 ٦٠٠٠٣ ٥٠٩٩٣ ٥٠٩٨٤ ٥٠٩٨١  
 ٦٠٠٢٨ ٦٠٠٢٥ ٦٠٠١٧ ٦٠٠٠٤  
 ٦٠٠٤٢ ٦٠٠٤١ ٦٠٠٣٩ ٦٠٠٣٢  
 ٦٠٠٧٨ ٦٠٠٦٣ ٦٠٠٥١ ٦٠٠٥٠  
 ٦٠١٤١ ٦٠٠٩٣ ٦٠٠٨٥ ٦٠٠٨٠  
 ٦٠١٦٤ ٦٠١٥١ ٦٠١٥٠ ٦٠١٤٥

٦٢٨٣ ٦٢٧٤ ٦٢٧١ ٦١٩٦

عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما: ٦

١٥٢ ١٠١ ٩٦ ٨٩ ٧٩ ٥٦ ٥٠  
 ٢٥٧ ٢٣٩ ٢٠٦ ١٩٨ ١٧١ ١٦٧  
 ٧٤٩ ٦٧٣ ٦٥٧ ٥٧٨ ٤٢٧ ٣٩٨  
 ١٢٢٥ ١٢٠١ ١١٢٣ ١٠٠٨ ٩٣٥  
 ١٣٦٧ ١٣٠٧ ١٢٥٢ ١٢٣٤  
 ١٥٥٦ ١٤٧٩ ١٣٩٦ ١٣٧٥  
 ١٨٣٠ ١٦٠٩ ١٥٩٣ ١٥٥٩  
 ٢١٣٤ ٢٠٥٤ ١٩٦٣ ١٩٠٨  
 ٢٣٠٧ ٢٢٤٧ ٢٢٠١ ٢١٨٣  
 ٢٥٠٠ ٢٤٦٥ ٢٤٠٦ ٢٣١٣  
 ٢٠٤٦ ٢٠٢٠ ٢٨٢٣ ٢٦٥٥  
 ٢٤٥٢ ٢٣٦٨ ٢٣٤٦ ٢٠٨٣  
 ٢٥١٢ ٢٤٩١ ٢٤٩٠ ٢٤٦٢  
 ٢٦٧٩ ٢٦٥٣ ٢٦٥٢ ٢٦٤٤

٢٠٠٨ ٢٩٩٨ ٢٩٨٧ ٢٩٧٣  
 ٢٠٧٠ ٢٠٦٧ ٢٠٢٩ ٢٠٢١  
 ٢١٧٦ ٢١٤٦ ٢١١٥ ٢٠٨٧  
 ٢٢٨٠ ٢٢٧٥ ٢٢٢٢ ٢٢١٦  
 ٢٢٤١ ٢٢٠٦ ٢٢٠٥ ٢٢٩١  
 ٢٢٧٦ ٢٢٦٧ ٢٢٥٢ ٢٢٤٨  
 ٢٤٠٦ ٢٤٠٥ ٢٢٩٦ ٢٢٨٨  
 ٢٤٢٦ ٢٤٢٤ ٢٤١٩ ٢٤٠٧  
 ٢٤٩١ ٢٤٨٥ ٢٤٨٢ ٢٤٤٧  
 ٢٥٨٨ ٢٥٥٩ ٢٥٣٠ ٢٥٢٠  
 ٢٦١٩ ٢٦١١ ٢٦٠٨ ٢٥٩١  
 ٢٦٥٥ ٢٦٤٣ ٢٦٣٨ ٢٦٣٥  
 ٢٦٨٥ ٢٦٧٤ ٢٦٦٧ ٢٦٦٤  
 ٢٨٧٠ ٢٨٥٧ ٢٧٢٥ ٢٧١٨  
 ٢٩٥٨ ٢٩٤٤ ٢٩٤٢ ٢٨٩٣  
 ٢٩٩١ ٢٩٩٠ ٢٩٨٧ ٢٩٧٦  
 ٤٠٣١ ٤٠٢١ ٢٩٩٩ ٢٩٩٢  
 ٤٠٧٤ ٤٠٥٨ ٤٠٥٤ ٤٠٥١  
 ٤١١٠ ٤١٠١ ٤٠٩٨ ٤٠٧٥  
 ٤١٦٢ ٤١٣٢ ٤١٢٦ ٤١١٧  
 ٤١٨٨ ٤١٧٥ ٤١٧٤ ٤١٦٣  
 ٤٢٧٥ ٤٢٥٤ ٤٢٢٩ ٤٢٢٧  
 ٤٣١٢ ٤٣٠٠ ٤٢٩٠ ٤٢٨٥  
 ٤٣٣٥ ٧٤٣٢ ٤٣٢٠ ٤٣١٣  
 ٤٣٦٨ ٤٣٤٧ ٤٣٤٦ ٤٣٣٨  
 ٤٤٠٧ ٤٣٩٣ ٤٣٨٣ ٤٣٦٩  
 ٤٤٣٠ ٤٤٢٧ ٤٤٢٦ ٤٤٢١  
 ٤٤٥٦ ٤٤٥٣ ٤٤٣٦ ٤٤٣٣  
 ٤٥٥٤ ٤٥٠٤ ٤٤٧٩ ٤٤٥٧  
 ٤٦٦٤ ٤٦٣٦ ٤٦٢٦ ٤٥٧٣  
 ٤٧٤٤ ٤٧٢٨ ٤٧٠٧ ٤٦٩٦  
 ٤٧٨٣ ٤٧٥٨ ٤٧٥٢ ٤٧٤٩  
 ٤٨٤٤ ٤٨١٥ ٤٨١١ ٤٨٠٠

،۲۲۱۹ ،۲۲۱۲ ،۲۱۹۵ ،۲۱۸۸  
 ،۲۳۶۸ ،۲۳۶۳ ،۲۳۱۵ ،۲۲۳۷  
 ،۲۴۸۴ ،۲۴۵۲ ،۲۳۹۲ ،۲۳۸۱  
 ،۲۷۷۱ ،۲۶۲۱ ،۲۶۰۸ ،۲۵۲۴  
 ،۳۰۶۲ ،۲۸۸۰ ،۲۸۲۷ ،۲۷۸۱  
 ،۳۱۰۹ ،۳۱۰۸ ،۳۰۹۹ ،۳۰۸۰  
 ،۳۲۱۹ ،۳۲۰۷ ،۳۱۵۷ ،۳۱۴۹  
 ،۳۴۴۶ ،۳۳۷۳ ،۳۲۹۶ ،۳۲۲۴  
 ،۳۷۳۹ ،۳۶۷۲ ،۳۴۹۷ ،۳۴۴۸  
 ،۳۹۷۲ ،۳۹۱۵ ،۳۷۶۷ ،۳۷۵۹  
 ،۴۱۴۲ ،۴۱۴۰ ،۴۰۰۴ ،۳۹۸۴  
 ،۴۵۴۴ ،۴۴۹۷ ،۴۴۳۱ ،۴۳۹۷  
 ،۴۶۶۸ ،۴۶۶۹ ،۴۵۸۴ ،۴۵۷۱  
 ،۴۸۴۷ ،۴۸۲۵ ،۴۸۱۴ ،۴۷۸۵  
 ،۴۹۸۸ ،۴۹۰۴ ،۴۸۶۳ ،۴۸۵۲  
 ،۵۰۷۱ ،۵۰۰۸ ،۴۹۹۹ ،۴۹۹۴  
 ،۵۱۳۱ ،۵۱۰۸ ،۵۱۰۷ ،۵۰۸۴  
 ،۵۱۸۸ ،۵۱۷۸ ،۵۱۶۸ ،۵۱۴۸  
 ،۵۳۰۰ ،۵۲۶۸ ،۵۲۲۸ ،۵۱۹۷  
 ،۵۴۰۷ ،۵۳۵۹ ،۵۳۱۳ ،۵۳۰۷  
 ،۵۵۲۴ ،۵۵۱۷ ،۵۴۷۰ ،۵۴۵۲  
 ،۵۶۰۶ ،۵۵۹۶ ،۵۵۸۶ ،۵۵۸۲  
 ،۵۸۴۷ ،۵۷۶۹ ،۵۶۶۶ ،۵۶۶۲  
 ،۵۹۳۰ ،۵۹۱۰ ،۵۸۶۵ ،۵۸۵۵  
 ،۶۰۶۷ ،۶۰۵۲ ،۶۰۲۰ ،۵۹۳۷  
 ،۶۲۳۰

عبد الله بن مطيع عن أبيه : ۶۰۰۲ .

عبد الله بن مغفل : ۳۵۳ ، ۴۱۸ ، ۶۶۲ ، ۱۱۶۵ ، ۲۹۸۱ ، ۳۵۱۶ ، ۴۰۰۰ ، ۴۱۰۲ .

۶۰۱۴ ، ۵۲۵۲ ، ۴۴۴۸ .

عبد الله بن يزيد الخطمي : ۲۴۳۶ ، ۲۴۹۱ ، ۲۹۴۱ .

عبد خير : ۴۱۱ .

،۳۷۵۳ ،۳۷۳۲ ،۳۷۲۰ ،۳۶۹۰  
 ،۳۸۳۸ ،۳۸۱۷ ،۳۸۱۲ ،۳۸۰۶  
 ،۳۸۵۷ ،۳۸۴۷ ،۳۸۴۲ ،۳۸۴۱  
 ،۴۲۱۲ ،۴۰۹۴ ،۴۰۱۲ ،۳۹۹۸  
 ،۴۴۷۶ ،۴۳۶۲ ،۴۳۵۳ ،۴۳۲۷  
 ،۴۹۱۶ ،۴۸۳۷ ،۴۷۰۳ ،۴۶۲۹  
 ،۴۹۶۹ ،۴۹۳۳ ،۴۹۲۷ ،۴۹۲۳  
 ،۵۱۶۵ ،۵۰۷۴ ،۵۰۷۳ ،۴۹۸۷  
 ،۵۲۴۹ ،۵۲۳۵ ،۵۲۲۲ ،۵۲۲۱  
 ،۵۳۱۹ ،۵۲۷۵ ،۵۲۵۸ ،۵۲۵۷  
 ،۵۴۶۶ ،۵۴۲۹ ،۵۴۰۱ ،۵۳۹۸  
 ،۵۵۵۹ ،۵۵۲۸ ،۵۵۲۰ ،۵۵۰۸  
 ،۵۹۲۹ ،۵۶۸۸ ،۵۵۷۷ ،۵۵۶۷  
 ،۶۲۷۵ ،۶۲۳۸ ،۶۱۹۹

عبد الله بن عون : ۳۹۴۵ .

عبد الله بن غنم : ۲۴۰۷ .

عبد الله بن قرط : ۲۶۴۳ .

عبد الله بن مالك بن يحيى : ۸۹۱ ، ۲۶۹۳ ، ۳۴۴۲ .

عبد الله بن مسعود : ۴۹ ، ۶۷ ، ۷۴ ، ۸۲ ، ۱۱۲ ، ۱۵۷ ، ۱۶۶ ، ۱۹۱ ، ۱۹۳ ، ۲۰۲ ، ۲۰۷ .

،۲۶۳ ،۲۳۸ ،۲۳۳ ،۲۳۰ ،۲۲۸ ،۲۱۱  
 ،۴۸۰ ،۳۷۵ ،۳۵۰ ،۳۳۱ ،۲۷۹ ،۲۷۲

،۵۸۴ ،۵۷۵ ،۵۶۸ ،۵۶۶ ،۵۱۳ ،۴۸۱  
 ،۹۰۹ ،۸۸۰ ،۸۵۱ ،۸۰۹ ،۶۳۴ ،۵۸۶

،۹۷۹ ،۹۵۲ ،۹۵۰ ،۹۴۶ ،۹۱۸ ،۹۱۵  
 ،۱۰۶۳ ،۱۰۳۷ ،۱۰۱۶ ،۹۹۰ ،۹۸۹

،۱۲۲۱ ،۱۱۹۹ ،۱۰۸۹ ،۱۰۷۲  
 ،۱۵۳۸ ،۱۴۱۴ ،۱۳۷۸ ،۱۲۵۱

،۱۷۲۵ ،۱۶۶۹ ،۱۶۰۸ ،۱۵۸۶  
 ،۱۷۹۲ ،۱۷۶۹ ،۱۷۵۵ ،۱۷۳۷

،۱۹۲۶ ،۱۹۲۱ ،۱۸۵۲ ،۱۸۴۷  
 ،۲۱۸۱ ،۲۱۷۹ ،۲۱۳۷ ،۲۰۵۸

عبد المطلب بن أبي وداعة: ١٧١١.  
 عبد المطلب بن ربيعة: ٦١٥٦، ١٨٢٣.  
 عبد الملك بن عمير مرسلًا: ٢١٧٠.  
 عبيد الله بن أبي رافع: ٨٣٩.  
 عبيد الله بن خالد: ٥٢٨٦.  
 عبيد بن السباق مرسلًا: ١٣٩٨.  
 عبيد الله بن عدي بن الخيار: ١٨٣٢، ٦٢٣.  
 عبيد الله بن محصن: ٥١٩١.  
 عبيد بن رفاع: ٤٧٤٢، ٢٧٩٩.  
 عبيدة الملكي: ٢٢١٠.  
 عتاب بن أسيد: ١٨٠٤.  
 عتبة بن السلمي: ٣٨٨٠، ٣٨٥٩.  
 عتبة بن عويم بن ساعدة الأنصاري: ٣٠٩٢.  
 عتبة بن غزوان: ٥٦٢٩.  
 عتبة بن المنذر: ٢٩٨٩.  
 عثمان بن أبي العاص: ١١٣٤، ٦٦٨، ٧٧.  
 عثمان بن عبد الله بن أوس الثقفي عن جده: ١٢٣٥، ١٥٣٣.  
 عثمان بن عبد الله بن موهب: ٤٥٦٨، ٤٨٨٠.  
 عثمان بن عفان: ٣٧، ٤١، ١٣٢، ١٣٣، ٢٨٤، ٢٨٦، ٢٨٧، ٣٩٧، ٤٠٩، ٤٢٤، ٤٦٣٠، ٦٩٧، ١٠٧٦، ٢١٠٩، ٢١٧١، ٢٣٩١، ٢٦٨١، ٢٦٨٦، ٢٩٧١، ٣٤٦٦، ٣٨٣١، ٥١٨٦، ٥٣٣٦، ٥٦١١، ٥٩٩٩، ٦٠٧٥، ٦٠٧٩، ٦٠٨١.  
 عثمان بن مظعون: ٧٢٤.  
 العداء بن خالد بن هوفة: ٢٨٧٢.  
 عدي بن ثابت عن أبيه عن جده: ٩٩٩.  
 عدي بن حاتم: ٤٠٨٣، ٤٠٨٤، ٥٥٥٠، ٥٨٥٧.  
 عدي بن عدي الكندي عن مولى لهم عن جد عدي: ٥١٤٧.  
 عدي بن حميرة: ٣٧٥٢، ١٧٨٠.  
 العرباض بن سارية: ١٦٤، ١٦٥، ١٥٩٦، ١٩٩٧، ٢١٥١، ٤٠٨٩، ٥٧٥٩.  
 العرس بن حميرة: ٥١٤١.  
 عرفجة بن أسعد: ٣٦٧٧، ٣٦٧٨، ٤٤٠٠.  
 عروة بن أبي الجعد البارقى: ٢٩٣٢.  
 عروة بن الزبير: ٥٥٨، ٨٦٣، ١٧٠٠، ٢٩٤٥، ٢٩٩٣.  
 عروة بن عامر: ٤٥٩١.  
 عصام المزني: ٣٩٣٥.  
 عطاه بن أبي رباح مرسلًا: ٢١٧٧.  
 عطاه بن السائب عن أبيه: ٢٤٩٧.  
 عطاه بن يسار مرسلًا: ٥٣٤، ٧٥٠، ١٠١٠، ١٤٥٥، ١٨٤٩، ١٨٣٣، ٤٤٨٦، ٤٦٠٧، ٤٦٧٤، ٥٧٥٢.  
 عطاه الخراساني: ٤٦٩٣.  
 عطية بن عروة السعدي: ٥١١٣.  
 عطية السعدي: ٢٧٧٥.  
 عطية القرظي: ٣٩٧٤.  
 عقبة بن الحارث: ١٨٨٣، ٣١٦٩، ٦١٧٨.  
 عقبة بن عامر: ٢٨٨، ٦٦٥، ٧٥٩، ٨٤٨، ٨٧٩، ٩٦٩، ١٠٣٠، ١٠٤٠، ١٤٥٦، ٢١١٠، ٢١٣١، ٢١٤١، ٢١٦٢، ٢١٦٤، ٢٢٠٢، ٢٣٧٥، ٢٧٩٢، ٣١٠٢، ٣١٤٣، ٣٢٩٧، ٣٤٢٩، ٣٤٤٢، ٣٧٠٣، ٣٨٢٤، ٣٨٦١، ٣٨٦٢، ٣٨٧٢، ٤٠٤٠، ٤٢٤٥، ٤٤٠٤، ٤٥٣٣، ٤٨٣٨، ٤٩١٠، ٤٩٨٤، ٥٠٠٠، ٥٢٠١، ٥٩٥٨، ٦٠٤٧، ٦٢٤٥.  
 عقبة بن مالك: ٣٨٤٨.

عبد المطلب بن أبي وداعة: ١٧١١.  
 عبد المطلب بن ربيعة: ٦١٥٦، ١٨٢٣.  
 عبد الملك بن عمير مرسلًا: ٢١٧٠.  
 عبيد الله بن أبي رافع: ٨٣٩.  
 عبيد الله بن خالد: ٥٢٨٦.  
 عبيد بن السباق مرسلًا: ١٣٩٨.  
 عبيد الله بن عدي بن الخيار: ١٨٣٢، ٦٢٣.  
 عبيد الله بن محصن: ٥١٩١.  
 عبيد بن رفاع: ٤٧٤٢، ٢٧٩٩.  
 عبيدة الملكي: ٢٢١٠.  
 عتاب بن أسيد: ١٨٠٤.  
 عتبة بن السلمي: ٣٨٨٠، ٣٨٥٩.  
 عتبة بن عويم بن ساعدة الأنصاري: ٣٠٩٢.  
 عتبة بن غزوان: ٥٦٢٩.  
 عتبة بن المنذر: ٢٩٨٩.  
 عثمان بن أبي العاص: ١١٣٤، ٦٦٨، ٧٧.  
 عثمان بن عبد الله بن أوس الثقفي عن جده: ١٢٣٥، ١٥٣٣.  
 عثمان بن عبد الله بن موهب: ٤٥٦٨، ٤٨٨٠.  
 عثمان بن عفان: ٣٧، ٤١، ١٣٢، ١٣٣، ٢٨٤، ٢٨٦، ٢٨٧، ٣٩٧، ٤٠٩، ٤٢٤، ٤٦٣٠، ٦٩٧، ١٠٧٦، ٢١٠٩، ٢١٧١، ٢٣٩١، ٢٦٨١، ٢٦٨٦، ٢٩٧١، ٣٤٦٦، ٣٨٣١، ٥١٨٦، ٥٣٣٦، ٥٦١١، ٥٩٩٩، ٦٠٧٥، ٦٠٧٩، ٦٠٨١.  
 عثمان بن مظعون: ٧٢٤.  
 العداء بن خالد بن هوفة: ٢٨٧٢.  
 عدي بن ثابت عن أبيه عن جده: ٩٩٩.  
 عدي بن حاتم: ٤٠٨٣، ٤٠٨٤، ٥٥٥٠، ٥٨٥٧.

حقبة الجهني (ابن حاصر): ۱۱۸۱.

عكراتش بن قزيب: ۴۲۳۳.

عكرمة: ۲۵۲، ۵۴۴، ۳۲۲۵.

عكرمة بن أبي جهل: ۴۶۸۴.

عكرمة بن وهب: ۵۰۸۰.

العلاء الحضرمي: ۴۶۵۶.

علقمة: ۶۲۰۰.

علقمة بن أبي علقمة عن أمه: ۴۳۷۵.

علقمة بن وائل: ۳۷۶۴.

علقمة بن وقاص: ۶۷۵.

علي بن أبي طالب: ۸۵، ۱۰۴، ۲۵۱، ۲۷۶.

۳۰۲، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۶، ۳۵۸، ۴۴۴.

۴۴۹، ۴۶۰، ۴۶۳، ۵۲۵، ۶۰۵، ۶۳۳.

۸۱۳، ۹۰۳، ۹۳۳، ۹۷۴، ۱۱۴۲.

۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۲۳۳، ۱۲۶۶.

۱۲۷۶، ۱۲۸۱، ۱۳۰۸، ۱۳۲۴.

۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۷۴.

۱۴۸۷، ۱۵۵۰، ۱۶۳۹، ۱۶۵۰.

۱۶۸۲، ۱۶۹۶، ۱۷۵۷، ۱۷۸۷.

۱۷۹۹، ۱۸۵۵، ۱۸۸۷، ۲۱۳۸.

۲۱۴۱، ۲۱۸۰، ۲۱۸۲، ۲۳۵۹.

۲۳۸۷، ۲۴۰۳، ۲۴۳۴، ۲۴۴۹.

۲۴۸۵، ۲۵۲۱، ۲۶۳۸، ۲۶۵۳.

۲۶۵۷، ۲۷۲۸، ۲۸۲۹، ۲۸۶۵.

۳۰۵۷، ۳۱۱۳، ۳۱۴۷، ۳۱۶۳.

۳۲۸۱، ۳۲۸۷، ۳۲۹۷، ۳۳۵۷.

۳۳۶۲، ۳۳۶۳، ۳۴۷۵، ۳۵۰۶.

۳۵۳۵، ۳۵۵۰، ۳۵۶۴، ۳۶۲۳.

۳۶۲۹، ۳۶۶۵، ۳۷۳۸، ۳۸۵۷.

۳۸۸۳، ۳۸۹۱، ۳۹۵۷، ۳۹۷۳.

۳۹۷۵، ۴۰۷۰، ۴۱۵۴، ۴۲۳۰.

۴۲۶۹، ۴۳۲۲، ۴۳۵۶، ۴۳۷۳.

۴۳۸۴، ۴۳۹۰، ۴۳۹۲، ۴۳۹۴.

۴۴۸۵، ۴۵۱۰، ۴۵۶۷، ۴۶۴۳.

۴۶۴۸، ۴۶۵۵، ۴۷۷۲، ۵۱۳۴.

۵۲۰۹، ۵۲۱۵، ۵۲۶۳، ۵۳۶۶.

۵۴۵۱، ۵۴۵۸، ۵۴۶۲، ۵۶۴۳.

۵۶۴۹، ۵۷۹۰، ۵۷۹۱، ۵۸۳۲.

۵۸۳۴، ۵۹۱۹، ۶۱۰۲، ۶۱۰۶.

۶۱۰۷، ۶۱۱۲، ۶۱۲۳، ۶۱۲۶.

۶۱۳۳، ۶۱۳۴، ۶۱۷۰، ۶۱۸۴.

۶۲۲۵، ۶۲۳۱، ۶۲۳۵، ۶۲۵۵.

۶۲۷۷.

علي بن الحسين: ۸۰۸، ۴۸۴۰.

علي بن شيان: ۴۷۲۰.

علي بن طلق: ۳۱۴.

عمار بن ياسر: ۳۸۰، ۴۶۴، ۵۲۸، ۵۳۶.

۹۵۱، ۱۱۱۲، ۱۴۰۶، ۱۹۷۷، ۴۴۴۲.

۴۸۴۶، ۵۱۵۰.

عمارة بن روية: ۶۲۴، ۱۴۱۷.

عمران بن الحصين: ۸۷، ۵۲۷، ۱۰۱۹.

۱۰۲۱، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۳۴۲.

۱۷۵۰، ۲۰۳۸، ۲۲۱۶، ۲۴۷۶.

۲۹۲۷، ۲۹۴۷، ۳۰۶۰، ۳۲۲۷.

۳۳۹۰، ۳۴۲۸، ۳۵۰۵، ۳۴۴۴.

۳۵۴۰، ۳۸۱۹، ۳۸۵۷، ۳۸۷۶.

۳۹۶۹، ۳۹۸۶، ۴۳۵۴، ۴۳۷۹.

۴۵۵۷، ۴۶۴۴، ۴۶۵۴، ۴۸۶۵.

۵۰۷۰، ۵۲۶۵، ۵۴۶۹، ۵۴۸۸.

۵۵۸۵، ۵۶۹۸، ۵۸۸۴، ۵۹۹۲.

۶۰۱۰، ۶۰۹۰.

عمر بن أبي سلمة: ۷۵۴، ۴۱۵۹.

عمر بن الخطاب رضي الله عنه: ۱، ۲، ۱۰۸.

۲۸۹، ۳۶۳، ۴۸۷، ۴۸۹، ۵۸۵، ۶۵۸.

۹۳۸، ۹۷۷، ۱۰۸۰، ۱۱۷۷، ۱۲۴۷.

۱۲۹۳، ۱۳۰۱، ۱۳۳۵، ۱۵۸۸.

٢٨٦٩ ، ٢٨٦٤ ، ٢٨٠٤ ، ٢٥٩٨  
 ٣٠٥٤ ، ٣٠٣٦ ، ٣٠٠٥ ، ٢٨٧٠  
 ٣١٨٢ ، ٣١١١ ، ٣٠٧٧ ، ٣٠٦٦  
 ٣٣٢١ ، ٣٣٢٠ ، ٣٣١٨ ، ٣٢٨٢  
 ٣٣٩٩ ، ٣٣٧٨ ، ٣٣٥٥ ، ٣٣٥٤  
 ٣٤٧٤ ، ٣٤٧٢ ، ٣٤٣٨ ، ٣٤٠١  
 ٣٥٠٠ ، ٣٤٩٨ ، ٣٤٩٦ ، ٣٤٩٢  
 ٣٥٦٨ ، ٣٥٠٤ ، ٣٥٠٢ ، ٣٥٠١  
 ٣٩١٠ ، ٣٧٨٢ ، ٣٧٦٩ ، ٣٥٩٤  
 ٤٠٢٥ ، ٤٠٢٤ ، ٤٠١٣ ، ٣٩٨٣  
 ٤٣٨١ ، ٤٣٥٠ ، ٤٢٧٦ ، ٤١٥٦  
 ٤٧٠٤ ، ٤٦٤٩ ، ٤٤٥٨ ، ٤٤٣٩

٦٢٨٨ ، ٥٢٨١ ، ٥٢٥٦ ، ٥١١٢

عمرو بن العاص: ٢٨ ، ١٠٢٩ ، ١٧١٦

٤٨٠٣ ، ٣٧٥٦ ، ٣٥٨٢ ، ١٩٨٣

٦٠٢٣ ، ٥٣٠٩ ، ٥٢١٦ ، ٤٩١٤

عمرو بن عيسى: ٤٦ ، ١٠٤٢ ، ١٢٢٩ ، ٣٣٨٥

٤٠٢٦ ، ٣٩٨٠

عمرو بن عون: ١٧٠ ، ٢٩٢٣ ، ٥١٦٣

عمرو بن مرة: ٣٧٢٨

عمرو بن ميمون الأودي: ٥١٧٤

عمير مولى أبي اللحم: ١٥٠٤ ، ١٩٥٣

٤٠٠٥

عوف بن مالك الأشجعي: ٢٤٠ ، ٨٨٢

٤٠٠٣ ، ٣٧٨٤ ، ٣٦٧٠ ، ١٦٥٥

٤٩٧٨ ، ٤٨٩٠ ، ٤٥٣٠ ، ٤٠٥٧

٥٧٥٦ ، ٥٦٠٠ ، ٥٤٢٠

عوف بن مالك (أبو الأحوص) عن أبيه: ٣٤٢٥

عون: ٢٦١

عياش بن أبي ربيعة المخزومي: ٢٧٢٧

عياض بن حمار المجاشعي: ٣٠٣٩ ، ٤٨٩٨

٥٣٧١ ، ٤٩٦٠

غالب بن قطان عن رجل: ٣٦٩٩

١٨٥٦ ، ١٨٥٤ ، ١٨٤٥ ، ١٦٦٣  
 ٢٢١١ ، ٢١١٥ ، ١٩٨٥ ، ١٩٥٤  
 ٢٤٢٩ ، ٢٣٧٠ ، ٢٢٤٨ ، ٢٢٤٥  
 ٢٥٠٤ ، ٢٤٩٤ ، ٢٤٦٦ ، ٢٤٣١  
 ٢٨١٢ ، ٢٧٦٧ ، ٢٥٨٩ ، ٢٥٢٥  
 ٣٠٦٨ ، ٢٨٩٥ ، ٢٨٩٣ ، ٢٨٣٠  
 ٣١٩٧ ، ٣١٣٩ ، ٣١١٨ ، ٣٠٦٩  
 ٣٥٠٧ ، ٣٣٣٦ ، ٣٢٦٨ ، ٣٢٠٤  
 ٣٧١٩ ، ٣٦٣٣ ، ٣٦٢٥ ، ٣٥٥٧  
 ٤٠٣٤ ، ٣٨٥٨ ، ٣٧٤٩ ، ٣٧٣٠  
 ٤٠٦١ ، ٤٠٦٠ ، ٤٠٥٦ ، ٤٠٥٥  
 ٤٣١٧ ، ٤٣١٦ ، ٤٢٥٧ ، ٤٠٦٢  
 ٤٣٢٤ ، ٤٣٢٣ ، ٤٣١٩ ، ٤٣١٨  
 ٤٨٩٧ ، ٤٧٦٧ ، ٤٦٤٢ ، ٤٣٧٤  
 ٥٢٤٠ ، ٥١٥١ ، ٥١١٩ ، ٥٠١٢  
 ٥٣٣٧ ، ٥٣٢٨ ، ٥٢٩٩ ، ٥٢٦٦  
 ٦٠٢٧ ، ٦٠١٨ ، ٦٠١٢ ، ٥٦٩٩  
 ٦٠٥١ ، ٦٠٥٠ ، ٦٠٣٤ ، ٦٠٣٠

٦٢٨٠ ، ٦٢٦٦ ، ٦١٧٣ ، ٦١٠٨

عمرو بن الأحوص: ٢٦٧٠

عمرو بن أخطب الأنصاري: ٥٩٣٦

عمرو بن أمية: ٤١٨١

عمرو بن تغلب: ٥٤١٣

عمرو بن الحارث: ٥٩٧٤

عمرو بن حريث: ٨٣٦ ، ١٤١٠

عمرو بن حزم: ١٧٢١ ، ٣٤٩٢

عمرو بن الحقيق: ٣٩٧٩

عمرو بن سلمة: ١١٢٦

عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده (أي عن

عبد الله بن عمرو): ٩٩ ، ٢٣٧ ، ٢٤١

٤١٧ ، ٥٧٢ ، ٧٣٢ ، ٧٦٩ ، ٨٦٦

١٨٠٩ ، ١٧٨٩ ، ١٧٨٦ ، ١٥٠٦

٢٤٧٧ ، ٢٤٤٦ ، ٢٣١٢ ، ١٨١٩



كبة: ٤٢٨١.  
 كثير بن عبد الله بن عمرو عن أبيه عن جده: ١٦٩،  
 ١٤٤١، ٣٠٥١.  
 كثير بن قيس: ٢١٢.  
 كريب: ١٠٤٣.  
 كعب: ٢١٧٤.  
 كعب الأحبار: ٥٩٥٥، ٥٧٧١، ٢٤٧٩، ٧٨٨،  
 كعب بن عجرة: ٩٦٦، ٩٩٤، ١١٨٢، ١٤١٦،  
 ٣٧٠٠، ٢٦٨٨.  
 كعب بن عياض: ٥١٩٤.  
 كعب بن مالك: ٢٢٥، ٧٠٥، ١٥٤١، ٢٩٠٨،  
 ٣٩٣٨، ٣٨٩٢، ٣٩٠٦، ٣٤٣٤،  
 ٤٠٧٢، ٤١٦٤، ٤٧٩٥، ٥١٨١،  
 ٥٧٩٨.  
 كعب بن مرة: ٤٤٥٩.  
 كلدة بن حنبل: ٤٦٧١.  
 لقيط بن صبرة: ٤٠٥، ٣٢٦٠.  
 مالك بن أنس: ١٨٦، ٢٨٣، ٦٣٨، ٦٥٢،  
 ٢٢٨٢، ٢٢٨٣، ٣٢٩٣، ٣٣٤٠،  
 ٤٤٠٦، ٥٠٩٦، ٥٢٢٠، ٥٢٢٣،  
 ٥٦٦٣، ٥٢٨٣.  
 مالك بن الحويرث: ٦٨٢، ٦٨٣، ٧٩٥، ٧٩٦،  
 ١١٢٠.  
 مالك بن صعصعة: ٥٨٦٢.  
 مالك بن هبيرة: ١٦٨٧.  
 مالك بن يسار: ٢٢٤٢.  
 مجاشع من بني سليم: ١٤٦٧.  
 مجمع بن جارية: ٤٠٠٦.  
 محمد بن أبي عميرة: ٥٢٩٤.  
 محمد بن حاطب الجمحي: ٣١٥٣.  
 محمد بن الحنفية: ٦٠٢٤.  
 محمد بن خالد السلمي عن أبيه عن جده:  
 ١٥٦٨.

فضيف بن الحارث الثمالي: ١٨٧.  
 الفجاج العامري: ٤٢٦١.  
 الفرّاسي: ١٨٥٣.  
 الفرافصة بن عمير الحنفي: ٨٦٤.  
 فروة بن مسيك: ٤٥٩٠.  
 فروة بن نوفل عن أبيه: ٢١٦١.  
 فضالة بن عبيد: ٢٨١٧، ٣٦٠٥، ٣٨٢٣،  
 ٤٤٤٩.  
 الفضل بن عباس: ٧٨٤، ٨٠٥، ٢٦٠٦،  
 ٢٦١٠.  
 فضالة بن عبيد: ٣٥، ٩٣٠.  
 القاسم بن محمد: ١٧١٢-٧٨.  
 القاسم مولى عبد الرحمن عن بعض أصحاب  
 النبي ﷺ: ٤٠٢٢.  
 قبيصة بن ذؤيب: ٣٠٦١، ٣٦١٨.  
 قبيصة بن مخارق: ١٨٣٧.  
 قبيصة بن ملب عن أبيه: ٨٠٣، ٤٠٨٧.  
 قبيصة بن وقاص: ٦٢٢.  
 قتادة بن دعامة السدوسي: ٨٢٧.  
 قتادة بن النعمان: ٥٢٥٠.  
 قتادة: ٢٤٥١، ٤٦٠٢، ٤٦٥١، ٤٦٧٧،  
 ٦٢٦٤.  
 قدامة: ٢٥٨٣، ٢٦٢٣.  
 قرة المزني: ٧٣٦، ١٧٥٦.  
 قرظة بن كعب: ٣٠٥٩.  
 قطن بن قبيصة عن أبيه: ٤٥٨٣.  
 قطبة: ٢٤٧١.  
 قيس بن أبي حازم: ٦١٠٩، ٦٢٦٠، ٦٢٦٥.  
 قيس بن أبي غرزة: ٢٧٩٨.  
 قيس بن سعد: ١٦٨٠، ٣٢٦٦.  
 قيس بن عاصم: ٥٤٣.  
 قيس بن عباد: ١١١٦، ٦٢١٠.  
 قيس بن عمرو: ١٠٤٤.

محمد بن عبد الله بن جحش: ۲۹۲۹.  
 محمد بن عبيد الله عن أبيه: ۳۶۵۹.  
 محمد بن قيس بن مخزوم: ۲۶۱۲.  
 محمد بن مسلمة: ۸۲۱.  
 محمد بن المتشر: ۳۴۴۵.  
 محمد بن المنكدر: ۷۷۰، ۱۶۳۳.  
 محمد بن النعمان: ۱۷۶۸.  
 محمود بن لبید: ۳۲۹۲، ۵۲۵۱، ۵۳۳۴.  
 محببة: ۲۷۷۸.  
 مخلد بن خفاف: ۲۸۷۹.  
 مخنف بن سليم: ۱۴۷۸.  
 مرثد بن عبد الله عن بعض أصحاب الرسول ﷺ:  
 ۱۹۲۵.  
 مرداس الأسلمي: ۵۳۶۲.  
 مروان الأصغر: ۳۷۳.  
 مروان بن الحكم: ۳۹۶۸، ۴۰۴۲، ۴۰۴۶.  
 مرة بن كعب: ۶۰۷۶.  
 مزينة: ۳۸۸۵.  
 المشوردين شداد: ۴۰۷، ۳۷۵۱، ۵۰۴۶.  
 ۵۵۱۳، ۵۱۵۶.  
 مسروق: ۳۸۰۴.  
 مسلم القرشي: ۲۰۶۱.  
 مسلم بن يسار: ۹۵.  
 المسور بن مخزوم: ۳۱۲۲، ۳۳۲۸، ۳۹۶۸، ۴۰۴۲، ۴۰۴۶، ۶۰۵۵.  
 ۶۱۳۹.  
 مطرب بن عكاس: ۱۱۰.  
 مطرف عن أبيه: ۵۱۶۹.  
 معاذ: ۲۴، ۲۹، ۶۱، ۳۵۵، ۵۵۲.  
 معاذ بن أنس: ۳۱، ۱۳۱۷، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۲۱۳۹، ۴۳۴۳، ۴۳۴۹، ۴۶۴۵.  
 ۴۹۸۶.  
 معاذ بن جبل: ۴۰، ۴۷، ۴۸، ۱۸۴، ۴۲۰.

۶۱۲، ۷۲۶، ۷۴۸، ۷۵۱، ۹۴۹، ۱۱۴۲، ۱۲۱۵، ۱۳۴۴، ۱۶۰۶، ۱۶۲۱، ۱۷۵۴، ۱۸۰۰، ۱۸۰۳، ۱۸۱۴، ۲۲۳۵، ۲۲۸۴، ۲۴۳۲، ۲۴۷۴، ۲۸۹۷، ۲۹۱۷، ۳۲۵۸، ۳۲۶۷، ۳۲۹۴، ۳۷۳۷، ۳۷۵۰، ۳۸۲۵، ۳۸۴۶، ۳۹۲۰، ۴۰۳۶، ۴۸۵۵، ۵۰۱۱، ۵۰۸۸، ۵۰۹۵، ۵۲۲۷، ۵۲۶۲، ۵۳۳۰، ۵۳۷۶، ۵۴۲۴، ۵۴۲۵، ۵۶۳۹، ۶۲۴۰.  
 معاذ بن زهرة: ۱۹۹۴.  
 معاذ بن عبد الله الجهني: ۸۶۲.  
 معاوية: ۱۷۲، ۲۰۰، ۲۴۳، ۳۱۵، ۶۵۴، ۱۰۵۰، ۲۳۴۶، ۲۴۸۹.  
 معاوية بن أبي سفيان: ۱۱۸۶، ۱۸۴۰، ۲۶۴۷، ۳۴۶۹، ۳۶۱۹، ۳۷۰۹، ۳۷۱۵، ۴۳۵۷، ۴۳۹۵، ۴۶۹۹، ۵۲۰۳، ۵۶۵۱، ۵۹۸۲، ۶۲۸۵.  
 معاوية بن جاهمة: ۴۹۳۹.  
 معاوية بن الحكم: ۹۷۸، ۳۳۰۳، ۴۵۹۲.  
 معاوية بن قره عن أبيه: ۴۳۴۶، ۶۲۹۲.  
 معاوية القشيري: ۳۲۵۹.  
 معدان بن طلحة: ۸۹۷.  
 معقل بن يسار: ۱۶۲۲، ۲۱۵۷، ۲۱۷۸، ۳۰۹۱، ۳۶۸۶، ۳۶۸۷، ۴۵۷۴، ۵۳۹۱.  
 معمر بن عبد الله: ۲۸۱۱، ۲۸۹۲.  
 معقيب: ۹۸۰.  
 المخيرة بن شعبة: ۱۹۹، ۳۹۹، ۵۱۸، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۹۵۳، ۹۶۲، ۱۰۲۰، ۱۲۲۰، ۱۶۶۷، ۱۷۴۰، ۳۱۰۷، ۳۳۰۹، ۳۴۸۹، ۴۰۶۳.

نوفل بن معاوية: ٣١٧٧.  
 مزيل بن شرحبيل: ٣٠٥٩.  
 هشام بن حكيم: ٣٥٢٢.  
 هشام بن عامر: ١٧٠٣.  
 هلال بن عامر عن أبيه: ٤٣٦٣.  
 وائل بن حجر: ٣٥٧١، ٣٥٧٢، ٣٦٧٣، ٤٧٦٢.  
 وائل الحضرمي: ٣٦٤٢.  
 وابصة بن معبد: ١١٠٥، ٢٧٧٤.  
 وائلة بن الأسقع: ٢٥٣، ١٦٧٧، ٢٨٧٤، ٣٠٥٣، ٤٨٥٦، ٤٩٠٥، ٥٧٤٠.  
 وائلة بن الخطاب: ٤٧٠٦.  
 وحشي بن حرب عن أبيه عن جده: ٤٢٥٢.  
 الوليد بن عقبة: ٤٤٨٢.  
 يحيى بن الحصين عن جده: ٢٩١٢، ٢٦٤٩.  
 يحيى بن سعيد: ١٣٩٠، ١٥٧٨، ٣٤٠٤.  
 يحيى بن عبد الرحمن: ٤٨٦.  
 يزيد بن الأسود: ١١٥٢.  
 يزيد بن خالد: ٤٠١١.  
 يزيد بن شيان: ٢٥٩٥.  
 يزيد بن عامر: ١١٥٥.  
 يزيد بن نعمة: ٥٠٢٠.  
 يزيد بن نعيم بن هزال: ٣٥٦٧، ٣٥٨١.  
 يعلى: ٤٤٧.  
 يعلى بن أمية: ١٤٠٨، ٢٥٨٤، ٢٦٨٠، ٢٧٢٣، ٣٥١١، ٣٨٤٤، ٤٦٩٢.  
 يعلى بن مرة: ٢٩٥٩، ٢٩٦٠، ٤٤٤٠، ٥٩٢٢، ٦١٦٩.  
 يوسف بن عبد الله بن سلام: ٤٢٢٣.

٤٢٣٦، ٤٣٠٥، ٤٥٥٥، ٤٩١٥، ٥٥٩٧، ٥٤٩٢.  
 المقداد بن الأسود: ٤٢، ٧٨٣، ٣٤٤٩، ٤٨٢٧، ٥٤٠٥، ٥٥٤٠.  
 المقداد بن معد يكرب: ٢٧٥٩، ٣٧٠٢.  
 المقدام بن معد يكرب: ١٦٣، ٥٠٥، ٢٧٨٤، ٣٠٥٣، ٣٨٣٤، ٤١٩٨، ٤٢٤٧.  
 ٥١٩٢، ٥٠١٦.  
 مكحول: ٢١٤، ١١٨٤، ٢١٧٢، ٥٠٨٦.  
 المهاجر بن حبيب: ٥٣٣٨.  
 المهاجر بن منقر: ٤٦٧.  
 المهلب: ٣٩٤٨.  
 موسى بن طلحة: ٦١٩٥.  
 ناجية الأسلمي: ٢٦٤٢.  
 ناجية الخزاعي: ٢٦٤١.  
 نافع بن عتبة: ٥٤١٩.  
 نافع: ٣٧٤٤.  
 نيشة الهذلي: ٢٠٥٠، ٢٦٤٥، ٤٢١٨، ٤٢٤٢.  
 النعمان بن بشير: ٦١٣، ٨٤٠، ١٠٨٥، ١٠٩٧، ١٤٩٣، ١٧٤٥، ٢١٤٥، ٢٢٣٠، ٢٧٦٢، ٣٠١٩، ٣٦٤٧، ٤١٩٥، ٤٨٩١، ٤٩٥٣، ٤٩٥٤، ٥١٣٨، ٥٦٨٧.  
 النعمان بن مرة: ٨٨٦.  
 النعمان بن مقرن: ٣٩٣٢، ٣٩٣٣، ٣٩٣٤.  
 نعيم بن مسمود: ٣٩٨٢.  
 نعيم بن مملز الفطافني: ١٣١٤.  
 النواس بن سميان: ١٩٢، ٢١٢١، ٣٦٩٦، ٥٤٧٥، ٥٠٧٢.

## کتاب الرجال المبندیء باب

أبو البختري عن رجل: ٥١٤٦.	أبو الأحوص الجشمي عن أبيه: ٤٣٥٢، ٤٢٤٨.
أبو البختري: ١٩٨١.	أبو الأزهر الأنماري: ٢٤٠٩.
أبو بردة بن نيار: ٣٦٣٠.	أبو إسحاق: ٣٧١٧.
أبو برزة: ١٧٣٨، ١٧٥٠، ١٩٠٦، ٣٥٥٣.	أبو أسيد: ٧٠٣، ٣٩٤٦، ٣٩٥٤.
أبو بشير الأنصاري: ٣٨٩٦.	أبو أسيد الأنصاري: ٤٢٢١، ٤٧٢٧، ٦٢٢٤.
أبو بصرة الغفاري: ١٠٤٩.	أبو أسيد الساعدي: ٤٩٣٦.
أبو بكر الصديق رضي الله عنه: ٨٦٣، ٩٤٢.	أبو أمامة رضي الله عنه: ٣٠، ٤٥، ١٨٠، ٢١٣.
١٣٠٤، ١٨٧٣، ٢٣٤٠، ٢٧٨٧.	٢٧٨، ٣٨٦، ٤١٦، ٥٧١، ٦٧٠، ٧٢٧.
٣٣٥٨، ٣٣٧٥، ٥٠٤٢، ٥١٤٢.	٧٢٨، ٧٤١، ٩٦٨، ١١٠١، ١١٢٢.
٥٣٥٤، ٥٤٨٧، ٥٨٦٨، ٥٨٦٩.	١٢٢٧، ١٢٣١، ١٢٥٠، ١٢٨٧.
٥٩٧٦.	١٣٣٢، ١٦١٤، ١٦٤٢، ١٧٥٨.
أبو بكر بن سليمان بن أبي حنيفة: ١٠٨٠.	٣٨٦٣، ١٩٢٨، ١٩٥١، ٢٠٦٤.
أبو بكر بن عبد الرحمن: ٣٢٣٤.	٢١٢٠، ٢٥٣٥، ٢٧٨٠، ٢٨٩٨.
أبو بكرة: ٥١٩، ٦٥١، ١١١٠، ١٤٩٤.	٢٩٥٦، ٣٠٧٣، ٣٠٩٥، ٣١٢٤.
١٩٧٢، ٢٠٩٢، ٢٤١٣، ٢٤٤٧.	٣٣٦٥، ٣٥٥٤، ٣٦٥٤، ٣٧٠٨.
٢٤٨٠، ٢٦٥٩، ٣٣١٤، ٣٥٣٨.	٣٧١٤، ٣٧٥٧، ٣٧٦٠، ٣٨٢٠.
٣٦٩٢، ٣٦٩٥، ٣٧٣١، ٤٥٤٩.	٣٨٢٧، ٣٨٣٧، ٣٨٤٩، ٣٨٥٧.
٤٧٠١، ٤٨٢٨، ٤٩٣٢، ٤٩٤٥.	٤٠٠١، ٤٠١٦، ٤١٩٩، ٤٣١٦.
٥٢٨٥، ٥٣٨٥، ٥٤٣٢، ٥٤٨١.	٤٣١٧، ٤٣١٨، ٤٣١٩، ٤٦٤٦.
٥٥٠٣، ٥٩٨٦، ٦٠٦٦، ٦١٤٤.	٤٦٨١، ٤٧٠٠، ٤٧٩٦، ٤٨٦٠.
أبو ثعلبة الخشني: ١٩٧، ٣٩١٤، ٤٠٦٦.	٤٩٤١، ٤٩٧٤، ٥٠٢٢، ٥١٣٢.
٤٠٦٧، ٤٠٦٨، ٤٠٨٦، ٤١٠٦.	٥١٨٩، ٥١٩٠، ٥٢٠٢، ٥٥٥٦.
٤١٤٨، ٤٧٩٧، ٥١٤٤.	٥٦٨٠، ٥٧٦٠، ٦٢٩٠.
أبو حنيفة: ٧٧٣، ٢٧٦٥، ٣٤٦١، ٤١٦٨.	أبو أمامة إياس بن ثعلبة: ٤٣٤٥.
٤٨٧٩، ٥٣٥٣.	أبو أمامة بن سهل بن حنيف: ٤٥٦٢، ٤٥٦٣.
أبو جري (جابر بن سليم): ١٩١٨.	أبو أمية المخزومي: ٣٦١٢.
أبو الجعد الضمري: ١٣٧١.	أبو أيوب الأنصاري: ٣٣٤، ٣٦٩، ٣٨٢.
أبو جعفر: ١٤٩٥، ٢٩٨٠.	٦٠٩، ١١٥٤، ١١٦٨، ١٢٦٥، ٢٦٨٤.
أبو الجهم بن الحارث بن الصمة: ٥٢٩، ٥٣٥.	٣٣٦١، ٣٨٤٣، ٤١٩٦، ٤٢٠١.
٧٧٦.	٤٢٠٧، ٤٧٣٩، ٥٠٢٧، ٥٢٢٦.
أبو المجوزاء: ٥٩٥٠.	٥٨٩٩، ٥٦٤٣.

،۴۶۸۳ ،،۴۴۵۱ ،،۳۷۶۵ ،،۳۷۱۳

،،۴۸۶۴ ،،۴۸۱۷ ،،۴۸۱۶ ،،۴۷۳۱

،،۵۰۸۳ ،،۵۰۶۵ ،،۵۰۲۱ ،،۴۸۶۶

،،۵۲۰۰ ،،۵۱۹۹ ،،۵۱۹۸ ،،۵۱۱۴

،،۵۳۱۷ ،،۵۳۰۶ ،،۵۳۰۱ ،،۵۲۵۹

،،۵۵۴۸ ،،۵۴۶۸ ،،۵۳۹۷ ،،۵۳۴۷

،،۵۷۷۴ ،،۵۷۳۷ ،،۵۶۵۹ ،،۵۵۸۷

،،۶۲۳۹ ،،۶۱۸۳ ،،۶۰۴۳ ،،۵۹۱۶

أبوزافع: ،،۴۷۰ ،،۴۲۹ ،،۳۲۷ ،،۳۲۶ ،،۱۶۲

،،۲۶۹۵ ،،۱۸۲۹ ،،۱۷۱۹ ،،۱۳۲۹

،،۴۱۵۷ ،،۳۹۸۱ ،،۲۹۶۳ ،،۲۹۰۵

أبورزين العقيلي: ،،۵۰۲۵ ،،۴۶۲۲ ،،۲۵۲۸

،،۵۷۲۵ ،،۵۶۵۸ ،،۵۵۳۱

أبورمة التيجي: ،،۴۳۵۹ ،،۳۶۱۳ ،،۳۴۷۱

أبوريحانة: ،،۴۳۵۵

أبو زهير النميري: ،،۸۴۶

أبو سعد بن أبي فضالة: ،،۵۳۱۸

أبو سعيد الخدري رضي الله عنه: ،،۱۹ ،،۱۳۴

،،۴۰۴ ،،۳۵۶ ،،۳۱۳ ،،۲۲۲ ،،۲۱۵ ،،۱۷۸

،،۵۳۸ ،،۵۳۳ ،،۴۸۸ ،،۴۷۸ ،،۴۵۴ ،،۴۳۱

،،۷۳۷ ،،۷۲۳ ،،۶۹۳ ،،۶۵۶ ،،۶۱۸ ،،۵۹۱

،،۸۱۶ ،،۸۰۶ ،،۷۸۵ ،،۷۷۷ ،،۷۶۸ ،،۷۶۶

،،۱۰۴۱ ،،۱۰۱۵ ،،۹۸۵ ،،۸۷۶ ،،۸۲۹

،،۱۲۱۷ ،،۱۱۴۶ ،،۱۱۱۸ ،،۱۰۹۰

،،۱۳۲۰ ،،۱۲۷۹ ،،۱۲۳۸ ،،۱۲۲۸

،،۱۴۶۶ ،،۱۴۵۲ ،،۱۴۲۶ ،،۱۳۸۷

،،۱۶۱۶ ،،۱۵۷۲ ،،۱۵۳۷ ،،۱۵۳۴

،،۱۷۳۲ ،،۱۶۴۸ ،،۱۶۴۷ ،،۱۶۴۰

،،۱۸۱۶ ،،۱۸۰۲ ،،۱۷۹۴ ،،۱۷۵۳

،،۱۸۷۲ ،،۱۸۷۰ ،،۱۸۴۴ ،،۱۸۳۴

،،۲۰۲۰ ،،۲۰۱۵ ،،۱۹۲۷ ،،۱۹۱۳

،،۲۰۸۶ ،،۲۰۵۳ ،،۲۰۴۹ ،،۲۰۴۸

،،۲۱۷۵ ،،۲۱۳۶ ،،۲۱۲۸ ،،۲۱۱۶

أبو الجويرية الجرمي: ،،۴۰۰۹

أبو حرة الرقاشي: ،،۲۹۴۶

أبو حميد الساعدي: ،،۹۲۰ ،،۸۱۰ ،،۸۰۱ ،،۷۹۲

،،۵۹۱۵ ،،۱۷۷۹

أبو الحويرث: ،،۱۴۴۹

أبو حية: ،،۴۱۰

أبو خراش السلمي: ،،۵۰۳۵

أبو خزامة: ،،۹۷

أبو خزيمة: ،،۴۶۲۴

أبو خلاد: ،،۵۲۳۰

أبو خلدة الزرقى: ،،۲۹۱۴

أبو الدرداء: ،،۲۵۸ ،،۲۴۵ ،،۲۳۱ ،،۱۲۳ ،،۱۱۹

،،۱۰۶۷ ،،۱۰۱۲ ،،۵۸۰ ،،۲۹۹ ،،۲۶۸

،،۱۵۵۵ ،،۱۳۶۶ ،،۱۳۱۳ ،،۱۰۷۹

،،۲۱۲۶ ،،۲۰۰۸ ،،۱۸۷۱ ،،۱۷۶۱

،،۲۲۶۹ ،،۲۲۲۸ ،،۲۱۴۶ ،،۲۱۲۷

،،۳۴۶۷ ،،۳۳۳۷ ،،۲۴۹۶ ،،۲۳۷۶

،،۳۷۲۱ ،،۳۵۴۶ ،،۳۴۸۰ ،،۳۴۶۸

،،۴۵۳۸ ،،۴۳۸۲ ،،۴۰۸۸ ،،۳۸۵۷

،،۴۸۵۰ ،،۴۸۲۱ ،،۴۷۶۸ ،،۴۷۰۲

،،۵۰۳۷ ،،۴۹۸۲ ،،۴۹۲۸ ،،۴۹۰۸

،،۵۲۴۶ ،،۵۲۱۸ ،،۵۲۰۴ ،،۵۰۸۱

،،۶۲۸۱ ،،۵۶۸۶ ،،۵۳۱۲

أبو ذر الغفاري رضي الله عنه: ،،۱۸۵ ،،۳۲ ،،۲۶

،،۹۷۶ ،،۷۵۳ ،،۷۰۹ ،،۶۰۰ ،،۵۷۶ ،،۵۳۰

،،۱۲۹۸ ،،۱۲۰۵ ،،۱۰۵۱ ،،۱۰۰۱ ،،۹۹۵

،،۱۸۶۸ ،،۱۸۵۸ ،،۱۷۷۵ ،،۱۳۱۱

،،۱۹۱۱ ،،۱۸۹۸ ،،۱۸۹۴ ،،۱۸۸۲

،،۲۰۵۷ ،،۱۹۳۷ ،،۱۹۲۴ ،،۱۹۲۲

،،۲۳۳۷ ،،۲۳۲۶ ،،۲۳۰۰ ،،۲۲۶۵

،،۲۷۹۵ ،،۲۳۶۲ ،،۲۳۶۱ ،،۲۳۵۰

،،۳۳۸۳ ،،۳۳۷۷ ،،۳۳۴۹ ،،۳۳۴۵

،،۳۷۱۰ ،،۳۶۸۲ ،،۳۶۰۹ ،،۳۵۲۶

،۶۰۰۹ ،۶۰۰۷ ،۵۹۶۸ ،۵۹۵۷	،۲۲۸۰ ،۲۲۷۸ ،۲۲۵۹ ،۲۱۹۸
،۶۰۵۸ ،۶۰۵۳ ،۶۰۳۸ ،۶۰۱۹	،۲۳۴۴ ،۲۳۲۷ ،۲۳۱۰ ،۲۳۰۹
،۶۲۴۹ ،۶۱۶۳ ،۶۰۹۸ ،۶۰۶۵	،۲۴۵۵ ،۲۴۴۸ ،۲۴۰۴ ،۲۳۷۳
أبو سعيد بن المعلى : ۲۱۶۸ .	،۲۷۳۲ ،۲۷۰۲ ،۲۵۴۳ ،۲۴۸۱
أبو سلمة : ۳۲۹۹ ، ۳۹۰ .	،۲۸۱۳ ،۲۸۱۰ ،۲۸۰۹ ،۲۷۹۶
أبو السمح : ۵۰۲ .	،۲۹۰۰ ،۲۸۹۱ ،۲۸۵۳ ،۲۸۱۴
أبو سهلة (مولى عثمان) : ۶۰۸۱ .	،۳۱۰۰ ،۳۰۸۶ ،۳۰۳۷ ،۲۹۲۰
أبو شريح الخزاعي : ۳۴۷۷ .	،۳۱۸۷ ،۳۱۸۶ ،۳۱۷۰ ،۳۱۳۸
أبو شريح المدوي : ۲۷۲۶ .	،۳۳۶۰ ،۳۳۳۸ ،۳۲۶۹ ،۳۱۹۰
أبو شريح الكمي : ۴۲۴۴ ، ۳۴۵۷ .	،۳۵۴۳ ،۳۵۳۶ ،۳۴۶۴ ،۳۴۲۲
أبو الشعثاء : ۱۰۷۵ .	،۳۷۰۴ ،۳۶۹۱ ،۳۶۷۶ ،۳۶۴۸
أبو السماخ الأزدي عن ابن عم له : ۳۷۲۹ .	،۳۸۵۱ ،۳۸۰۰ ،۳۷۲۷ ،۳۷۰۵
أبو صرمة : ۵۰۴۱ .	،۳۹۶۳ ،۳۹۱۱ ،۳۸۹۸ ،۳۸۵۴
أبو الطفيل الفتوي : ۳۱۷۵ ، ۲۵۷۱ ، ۴۰۷۰ ، ۴۹۳۷ ، ۵۷۸۵ .	،۴۱۱۸ ،۴۰۹۳ ،۴۰۹۲ ،۴۰۱۵
أبو طلحة : ۹۲۸ ، ۳۶۴۹ ، ۳۹۶۷ ، ۴۴۸۹ ، ۶۲۵۱ ، ۵۲۵۴ .	،۴۲۶۵ ،۴۲۵۰ ،۴۲۰۴ ،۴۱۴۴
أبو عامر الأشعري : ۵۳۴۳ ، ۵۹۹۰ .	،۴۳۴۲ ،۴۳۳۱ ،۴۲۸۰ ،۴۲۷۹
أبو عيس : ۳۷۹۴ .	،۴۶۲۷ ،۴۶۰۵ ،۴۵۶۴ ،۴۵۲۱
أبو عبيد : ۳۲۸ .	،۴۷۱۳ ،۴۶۹۵ ،۴۶۶۷ ،۴۶۴۰
أبو عبيدة الجراح : ۵۴۷۶ ، ۶۲۵۷ ، ۵۳۷۵ .	،۴۸۳۹ ،۴۸۰۹ ،۴۷۳۷ ،۴۷۲۳
أبو عثمان النهدي : ۳۰۳۰ .	،۵۱۳۷ ،۵۰۵۵ ،۵۰۱۸ ،۴۸۷۴
أبو عيب : ۴۲۵۳ .	،۵۲۴۵ ،۵۱۶۲ ،۵۱۵۳ ،۵۱۴۵
أبو العشاء عن أبيه : ۴۰۸۲ .	،۵۳۵۲ ،۵۳۳۵ ،۵۳۳۳ ،۵۲۷۸
أبو عقبة : ۴۹۰۳ .	،۵۴۵۵ ،۵۴۵۴ ،۵۳۸۶ ،۵۳۶۱
أبو عمير بن أنس عن عمومة له : ۱۴۵۰ .	،۵۴۷۹ ،۵۴۷۶ ،۵۴۵۹ ،۵۴۵۷
أبو عياش : ۲۳۹۵ .	،۵۴۹۸ ،۵۴۹۶ ،۵۴۹۵ ،۵۴۹۰
أبو قتادة : ۳۴۰ ، ۶۰۴ ، ۶۸۵ ، ۷۰۴ ، ۸۲۸ ، ۸۸۵ ، ۹۸۴ ، ۱۰۴۷ ، ۱۱۳۰ ، ۱۲۰۴ ، ۱۳۷۳ ، ۲۰۴۵ ، ۲۰۴۴ ، ۱۶۰۳ ، ۲۶۹۷ ، ۲۹۰۳ ، ۲۹۰۲ ، ۲۷۹۳ ، ۲۶۹۷ ، ۳۸۷۷ ، ۳۸۰۵ ، ۳۶۴۰ ، ۲۹۱۱ .	،۵۵۳۳ ،۵۵۳۰ ،۵۵۲۷ ،۵۵۱۱
	،۵۵۶۳ ،۵۵۵۳ ،۵۵۴۲ ،۵۵۴۱
	،۵۵۸۹ ،۵۵۸۳ ،۵۵۷۸ ،۵۵۶۴
	،۵۶۲۶ ،۵۶۲۴ ،۵۶۲۲ ،۵۶۰۲
	،۵۶۳۸ ،۵۶۳۵ ،۵۶۳۴ ،۵۶۳۳
	،۵۶۷۸ ،۵۶۷۷ ،۵۶۵۲ ،۵۶۴۸
	،۵۷۰۹ ،۵۶۸۴ ،۵۶۸۲ ،۵۶۸۱
	،۵۹۰۱ ،۵۸۹۴ ،۵۸۱۳ ،۵۷۶۱

،۴۱۱۲ ،،۴۰۱۰ ،،۳۸۵۲ ،،۳۸۱۴  
،،۴۳۴۱ ،،۴۳۰۱ ،،۴۱۷۵ ،،۴۱۷۴  
،،۴۵۱۲ ،،۴۵۱۱ ،،۴۵۰۵ ،،۴۴۴۱  
،،۴۹۵۵ ،،۴۷۴۰ ،،۴۷۳۵ ،،۴۶۱۸  
،،۵۱۲۴ ،،۵۰۱۰ ،،۴۹۷۲ ،،۴۹۵۶  
،،۵۳۹۹ ،،۵۳۷۴ ،،۵۱۷۹ ،،۵۱۵۴  
،،۵۶۸۹ ،،۵۶۱۶ ،،۵۵۵۸ ،،۵۵۵۲  
،،۵۹۷۷ ،،۵۹۱۸ ،،۵۷۷۷ ،،۵۷۲۴  
،،۶۱۹۸ ،،۶۱۹۴ ،،۶۰۸۴ ،،۶۰۰۸  
،،۶۲۰۳

أبو نجیح السلمي: ۳۸۷۳.

أبو نضرة: ۱۲۰.

أبو هاشم بن عتبة: ۵۱۸۵.

أبو هريرة رضي الله عنه: ۳، ۵، ۱۰، ۱۴، ۲۰،

،،۶۰ ،،۵۵ ،،۵۳ ،،۵۲ ،،۴۴ ،،۳۹ ،،۳۳ ،،۲۲

،،۸۱ ،،۷۵ ،،۷۰ ،،۶۹ ،،۶۶ ،،۶۵ ،،۶۴ ،،۶۳

،،۱۱۸ ،،۹۸ ،،۹۳ ،،۹۲ ،،۹۰ ،،۸۸ ،،۸۶

،،۱۵۵ ،،۱۵۴ ،،۱۴۹ ،،۱۴۳ ،،۱۳۹ ،،۱۳۰

،،۱۷۹ ،،۱۷۶ ،،۱۶۰ ،،۱۵۹ ،،۱۵۸ ،،۱۵۶

،،۲۱۶ ،،۲۰۵ ،،۲۰۴ ،،۲۰۳ ،،۲۰۱ ،،۱۸۲

،،۲۴۴ ،،۲۴۲ ،،۲۳۶ ،،۲۳۷ ،،۲۲۳ ،،۲۱۹

،،۲۸۰ ،،۲۷۵ ،،۲۷۱ ،،۲۵۴ ،،۲۴۷ ،،۲۴۶

،،۳۰۰ ،،۲۹۸ ،،۲۹۱ ،،۲۹۰ ،،۲۸۵ ،،۲۸۲

،،۳۴۱ ،،۳۳۹ ،،۳۲۱ ،،۳۱۰ ،،۳۰۶ ،،۳۰۳

،،۳۹۱ ،،۳۷۶ ،،۳۶۷ ،،۳۶۰ ،،۳۵۲ ،،۳۴۷

،،۴۴۳ ،،۴۳۰ ،،۴۲۸ ،،۴۰۳ ،،۴۰۰ ،،۳۹۲

،،۵۰۳ ،،۴۹۱ ،،۴۹۰ ،،۴۷۹ ،،۴۷۴ ،،۴۵۱

،،۵۹۰ ،،۵۶۵ ،،۵۶۴ ،،۵۵۱ ،،۵۴۱ ،،۵۳۹

،،۶۲۹ ،،۶۲۸ ،،۶۲۶ ،،۶۱۱ ،،۶۰۲ ،،۶۰۱

،،۶۸۴ ،،۶۷۶ ،،۶۶۷ ،،۶۶۳ ،،۶۵۵ ،،۶۳۵

،،۷۰۱ ،،۶۹۸ ،،۶۹۶ ،،۶۹۴ ،،۶۹۲ ،،۶۸۶

،،۷۲۹ ،،۷۱۵ ،،۷۱۱ ،،۷۱۰ ،،۷۰۶ ،،۷۰۲

،،۷۵۶ ،،۷۵۵ ،،۷۴۲ ،،۷۳۹ ،،۷۳۳ ،،۷۳۰

،،۴۶۱۲ ،،۴۶۱۰ ،،۴۴۸۳ ،،۳۹۲۲

،،۵۹۱۱ ،،۵۸۷۸ ،،۵۴۶۰ ،،۴۷۱۶

أبو كبشة الأنماري: ۴۵۷۲ ،،۴۵۴۲ ،،۴۳۳۳

،،۵۲۸۷

أبو لبابة بن عبد المنذر: ۳۴۳۹ ،،۱۳۶۳

أبو ليلى: ۴۱۳۷.

أبو مالك الأشجمي: ۲۴۸۶ ،،۱۲۹۲

أبو مالك الأشعمري: ۱۲۳۲ ،،۱۱۱۵ ،،۲۸۱

،،۳۸۴۰ ،،۲۴۴۴ ،،۲۴۱۲ ،،۱۷۲۷

،،۵۷۵۵ ،،۵۳۴۳ ،،۴۲۹۲

أبو مالك: ۵۰۱۳.

أبو محنورة: ۶۴۵ ،،۶۴۴ ،،۶۴۲

أبو محيريز عن أبي جمعة رجل من الصحابة:

،،۶۲۹۱

أبو مرثد الفنوي: ۱۶۹۸.

أبو مسعود الأنصاري رضي الله عنه: ۲۰۹،

،،۱۶۹۲ ،،۱۱۳۲ ،،۱۱۱۷ ،،۱۰۸۸ ،،۸۷۸

،،۲۷۹۲ ،،۲۷۶۴ ،،۲۱۲۵ ،،۱۹۳۰

،،۴۷۷۷ ،،۳۷۹۹ ،،۳۳۵۳ ،،۳۱۵۹

،،۶۲۶۹

أبو المليح بن أسامة عن أبيه: ۵۰۷، ۵۰۶،

،،۳۳۹۷

أبو موسى الأشعمري رضي الله عنه: ۱۱، ۲۳،

،،۹۱ ،،۱۰۰ ،،۱۰۳ ،،۱۴۸ ،،۱۵۰ ،،۳۴۵

،،۱۰۶۵ ،،۸۲۶ ،،۶۹۹ ،،۶۲۵ ،،۳۷۲

،،۱۴۴۳ ،،۱۳۵۸ ،،۱۳۰۶ ،،۱۰۸۱

،،۱۵۵۸ ،،۱۵۴۴ ،،۱۵۲۳ ،،۱۴۸۴

،،۱۷۴۶ ،،۱۷۳۶ ،،۱۷۲۶ ،،۱۶۸۵

،،۲۱۸۷ ،،۲۱۱۴ ،،۱۹۴۹ ،،۱۸۹۵

،،۲۴۴۱ ،،۲۳۲۹ ،،۲۳۰۳ ،،۲۲۶۳

،،۳۱۳۴ ،،۳۱۳۰ ،،۲۹۲۲ ،،۲۴۸۲

،،۳۶۵۶ ،،۳۵۱۷ ،،۳۴۱۱ ،،۳۳۷۲

،،۳۷۷۲ ،،۳۷۲۲ ،،۳۶۸۳ ،،۳۶۶۰

۱۷۷۴ ۱۷۷۳ ۱۷۷۰ ۱۷۶۳  
 ۱۷۹۵ ۱۷۹۱ ۱۷۹۰ ۱۷۷۸  
 ۱۸۲۷ ۱۸۲۴ ۱۸۲۲ ۱۷۹۸  
 ۱۸۶۰ ۱۸۵۹ ۱۸۳۸ ۱۸۳۱  
 ۱۸۶۹ ۱۸۶۷ ۱۸۶۴ ۱۸۶۲  
 ۱۸۷۸ ۱۸۷۷ ۱۸۷۶ ۱۸۷۴  
 ۱۸۸۹ ۱۸۸۸ ۱۸۸۶ ۱۸۸۵  
 ۱۸۹۶ ۱۸۹۲ ۱۸۹۱ ۱۸۹۰  
 ۱۹۰۴ ۱۹۰۳ ۱۹۰۲ ۱۸۹۹  
 ۱۹۳۱ ۱۹۲۹ ۱۹۲۷ ۱۹۰۵  
 ۱۹۵۶ ۱۹۴۸ ۱۹۴۰ ۱۹۳۸  
 ۱۹۶۲ ۱۹۶۰ ۱۹۵۹ ۱۹۵۸  
 ۱۹۷۴ ۱۹۷۳ ۱۹۷۰ ۱۹۶۸  
 ۱۹۸۹ ۱۹۸۸ ۱۹۸۶ ۱۹۷۵  
 ۲۰۰۳ ۱۹۹۹ ۱۹۹۸ ۱۹۹۵  
 ۲۰۱۳ ۲۰۰۷ ۲۰۰۶ ۲۰۰۴  
 ۲۰۵۱ ۲۰۳۱ ۲۰۱۴ ۲۰۳۹  
 ۲۰۷۱ ۲۰۶۲ ۲۰۵۶ ۲۰۵۲  
 ۲۰۹۹ ۲۰۷۷ ۲۰۷۳ ۲۰۷۲  
 ۲۱۴۲ ۲۱۲۳ ۲۱۱۹ ۲۱۱۱  
 ۲۱۴۹ ۲۱۴۸ ۲۱۴۴ ۲۱۴۳  
 ۲۱۶۵ ۲۱۶۰ ۲۱۵۳ ۲۱۵۰  
 ۲۱۲۳ ۲۱۹۴ ۲۱۹۳ ۲۱۹۲  
 ۲۱۲۷ ۲۱۲۶ ۲۱۲۵ ۲۱۲۴  
 ۲۱۴۱ ۲۱۴۰ ۲۱۳۸ ۲۱۳۲  
 ۲۱۶۲ ۲۱۶۱ ۲۱۵۰ ۲۱۴۹  
 ۲۱۷۲ ۲۱۶۷ ۲۱۶۶ ۲۱۶۴  
 ۲۱۸۷ ۲۱۸۵ ۲۱۷۴ ۲۱۷۳  
 ۲۱۹۷ ۲۱۹۶ ۲۱۹۵ ۲۱۸۸  
 ۲۲۱۴ ۲۲۱۰ ۲۲۰۲ ۲۲۹۸  
 ۲۲۲۳ ۲۲۲۱ ۲۲۲۰ ۲۲۱۹  
 ۲۲۴۲ ۲۲۳۳ ۲۲۳۱ ۲۲۲۸  
 ۲۲۶۵ ۲۲۶۴ ۲۲۵۴ ۲۲۴۷

۱۷۸۷ ۱۷۸۱ ۱۷۷۸ ۱۷۶۷ ۱۷۶۴ ۱۷۶۱  
 ۱۸۲۳ ۱۸۱۹ ۱۸۱۲ ۱۸۱۱ ۱۷۹۹ ۱۷۹۰  
 ۱۸۵۳ ۱۸۵۲ ۱۸۴۲ ۱۸۳۸ ۱۸۲۷ ۱۸۲۵  
 ۱۸۹۴ ۱۸۹۲ ۱۸۷۴ ۱۸۶۰ ۱۸۵۷ ۱۸۵۵  
 ۱۹۲۶ ۱۹۲۵ ۱۹۲۱ ۱۹۱۳ ۱۸۹۹ ۱۸۹۵  
 ۱۹۶۷ ۱۹۶۵ ۱۹۴۰ ۱۹۳۴ ۱۹۳۲ ۱۹۲۷  
 ۱۹۹۳ ۱۹۸۷ ۱۹۸۶ ۱۹۸۳ ۱۹۸۱  
 ۱۰۱۷ ۱۰۱۴ ۱۰۰۹ ۱۰۰۴  
 ۱۰۵۴ ۱۰۵۳ ۱۰۴۳ ۱۰۳۴  
 ۱۰۷۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۱ ۱۰۵۸  
 ۱۱۰۳ ۱۰۹۲ ۱۰۷۵ ۱۰۷۴  
 ۱۱۳۸ ۱۱۳۳ ۱۱۳۱ ۱۱۲۵  
 ۱۱۴۸ ۱۱۴۵ ۱۱۴۳ ۱۱۴۱  
 ۱۱۹۴ ۱۱۷۳ ۱۱۶۶ ۱۱۴۹  
 ۱۲۲۳ ۱۲۱۹ ۱۲۰۶ ۱۲۰۲  
 ۱۲۳۸ ۱۲۳۷ ۱۲۳۶ ۱۲۳۰  
 ۱۲۹۶ ۱۲۸۸ ۱۲۶۲ ۱۲۴۶  
 ۱۳۵۴ ۱۳۳۰ ۱۳۲۲ ۱۳۱۸  
 ۱۳۵۹ ۱۳۵۷ ۱۳۵۶ ۱۳۵۵  
 ۱۳۷۶ ۱۳۷۰ ۱۳۶۵ ۱۳۶۲  
 ۱۳۸۵ ۱۳۸۴ ۱۳۸۳ ۱۳۸۲  
 ۱۴۲۵ ۱۴۱۹ ۱۴۱۲ ۱۳۸۷  
 ۱۴۷۱ ۱۴۶۸ ۱۴۴۸ ۱۴۴۷  
 ۱۵۱۶ ۱۵۱۵ ۱۵۱۰ ۱۴۷۷  
 ۱۵۳۶ ۱۵۲۸ ۱۵۲۵ ۱۵۲۴  
 ۱۵۶۷ ۱۵۴۶ ۱۵۴۲ ۱۵۳۷  
 ۱۵۹۵ ۱۵۸۴ ۱۵۸۳ ۱۵۷۵  
 ۱۶۱۶ ۱۶۰۷ ۱۵۹۹ ۱۵۹۸  
 ۱۶۴۶ ۱۶۲۹ ۱۶۲۸ ۱۶۲۷  
 ۱۶۷۰ ۱۶۵۹ ۱۶۵۲ ۱۶۵۱  
 ۱۶۸۹ ۱۶۸۸ ۱۶۷۵ ۱۶۷۴  
 ۱۷۳۰ ۱۷۲۸ ۱۷۲۰ ۱۶۹۹  
 ۱۷۶۰ ۱۷۵۲ ۱۷۴۷ ۱۷۳۱



۲۳۸۱	۲۳۸۰	۲۳۷۹	۲۳۷۸	۲۳۸۸	۲۳۷۱	۲۳۶۹	۲۳۶۷
۲۳۰۹	۲۳۹۱	۲۳۸۹	۲۳۸۲	۲۳۰۸	۲۳۹۰	۲۳۸۹	۲۳۸۸
۲۳۱۶	۲۳۱۵	۲۳۱۴	۲۳۱۳	۲۳۲۹	۲۳۲۸	۲۳۲۳	۲۳۱۹
۲۳۳۲	۲۳۳۶	۲۳۳۳	۲۳۱۸	۲۳۵۷	۲۳۵۵	۲۳۳۸	۲۳۳۳
۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۵۴	۲۳۵۳	۲۳۶۹	۲۳۶۸	۲۳۶۷	۲۳۶۴
۲۵۰۳	۲۴۸۸	۲۴۸۷	۲۴۸۳	۲۵۰۵	۲۴۹۹	۲۴۹۳	۲۴۸۳
۲۵۱۴	۲۵۱۳	۲۵۱۰	۲۵۰۹	۲۵۱۵	۲۵۰۸	۲۵۰۷	۲۵۰۶
۲۵۲۳	۲۵۲۰	۲۵۱۹	۲۵۱۸	۲۵۷۳	۲۵۳۹	۲۵۳۷	۲۵۳۶
۲۵۵۵	۲۵۴۸	۲۵۴۵	۲۵۲۴	۲۶۳۳	۲۵۹۱	۲۵۹۰	۲۵۷۵
۲۵۸۹	۲۵۶۵	۲۵۶۳	۲۵۶۰	۲۷۳۰	۲۷۲۱	۲۷۱۶	۲۷۰۱
۲۶۱۹	۲۶۰۶	۲۶۰۲	۲۵۹۲	۲۷۴۱	۲۷۴۰	۲۷۳۷	۲۷۳۱
۲۶۳۱	۲۶۲۷	۲۶۲۶	۲۶۲۱	۲۷۷۹	۲۷۶۱	۲۷۶۰	۲۷۵۱
۲۶۶۹	۲۶۶۱	۲۶۵۸	۲۶۳۴	۲۸۱۸	۲۸۱۳	۲۸۰۵	۲۷۹۴
۲۶۹۷	۲۶۸۴	۲۶۸۱	۲۶۷۵	۲۸۴۷	۲۸۳۸	۲۸۳۸	۲۸۲۶
۲۷۳۳	۲۷۳۲	۲۷۱۶	۲۶۹۸	۲۸۵۹	۲۸۵۴	۲۸۵۱	۲۸۴۸
۲۷۷۳	۲۷۶۸	۲۷۵۴	۲۷۴۵	۲۸۸۶	۲۸۸۱	۲۸۶۸	۲۸۶۰
۲۷۸۹	۲۷۸۸	۲۷۸۷	۲۷۸۳	۲۹۰۶	۲۹۰۱	۲۸۹۹	۲۸۸۸
۲۸۰۲	۲۷۹۶	۲۷۹۵	۲۷۹۰	۲۹۱۵	۲۹۱۳	۲۹۱۰	۲۹۰۷
۲۸۲۲	۲۸۱۳	۲۸۱۱	۲۸۰۷	۲۹۵۲	۲۹۳۴	۲۹۳۳	۲۹۳۱
۲۸۳۵	۲۸۳۲	۲۸۳۰	۲۸۲۸	۲۹۹۴	۲۹۸۳	۲۹۶۵	۲۹۶۴
۲۸۶۸	۲۸۵۷	۲۸۵۵	۲۸۶۶	۳۰۲۲	۳۰۱۶	۳۰۰۹	۲۹۹۵
۲۸۹۴	۲۸۷۵	۲۸۷۴	۲۸۶۹	۳۰۴۱	۳۰۳۲	۳۰۲۸	۳۰۲۵
۲۹۱۶	۲۸۹۹	۲۸۹۷	۲۸۹۵	۳۰۸۲	۳۰۷۹	۳۰۷۵	۳۰۴۸
۲۹۶۴	۲۹۶۰	۲۹۲۴	۲۹۱۹	۳۰۹۸	۳۰۹۰	۳۰۸۹	۳۰۸۴
۲۹۹۶	۲۹۹۴	۲۹۸۵	۲۹۷۸	۳۱۴۴	۳۱۳۷	۳۱۳۳	۳۱۲۶
۳۰۹۰	۳۰۵۰	۳۰۳۳	۲۹۹۷	۳۱۶۰	۳۱۵۱	۳۱۵۰	۳۱۴۵
۳۱۲۱	۳۱۱۵	۳۱۰۴	۳۰۹۹	۳۲۱۸	۳۱۹۴	۳۱۹۳	۳۱۷۱
۳۱۴۳	۳۱۳۹	۳۱۳۳	۳۱۲۲	۳۲۳۸	۳۲۳۶	۳۲۲۸	۳۲۲۶
۳۱۷۷	۳۱۷۶	۳۱۷۳	۳۱۷۲	۳۲۴۶	۳۲۴۱	۳۲۴۰	۳۲۳۹
۳۲۱۹	۳۲۱۴	۳۲۱۰	۳۲۰۵	۳۲۷۲	۳۲۶۴	۳۲۶۲	۳۲۵۵
۳۲۵۸	۳۲۴۶	۳۲۴۳	۳۲۳۵	۳۳۰۸	۳۲۹۰	۳۲۸۶	۳۲۸۴
۳۳۱۴	۳۳۱۱	۳۳۰۷	۳۲۵۹	۳۳۱۶	۳۳۱۵	۳۳۱۱	۳۳۱۰
۳۳۱۱	۳۳۱۰	۳۳۰۱	۳۳۰۰	۳۳۵۱	۳۳۴۹	۳۳۴۷	۳۳۴۴

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

٦٠٨٢ ، ٦٠٧١ ، ٦٠٥٦ ، ٦٠٤٠	٥٧٢٣ ، ٥٧٢٢ ، ٥٧٢١ ، ٥٧٢٠
٦١٦٢ ، ٦١٦١ ، ٦١٤٣ ، ٦١١٧	٥٧٣٦ ، ٥٧٣٥ ، ٥٧٣٤ ، ٥٧٣٣
٦٢١٨ ، ٦٢١٣ ، ٦٢١٢ ، ٦١٨٥	٥٧٤٦ ، ٥٧٤٥ ، ٥٧٤١ ، ٥٧٣٩
٦٢٥٤ ، ٦٢٥٣ ، ٦٢٣٣ ، ٦٢١٩	٥٧٦٦ ، ٥٧٥٨ ، ٥٧٤٩ ، ٥٧٤٨
٦٢٦٨ ، ٦٢٦٧ ، ٦٢٦٢ ، ٦٢٦١	٥٨٠٠ ، ٥٧٩٥ ، ٥٧٧٨ ، ٥٧٦٧
٦٢٨٤ ، ٦٢٧٩	٥٨٦٦ ، ٥٨٥٦ ، ٥٨٥٠ ، ٥٨١٢
أبو وائل : ٣٩٣٦	٥٩١٢ ، ٥٨٩٦ ، ٥٨٩٥ ، ٥٨٩٢
أبو واقد الليثي : ٨٤١ ، ٤٠٩٥ ، ٤٢٦٢	٥٩٧٥ ، ٥٩٣٥ ، ٥٩٣٣ ، ٥٩٢٧
٥٤٠٨	٥٩٨٧ ، ٥٩٨٥ ، ٥٩٧٩ ، ٥٩٧٨
أبو وهب الجشمي : ٣٨٧٨ ، ٣٨٨١ ، ٤٧٨٢	٦٠٠٥ ، ٦٠٠١ ، ٥٩٩٧ ، ٥٩٩٦
أبو اليسر : ٢٤٧٣ ، ٢٩٠٤	٦٠٣٥ ، ٦٠٣٣ ، ٦٠٢٦ ، ٦٠١١

### كنى الرجال المبتدئ بابلن

ابن عائذ : ٣٨٦٠	ابن أبي بردة : ٣٧٢٤
ابن موهب : ٣٧٤٣	ابن الحنظلية : ٤٤٦١
ابن بسر السلميان : ٤٢٣٢	ابن حنيف (عثمان) : ١٦٨٠ ، ٢٤٩٥
ذو مخير : ٥٤٢٨	ابن سيرين : ٢٧٣

### مجاهيل الرجال

رجل من أصحاب الرسول ﷺ : ٣٢٢٣	رجل من بني سليم : ٢٩٦
رجل من بني حارثة : ٤٠٩٦	رجل : ١٩٦١
رجل من مزينة : ٥٠٧٧	بعض أصحاب النبي ﷺ : ٢٠١١
رجل من أصحاب النبي ﷺ : ٥٢٩٠	رجل : ١٣٣١
رجل : ٥٤٣٠	الأعرج : ١٣٠٣
رجل من الصحابة : ٦٢٧٨	مولى لعثمان : ١٨٨٠

### أعلام النساء

أسماء بنت عميس : ٥٦٢ ، ٤٥٣٥ ، ٤٥٦٠	أسماء بنت أبي بكر : ١٣٧ ، ٤٩٣ ، ١٤٨٩
٥١١٥	١٨٦١ ، ٢٩٩٧ ، ٣٢٤٧ ، ٤١٥١
أسماء بنت يزيد : ٢٢٩١ ، ٢٣٤٨ ، ٣١٩٦	٤٢٤١ ، ٤٣٢٥ ، ٤٩١٣ ، ٥٩٩٤

،۳۸۹،۳۸۸،۳۸۴،۳۸۳،۳۸۱،۳۷۹  
،۴۴۲،۴۴۱،۴۳۷،۴۳۵،۴۲۱،۴۰۰  
،۴۶۲،۴۵۹،۴۵۶،۴۵۳،۴۴۶،۴۴۵  
،۵۴۸،۵۴۷،۵۴۶،۵۴۲،۵۰۹،۴۹۵  
،۶۰۸،۵۹۹،۵۹۷،۵۵۷،۵۵۶،۵۴۹  
،۷۶۲،۷۵۷،۷۱۷،۷۱۲،۶۷۷،۶۳۶  
،۸۷۱،۸۴۷،۸۱۵،۷۹۱،۷۸۶،۷۷۹  
،۹۸۲،۹۶۰،۹۵۷،۹۳۹،۸۹۳،۸۷۲  
،۱۰۵۷،۱۰۳۵،۱۰۰۷،۱۰۰۵  
،۱۱۴۰،۱۱۱۴،۱۱۰۴،۱۰۹۶  
،۱۱۶۴،۱۱۶۳،۱۱۶۲،۱۱۴۷  
،۱۱۸۸،۱۱۷۸،۱۱۷۵،۱۱۷۴  
،۱۱۹۲،۱۱۹۱،۱۱۹۰،۱۱۸۹  
،۱۲۱۲،۱۲۰۷،۱۱۹۸،۱۱۹۳  
،۱۲۴۲،۱۲۳۶،۱۲۱۶،۱۲۱۴  
،۱۲۵۷،۱۲۵۶،۱۲۴۵،۱۲۴۳  
،۱۲۶۹،۱۲۶۴،۱۲۶۳،۱۲۶۱  
،۱۳۰۵،۱۲۹۹،۱۲۸۵،۱۲۸۳  
،۱۳۴۸،۱۳۴۱،۱۳۱۹،۱۳۱۰  
،۱۴۸۰،۱۴۷۰،۱۴۵۴،۱۴۳۲  
،۱۵۰۸،۱۵۰۰،۱۴۸۳،۱۴۸۱  
،۱۵۳۰،۱۵۲۰،۱۵۱۳،۱۵۱۲  
،۱۵۴۰،۱۵۳۹،۱۵۳۲،۱۵۳۱  
،۱۶۲۴،۱۵۶۳،۱۵۵۷،۱۵۴۷  
،۱۶۶۴،۱۶۶۲،۱۶۵۶،۱۶۳۵  
،۱۷۴۲،۱۷۴۱،۱۷۱۸،۱۷۱۴  
،۱۷۷۱،۱۷۶۷،۱۷۶۶،۱۷۴۳  
،۱۸۲۶،۱۸۲۵،۱۸۰۶،۱۷۹۳  
،۱۹۱۹،۱۸۹۷،۱۸۸۴،۱۸۷۵  
،۱۹۸۰،۱۹۵۰،۱۹۴۷،۱۹۳۶  
،۲۰۰۵،۲۰۰۱،۲۰۰۰،۱۹۹۶  
،۲۰۳۳،۲۰۳۲،۲۰۳۰،۲۰۱۹  
،۲۰۴۶،۲۰۴۳،۲۰۳۷،۲۰۳۶

،۴۶۶۳،۴۴۰۲،۴۳۲۹،۴۲۵۶  
،۵۰۳۲،۵۰۲۳،۴۹۸۱،۴۸۷۲  
،۵۵۶۵،۵۴۹۱

اسماء بنت يزيد بن السكن: ۵۴۸۹.

أم كلثوم: ۵۰۳۱، ۴۸۲۶.

أميمة بنت رقيقة: ۴۰۴۸، ۳۶۲.

بهيبة عن أبيها: ۱۹۱۵.

جذامة بنت وهب: ۳۱۸۹.

جويرة: ۲۳۰۱.

حسنة بنت معاوية عن عمها: ۳۸۵۶.

حفصة بنت عمر (أم المؤمنين) رضي الله عنها:

،۶۲۲۷،۴۵۹۵،۲۴۰۲،۱۹۸۷

حمنة بنت جحش: ۵۶۱.

خنساء بنت خزام: ۳۱۲۸.

خولة الأنصارية: ۳۹۹۵، ۳۷۴۶.

خولة بنت حكيم: ۲۴۲۲.

خولة بنت قيس: ۴۰۱۷.

الربيع بنت معوذ بن غفراء: ۴۱۴، ۳۱۴۰.

،۵۷۹۳

زينب امرأة عبد الله بن مسعود: ۱۰۶۰، ۱۸۰۸.

،۴۵۵۲،۱۹۳۴

زينب بنت أبي سلمة: ۴۷۵۶.

زينب بنت جحش (أم المؤمنين): ۵۳۴۲.

سلامة بنت الحر: ۱۱۲۴.

سلمة خادمة النبي ﷺ: ۴۵۴۰، ۴۵۴۱.

سودة: ۵۰۰.

الشفاء بنت عبد الله: ۴۵۶۱.

صفية بنت أبي عبيد: ۳۵۸۰.

صفية بنت شيبة: ۳۲۱۵.

الصماء: ۲۰۶۳.

عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها: ۸۴، ۱۰۹.

،۲۵۵،۱۵۱،۱۴۶،۱۴۰،۱۲۸،۱۱۱

،۳۶۸،۳۶۵،۳۵۹،۳۴۹،۳۴۸،۳۲۳.

۰۴۳۴۴	۰۴۳۰۹	۰۴۳۰۸	۰۴۳۰۷	۰۲۰۷۹	۰۲۰۷۵	۰۲۰۵۹	۰۲۰۵۵
۰۴۳۷۶	۰۴۳۷۲	۰۴۳۶۴	۰۴۳۶۱	۰۲۰۹۰	۰۲۰۸۹	۰۲۰۸۳	۰۲۰۸۰
۰۴۴۳۵	۰۴۴۱۹	۰۴۴۱۶	۰۴۳۹۹	۰۲۱۰۴	۰۲۱۰۰	۰۲۰۹۷	۰۲۰۹۱
۰۴۴۶۶	۰۴۴۶۵	۰۴۴۶۰	۰۴۴۴۷	۰۲۱۲۹	۰۲۱۱۲	۰۲۱۰۶	۰۲۱۰۵
۰۴۴۷۵	۰۴۴۷۴	۰۴۴۷۰	۰۴۴۶۷	۰۲۳۳۰	۰۲۲۴۶	۰۲۱۶۶	۰۲۱۳۲
۰۴۴۹۴	۰۴۴۹۳	۰۴۴۹۲	۰۴۴۹۱	۰۲۴۶۲	۰۲۴۵۹	۰۲۴۵۰	۰۲۳۵۷
۰۴۵۲۷	۰۴۵۲۵	۰۴۵۰۸	۰۴۴۹۵	۰۲۵۳۴	۰۲۵۳۱	۰۲۵۱۴	۰۲۴۷۵
۰۴۶۲۳	۰۴۵۹۴	۰۴۵۹۳	۰۴۵۶۵	۰۲۵۶۰	۰۲۵۵۶	۰۲۵۴۵	۰۲۵۴۰
۰۴۶۹۱	۰۴۶۸۹	۰۴۶۸۲	۰۴۶۳۸	۰۲۵۹۴	۰۲۵۷۲	۰۲۵۶۳	۰۲۵۶۲
۰۴۷۷۴	۰۴۷۷۱	۰۴۷۶۵	۰۴۷۴۵	۰۲۶۲۵	۰۲۶۲۴	۰۲۶۱۴	۰۲۶۰۲
۰۴۸۰۸	۰۴۸۰۵	۰۴۷۹۱	۰۴۷۹۰	۰۲۶۵۳	۰۲۶۵۱	۰۲۶۳۲	۰۲۶۲۸
۰۴۸۶۸	۰۴۸۵۷	۰۴۸۵۳	۰۴۸۳۰	۰۲۶۷۲	۰۲۶۶۹	۰۲۶۶۷	۰۲۶۶۶
۰۴۹۴۹	۰۴۹۴۸	۰۴۹۲۶	۰۴۹۲۱	۰۲۸۸۴	۰۲۶۹۹	۰۲۶۹۰	۰۲۶۷۴
۰۵۰۳۳	۰۵۰۰۳	۰۴۹۸۹	۰۴۹۶۴	۰۳۰۲۷	۰۳۰۰۷	۰۲۹۹۱	۰۲۸۸۵
۰۵۰۸۲	۰۵۰۷۵	۰۵۰۶۷	۰۵۰۴۸	۰۳۱۲۹	۰۳۱۲۳	۰۳۰۹۷	۰۳۰۵۵
۰۵۱۳۳	۰۵۱۳۰	۰۵۱۰۴	۰۵۰۹۹	۰۳۱۵۲	۰۳۱۴۲	۰۳۱۴۱	۰۳۱۳۱
۰۵۲۶۰	۰۵۲۳۷	۰۵۲۲۵	۰۵۲۱۱	۰۳۱۶۵	۰۳۱۶۲	۰۳۱۶۱	۰۳۱۵۴
۰۵۱۰۲	۰۵۳۷۷	۰۵۳۵۶	۰۵۳۵۰	۰۳۲۰۰	۰۳۱۹۸	۰۳۱۶۸	۰۳۱۶۷
۰۵۵۴۹	۰۵۵۳۶	۰۵۵۲۵	۰۵۵۱۹	۰۳۲۳۱	۰۳۲۳۰	۰۳۲۰۳	۰۳۲۰۱
۰۵۶۶۱	۰۵۵۶۲	۰۵۵۶۱	۰۵۵۶۰	۰۳۲۴۴	۰۳۲۴۳	۰۳۲۳۵	۰۳۲۳۲
۰۵۸۱۶	۰۵۸۱۵	۰۵۸۱۴	۰۵۷۰۱	۰۳۲۵۲	۰۳۲۵۱	۰۳۲۵۰	۰۳۲۴۵
۰۵۸۲۲	۰۵۸۲۰	۰۵۸۱۸	۰۵۸۱۷	۰۳۲۷۶	۰۳۲۷۰	۰۳۲۶۵	۰۳۲۶۳
۰۵۸۴۲	۰۵۸۴۱	۰۵۸۳۵	۰۵۸۲۸	۰۳۴۲۷	۰۳۲۸۸	۰۳۲۸۵	۰۳۲۷۸
۰۵۸۹۳	۰۵۸۸۰	۰۵۸۴۸	۰۵۸۴۴	۰۳۵۷۰	۰۳۵۶۹	۰۳۵۴۴	۰۳۴۳۵
۰۵۹۶۰	۰۵۹۵۹	۰۵۹۴۸	۰۵۹۴۷	۰۳۶۱۰	۰۳۶۰۷	۰۳۵۹۰	۰۳۵۷۹
۰۵۹۷۰	۰۵۹۶۵	۰۵۹۶۴	۰۵۹۶۳	۰۳۷۰۷	۰۳۶۸۹	۰۳۶۴۶	۰۳۶۳۷
۰۶۰۲۹	۰۶۰۲۱	۰۵۹۷۳	۰۵۹۷۱	۰۳۷۶۲	۰۳۷۴۷	۰۳۷۴۰	۰۳۷۱۱
۰۶۰۶۹	۰۶۰۶۸	۰۶۰۴۹	۰۶۰۳۱	۰۴۰۴۵	۰۳۹۷۱	۰۳۹۷۰	۰۳۷۸۱
۰۶۱۳۰	۰۶۱۱۶	۰۶۱۱۴	۰۶۰۷۷	۰۴۱۷۹	۰۴۱۵۰	۰۴۰۶۹	۰۴۰۵۹
۰۶۱۷۶	۰۶۱۵۵	۰۶۱۳۸	۰۶۱۳۶	۰۴۱۹۲	۰۴۱۹۱	۰۴۱۸۹	۰۴۱۸۲
۰۶۱۸۹	۰۶۱۸۸	۰۶۱۸۷	۰۶۱۸۶	۰۴۲۱۵	۰۴۲۰۲	۰۴۱۹۴	۰۴۱۹۳
۰۶۲۴۳	۰۶۲۳۶	۰۶۱۹۱		۰۴۲۳۸	۰۴۲۳۴	۰۴۲۳۱	۰۴۲۲۵
فاطمۃ بنت ابی حبیش : ۵۵۸				۰۴۳۰۶	۰۴۲۸۷	۰۴۲۸۴	۰۴۲۸۲

لبابة بنت الحارث: ٥٠١.

معاقة: ٤٤٠.

ميمونة بنت الحارث (أم المؤمنين): ٤٥٨،

٥١٠، ٥٥٠، ٨٩٠، ١٩٣٥، ٢٦٨٣،

٤١١٦، ٤٤٩٠.

يسيرة: ٢٣١٦.

فاطمة بنت الرسول ﷺ: ٧٣١.

فاطمة بنت قيس: ١٩١٤، ٣٣٢٤، ٥٤٧٢،

٥٤٨٤.

الفريرة بنت مالك بن سنان: ٣٣٣٢.

فسيلة عن أبيها: ٤٩٠٩.

قيلة بنت مخرمة: ٤٧١٤.

كيشة بنت كعب بن مالك: ٤٨٢.

### كنى النساء

٥٤٥٣، ٥٤٥٦، ٦١٠٠، ٦١٠١،

٦١٣١، ٦١٦٦، ٦١٩٣.

أم سليم: ٤٣٤، ٥٧٨٨، ٦٢٠٨.

أم شريك: ٤١١٩، ٥٤٧٧.

أم عطية الأنصارية: ١٤٣١، ١٦٣٤، ٣٣٣١،

٣٩٤١، ٤٤٦٤، ٦٠٩٩.

أم العلاء الأنصارية: ٤٦٢٠، ٥٣٤٠.

أم عمارة بنت كعب: ٢٠٨١.

أم الفضل بنت الحارث: ٨٣٢، ٢٠٤٢،

٣١٦٤، ٣١٦٦، ٦١٨٠.

أم فروة: ٦٠٧.

أم قيس: ٤٩٧، ٤٥٢٤.

أم كرز: ٤١٥٢.

أم مالك البهزية: ٥٤٠٠.

أم معبد: ٢٥٠١.

أم المنذر: ٤٢١٦.

أم هانئ بنت أبي طالب: ٤٨٥، ١٣٠٩،

٢٠٧٨، ٣٩٧٧، ٤٢٢٢، ٤٤٤٦.

أم هشام بنت حارثة بن النعمان: ١٤٠٩.

أم بجيد: ١٨٧٩، ١٩٤٢.

أم حبيبة (رملة بنت أبي سفيان) رضي الله عنها:

١١٥٩، ١١٦٧، ٢٢٧٥، ٣٢٠٨.

٣٣٣٠.

أم حرام: ٣٨٣٩.

أم الحصين: ٢٦٨٧، ٣٦٦٢.

أم خالد بنت خالد بن سعيد: ٥٧٨١.

أم الدرداء: ١٠٧٩.

أم سلمة (أم المؤمنين): ١٢٤، ٣٢٥، ٤٣٣،

٤٣٨، ٤٦٨، ٥٠٤، ٥٥٩، ٦١٩، ٦٦٩،

٧٦٣، ٩٤٢، ١٠٠٢، ١٢١٠، ١٢٢٢،

١٢٨٤، ١٤٥٩، ١٦١٧، ١٦١٨،

١٦١٩، ١٧٤٤، ١٨١٠، ١٩٣٣،

١٩٧٦، ٢٠٦٠، ٢٠٦٧، ٢٢٠٤،

٢٢٠٥، ٢٤٤٢، ٢٤٩٨، ٢٥٣٢،

٢٥٨٨، ٣١١٦، ٣١٢١، ٣١٧٣،

٣٢٥٦، ٣٣٢٩، ٣٣٣٣، ٣٣٣٤،

٣٣٥٦، ٣٤٠٠، ٣٦٥٠، ٣٦٧١،

٣٧٦١، ٣٧٧٠، ٤٢٧١، ٤٣٢٨،

٤٣٣٤، ٤٣٦٧، ٤٤٨٠، ٤٥٢٨.

## كنى النساء المبنتة بـ بنت

|

بنت أبي تجرة: ٢٥٨٢.

## مجاهيل النساء

| بعض آل سلمة: ٤٧١٧.  
امراة من بني عبد الأشهل: ٥١٢.

عن بعض بنات النبي ﷺ: ٢٣٩٣.  
أخت لحذيفة: ٤٤٠٣.

## فهرس الأحاديث القولية

### حرف الألف

أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة ٦٠٦٠، ٦٠٥٩	آتي باب الجنة يوم القيامة ٥٧٤٣
أبيني! لا ترموا الجمرة حتى تطلع الشمس ٢٦١٣	آخر قرية من قرى الإسلام خراباً المدينة ٢٧٥١
أتاكم هل اليمن، هم أرق ٦٢٦٧	آخر من يدخل الجنة رجل يمشي مرة ٥٥٨٣، ٥٥٨٢
أتاكم رمضان شهر مبارك، فرض الله عليكم ١٩٦٢	آدم . (أي الأنبياء كان أول) ٥٧٣٧
أتاني آت من عند ربي ٥٦٠٠	آفة العلم النسيان ٢٦٥
أتاني الليلة آت من ربي ٢٧٥٨	أمركم بخمس: ٣٦٩٤
أتاني جبرئيل عليه السلام قال: أتيتك البارحة ٤٥٠١	آية الإيمان حب الأنصار ٦٢١٥
أتاني جبرئيل فأخذ بيدي فأراني ٦٠٣٣	آية الكرسي ﴿الله لا إله إلا هو الحي القيوم﴾ ٢١٦٩
أتاني جبرئيل فأمرني أن أمر أصحابي ٢٥٤٩	آية المنافق ثلاث ٥٥
اتبعوا السواد الأعظم ١٧٤	ابدأ بنفسك فتصدق عليها ٣٣٩٢
أتعجب؟ ... أما تعجب ألا تأتي باباً ١٧٥٦	ابسط رجلك (فمسحها فكأنما لم أشتكها قط) ٥٨٧٦
أتخوف على أمي ٥٣٣٢	أبشروا وأبشروا ٦٢٨٧
أتدرون أي الأعمال أحب إلى الله تعالى؟ ٥٠٢١	أبعدهم منه مجلساً إمام جائر ٣٧٠٤
أتدرون ما أخبرها؟ فإن أخبرها أن ٥٥٤٤	أبغض الحلال إلى الله الطلاق ٣٢٨٠
أتدرون ما أكثر ما يدخل الناس الجنة؟ ٤٨٣٣	أبغض الناس إلى الله ثلاثة ١٤٢
أتدرون ما الغيبة؟ ٤٨٢٩	أبغوني في ضعفائكم ٥٢٤٦
أتدرون ما المفلس؟ ... إن المفلس ٥١٢٧	أبفعل الجاهلية تأخذون؟ أو بصنيع الجاهلية ١٧٥٠
أتدرون ما هذا؟ ٥٢٧٨	أبلك جنون؟ أحصنت؟ ٣٥٦٠
أتدرون ما هذان الكتابان ٩٦	أبن أخت القوم منهم ٣٠٤٥
أتدرون من السابقون إلى ظل الله عز وجل يوم ٣٧١١	أبهذا أمرتم أم بهذا أرسلت إليكم ٩٩، ٩٨
القيامة؟ ٣٧١١	أبا هر! الحق بأهل الصفة فادعهم إلى ٤٦٧٠
أتدري أين تذهب هذه؟ ٥٤٦٨	أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة ٦١١٩، ٦١١٨



۱۰۸۱	اثان فما فوقهما جماعة	۳۷۵۰	أتدري لم بعثت إليك؟ لا تصين شيئاً بغير إذني
۵۲۵۱	اثنتان يكرههما	۶۱۷۷	أتدري ما جاء بهما؟ (قلت: لا)
۱۷۵۳	اجتمعن في يوم كذا وكذا في مكان كذا وكذا	۳۲۷۴	أتدري عليه حديثه؟
۵۲	اجتنبوا السبع الموبقات	۵۴۲۹	اتركوا الحبيشة ما تركوكم
۵۹۷۲	أجلني يا جبرئيل! مغموماً وأجلني	۲۳۷۰	أترون هذه طارحة ولدها في النار؟
۱۲۵۸	اجعلوا آخر صلاتكم بالليل وترأ	۱۷۴۴	أتريدن أن تدخلن الشيطان بيتاً
۷۱۴	اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم	۳۲۹۵	أتريدن أن ترجعي إلى رفاعه؟
۸۷۹	اجعلوها في ركوعكم	۳۶۱۰	أشفع في حد من حدود الله؟
۵۷۵۴	أجل، إنها صلاة رغبة ورهبة	۱۹۷۸	أشهد أن لا إله إلا الله
۱۵۳۸	أجل، إني أوعك كم يوعك رجلان منكم	۵۴۹۵	أشهد أني رسول الله؟ أمنت بالله
۱۴۱۸	اجلسوا... تعال يا عبد الله بن مسعود	۵۴۹۴	أشهد أني رسول الله؟... ماذا ترى؟
۵۹۳۵	اجعوا لي من كان ههنا من اليهود	۳۹۸۴	أشهد أني رسول الله؟
۱۲۴۲	أحب الأعمال إلى الله أدومها وإن قل	۳۳۰۹	أتعجبون من غيرة سعد؟
۶۹۶	أحب البلاد إلى الله	۶۲۰۷	أتعجبون من لين هذه؟
۱۲۲۵	أحب الصلاة إلى الله صلاة داود	۴۸۳۰	اتقاء فحشه
۶۰۰۶	أحبوا العرب لثلاث:	۵۰۸۳	اتق الله حيثما كنت
۶۱۸۲	أحبوا الله لما يغذوكم من نعمه	۴۷۳۰	أقمعد قعدة المغضوب عليهم
۸۱	أحتج آدم وموسى	۲۳۲	اتقوا الحديث عني إلا ما علمتم
۳۱۱۶	احتجابه منه	۵۲۱۰	اتقوا الحرام
۴۵۴۰	احتجم. اختضبها	۱۸۶۵	اتقوا الظلم، فإن الظلم ظلمات يوم القيامة
۲۷۲۳	احتكار الطعام في الإحرام للحاد فيه	۳۵۵	اتقوا الملاعن الثلاث
۹۱۳	أحد أحد	۳۳۹	اتقوا اللعنين
۲۷۴۶	أحد جبل يميناً ونحبه	۳۳۷۰	اتقوا الله في هذه البيئات المعجمة
۴۵۹۱	أحسنها القول، ولا ترد مسلماً	۴۸۵۸	أتقولون هو أضل أم بغيره؟
۹۵۶	أحسن الكلام كلام الله	۱۷۲۸	اتقي الله واصبري
۳۵۶۴	أحسنت	۱۰۹۴	أتموا الصف المقدم
	أحسنت.. (والله لقرأتها على عهد	۲۶۸۸	أتؤذيك هوامك؟
۲۲۱۹	رسول الله ﷺ فقال:)	۵۸۸۶	أتيت النبي ﷺ فنفت فيه ثلاث نفات
۱۹۷۵	أحصوا هلال شعبان لرمضان	۵۸۶۳	أتيت بالبراق وهو دابة أبيض
۱۳۹۱	أحضروا الذكر وأدنا من الإمام	۲۸۲۸	أتيت ليلة أسري بي على قوم
۳۱۱۷	أحفظ عورتك إلا من زوجتك	۱۶۱	أتى نبي الله ﷺ فقيل له: لستم عينك
۱۷۰۳	أحفروا وأوسعوا وأعمقوا وأحسنوا	۶۰۸۳	أثبت أحد فإنما عليك نبي
		۶۱۴۳	أثم لكع؟ اللهم إني أحبه فأحبه

- أحق الشروط أن توفوا به ما استحللتم ۳۱۴۳ .....  
 أحق ما بلغني عنك؟ ۳۵۶۶ .....  
 أحل الذهب والخير للإناث من أمي، وحرم  
 على ذكورها ۴۳۴۱ .....  
 أحلت لنا ميتان ودمان ۴۱۳۲ .....  
 أحلف بالله الذي لا إله إلا هو ماله عندك شيء ۳۷۷۴ .....  
 أحلق أو قصر ولا حرج ۲۶۵۷ .....  
 أحلقوا كله أو اتركوا كله ۴۴۲۷ .....  
 أحلقوا هذين أو قصوما، فإن هذا زي اليهود ۴۴۸۴ .....  
 أحبي والداك؟ ففيها فجاهد ۳۸۱۷ .....  
 أحبي والديك؟ فارجع إلى والديك ۳۸۱۷ .....  
 أحياناً يأتيني مثل صلصة الجرس ۵۸۴۴ .....  
 أخبرني بن جبرئيل أنفاً، أما أول أشراف ۵۸۷۰ .....  
 لختن إبراهيم النبي وهو ابن ثمانين ۵۷۰۳ .....  
 اختر أيتها شئت ۳۱۷۸ .....  
 أخذ الراية زيد فأصيب ثم أخذ ۵۸۸۷ .....  
 أخذ الله الميثاق ۱۲۱ .....  
 أخرجوا فإذا أتيتكم أرضكم ۷۱۶ .....  
 أخرجوا المشركين من جزيرة العرب ۴۰۵۲ .....  
 أخرجوهم من بيوتكم (المخثنين والمترجلات) ۴۴۲۸ .....  
 أخر صوها... أحصها حتى ترجع إليك ۵۹۱۵ .....  
 أخفى الأساء يوم القيامة ۴۷۵۵ .....  
 إخوانكم جعلهم الله تحت أيديكم ۳۳۴۵ .....  
 أدا الأمانة إلى من ائتمك، ولا تخن من خانك ۲۹۳۴ .....  
 إديار النجوم ۱۱۷۶ .....  
 أدخل علي عشرة (حتى عد أربعين) ۵۹۰۸ .....  
 أدخلك كلك ۴۸۹۰ .....  
 أدخل المسجد فصل فيه ركعتين ۳۹۰۷ .....  
 ادروا عن المسلمين ما استطعتم ۳۵۷۰ .....  
 ادعوا الله وأنتم موقنون بالإجابة، واعلموا ۲۲۴۱ .....  
 ادعي لي أبا بكر أباك وأخاك ۶۰۲۱ .....  
 ادفعني في يده ولو ظلفاً محرقة ۱۸۷۹ .....  
 أدق أهل الجنة الذي له ثمانون ۵۶۴۸ .....  
 أدوا إليهم حقهم، وسلوا الله حقكم ۳۶۷۲ .....  
 أدوا الخياط والمخيط، وإياكم  
 والغلول ۴۰۲۴، ۴۰۲۳ .....  
 إذا ألقى الرجل الرجل فليسله ۵۰۲۰ .....  
 إذا ابتلي المسلم ببلاء في جسده ۱۵۶۰ .....  
 إذا أبق العبد إلى الشرك فقد حل دمه ۳۵۴۹ .....  
 إذا أبق العبد لم تقبل له صلاة ۳۳۵۰ .....  
 إذا أتى أحدكم الصلاة ۱۱۴۲ .....  
 إذا أتى أحدكم أهله ۴۵۴ .....  
 إذا أتى أحدكم على ماشية ۲۹۵۳ .....  
 إذا أتاكم المصدق، فليصدر عنكم وهو عنكم  
 راض ۱۷۷۶ .....  
 إذا اتخذ الفقيه دولاً والأمانة ۵۴۵۰ .....  
 إذا أتيت الغائط فلا تستقبلوا ۳۳۴ .....  
 إذا أتيت وكيلي فخذ منه خمسة عشر وسقاً ۲۹۳۵ .....  
 إذا اجتمع الداعيان فأجب أقربهما ۳۲۲۳ .....  
 إذا أحب الرجل أخاه فليخبره أنه يحبه ۵۰۱۶ .....  
 إذا أحب الله ۵۲۵۰ .....  
 إذا أحدث أحدكم في صلاته ۱۰۰۷ .....  
 إذا أحدث أحدكم وقد جلس ۱۰۰۸ .....  
 إذا أحسن أحد إسلامه ۴۴ .....  
 إذا اختلف البيعان، فالقول ۲۸۸۰ .....  
 إذا اختلفتم في الطريق جعل عرضه سبعة  
 أذرع ۲۹۶۵ .....  
 إذا أدخل الميت القبر ۱۳۸ .....  
 إذا أدرك أحدكم سجدة ۶۰۲ .....  
 إذا أذنت فترسل ۶۴۷ .....  
 إذا أراد أحدكم أن يبول ۳۴۵ .....  
 إذا أراد الله بالأمير خيراً جعل له وزير صدق ۳۷۰۷ .....  
 إذا أراد الله تعالى بعبد خيراً ۱۵۶۵ .....  
 إذا أرسلت كلبك فاذكر اسم الله ۴۰۶۴ .....

إذا استأذن أحدكم ثلاثاً فلم يؤذن له .....	٤٦٦٧	إذا أكل أحدكم طعاماً فليقل : اللهم بارك لنا	٤٢٨٣
إذا استأذنت امرأة أحدكم .....	١٠٥٩	فيه .....	٤٢٨٣
إذا استهل الصبي صلي عليه ، وورث .....	٣٠٥٠	إذا أكل أحدكم فلا يمسه يده حتى يلعقها ..	٤١٦٦
إذا استيقظ أحدكم من منامه .....	٣٩٢	إذا أكل أحدكم فليأكل بيمينه .....	٤١٦٢
إذا استيقظ أحدكم من نومه .....	٣٩١	إذا أكل أحدك فسي أن يذكر .....	٤٢٠٢
إذا أسلم العبد فحسن إسلامه .....	٢٣٧٣	إذا التقى المسلمان بسيفيهما .....	٣٥٣٨
إذا اشتد الحر فأبردوا .....	٥٩٠	إذا التقى المسلمان حمل أحدهما على أخيه	٣٥٣٨
إذا اشتد الحر فأبردوا بالظهر .....	٥٩١	السلاح .....	٣٥٣٨
إذا أصاب أحدكم الحمى ، فإن الحمى .....	١٥٨٢	إذا التقى المسلمان فتصافحا .....	٤٦٧٩
إذا أصاب المكاتب حداً .....	٣٤٠٢	إذا الرجل دعا زوجته لحاجته .....	٣٢٥٧
إذا أصاب ثوبها الدم .....	٤٩٣	إذا أمسك الرجل الرجل وقتله الآخر .....	٣٤٨٥
إذا أصبح أحدكم فليقل : .....	٢٤١٢	إذا أم الرجل القوم فلا يقيم .....	١١١٢
إذا أصبح ابن آدم فإن الأعضاء كلها .....	٤٨٣٩	إذا أمت قوماً فأخف بهم .....	١١٣٤
إذا أعطى أحدكم خيراً فليبدأ بنفسه وأهل بيته .....	٣٣٤٣	إذا أمت الإمام فأمنوا .....	٨٢٥
إذا أعطى أحدكم الرميح فلا يردده .....	٣٠٣٠	إذا أمت القاري فأمنوا .....	٨٢٥
إذا أعطيت شيئاً من غير أن تسأله فكل .....	١٨٥٤	إذا انتصف شعبان فلا تصوموا .....	١٩٧٤
إذا أفضى أحدكم بيده .....	٣٢٢، ٣٢١	إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمنى .....	٤٤١٠
إذا أفطر أحدكم فليفطر على تمر ، فإنه بركة ..	١٩٩٠	إذا انتهى أحدكم إلى مجلس فليسلم .....	٤٦٦٠
إذا أقبل الليل من ههنا وأدبر النهار .....	١٩٨٥	إذا أنزل الله بقوم .....	٥٣٤٤
إذا أقرب الزمان لم يكذبكذب .....	٤٦١٤	إذا انصرفت من صلاة المغرب .....	٢٣٩٦
إذا أقرض أحدكم قرضاً فأهدى إليه .....	٢٨٣١	إذا أنفق المسلم نفقة على أهله ، وهو .....	١٩٣٠
إذا أقرض الرجل الرجل .....	٢٨٣٢	إذا أنفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة ..	١٩٤٧
إذا أقيمت الصلاة .....	١٠٥٨	إذا أنفقت المرأة من كسب زوجها من .....	١٩٤٨
إذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها تسعون .....	٦٨٦	إذا انقطع شئع أحدكم فليترجع .....	١٧٦٠
إذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى .....	٦٨٥	إذا انقطع شئع شئع نعله فلا يمشي في نعل واحدة ..	٤٤١٢
إذا أقيمت الصلاة ووجد أحدكم .....	١٠٦٩	إذا أوى أحدكم إلى فراشه فلينفذ فراشه ..	٢٣٨٤
إذا أكتبكم فارمومهم واستبقوا نبلكم .....	٣٩٤٦	إذا أويت إلى فراشك فقل : .....	٢٤١١
إذا أكتبكم فارمومهم ، ولا تسلبوا السيوف ..	٣٩٥٤	إذا أيقظ الرجل أهله من الليل .....	١٢٣٨
إذا أكتبكم فليعلمكم بالنبل .....	٣٩٤٦	إذا بايعت فقل : لا خلافة .....	٢٨٠٣
إذا أكل أحدكم طعاماً فلا يأكل من أعلى		إذا بويع لخليفتين ، فاقتلوا الآخر منهما .....	٣٦٧٦
الصفحة .....	٤٢١١	إذا تناهب أحدكم فليكظم .....	٩٨٥
		إذا تناهب أحدكم فليمسك بيده على فمه ..	٤٧٣٧

- ٤٦٥١ ..... إذا دخلتم بيتاً فسلموا على أهله  
 ١٥٧٢ ..... إذا دخلتم على المريض فنفسوا له  
 ١٩٥٦ ..... إذا دخل شهر رمضان فتحت أبواب السماء  
 إذا دعا أحدكم فلا يقل: اللهم اغفر لي إن شئت ..... ٢٢٢٥  
 إذا دعا أحدكم فلا يقل: اللهم اغفر لي ..... ٢٢٢٦  
 إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه فأبت ..... ٣٢٤٦  
 إذا دعي أحدكم إلى الوليمة فليأتها ..... ٣٢١٦  
 إذا دعي أحدكم إلى طعام فليجب ..... ٣٢١٧  
 إذا دعي أحدكم إلى طعام وهو صائم فليقل: إنني صائم ..... ٢٠٧٧  
 إذا دعي أحدكم فجاء مع الرسول ..... ٤٦٧٢  
 إذا ذهب أحدكم إلى الغائط ..... ٣٤٩  
 إذا رأى أحدكم الرؤيا يكرهها ..... ٤٦١٣  
 إذا رأوا الظالم فلم يأخذوا ..... ٥١٤٢  
 إذا رأيت الله عز وجل ..... ٥٢٠١  
 إذا رأيتم من يبيع أو يبتاع ..... ٧٣٣  
 إذا رأيتم آية فاسجدوا ..... ١٤٩١  
 إذا رأيتم الجنائز فقوموا، فمن تبعها ..... ١٦٤٨  
 إذا رأيتم الرايات السود قد جاءت ..... ٥٤٦١  
 إذا رأيتم الرجل يتعاهد المسجد ..... ٧٢٣  
 إذا رأيتم الذين يسبون أصحابي فقولوا ..... ٦٠١٧  
 إذا رأيتم العبد ..... ٥٢٣٠، ٥٢٢٩  
 إذا رأيتم المداحين فاحثوا في وجوههم التراب ..... ٤٨٢٧  
 إذا رأيتم مسجداً أو سمعتم مؤذناً فلا تقتلوا أحداً ..... ٣٩٣٥  
 إذا ركب أحدكم ..... ٨٨٠  
 إذا رمى الجمرة فقد حل له كل شيء إلا النساء ..... ٢٦٧٥  
 إذا رميت بسهمك فغاب عنك ..... ٤٠٦٧  
 ﴿إذا زلزلت﴾ تعدل نصف القرآن، و﴿قل هو الله أحد﴾ ..... ٢١٥٦  
 إذا زنى العبد خرج منه الإيمان ..... ٦٠  
 ٩٨٦ ..... إذا تشاءب أحدكم في الصلاة  
 ٢٤٤٦ ..... إذا تزوج أحدكم امرأة  
 ٣٠٩٦ ..... إذا تزوج العبد فقد استكمل نصف الدين  
 ٩٩٤ ..... إذا توضأ أحدكم فأحسن  
 ٢٨٥ ..... إذا توضأ العبد المسلم  
 ٢٩٧ ..... إذا توضأ العبد المؤمن  
 ٤٠٦ ..... إذا توضأت فخلل بين  
 ٥٣٧ ..... إذا جاء أحدكم الجمعة ..... ٥٣٧  
 ١٤١١ ..... إذا جاء أحدكم يوم الجمعة والإمام ..... ١٤١١  
 ١٥٥٦ ..... إذا جاء الرجل يعود مريضاً فليقل ..... ١٥٥٦  
 ٤٤٢ ..... إذا جاوز الحتان الحتان ..... ٤٤٢  
 ٤٣٠ ..... إذا جلس أحدكم بين شعبها ..... ٤٣٠  
 ٥٣١٨ ..... إذا جمع الله الناس يوم القيامة ..... ٥٣١٨  
 ١١٤٣ ..... إذا جئتم إلى الصلاة ونحن سجد ..... ١١٤٣  
 ٥٠٦٠ ..... إذا حدث الرجل ..... ٥٠٦٠  
 ١٦٢٩ ..... إذا حضر المؤمن أتت ملائكة الرحمة ..... ١٦٢٩  
 ١٦١٧ ..... إذا حضرتم المريض أو الميت فقولوا خيراً ..... ١٦١٧  
 ٣٧٣٢ ..... إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب، فله أجران ..... ٣٧٣٢  
 ٢٤٤٣ ..... إذا أخرج الرجل من بيته ..... ٢٤٤٣  
 ١٦٢٨ ..... إذا أخرج روح المؤمن تلقاها ملكان ..... ١٦٢٨  
 ١٨٠٥ ..... إذا أصرصتم فخذوا، ودعوا الثلث ..... ١٨٠٥  
 ٣١٠٦ ..... إذا خطب أحدكم المرأة فإن استطاع ..... ٣١٠٦  
 ٣٠٩٠ ..... إذا خطب إليكم من ترضون دينه ..... ٣٠٩٠  
 ٤٩٨ ..... إذا دبغ الإهاب فقد طهر ..... ٤٩٨  
 ٧٠٤ ..... إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ..... ٧٠٤  
 ٧٠٣ ..... إذا دخل أحدكم المسجد فليقل ..... ٧٠٣  
 ٤١٦١ ..... إذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند دخوله ..... ٤١٦١  
 ١٤٥٩ ..... إذا دخل العشر وأراد بعضكم أن يضحي ..... ١٤٥٩  
 ٣٢٢٨ ..... إذا دخل أحدكم على أخيه المسلم ..... ٣٢٢٨  
 ٥٦٥٦، ٥٥٨٠ ..... إذا دخل أهل الجنة الجنة ..... ٥٦٥٦، ٥٥٨٠  
 ١٥٨٨ ..... إذا دخلت على مريض فمره يدعوك ..... ١٥٨٨  
 ٣٩٠٤ ..... إذا دخلت ليلاً فلا تدخل على أهلك ..... ٣٩٠٤

- ۱۱۳۱ ..... إذا صلی أحدکم للناس فلیخفف  
 ۱۶۷۴ ..... إذا صلیتم علی الميت فأخلصوا له الدعاء  
 ۸۲۶ ..... إذا صلیتم فاقیموا صفوفکم  
 ۳۳۴۷ ..... إذا صنع لأحدکم خادمه طعامه  
 ۳۳۶۰ ..... إذا ضرب أحدکم خادمه فذكر الله  
 ۳۶۳۱ ..... إذا ضرب أحدکم فلیتق الوجه  
 ۵۴۳۹ ..... إذا ضیعت الأمانة فانتظروا الساعة  
 ۳۹۰۳ ..... إذا طال أحدکم الغیة فلا یطرق أهله لیلاً  
 ۱۹۳۷ ..... إذا طبخت مرقة فأكثر ماءها، وتعاهد جيرانک  
 ۱۰۳۹ ..... إذا طلع حاجب الشمس  
 ۴۱۳۷ ..... إذا ظهرت الحیة فی المسکن فقولوا لها  
 ۵۰۱۵ ..... إذا عاد المسلم أخاه أو زاره  
 ۴۷۳۵ ..... إذا عطس أحدکم فحمد الله فشمته  
 ۴۷۳۳ ..... إذا عطس أحدکم فلیقل: الحمد لله  
 ..... إذا عطس أحدکم فلیقل: الحمد لله علی کل  
 ..... حال  
 ۴۷۳۹ ..... إذا علمت أن سهمک قتله ولم  
 ۵۱۴۱ ..... إذا عملت الخطیئة فی الأرض  
 ۵۱۱۴ ..... إذا غضب أحدکم وهو قائم  
 ۱۰۰۶ ..... إذا نسا أحدکم فی الصلاة  
 ۳۱۴ ..... إذا نسا أحدکم فلیتوضأ  
 ۶۲۹۲ ..... إذا فسد أهل الشام  
 ۹۴۰ ..... إذا فرغ أحدکم من التشهد  
 ۲۴۷۷ ..... إذا فرغ أحدکم فی النوم، فلیقل:  
 ۵۴۵۱ ..... إذا فعلت أمتی خمسة عشرة خصلة  
 ۳۵۲۵ ..... إذا قاتل أحدکم فلیجتنب الوجه  
 ۸۷۴ ..... إذا قال الإمام: سمع الله لمن حمده  
 ۸۲۵ ..... إذا قال الإمام «غیر المفضوب»  
 ..... إذا قال الرجل للرجل: یا یهودی! فاضربوه  
 ..... عشرين  
 ۴۸۲۲ ..... إذا قال الرجل: هلك الناس  
 ۶۵۸ ..... إذا قال المؤذن: الله أكبر  
 ۳۵۶۳ ..... إذا زنت أمة أحدکم، فتین زناها  
 ۳۱۱۱ ..... إذا زوج أحدکم عبده أمة  
 ۳۸۹۷ ..... إذا سافرت فی الخصب فأعطوا الإبل حقها  
 ۳۸۹۷ ..... إذا سافرت فی السنة فبادروا بها نقیها  
 ۶۸۲ ..... إذا سافرت فأذننا  
 ۲۲۴۲ ..... إذا سألت الله فأسأله ببطون أكفکم  
 ۲۷۸۵ ..... إذا سبب الله لأحدکم رزقاً من وجه فلا یدعه  
 ۸۹۹ ..... إذا سجد أحدکم فلا یرک  
 ۸۸۹ ..... إذا سجدت فضع کفیک  
 ۴۵ ..... إذا سرتک حسرتک  
 ۳۶۰۶ ..... إذا سرق المملوک فبعه ولو بش  
 ۱۰۱۳ ..... إذا سلم علی أحدکم وهو یصلی  
 ۴۶۳۶ ..... إذا سلم علیکم اليهود فأما یقول أحدکم  
 ۴۶۳۷ ..... إذا سلم علیکم أهل الکتاب فقولوا: وعلیکم  
 ۱۹۸۸ ..... إذا سمع النداء أحدکم والإناء فی یده  
 ۴۹۸۸ ..... إذا سمعت جیرانک یقولون  
 ۶۵۷ ..... إذا سمعتم المؤذن فقولوا  
 ۱۲۳ ..... إذا سمعتم بجبل زال  
 ۲۴۱۹ ..... إذا سمعتم صیاح الدیكة  
 ۴۳۰۲ ..... إذا سمعتم نباح الکلاب ونهی الحمیر  
 ۴۷۷۰ ..... إذا سمعتم باسمی فلا تکتبوا بکتبی  
 ۳۴۰ ..... إذا شرب أحدکم فلا یتنفس فی الإناء  
 ۴۹۰ ..... إذا شرب الکلب فی إناء  
 ۱۰۱۵ ..... إذا شک أحدکم فی صلاته  
 ۱۰۶۰ ..... إذا شهدت إحداکن المسجد  
 ۵۵۹۱ ..... إذا صار أهل الجنة إلی الجنة  
 ۷۸۲ ..... إذا صلی أحدکم إلی ستره  
 ۷۷۷ ..... إذا صلی أحدکم إلی شیء  
 ۷۸۹ ..... إذا صلی أحدکم إلی غیر السترة  
 ۷۸۱ ..... إذا صلی أحدکم فلیجعل  
 ۱۲۰۶ ..... إذا صلی أحدکم رکعتی الفجر  
 ۷۶۷ ..... إذا صلی أحدکم فلا یضع

۵۵۶۱	إذا كان يوم القيامة يحسب	۱۰۲۰	إذا قام الإمام في الركعتين
	إذا كان يوم عرفة، إن الله ينزل إلى السماء	۱۰۰۱، ۷۱۱، ۷۱۰	إذا قام أحدكم إلى الصلاة
۲۶۰۱	الدنيا	۱۱۹۴	إذا قام أحدكم من الليل
۴۶۵۷	إذا كتب أحدكم كتاباً فليتره	۱۳۰	إذا قبر الميت أناه ملكان
۱۵۸۰	إذا كثرت ذنوب العبد، ولم يكن	۸۹۵	إذا قرأ ابن آدم السجدة
۴۸۴۴	إذا كذب العبد تباعد عنه الملك	۱۲۹۷	إذا قضى أحدكم الصلاة في مسجده
۱۶۳۶	إذا كف أحدكم أخاه فليحسن كفه	۱۱۰	إذا قضى الله تعبد أن يموت
۴۹۶۵	إذا كنتم ثلاثة فلا يتناحى اثنان دون الآخر	۴۶۰۰	إذا قضى الله الأمر في السماء
۴۲۴۰	إذا وضع الطعام فاخلعوا نعالكم	۴۸۲۹	إذا قلت لأخيك ما فيه
۴۱۴۴	إذا وقع الذباب في الطعام فامقلوه	۱۳۸۵	إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة
۴۱۴۳	إذا وقع الذباب في إناء أحدكم فامقلوه	۵۲۲۶	إذا قممت في صلاتك
۴۱۱۵	إذا وقع الذباب في إناء أحدكم فليقمسه كله	۴۷۲۵	إذا كان أحدكم في النفي فقلص عنه الظل
۴۱۲۴، ۴۱۲۳	إذا وقعت القفارة في السمن	۴۷۲۶	إذا كان أحدكم في النفي فقلص عنه فليقم
۴۰۶۹	اذكروا أنتم اسم الله وكلوا	۷۶۳	إذا كان الدرغ سابغاً
۴۰۱	إذا البستم وإذا توضأتم	۴۷۷	إذا كان الماء قلتين
۴۶۱۶	إذا لعب الشيطان بأحدكم في منامه فلا	۵۳۶۸	إذا كان أمرؤكم
۴۶۵۰	إذا لقي أحدكم أخاه فليسلم عليه		إذا كان أول ليلة من شهر رمضان
۲۵۳۸	إذا لقيت الحاج فلم عليه، وصافحه		صفت
۵۲۰۹	إذا لم يبارك	۱۹۶۱، ۱۹۶۰	
۲۶۷۹	إذا لم يجد المحرم نعلين لبس خفين	۳۹۱۱	إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمر أحدهم
۱۷۱۷	إذا مات أحدكم فلا تحبسوه	۳۲۳۶	إذا كانت عند الرجل امرأتان
۲۰۳	إذا مات الإنسان انقطع	۱۳۰۸	إذا كانت ليلة النصف من شعبان
۵۲۱۹	إذا مات الميت	۴۲۹۴	إذا كان جنح الليل أو أمسيتم
۱۷۳۶	إذا مات ولد العبد، قال الله تعالى	۵۵۴	إذا كان دماً أحمر
۴۸۵۹	إذا مدح الفاسق غضب الرب تعالى	۵۵۸	إذا كان دم الخيض
۳۵۱۷	إذا مر أحدكم في مسجدنا وفي سوقنا	۳۴۰۰	إذا كان عند مكاتب إحدكم وفاء
۱۶۸۵	إذا مرت بك جنازة يهودي أو نصراني	۶۱۵۸	إذا كن غداة الاثنين فأنهي
۷۲۹	إذا مررتم برياض الجنة	۲۰۹۶	إذا كان ليلة القدر نزل جبرئيل عليه السلام
۲۲۷۱	إذا مررتم برياض الجنة فارتعوا	۱۱۱۸	إذا كانوا ثلاثة فليؤمهم أحدهم
۱۵۴۴	إذا مرض العبد أو سافر	۱۳۸۴	إذا كان يوم الجمعة، وقفت الملائكة
۳۱۹	إذا مس أحدكم ذكره	۵۵۵۲	إذا كان يوم القيامة دفع الله
۵۳۶۳	إذا مشيت أمتي	۵۵۷۳	إذا كان يوم القيامة ماج الناس
۵۲۴۲	إذا نظر أحدكم	۵۷۶۸	إذا كان يوم القيامة كنت إمام النبيين

- ٢٩٨ ..... أرايت لو أن رجلاً له خيل  
 ٣٢٦٧، ٣٢٦٦ ..... أرايت لو مررت بقبري أكنت تسجد له؟  
 ٥٨٤٦ ..... أرايتم إن أخبرتكم أن خيلاً  
 ٥٦٥ ..... أرايتم لو أن نهرأ  
 ١٤٦٥ ..... أربعاً : العرجاء البين ظلعها  
 ٥٢٢٢ ..... أربع إذا كن فيك  
 ١١٧٧ ..... أربع ركعات قبل الظهر بعد الزوال  
 ١٧٢٧ ..... أربع في أمي من أمر الجاهلية  
 ١١٦٨ ..... أربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم  
 ٣٢٧٣ ..... أربع من أعطين، فقد أعطي  
 ٣٣٢١ ..... أربع من النساء لا ملاعة بينهن  
 ٣٨٢ ..... أربع من سنن المسلمين  
 ٥٦ ..... أربع من كن فيه كان منافقاً  
 ٤٦٤٥ ..... أربعون ... هكذا تكون الفضائل  
 ٣٨٨١ ..... ارتبطوا الخيل، وامسحوا بنواصيها  
 ٥٦٣٤ ..... ارتفاعها للكمابين السماء والأرض  
 ٤٦٧١ ..... ارجع، فقل : السلام عليكم أدخل !  
 ٦١٢٠ ..... ارحم أمي بأمي أبي بكر  
 ..... أرسلك أبو طلحة؟ (قلت: نعم، قال:)  
 ٥٩٠٨ ..... بقطعام؟  
 ٢٢١١ ..... أرسله، اقرأ  
 ١٧٨٣ ..... أرضوا مصدقيكم  
 ٣٢٠٦ ..... أرضيت من نفسك ومالك بنعلين؟  
 ٥٩٣١ ..... ارفعوا أيديكم (وأرسل إلى اليهودية فدعاها)  
 ٣٤٣٢ ..... اركب أيها الشيخ! فإن الله غني عنك  
 ٢٦٣٣ ..... اركبها ... اركبها وملك  
 ٢٦٣٤ ..... اركبها بالمعروف إذا ألجئت إليها  
 ٦١٢٦ ..... ارم فذاك أبي وأمي، ارم أيها الغلام  
 ٣٨٦٤ ..... ارموا بني إسماعيل! فإن أباكم كان رامياً  
 ٣٨٠٤ ..... أرواحهم في أجواف طير خضر  
 ٦٠٨٦ ..... أري الليلة رجل صالح كان  
 ٦٢٠١ ..... أريت الجنة فرأيت امرأة  
 ١٢٤٥ ..... إذا نعل أحدكم وهو يصلي فليرتد  
 ١٣٩٤ ..... إذا نعل أحدك يوم الجمعة  
 ٤٣٠٣ ..... إذا نتم فأنظفوا مرجكم  
 ٦٥٥ ..... إذا نودي للصلاة  
 ١٣٢٣ ..... إذا هم أحدكم بالأمر  
 ٣٠٦ ..... إذا وجد أحدكم في بطنه  
 ٣٦٣٣ ..... إذا وجدتم الرجل قد غل في سبيل الله  
 ٧٧٥ ..... إذا وضع أحدكم بين يديه  
 ١٦٤٧ ..... إذا وضعت الجنائز، فاحتملها الرجال  
 ٥٤٠٦ ..... إذا وضع السيف في أمي  
 ٤٢٥٤ ..... إذا وضعت المائدة فلا يقوم رجل  
 ١٠٥٦ ..... إذا وضع عشاء أحدكم  
 ٥٠٣ ..... إذا وطئ أحدكم بتمعله  
 ٤٨٨١ ..... إذا وعد الرجل أخاه ومن نيته أن يفي له  
 ٥٥٣ ..... إذا وقع الرجل بأهله  
 ٢٤٤٤ ..... إذا ولج الرجل بيته  
 ٣٣٩٤ ..... إذا ولدت أمة الرجل منه فهي معتقة  
 ٩٢٩ ..... إذا يكفى همك ويكفر لك ذنبك  
 ٢٦٥٥ ..... اذبح ولا حرج  
 ١٦٧٨ ..... اذكروا محاسن موتاكم، وكفوا عن  
 ٤٦٦٨ ..... إذنك علي أن ترفع الحجاب  
 ٥٧٢٨ ..... أذن لي أن أحدث عن ملك  
 ٥٨٨٤ ..... اذهباً فابتغيا الماء (فانطلقا فتلقيا)  
 ١٥٣٠ ..... أذهب البأس رب الناس  
 ٤٥٥٢ ..... أذهب البأس، رب الناس واشف  
 ٤٤٤٢ ..... اذهب فاغسل هذا عنك  
 ٥٩٠٦ ..... اذهب فيبدر كل تمر على ناحية  
 ٧٥٧ ..... اذهبوا بخميصتي هذه  
 ٣٥٦٠ ..... اذهبوا به فارجموه  
 ٣٥٦٢ ..... اذهبي حتى تلدي  
 ٣٥٧٢ ..... اذهبي فقد غفر الله لك  
 ٢٠٨٤ ..... أرى رؤياكم، قد تواطأت في السبع الأواخر  
 ٣٨٥ ..... أراني في المنام أتسوك

- ۲۹۹۳ ..... اسق يا زبير! ثم أرسل الماء إلى جارك  
 ۷۴۱ ..... أسكت حتى يجيء جبريل  
 ۱۵۷۴ ..... أسلم... الحمد لله الذي أنقذه  
 ۶۲۴۵ ..... أسلم الناس، وآمن  
 ۵۹۸۶ ..... أسلم وغفار ومزينة وجهته خير  
 اسم الله الأعظم في هاتين الآيتين: ﴿والهكم  
 ۲۲۹۱ ..... إله  
 ۴۰۱۲ ..... أسمعنا بلالاً نادى ثلاثاً؟  
 ۳۳۰۸ ..... اسمعوا إلى ما يقول سيدكم  
 ۳۶۷۳ ..... اسمعوا وأطيعوا، فإنما عليهم ما حملوا  
 اسمعوا وأطيعوا وإن استعمل عليكم عبد  
 ۳۶۶۳ ..... حبشي  
 ۸۸۵ ..... أسوأ الناس سرقة  
 ۵۸۵۰ ..... اشتد غضب الله على قوم  
 ۲۸۸۲ ..... اشترى رجل من كان قبلكم عقاراً  
 ۵۵۷۰ ..... أشد بياضاً من اللبن وأحلى  
 ۴۴۹۷ ..... أشد الناس عذاباً عند الله المصورون  
 ۴۴۹۵ ..... أشاء الناس عذاباً يوم القيامة الذين  
 ۱۲۳۹ ..... أشرف أمي حملة القرآن، وأصحاب الليل  
 ۲۲۴۸ ..... أشركنا يا أخي في دعائك ولا تنسنا  
 ۵۸۹۳ ..... أشعرت يا عائشة! أن الله قد أفتاني  
 اشفعوا فلتؤجروا ويقضي الله على لسان رسوله  
 ۴۹۵۶ ..... ماشاء  
 اشهدوا (إنشق القمر على عهد  
 ۵۸۵۵ ..... رسول الله ﷺ)  
 ۹۷۲ ..... أصاب الله بك يا ابن الخطاب  
 ۵۳۴، ۵۳۳ ..... أصبت السنة، وأجزأتك صلاتك  
 ۵۷۸۸ ..... أصببت (قالت: نرجو بركتك لصيانتنا)  
 ۲۴۱۵ ..... أصبحنا على فطرة الإسلام  
 ۲۴۱۴ ..... أصبحنا وأصبح الملك لله  
 ۵۳۹۲ ..... أصبروا فإنه لا يأتي  
 ۶۰۱۸ ..... أصحابي كالنجوم بأيام اقتديتم
- ۶۱۸۸ ..... أريتكم في المنام ثلاث ليال  
 ۴۶۲۳ ..... أريته في المنام وعليه ثياب بيض  
 ۴۳۳۱ ..... إزرة المؤمن إلى أنصاف ساقيه  
 ۵۱۸۷ ..... ازهد في الدنيا  
 ۴۰۵ ..... أسبغ الوضوء، وخلل بين الأصابع  
 ۴۷۲۷ ..... استأخرن فإنه ليس لكن أن تحققن الطريق  
 ۱۷۶۳ ..... استأذنت رب في أن أستغفر لها  
 ۱۶۰۸ ..... استحيوا من الله حق الحياء  
 ۴۵۲۸ ..... استرقوا لها، فإن بها النظرة  
 ۲۴۷۴ ..... استعذوا بالله من طمع يهدي إلى طبع  
 ۱۶۳۰ ..... استعذوا بالله من عذاب القبر  
 ۱۳۳ ..... استغفروا لأخيك ثم سلوا له بالتثبيت  
 ۳۵۶۲ ..... استغفروا الماعز بن مالك، لقد تاب توبة  
 ۲۹۲ ..... استقيموا ولن تحصوا  
 ۶۱۹۹ ..... استقرئوا القرآن من أربعة:  
 استكثروا من النعال، فإن الرجل لا يزال راكباً  
 ۴۴۰۹ ..... ما انتعل  
 ۳۷۷۳ ..... استهما على اليمين  
 ۳۳۸۱ ..... استهما عليه  
 أستودع الله دينكم، وأمانتكم، وخواتيم  
 ۲۴۳۶ ..... أعمالكم  
 ۲۴۳۵ ..... أستودع الله دينك وأمانتك وآخر عملك  
 ۳۲۳۸ ..... استوصوا بالنساء خيراً  
 ۱۱۰۰ ..... استوا (ثلاثاً) فوالذي نفسي بيده  
 ۱۰۸۸ ..... استوا ولا تختلفوا  
 ۱۸۷۵ ..... أسر عكن لحوقاً بي أطول لكن بدأ  
 ۱۶۴۶ ..... أسرعوا بالجنازة، فإن تك صالحة فخير  
 ۵۵۷۴ ..... أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة  
 ۲۵۸۲ ..... اسعوا فإن الله كتب عليكم السعي  
 ۶۱۴ ..... اسفروا بالفجر  
 ۲۶۶۳ ..... اسقني... لولا أن تغلبوا لنزلت  
 ۴۵۲۱ ..... اسقه عسلاً. صدق الله، وكذب بطن أخيك



۴۵۳۰	اعرضوا علي رقاكم	۴۶۲۷	أصدق الرؤيا بالأسفار
۱۹۰۶	اعزل الأذى عن طريق المسلمين	۴۷۸۶	أصدق كلمة قالها الشاعر كريمة لبيد
۳۱۸۵	اعزل عنها إن شئت	۴۳۶۶	اصدعها صدعني، فاقطع أحدهما قميصاً
۲۹۰۵	أعطه إياه، فإن خير الناس أحسنهم قضاء	۱۰۲۱	أصدق هذا؟
۲۹۸۷	أعطوا الأجير أجره قبل أن يجف عرقه	۴۶۸۵	اصطبر
۳۰۵۵	أعطوا أميرائه رجلاً عن أهل قريته	۱۱۴۷	أصل الناس
۵۸۰۷	أعطوني ردائي، لو كان لي عدد	۵۴۵	اصنعوا كل شيء إلا النكاح
۲۹۹۹	أعطها إياه	۱۷۳۹	اصنعوا لآل جعفر طعاماً، فقد
۲۹۹۸	أعطوه من حيث بلغ السوط	۳۶۲۰	أضربوه
۵۷۴۷	أعطيت خساً لم يعطهن أحد قبلي	۳۶۲۶	أضربوه (أي النبي ﷺ برجل قد شرب)
۵۰۴۸	أعطيتها بعيراً	۳۶۲۱	أضربوه، بكتوه، لا تقولوا هكذا
۶۹۹	أعظم الناس أجراً	۱۹۲۸	أضعاف مضاعفة، وعند الله المزيد
۳۳۶۸، ۳۳۶۷	أعفوا عنه كل يوم سبعين مرة	۴۸۷۰	أضمنوا لي ستاً من أنفسكم أضمن لكم الجنة
۲۷۷۸	أعلقه ناضحك، وأطعمه رقيقك	۲۰۰۴	أطعمه أهلك
۳۳۵۳	اعلم أبا مسعود! الله أقدر عليك منك عليه	۱۵۲۳	أطعموا الجائع، وعودوا المريض
۱۷۱۱	اعلم بها قبر أخي	۵۹۱۰	اطلبوا فضلة من ماء (فجاؤوا بإيائه)
۵۰۱۷	أعلمته؟	۳۹۶۱	اطلبوه واقتلوه
۳۱۵۲	أعلنوا هذا النكاح	۵۲۳۴	أطلعت في الجنة
۵۲۸۰	أعبار أمي ما بين	۱۹۰۸	اعبدوا الرحمن، وأطعموا الطعام، وأفشوا
۴۲۲۲	أعندك شيء؟	۳۲۷۰	اعبدوا ربكم، وأكرموا أخاكم
۷۴۹	أعوذ بالله العظيم	۱۰۹۸	اعتدلوا، سوا صفوكم
۸۱۷	أعوذ بالله من الشيطان، من نفعه	۸۸۸	اعتدلوا في السجود
۲۴۸۱	أعوذ بالله من الكفر والدين	۳۲۹۹	أعترق رقية
۲۰۷۶	أعيدا سنمكم في سقائه، وتمركم في وعائه	۳۳۸۶	أعتقوا عنه يعتق الله بكل عضو منه
۴۸۷۳	أعيدوا وضوءكما وصلاتكما	۶۱۲	أعتموا بهذه الصلاة
۳۷۰۰	أعيزك بالله من إمارة السفهاء	۳۸۴۸	أعجزتم إذا بعثت رجلاً فلم يرض
۱۵۳۵	أعيزكما بكلمات الله التامة	۵۴۲۰	أعددت ستاً بين يدي الساعة
۵۱۸۹	أغبط أوليائي عندي	۸۰۴	أعد صلاتك فإنك لم تصل
۵۱۷۴	أغتنم خمساً	۵۲۷۲	أعذر الله إلى امرئ
۳۹۵۳	أغر على أبنئ صباحاً وحرقت		أعربوا القرآن، واتبعوا غرائب، وغرائب
۳۹۲۹	أغزوا بسم الله، في سبيل الله	۲۱۶۵	فرائضه
۱۶۳۴	أغسلها ثلاثاً أو خمساً أو أكثر	۳۰۳۳	أعرف عفاصها ووكاءها، ثم عرفها سنة

٦٧٠ ..... أقامها الله وأدامها  
 ٥٦٩٨ ..... اقبلوا البشرى يا بني تميم  
 ٣١٩١ ..... أقبل وادبر واتق الدبر  
 ٦٢٣٠ ..... اقتدوا باللذين من بعدي  
 ٣٤٥٠ ..... أقتله وقد شهد أن لا إله إلا الله ؟  
 ٢٧١٨ ..... أقتله . (لابن خطل)  
 ١٠٠٤ ..... اقتلوا الأسودين  
 ٤١١٧ ..... اقتلوا الحيات، واقتلوا ذا الطفتين  
 ٤١٤٢ ..... اقتلوا الحيات كلها إلا الجان الأبيض  
 ..... اقتلوا الحيات كلهن، فمن خاف ثأرهن فليس  
 ٤١٤٠ ..... مني  
 ٣٩٥٢ ..... اقتلوا شيوخ المشركين، واستحيوا  
 ٢١٨٣ ..... اقرأ ثلاثاً من ذوات ﴿الر﴾  
 ٢١٩٥ ..... اقرأ علي  
 ..... اقرأ ﴿قل يا أيها الكافرون﴾، فإنها براءة من  
 ٢١٦١ ..... الشرك  
 ٢٢١٤ ..... اقرأني جبريل على حرف، فراجعتة  
 ..... اقرأوا القرآن بلحون العرب وأصواتها،  
 ٢٢٠٧ ..... وإياكم  
 ..... اقرأوا القرآن، فإنه يأتي يوم القيامة شفيعاً  
 ٢١٢٠ ..... اقرأوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم، فإذا  
 ٢١٩٠ ..... اقرأوا سورة ﴿هود﴾ يوم الجمعة  
 ٢١٧٤ ..... اقرأوا سورة ﴿يس﴾ على موتاكم  
 ١٦٢٢ ..... اقرأوا فكل حسن، وسيجيء أقوام يقيمونه  
 ٢٢٠٦ ..... كما  
 ..... اقرأ يا ابن حضير! اقرأ يا ابن حضير!  
 ٢١١٦ ..... أقرب ما يكون الرب من العبد  
 ١٢٢٩ ..... أقرب ما يكون العبد  
 ٨٩٤ ..... اقرأوا الطير على مكائنها  
 ٤١٥٢ ..... أقرئ قومك السلام  
 ٦٢٥١ ..... اقسمه بين الناس  
 ٢٦٥٠ ..... أقصر من جشائك  
 ٥١٩٣ ..... اقضيا يوماً آخر مكانه  
 ٢٠٨٠، ٢٠٧٩

١٦٣٧ ..... اغسلوا بماء وسدر، وكفنوه  
 ٤٧٥٥ ..... أغبط رجل على الله يوم القيامة وأخيه  
 ٦٠٨٤ ..... افتح له وبشره بالجنة  
 ٣٨٢٢ ..... افشوا السلام، وأطعموا الطعام  
 ٣٢ ..... أفضل الأعمال الحب في الله  
 ..... أفضل الجهاد من قال كلمة حق عند سلطان جائر  
 ٣٧٠٦، ٣٧٠٥ ..... أفضل الذكر: لا إله إلا الله  
 ٢٣٠٦ ..... أفضل الصدقات ظل فسطاط في سبيل الله  
 ٣٨٢٧ ..... أفضل الصدقة الشفاعة، بها تفك الرقبة  
 ٣٣٨٧ ..... أفضل الصدقة أن تشيع كبدًا جائعاً  
 ١٩٤٦ ..... أفضل الصلاة بعد المفروضة صلاة في جوف الليل  
 ١٢٣٦ ..... أفضل الصلاة طول القنوت  
 ٨٠٠ ..... أفضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم  
 ٢٠٣٩ ..... أفضل العيادة سرعة القيام  
 ١٥٩١ ..... أفضل الكلام أربع: سبحان الله، والحمد لله  
 ٢٢٩٤ ..... أفضل دينار ينفعه الرجل دينار ينفعه  
 ١٩٣٢ ..... أفضل لسان ذاكر، وقلب شاكِر، وزوجة مؤمنة  
 ٢٢٧٧ ..... أفطر الحاجم والمحجوم  
 ٢٠١٢ ..... أفعلها؟  
 ٣٦٢٢ ..... أفلا أعلمك كلاماً إذا قلته  
 ٢٤٤٨ ..... أفلا أعلمكم شيئاً تدركون به  
 ٩٦٥ ..... أفلا أكون عبداً شكوراً  
 ١٢٢٠ ..... أفلا كسوته بعض أهلك؟ فإنه لا بأس به للنساء  
 ٤٣٦٢ ..... أفلا كنتم آذنتموني؟  
 ١٦٥٩ ..... أفلحت يا قديم إن مت ولم تكن أميراً  
 ٣٧٠٢ ..... إقامة حد من حدود الله خير من مطر  
 ٣٥٨٩، ٣٥٨٨

۵۳۳۳	.....	الا أخبركم بما هو	۳۶۰۳	.....	اقطعوه
۵۰۸۴	.....	الا أخبركم بمن يحرم على النار	۳۶۰۴	.....	اقطعوه ثم احسموه
۲۳۲۱	.....	الا أدلك على كلمة من	۱۲۵۳	.....	أقم الصلاة يا بلال! أرحنا بها
۴۹۹۳	.....	الا أخبركم بخيركم من شرکم؟	۱۸۳۷	.....	أقم حتى تأتينا الصدقة، فنامر لك بها
۱۸۸۱	.....	الا أخبركم بشر الناس منزلاً	۳۵۶۹	.....	أقبلوا ذوي الهيئات عثراتهم إلا الحدود
		الا أدلك على ما هو خير من خادم؟ تسبحين	۸۶۸	.....	أقيموا الركوع والسجود
۲۳۸۸	.....	الله	۱۱۰۲	.....	أقيموا الصفوف وحاذوا
		الا أدلك على ملاك هذا الأمر الذي نصيب	۳۵۸۷	.....	أقيموا حدود الله في القريب والبعيد
۵۰۲۵	.....	به	۱۰۸۶	.....	أقيموا صفوفكم وتراصوا
۲۳۸۷	.....	الا أدلكما على خير مما سألتما؟ إذا أخذنا	۴۴۷۲	.....	اكتلحوا بالإثم، فإنه يجلو البصر
۵۰۰۲	.....	الا أدلكم على أفضل الصدقة؟	۴۱۳۴	.....	أكثر جنود الله، لا آكله ولا أحرمه
۹۷۷	.....	الا أدلكم على قوم أفضل	۲۳۱۹	.....	أكثر من قول: لا حول ولا قوة إلا بالله
۲۸۳، ۲۸۲	.....	الا أدلكم على ما يمحو الله به	۱۳۶۶	.....	أكثروا الصلاة على يوم الجمعة
۶۰۶۹	.....	الا أستحي من رجل تستحي منه	۱۶۰۷	.....	أكثروا ذكر هادم اللذات الموت
۱۹۳۶	.....	إلى أقربها منك باباً	۴۸۹۳	.....	أكرمهم عند الله أنقامهم
۵۲۱۶	.....	الا إن الدنيا عرض حاضر	۶۰۱۲	.....	أكرموا أصحابي فإنهم خياركم، ثم
۵۱۷۶	.....	الا إن الدنيا ملعونة	۴۲۴۹	.....	أكل طعامكم الأبرار، وصلت عليكم الملائكة
		الا أنبئكم بخياركم؟ (قالوا: بلى يا	۶۸۴	.....	أكلنا ليل
۵۰۲۳	.....	رسول الله ﷺ)	۲۸۱۳	.....	أكل تمر خير هكذا؟
۵۱۰۰	.....	الا أنبئكم بخياركم؟ خياركم	۳۰۱۹	.....	أكل ولدك نحلته مثله؟
		الا أنبئكم بخير أعمالكم وأزكاها عند	۱۰۱۷	.....	أكلما يقول ذو اليمين؟
۲۲۶۹	.....	ملككم؟	۳۲۶۴	.....	أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً
۳۳۷۴	.....	الا أنبئكم بشراركم؟	۵۱۰۱	.....	أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم
۳۴۹۱، ۳۴۹۰	.....	الا إن دية الخطأ شبه العمد	۱۲۹۹	.....	أكنت تخافين أن يحيف الله عليك
۵۳۷۱	.....	الا إن ربي أمرني	۲۰۷۸	.....	أكنت تقضين شيئاً؟
۲۶۷	.....	الا أن شر الشر شرار العلماء	۵۴۷۲	.....	الا أحدثكم حديثاً عن الدجال؟
۱۸۱۹	.....	الا إن صدقة الفطر واجبة			الا أخبركم بأفضل من درجة الصيام
۶۲۴۹	.....	الا إن عييتي التي أوي إليها	۵۰۳۷	.....	والصدقة
۶۱۸۳	.....	الا إن مثل أهل بيتي فيكم	۲۳۱۱	.....	الا أخبركم بما هو أيسر عليكم
۵۸۷۹	.....	الا أن يغزوهم ولا يغزونا	۵۱۰۶	.....	الا أخبركم بأهل الجنة
۲۱۳۸	.....	الا إنها ستكون فتنة	۳۷۶۶	.....	الا أخبركم بخير الشهداء؟
۱۶۳	.....	الا إني أوتيت القرآن ومثله معه			الا أخبركم بخير الناس؟ رجل ممسك بعنان
۸۷۳	.....	الا إني نهيته أن	۱۹۴۱	.....	

- ١٧٨٩ ..... ألا من ولي يتيمًا له مال فليتجر فيه  
 ٥٠٥٤ ..... الأناة من الله  
 ١٥٦٢ ..... الأنبياء، ثم الأمثل، يتلى  
 ٦٢١٦ ..... الأنصار لا يجهم إلا مؤمن  
 ٧١٣ ..... ألا وإن من كان قبلكم  
 ٤٣٥٤ ..... ألا وطيب الرجال ربح لا لون له  
 ..... ألا يستطيع أحدكم أن يقرأ ألف آية في كل  
 ٢١٨٤ ..... يوم  
 ٣١٢٧ ..... الأيم أحق بنفسها من وليها  
 ٥ ..... الإيمان بضع وسبعون شعبة  
 ٣٥٤٨ ..... الإيمان قيد الفتك، لا يفتك مؤمن  
 ٤٢٧٣ ..... الأيمن فالأيمن  
 ٤٢٧٣ ..... الأيمنون الأيمنون، ألا فيمنوا  
 ٤٣٣٧ ..... البسوا الثياب البيض  
 ١٦٣٨ ..... البسوا من ثيابكم البياض، فإنها من  
 ١٣٦٠ ..... التمسوا الساعة التي ترجى في يوم  
 ٣٠٥٦ ..... التمسوا له وارثًا أو ذا رحم  
 ..... التمسوها في العشر الأواخر من رمضان،  
 ٢٠٨٥ ..... ليلة القدر  
 ٢٠٩٢ ..... التمسوها - يعني ليلة القدر - في تسع يمين  
 ٣٢٧٢ ..... التي تسره إذا نظر، وتطيعه إذا أمر  
 ٣٠٤٢ ..... أحقوا الفرائض بأهلها، فما بقي  
 ٥٩٤ ..... الذي تقوته صلاة العصر  
 ٣٤٥٤ ..... الذي يخلق نفعه يخلقها في النار  
 ١١٤٩ ..... الذي يرفع رأسه ويخفضه  
 ٤٢٧١ ..... الذي يشرب في آنية الفضة إنما يجرجر  
 ٦١٠٣ ..... الستم تعلمون أي أولى بالمؤمنين  
 ٤١١٦ ..... ألقوها وما حوّلها وكلوه  
 ..... ألك امرأة؟  
 ٤٤٤٠ ..... فاغسله، ثم اغسله ثم اغسله، ثم لا تعد  
 ٣٧٧٥ ..... ألك بينة؟ أحلف  
 ٣٧٦٤ ..... ألك بينة؟ فلك بينة  
 ٤٣٥٢ ..... ألك مال؟
- ٥٤٦٠ ..... الآيات بعد المائتين  
 ..... الآيتان من آخر سورة البقرة، من قرأ بهما في  
 ٢١٢٥ ..... ليلة  
 ٦٢٧٧ ..... الأبدال يكونون بالشام  
 ٥٨٩٧ ..... ألا تريخي من ذي الخلصة  
 ١٦٧٢ ..... ألا تستحيون  
 ..... ألا تسمعون؟ ألا تسمعون أن البذاذة من  
 ٤٣٤٥ ..... الإيمان  
 ١٧٢٤ ..... ألا تسمعون، إن الله لا يعذب بدمع  
 ٥٧٧٨ ..... ألا تعجبون كيف يصرف الله عني  
 ٤٥٦١ ..... ألا تعلمين هذه رقبة النملة كما علمتها  
 ٤٧٦٧ ..... الأجدع شيطان  
 ١٠٠٣ ..... الاختصار في الصلاة  
 ٤٢٩٩ ..... ألا خرت ولو أن تعرض عليه عوداً  
 ١١٤٦ ..... ألا رجل يتصدق على هذا فيصلي معه  
 ٧٣٧ ..... الأرض كلها مسجد  
 ..... الأرواح جنود مجندة، فما تعارف منها  
 ٥٥٠٤، ٥٠٠٣ ..... ائتلف  
 ٥٩٩١ ..... الأزدد أزد الله في الأرض  
 ٤٣٣٢ ..... الإسهال في الإزار والقميص والعمامة  
 ٢٦٢٢ ..... الاستجمار تو، ورمي الجمار تو  
 ٢ ..... الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا الله  
 ٣٤٩٥ ..... الأصابع سواء، والأسنان سواء  
 ١٠٥٥ ..... ألا صلوا في الرحال  
 ٥٠٦٦ ..... الاقتصاد في النفقة  
 ٣٦٨٥ ..... ألا كللكم راع، وكللكم مسؤول عن رعيته  
 ٢٩٤٦ ..... ألا لا تظلموا، ألا لا يحمل مال امرئ  
 ٣١٠١ ..... ألا لا يبيت رجل عند امرأة ثيب إلا  
 ٢٥٧٣ ..... ألا لا يحج بعد العام مشرك  
 ٤١٣١ ..... ألا لا يحمل أموال المعاهدين إلا بحقها  
 ٦٦٣ ..... الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن  
 ١٨٣ ..... الأمر ثلاثة  
 ٤٠٤٧ ..... ألا من ظلم معاهداً، أو انتقصه

## الکم شامدان يشهدان على قاتل

صاحبکم؟	۳۵۳۲
اللحد لنا، والشق لغیرنا	۱۷۰۲، ۱۷۰۱
الله أعلم بما كانوا عاملین	۹۳
الله أكبر	۱۲۰۰
الله أكبر الله أكبر، خربت خیر	۳۹۳۱
الله أكبر کبیراً	۸۱۷
الله أكبر، وجهت وجهی	۸۲۱
الله في أصحابی	۶۰۱۴
اللهم آتانی الدنيا حسنة	۲۴۸۷
اللهم اجعل بالمدينة، ضعفي ما جعلت بمكة	
من البركة	۲۷۵۴
اللهم اجعل رزق آل محمد	۵۱۶۴
اللهم اجعل في قلبي نوراً	۱۱۹۵
اللهم اجعلني أعظم شكرک	۲۴۹۹
اللهم اجعلني من الذين إذا أحسنوا استبشروا	۲۳۵۷
اللهم اجعلها رحمة، ولا تجعلها عذاباً	۱۵۱۹
اللهم اجعله لنا سلفاً و فرطاً	۱۶۹۰
اللهم اجعله هادياً	۶۲۴۴
اللهم أحبهما فإني أحبهما	۶۱۴۹
اللهم أحيني مسكيناً	۵۲۴۵، ۵۲۴۴
اللهم أذقت أول قريش نكالاً فأذق	۵۹۸۹
اللهم ارحم المحنقين	۲۶۴۸
اللهم ارحمهما فإني أرحمهما	۶۱۴۹
اللهم ارزقني حبك وحب من ينفعني	۲۴۹۱
اللهم استجب لسعد إذا دعاك	۶۱۲۵
اللهم اسق عبادك وبيمتك	۱۵۰۶
اللهم سقنا غيثاً مغيثاً، مريثاً	۱۵۰۷
اللهم أسلمت نفسي إليك، ووجهت وجهي	۲۳۸۵
اللهم اشد درمته وأجب دعوته	۶۱۲۴
اللهم أصلح لي ديني الذي هو عصمة أمري	۲۴۸۳
اللهم أعذه من عذاب القبر	۱۶۸۹

## اللهم أعز الإسلام بأبي جهل بن هشام أو بعمر

بعمر	۶۰۴۵
اللهم أعني على منكرات الموت، أوسكرات	۱۵۶۴
اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا	۱۶۷۶، ۱۶۷۵
اللهم اغفر لقومي	۵۳۱۳
اللهم اغفر للأنصار	۶۲۲۳
اللهم اغفر له وارحمه، وعافه، واعف عنه	۱۶۵۵
اللهم اغفر لي خطيئتي، وجهلي	۲۴۸۲
اللهم اغفر لي وارحمي، واهدني	۲۴۸۶، ۹۰۰
اللهم أقبل بقلوبهم	۶۲۷۲
اللهم اقسم لنا	۲۴۹۲
اللهم اكتب لي بها عندك أجراً	۱۰۳۶
اللهم أكثر ماله وولده	۶۲۰۸
اللهم اكفني بحلالك عن حرامك	۲۴۴۹
اللهم أمّي أمّي	۵۵۷۷
اللهم انج الوليد بن الوليد	۱۲۸۸
اللهم إنا نجعلك في نحورهم	۲۴۴۱
اللهم أنت السّلام	۹۶۱، ۹۶۰
اللهم أنت ربها وأنت خلقتها	۱۶۸۸
اللهم أنت عضدي ونصيري، بك أحول	۲۴۴۰
اللهم أنتم من أحب الناس إليّ	۶۲۲۰
اللهم أنشدك عهدك ووعدك	۵۸۷۲
اللهم انفعني بما علمتني	۲۴۹۳
اللهم إن فلان بن فلان في ذمتك وحبل	۱۶۷۷
اللهم إنهم حفاة فاحلهم	۵۹۲۹
اللهم إني أبرأ إليك مما صنع خالد	۳۹۷۶
اللهم إني اتخذت عندك عهداً لن تخلفنيه	۲۲۲۴
اللهم إني أحبه فأحبه	۶۱۴۲
اللهم إني أسألك الثبات	۹۵۵
اللهم إني أسألك الصحة	۲۵۰۰
اللهم إني أسألك العافية	۲۳۹۷
اللهم إني أسألك الهدى، والتقى	۲۴۸۴
اللهم إني أسألك خيراً وخيراً ما فيها	۱۵۱۳

٢٤٢٧ ..... اللهم بارك لهم في ارزقهم  
 ٢٣٨٣، ٢٣٨٢ ..... اللهم باسمك أموت وأحيا  
 ٨١٢ ..... اللهم باعد بيني وبين خطاياي  
 ٢٤٩٧ ..... اللهم بعلمك الغيب وقدرتك  
 ..... اللهم بك أصبحنا، وبك أمسينا، وبك نحيا،  
 وبك نموت .....  
 ٢٣٨٩ .....  
 ٥٥٦٢ ..... اللهم حاسبني حساباً يسيراً  
 ٢٧٣٤ ..... اللهم حب إلينا المدينة كحبنا مكة  
 ٦٢١٣ ..... اللهم حب عبيدك هذا  
 ٥٠٩٩ ..... اللهم حسنت خلقي فأحسن  
 ٥٩٠٢ ..... اللهم حولنا ولا علينا، اللهم على الأكام  
 ٢٤٠٨ ..... اللهم رب السماوات، ورب الأرض  
 ١٢١٢ ..... اللهم رب جبرئيل وميكائيل وإسرافيل  
 ٨٧٦ ..... اللهم ربنا لك الحمد  
 ٢٤٩٤ ..... اللهم زدنا ولا تنقصنا، وأكرمنا  
 ١٧٧٧ ..... اللهم صل على آل فلان  
 ١٥٠٠ ..... اللهم صيياً نافعاً  
 ٢٥٠١ ..... اللهم طهر قلبي من النفاق  
 ٢٤١٣ ..... اللهم عافني في بدني  
 ٦١٤٧ ..... اللهم علمه الحكمة  
 ٦١٤٧ ..... اللهم علمه الكتاب  
 ٥٨٤٧ ..... اللهم عليك بقريش (ثلاثاً)  
 ٦١٤٨ ..... اللهم فقهه في الدين  
 ٢٤٠٢ ..... اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك  
 ٢٤٠١، ٢٤٠٠ ..... اللهم قني عذابك يوم تجمع عبادك  
 ٣٠٣٢ ..... اللهم كما أرينا أوله فأرينا آخره  
 ٧٥٠ ..... اللهم لا تجعل قبري وثناً  
 ١٥٢١ ..... اللهم لا تقتلنا بغضبك، ولا تهلكنا  
 ٥٤٤٩ ..... اللهم لا تكلمهم إلى فاضع عنهم  
 ٦٠٩٩ ..... اللهم لا تمتني حتى تربني علياً  
 ..... اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة فاغفر الأنصار  
 ..... والمهاجرة  
 ٤٧٩٣ .....

٢٤٩٨ ..... اللهم إني أسألك علماً نافعاً  
 ٨٩٣ ..... اللهم إني أعوذ برضاك  
 ١٢٧٦ ..... اللهم إني أعوذ برضاك من سخطك  
 ٢٤٦٥، ٢٤٦٤ ..... اللهم إني أعوذ بك من الأربع: ..  
 ٢٤٧٠ ..... اللهم إني أعوذ بك من البرص  
 ٩٦٤ ..... اللهم إني أعوذ بك من الجبن  
 ٢٤٦٩ ..... اللهم إني أعوذ بك من الجوع  
 ٣٣٧ ..... اللهم إني أعوذ بك من الخبث  
 ٢٤٦٨ ..... اللهم إني أعوذ بك من الشقاق  
 ٢٤٦٠ ..... اللهم إني أعوذ بك من العجز والكسل  
 ٢٤٦٧ ..... اللهم إني أعوذ بك من الفقر، والقلة  
 ٢٤٥٩ ..... اللهم إني أعوذ بك من الكسل والهرم  
 ٢٤٨٠ ..... اللهم إني أعوذ بك من الكفر والفقر  
 ٢٤٧٣ ..... اللهم إني أعوذ بك من الهرم  
 ٢٤٥٨ ..... اللهم إني أعوذ بك من الهم  
 ٢٤٦٢ ..... اللهم إني أعوذ بك من شر ما عملت  
 ١٥٢٠ ..... اللهم إني أعوذ بك من شر ما فيه  
 ٢٤٦١ ..... اللهم إني أعوذ بك من زوال نعمتك  
 ٩٣٩ ..... اللهم إني أعوذ بك من عذاب  
 ٢٤٧١ ..... اللهم إني أعوذ بك من منكرات الأخلاق ..  
 ٢٤٢٠ ..... اللهم إني أعوذ بك من وعاء السفر  
 ٢٤٠٣ ..... اللهم إني أعوذ بوجهك الكريم  
 ٥٨٩٥ ..... اللهم اهد أم أبي هريرة  
 ٥٩٩٥ ..... اللهم اهد ثقيفاً  
 ٦٠٠٥ ..... اللهم اهد دوساً وأت بهم  
 ١٢٧٣ ..... اللهم اهدني فيمن هديت  
 ٢٤٢٨ ..... اللهم أهله علينا بالأمن والإيمان  
 ٦٠٩٤ ..... اللهم اثني بأحب خلقك إليك  
 ٦٠٥٢ ..... اللهم أيد الإسلام بعمر  
 ٣٩٠٨ ..... اللهم بارك لأمي في بكورها  
 ٢٧٣١ ..... اللهم بارك لنا في ثمرنا، وبارك لنا في مدينتنا  
 ١٣٦٩ ..... اللهم بارك لنا في رجب وشعبان  
 ٦٢٧١ ..... اللهم بارك لنا في شامنا

- اللهم لك أسلمت، وبك آمنت ..... ۲۴۶۳
- اللهم لك الحمد أنت قيم السموات والأرض ..... ۱۲۱۱
- اللهم لك الحمد، كما كسوتيه ..... ۴۳۴۲
- اللهم لك صمت، وعلى رزقك أفطرت ..... ۱۹۹۴
- اللهم منزل الكتاب، سريع الحساب ..... ۲۴۲۶
- اللهم منزل الكتاب، ومحجري الحساب ..... ۳۹۳۰
- اللهم من ولي من أمر أمتي شيئاً ..... ۳۶۸۹
- اللهم هذا إقبال ليلك ..... ۶۶۹
- اللهم هذا قسمي فيما أملك ..... ۳۲۳۵
- اللهم هؤلاء أهل بيتي ..... ۶۱۳۵
- اللهم وليديه فاغفر ..... ۳۴۵۶
- ألم تر آيات أنزلت الليلة لم ير مثلهن قط ..... ۲۱۳۱
- ألم تسلم يا يزيد ..... ۱۱۵۵
- ألم يأن للرحيل؟ (قلت: بلى) ..... ۵۸۶۹
- ألم يقل الله ﴿استجيبوا لله وللرسول إذا
- دعاكم﴾ ..... ۲۱۱۸
- أله إخوة؟ ..... ۳۰۳۱
- أليس الذي أمشاه على الرجلين ..... ۵۵۳۷
- أليس بعدها طريق هي أطيب ..... ۵۱۲
- أليست نفساً؟ ..... ۱۶۸۰
- أليس قد صليت معنا ..... ۵۶۷
- أليس هذا خيراً من أن يأتي أحدكم وهو نائم ..... ۴۴۸۶
- أما الطيب الذي بك فاغسله ثلاث مرات ..... ۲۶۸۰
- أما إنك لو سكنت لنا ولتني ..... ۳۲۸، ۳۲۷
- أما إنكم لو أكثرتم ..... ۵۳۵۲
- أما إنه لو لم يرفعها ..... ۵۳۱۱
- أما إنهم بمخلّة مجنّة، وإنهم لمن ربحان الله ..... ۴۶۹۱
- أما إني سأحدثكم ما حبسني ..... ۷۴۸
- أما بعد ألا أيها الناس! إنما أنا بشر ..... ۶۱۴۰
- أما بعد، فإن الناس ..... ۶۲۲۲
- أما بعد فإن خير الحديث ..... ۱۴۱
- أما بعد، فإني أستعمل رجالاً منكم ..... ۱۷۷۹
- أما علمت أن الفخذ عورة ..... ۳۱۱۲
- أما علمت أن حمزة أخِي من الرضاعة؟ ..... ۳۱۶۳
- أما علمت يا عمرو أن الإسلام ..... ۲۸
- أما في بيتك شيء ..... ۱۸۵۱
- أما لو قلت حين أمسيت: أعوذ بكلمات الله
- التامات ..... ۲۴۲۳
- أما ما ذكرت من آية أهل الكتاب ..... ۴۰۶۶
- أما مرت بوادي ..... ۵۵۳۱
- أما والله لولا أن الرسل ..... ۳۹۸۲
- أما يخشى الذي يرفع رأسه ..... ۱۱۴۱
- أمتوكون أنتم؟ ..... ۱۷۷
- أمتي هذه أمة ..... ۵۳۷۴
- أمرت أن أسجد ..... ۸۸۷
- أمرت أن أقاتل الناس حتى ..... ۱۲
- أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا ..... ۱۷۹۰
- أمرت بقرية تأكل القرى. يقولون: يثرب ..... ۲۷۳۷
- أمرت بيوم الأضحى عيداً جعله الله لهذه الأمة ..... ۱۴۷۹
- أمر الدم بما شئت، واذكر اسم الله ..... ۴۰۸۱
- أمرني ربّي بتسع ..... ۵۳۵۸
- أمسح رأس اليتيم، وأطعم المسكين ..... ۵۰۰۱
- أمسك أربعاً، وفارق سائرهن ..... ۳۱۷۶
- أمسك بعض مالك فهو خير لك ..... ۳۴۳۴
- أمسكوا أموالكم عليكم، لا تفسدوها ..... ۳۰۱۵
- أمسنا وأمسي الملك لله، والحمد لله ..... ۲۳۹۲
- أمسنا وأمسي الملك لله، والحمد لله ..... ۲۳۹۲
- أمك. أباك، ثم الأقرب فالأقرب ..... ۴۹۲۹
- أمك، أمك، أمك، أبوك ..... ۴۹۱۱
- أمكني في بيتك حتى يبلغ ..... ۳۳۳۲
- أملك عليك لسانك ..... ۴۸۳۸
- أمتي جبريل عند البيت ..... ۵۸۳
- أميطي عنا قرامك ..... ۷۵۸
- أنا أكثر الأنبياء تبعاً يوم القيامة ..... ۵۷۴۲
- إن آل أبي فلان ليسوا لي بأولياء ..... ۴۹۱۴

- ٦١٥٤ ..... أنا حرب لمن حاربهم وسلم لمن .....  
 إن أحسن ما دخل الرجل أهله إذا قدم من سفر  
 ٣٩٢١ ..... أول الليل  
 إن أحسن ما زرتم الله في قبوركم ومساجدكم  
 ٤٣٨٢ ..... البياض  
 ٤٤٥١ ..... إن أحسن ما غيبره الشيب الخناء والكتم  
 ٢٩٨٥ ..... إن أحق ما أخذتم عليه أجر آ كتاب الله  
 ٦٤٨ ..... إن أخا صداء قد أذن  
 ٦١٩٦ ..... إن أخاك رجل صالح (أو) إن عبد الله  
 ٢٩٢٨ ..... إن أخاك محبوس بدينه، فاقض عنه  
 ٥٣٣٤ ..... إن أخوف ما أخاف عليكم الشرك  
 ٣٥٧٧ ..... إن أخوف ما أخاف على أمي عمل قوم لوط  
 ٥٢١٤ ..... إن أخوف ما أتخوف  
 ٦٠٩٦ ..... أنا دار الحكمة وعلي بابها  
 ٥٦٤٣ ..... إن أدخلت الجنة آتيت بفرس  
 ٥٦٥٧ ..... إن أدنى أهل الجنة منزلة لمن  
 ٥٦٢٧ ..... إن أدنى مقعد أحدكم من الجنة  
 ١٦٣١ ..... إن أرواح المؤمنين في طير خضر تعلق  
 ٦٢٤١ ..... إن استخلفت عليكم  
 ٢٢٤٧ ..... إن أسرع الدعاء إجابة دعوة غائب لغائب  
 ٤٠٤٩ ..... أنا رسول الله، وأنا محمد بن عبد الله  
 ٤٢٠١ ..... أنا ذكرنا اسم الله عليه حين أكلنا  
 ٥٥٧٥ ..... أنا سيد الناس يوم القيامة  
 ٥٧٤١ ..... أنا سيد ولد آدم يوم القيامة  
 ٥٧٦١ ..... أنا سيد ولد آدم يوم القيامة ولا فخر  
 ٣٩٥٨ ..... أنا فئة المسلمين  
 ٢٧٧٠ ..... إن أطيب ما أكلتم من كسبكم  
 ٣١٩٠ ..... إن أعظم الأمانة عند الله يوم القيامة  
 ٢٦٤٣ ..... إن أعظم الأيام عند الله يوم النحر  
 ٢٩٢٢ ..... إن أعظم الذنوب عند الله  
 ١٥٣ ..... إن أعظم المسلمين في المسلمين جرماً  
 ٣٠٩٧ ..... إن أعظم النكاح بركة أسره مؤنة  
 ٥٥٩٥ ..... أنا فاعل (سألت النبي ﷺ أن يشفع لي)
- ١٩٧١ ..... إنا أمة أمية، لا نكتب ولا نحسب، الشهر  
 ٤٨٩٥ ..... أنا النبي لا كذب أنا ابن عبد المطلب  
 ٥٨٨٩ ..... أنا النبي لا كذب  
 ٥٧٢٢ ..... أنا أولى الناس بعيسى ابن مريم  
 ٣٠٤١ ..... أنا أولى بالمؤمنين من أنفسهم  
 ٣٠٥٢ ..... أنا أولى بكل مؤمن من نفسه  
 ٥٧٦٥ ..... أنا أول الناس خروجاً إذا بعثوا  
 ٥٧٤٤ ..... أنا أول شفيع في الجنة  
 ٦٠٣٢ ..... أنا أول من تنشق عنه الأرض  
 ٢٩٩ ..... أنا أول من يؤذن له بالسجود  
 ٥٨٣١ ..... إن إبراهيم ابني وإنه مات  
 ٢٧٣٢ ..... إن إبراهيم حرم مكة فجعلها حراماً  
 أنا بريء من كل مسلم مقيم بين أظهر  
 ٣٥٤٧ ..... المشركين  
 أنا بريء ممن حلق وصلق وخرق  
 ١٧٢٦ ..... إن أبغض الرجال إلى الله الألد الخصم  
 ٣٧٦٢ ..... إن إبليس يضع عرشه على الماء  
 ٧١ ..... إن ابني هذا سيد، ولعل الله أن  
 ٦١٤٤ ..... إن أبوا إلا أن تأخذوا كرهاً فخذوا  
 ٤٠٤٠ ..... إن أبواب الجنة تحت ظلال السيوف  
 ٣٨٥٢ ..... إن أثقل شيء يوضع في ميزان  
 ٥٠٨١ ..... أن أجمع عليك سلاحك وثيابك، ثم اثني  
 ٣٧٥٦ ..... إن أحاديثنا ينسخ بعضها  
 ١٩٦ ..... إن أحب أسمائكم إلى الله : عبد الله،  
 وعبد الرحمن  
 ٤٧٥٢ ..... إن أحب الأعمال إلى الله تعالى  
 ٥٠٢١ ..... إن أحب الناس إلى الله يوم القيامة  
 ٣٧٠٤ ..... إن أحبكم إلي وأقربكم مني يوم القيامة ٤٧٩٨، ٤٧٩٧  
 ٧٤٦ ..... إن أحدكم إذا قام في الصلاة  
 ١٠١٤ ..... إن أحدكم إذا قام يصلي  
 ١٢٧ ..... إن أحدكم إذا مات  
 ٤٩٨٥ ..... إن أحدكم مرآة أخيه



- ٥٣١٢ ..... إن الرزق ليطلب  
 ٥٠٦٤ ..... إن الرجل ليكون  
 ٤٥٥٢ ..... إن الرقي والثائم والثولة شرك  
 ٢٥٧٩ ..... إن الركن والمقام ياقوتتان  
 ١٦١٩ ..... إن الروح إذا قبض تبعه البصر  
 ٥٤٠٥ ..... إن السعيد لمن جنب  
 ١٧٥٧ ..... إن السقط ليرغم ربه إذا أدخل أبويه  
 ٣٧١٨ ..... إن السلطان ظل الله في الأرض  
 ١٠٤٨ ..... إن الشمس تطلع ومعها  
 ١٤٨٣ ..... إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله  
 ٣٢٤٨ ..... إن الشهر يكون تسعاً وعشرين  
 ٦٨٧ ..... إن الشيطان أتى بلالاً  
 ٦٧٤ ..... إن الشيطان إذا سمع  
 ١٨٤ ..... إن الشيطان ذئب الإنسان  
 ٢٣٤٤ ..... إن الشيطان قال: وعزتك يا رب! لا أبرح  
 ٧٢ ..... إن الشيطان قد أيس من أن يعبد  
 ٤٨٦٣ ..... إن الشيطان ليمثل في صورة الرجل  
 ٦٨ ..... إن الشيطان يجري من الإنسان  
 ٤١٦٧ ..... إن الشيطان يحضر أحدكم عند كل شيء  
 ..... إن الشيطان يستحل الطعام أن لا يذكر اسم  
 ..... إن الله عليه  
 ٤٢٣٧، ٤١٦٠ ..... إن الصدق بر، وإن البر يهدي  
 ٤٨٢٥ ..... إن الصدقة لا تحمل لنا، وإن موالى القوم  
 ١٨٢٩ ..... إن الصدقة لتطفي غضب الرب، وتدفع  
 ١٩٠٩ ..... إن الصعيد الطيب وضوء المسلم  
 ٥٣٠ ..... إن العبد إذا سبقت له من الله  
 ١٥٦٨ ..... إن العبد إذا صلى  
 ٥٣٢٩ ..... إن العبد إذا اعترف ثم تاب، تاب الله عليه  
 ٢٣٣٠ ..... إن العبد إذا كان على طريقة حسنة  
 ١٥٥٩ ..... إن العبد إذا لعن شيئاً  
 ٤٨٥٠ ..... إن العبد ليتمس مرضاة الله، فلا يزال بذلك  
 ٢٣٧٩ ..... إن العبد ليعمل عمل أهل النار  
 ٨٣ ..... إن العبد إذا نصح لسبيده  
 ٣٣٤٨ ..... إن أفضل عباد الله عند الله منزلة  
 ٣٧١٩ ..... أنا قائد المرسلين ولا فخر  
 ٥٧٦٤ ..... أنا قد بايعتك فارجع  
 ٤٥٨١ ..... إنا كنا نهيئكم عن لحومها أن تأكلوها  
 ٢٦٤٥ ..... إنا وبنو المطلب لا نفترق في جاهلية ولا إسلام  
 ٤٠٢٨ ..... إن الأرض لا تقبله  
 ٥٨٩٨ ..... إن الأمانة نزلت  
 ٥٣٨١ ..... إن الأمير إذا ابتغى الريبة في الناس أفسدهم  
 ٣٧٠٨ ..... إن الإيمان ليأرز إلى المدينة  
 ١٦٠ ..... إن البيت الذي فيه الصورة لا تدخله الملائكة  
 ٤٤٩٢ ..... إن الجذع يوفي عما يوفي منه الثني  
 ١٤٦٧ ..... إن الجنة تزخر لرمضان من رأس الحول  
 ١٩٦٧ ..... إن الجنة تشاق إلى ثلاثة  
 ٦٢٣٤ ..... إن الحسن والحسين هماريحاني  
 ٦١٦٤ ..... إن الحمد لله نحمده ونستعينه  
 ٥٨٦٠ ..... إن الحمد لله، وسبحان الله  
 ٢٣١٨ ..... إن الحميم ليصب على رؤوسهم  
 ٥٦٧٩ ..... إن الحياء والإيمان قرناء  
 ٥٠٩٣ ..... إن الدجال يخرج وإن معه ماء  
 ٥٤٧٣ ..... إن الدعاء ينفع مما نزل وما لم ينزل  
 ٢٢٣٥، ٢٢٣٤ ..... إن الدنيا حلوة خضرة  
 ٥١٤٥، ٣٠٨٦ ..... إن الدين ليأرز إلى الحجاز  
 ١٧٠ ..... إن الدين يسر، ولن يشاد الدين أحد  
 ١٢٤٦ ..... إن الذي ليس في جوفه شيء من القرآن  
 ٢١٣٥ ..... إن الذي يأكل ويشرب في آنية الفضة والذهب  
 ٤٢٧١ ..... إن الذي يأتي امرأته في بيته  
 ٣١٩٤ ..... إن الذي يمشى عليكن بعدي هو الصادق  
 ٦١٣١ ..... إن الربا وإن كثرفان عاقبته  
 ٢٨٢٧ ..... إن الرجل إذا صلى مع الإمام  
 ١٢٩٨ ..... إن الرجل إذا مات بغير مولده  
 ١٥٩٣ ..... إن الرجل في الجنة ليتكىء في  
 ٥٦٥٢ ..... إن الرجل ليتكلم بالكلمة من الخير  
 ٤٨٣٤ ..... إن الرجل ليعمل المرأة بطاعة الله  
 ٣٠٧٥ .....

۴۵۰۳ ..... إن الله تعالى حرم الخمر، والميسر  
 ۵۰۶۷ ..... إن الله تعالى رفيق .....  
 ..... إن الله تعالى عز وجل ليغفر لعبده ما لم يقع  
 ۲۳۶۱ ..... الحجاب  
 ۱۹۸۱ ..... إن الله تعالى قد أمد له لرويته  
 ۲۱۴۸ ..... إن الله تعالى قرأ (طه) و(يس) قبل أن يخلق  
 ..... إن الله تعالى قسم بينكم أخلاقكم كما قسم  
 ۴۹۹۴ ..... بينكم أرزاقكم  
 ۵۷۰۰ ..... إن الله تعالى كتب كتاباً قبل .....  
 ۵۱۴۷ ..... إن الله تعالى لا يعذب العامة .....  
 ۴۲۰۰ ..... إن الله تعالى ليرضى عن العبد أن يأكل الأكلة  
 ۱۳۰۷، ۱۳۰۶ ..... إن الله تعالى ليطلع في ليلة .....  
 ۳۸۷۲ ..... إن الله تعالى يدخل بالسهم الواحد .....  
 ۳۳۱۰ ..... إن الله تعالى يغار، وإن المؤمن يغار .....  
 ۵۶۲۶ ..... إن الله تعالى يقول لأهل الجنة .....  
 ..... إن الله تعالى يلوم على العجز ولكن عليك  
 ۳۷۸۴ ..... بالكيس .....  
 ۶۰۴۲ ..... إن الله جعل الحق على لسان عمر .....  
 ۴۲۵۱ ..... إن الله جعلني عبداً كريماً .....  
 ۴۹۱۵ ..... إن الله حرم عليكم عقوق الأمهات .....  
 ۴۴۷ ..... إن الله حيي ستر .....  
 ۲۱۷۲ ..... إن الله ختم سورة البقرة بآيتين .....  
 ۲۱۷۳ ..... إن الله ختم سورة البقرة بآيتين، أعطيهما .....  
 ۵۵۵۹ ..... إن الله سيخلص رجلاً من أمتي .....  
 ۹۵ ..... إن الله خلق آدم ثم مسح ظهره .....  
 ۱۰۰ ..... إن الله خلق آدم من قبضة .....  
 ۵۷۳۱ ..... إن الله خلق إسرائيل منذ .....  
 ۱۰۱ ..... إن الله خلق خلقه .....  
 ۵۷۵۰ ..... إن الله زوى لي الأرض فرأيت .....  
 ۲۷۳۸ ..... إن الله سمي المدينة طابة .....  
 ۳۷۳۸ ..... إن الله سيهدي قلبك، ويثبت لسانك .....  
 ۲۷۶۰ ..... إن الله طيب لا يقبل إلا طيباً .....  
 ۴۴۸۷ ..... إن الله طيب يحب الطيب .....

۱۲۶ ..... إن العبد إذا وضع في قبره .....  
 ۵۷۶ ..... إن العبد المسلم ليصلي .....  
 ۴۸۱۳ ..... إن العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله ...  
 ۴۸۳۶ ..... إن العبد ليقول الكلمة لا يقولها إلا .....  
 ۴۹۴۲ ..... إن العبد ليموت والداه أو أحدهما .....  
 ۳۶۹۹ ..... إن العرافة حق ولا بد للناس من عرفاء .....  
 ۳۵۰۰ ..... إن العقل ميراث بين ورثة القتل .....  
 ۳۰۱۰ ..... إن العمرى ميراث لأهلها .....  
 ۴۵۶۳ ..... إن ادعبن حق .....  
 ۳۷۲۵ ..... إن الغادر ينصب له لواء .....  
 ۵۱۱۸ ..... إن الغضب ليفسد الإيمان .....  
 ۵۱۱۳ ..... إن الغضب من الشيطان .....  
 ۵۷۱۱ ..... إن الغلام الذي قتله الخضر طبع كافراً .....  
 ۱۳۲ ..... إن القبر أول منزل .....  
 ۵۶۷۶ ..... إن الكافر ليسحب لسانه الفرسخ .....  
 ۴۸۲۱ ..... إن اللعانين لا يكونون شهداء .....  
 ۱۲۶۷ ..... إن الله أمدكم بصلاة هي خير لكم .....  
 ۵۶۴۲ ..... إن الله أدخلك الجنة فلا .....  
 ۵۰۰۵ ..... إن الله إذا أحب عبداً دعا جبرئيل فقال: .....  
 ۵۹۷۷ ..... إن الله إذا أراد رحمة أمة .....  
 ۵۷۴۰ ..... إن الله اصطفى كنانة من ولد إسماعيل .....  
 ۲۱۹۶ ..... إن الله أمرني أن أقرأ عليك القرآن .....  
 ۴۵۳۸ ..... إن الله أنزل الداء والدواء .....  
 ۴۸۹۸ ..... إن الله أوحى إلي: أن تواضعوا .....  
 ۲۷۵۲ ..... إن الله أوحى إلي: أي هؤلاء الثلاثة نزلت .....  
 ۵۷۷۰ ..... إن الله بعثني لتمام مكارم الأخلاق .....  
 ۶۲۵۸ ..... إن الله تبارك وتعالى أمرني بحب أربعة .....  
 ۴۰۷۳ ..... إن الله تبارك وتعالى كتب الإحسان .....  
 ۶۲۹۳ ..... إن الله تجاوز عن أمتي الخطأ والنسيان .....  
 ۶۳ ..... إن الله تجاوز عن أمتي ما وسوست .....  
 ۵۲۸۸ ..... إن الله تعالى إذا أراد بعبد .....  
 ۳۶۵۴ ..... إن الله تعالى بعثني رحمة للعالمين .....  
 ۲۳۴۵ ..... إن الله تعالى جعل بالمغرب باباً، عرضه مسيرة

- ۵۸۷۷ ... أنا نازل (ثم قام ويطنه معصوب بحج) ...  
 ۲۶۲ ... إن أنا ساء من أمي سيتفقهون ...  
 ۲۶۱۲ ... إن أهل الجاهلية كانوا يدفعون من عرفة ...  
 ۵۶۴۷ ... إن أهل الجنة إذا دخلوها نزلوا ...  
 ۵۶۲۴ ... إن أهل الجنة يترامون أهل الغرف ...  
 ۶۰۵۸ ... إن أهل الجنة ليرامون أهل عليين ...  
 ۵۶۲۰ ... إن أهل الجنة يأكلون فيها ...  
 ۵۶۶۷ ... إن أهون أهل النار عذاباً ...  
 ۳۶۸۳ ... إنا والله لا نولي على هذا العمل أحداً سألنا ...  
 ۴۹۷۸ ... أنا وامرأة سفعاء الخدين كهاتين يوم القيامة ...  
 ۴۹۵۲ ... أنا وكافل اليتيم له، ولغيره، في الجنة هكذا ...  
 ۵۴۶۶ ... إن أول الآيات خروجا طلوع الشمس ...  
 ۴۶۴۶ ... إن أول الناس بالله من بدأ بالسلام ...  
 ۲۰۵ ... إن أول الناس يقضى عليه ...  
 ۵۶۳۵، ۵۶۱۹ ... إن أول زمرة يدخلون الجنة ...  
 ۹۴ ... إن أول ما خلق الله القلم ...  
 ۱۴۳۵ ... إن أول ما نبأ به في يومنا هذا ...  
 ۱۳۳۱، ۱۳۳۰ ... إن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة ...  
 ۵۱۹۶ ... إن أول ما يسأل ...  
 ۵۳۷۷ ... إن أول ما يكفأ ...  
 ۴۶۶۵ ... أن يعني عذقك ...  
 ۱۸۹۸ ... إن بكل تسيحة صدقة، وكل تكبيرة صدقة ...  
 ۶۸۰ ... إن بلالاً ينادي بليل ...  
 ۳۸۱۶، ۳۸۱۵ ... إن بالمدينة أقواماً، ما سرتهم مسيراً ...  
 ۴۱۱۸ ... إن بالمدينة جناً قد أسلموا ...  
 ۵۳۹۹ ... إن بين يدي الساعة ...  
 ۵۴۳۸ ... إن بين يدي الساعة كذابين ...  
 ۵۴۹۱ ... إن بين يديه ثلاث سنين ...  
 ۳۹۴۸ ... إن بينكم العدو فليكن شعاركم: حم لا  
 ۳۳۷۸ ... ينصرون ...  
 ۶۰۹۳ ... أنت أحق به ما لم تنكحني ...  
 ... أنت أخي في الدنيا والآخرة ...
- ۱۵۲۷ ... إن المسلم إذا عاد أخاه المسلم ...  
 ۸۵۶ ... إن المصلي يتاجي ربّه ...  
 ۳۶۹۰ ... إن المقسطين عند الله على منابر من نور ...  
 ۴۵۹۴ ... إن الملائكة تنزل في العنان - السحاب - ...  
 ۶۲۳۷ ... إن الملائكة كانت تحمله ...  
 ۲۶۹۶ ... إن لم نرده عليك إلا أنا حرم ...  
 ۱۶۴۹ ... إن الموت فزع، فإذا رأيت الجنائز فقوموا ...  
 ۲۳۴۲ ... إن المؤمن إذا أذنب كانت نكته سوداء في قلبه ...  
 ۱۵۷۱ ... إن المؤمن إذا أصابه السقم، ثم عافاه ...  
 ۵۰۸۲ ... إن المؤمن ليدرك بحسن خلقه ...  
 ... إن المؤمن يأكل في معي ...  
 ۳۱۷۵، ۳۱۷۴، ۴۱۷۳ ... واحد ...  
 ۴۷۹۵ ... إن المؤمنين وأولادهم في الجنة ...  
 ۱۱۷ ... إن المؤمن وأولادهم في الجنة ...  
 ۱۷۴۲ ... إن الميت ليعذب ببكاء أهله عليه ...  
 ۱۳۹ ... إن الميت يصير إلى القبر ...  
 ۳۵۳۴ ... إن النار لا يعذب بها إلا الله ...  
 ۵۱۴۲ ... إن الناس إذا رأوا منكراً ...  
 ۶۱۸ ... إن الناس قد صلوا ...  
 ۲۱۵ ... إن الناس لكم تبع ...  
 ۵۵۴۸ ... إن الناس يحشرون ثلاثة أفواج ...  
 ۵۲۲۸ ... إن النور إذا دخل ...  
 ۵۰۵۹ ... إن الهادي الصالح ...  
 ۳۱۸ ... إن الوضوء على من نام ...  
 ۴۶۹۲ ... إن الولد مixel مجنة ...  
 ۴۴۲۳ ... إن اليهود والنصارى لا يصفون فخالفهم ...  
 ۵۶۰۷ ... إن أمامكم حوضي ما بين جنبيه كما ...  
 ۵۲۰۴ ... إن أمامكم عقبة ...  
 ۲۹۰ ... إن أمي يدعون يوم القيامة ...  
 ۴۵۲۲ ... إن أمثل ما تداوئتم به الحجامة ...  
 ۵۷۷۷ ... أنا محمد، وأحمد والمقفي والحاشر ...  
 ۳۶۶۲ ... إن أمر عليكم عبد مجدد ...  
 ۶۱۳۰ ... إن أمركن مما يهمني من بعدي ...

- ٤٧٦٦ ..... إن الله هو الحكم  
 ٢٨٩٤ ..... إن الله هو المسعر القابض  
 ١٢٦٦ ..... إن الله وتر يحب الوتر  
 ..... إن الله ورسوله حرم بيع الخمر، والميتة،  
 ٢٧٦٦ ..... والخنزير  
 ٦٠٤٣ ..... إن الله وضع الحق على لسان عمر  
 ..... إن الله وضع عن المسافر شطر الصلاة،  
 ٢٠٢٥ ..... والصوم  
 ١٠٩٥ ..... إن الله وملائكته يصلون على الذين  
 ١١٠١ ..... إن الله وملائكته يصلون على الصف  
 ١٠٩٦ ..... إن الله وملائكته يصلون على ميامن  
 ٢٣٢٩ ..... إن الله يسطر يده بالليل ليتوب مسيء  
 ٤٨٠٠ ..... إن الله يفيض البليغ من الرجال الذي  
 ٢٣٥٩ ..... إن الله يحب العبد المؤمن المفتن التواب  
 ٥٢٨٤ ..... إن الله يحب العبد  
 ٤٧٣٢ ..... إن الله يحب العطاس ويكره التثاؤب  
 ٤٣٥٠ ..... إن الله يحب أن يرى أثر نعمته  
 ٥٢٦٥ ..... إن الله يحب عبده  
 ٩٨٩ ..... إن الله يحدث من أمره  
 ٥٥٥١ ..... إن الله يذني المؤمن فيضع  
 ..... إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواماً ويضع به  
 ٢١١٥ ..... آخرين  
 ٣٥٢٢ ..... إن الله يعذب الذين يعذبون الناس  
 ٢٣٤٣ ..... إن الله يقبل توبة العبد ما لم يفرغ  
 ٣٤٠٧ ..... إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم  
 ٤٨٠٥ ..... إن الله يؤيد حسان بروح القدس  
 ٤٧٨ ..... إن الماء طهور  
 ٤٥٨، ٤٥٧ ..... إن الماء لا يجنب  
 ٣٢٣٩ ..... إن المرأة خلقت من ضلع  
 ٣١٠٥ ..... إن المرأة تقبل في صورة شيطان  
 ٣٩٧٨ ..... إن المرأة لتأخذ للقوم  
 ١٨٥٠ ..... إن المسألة لا تحمل لغني، ولا للذي مرة سوي  
 ٥٠٦١ ..... إن المستشار مؤتمن  
 ٥٧٥٥ ..... إن الله عز وجل أجارك من ثلاث  
 ٢٥٥ ..... إن الله عز وجل أوحى إلي أنه  
 ٥٤٦٣ ..... إن الله عز وجل خلق ألف أمة  
 ١١٣ ..... إن الله عز وجل فرغ إلى كل عبد  
 ١٢٠ ..... إن الله عز وجل قبض يمينه قبضة  
 ٢٣٥٤ ..... إن الله عز وجل ليرفع الدرجة  
 ٥٦٠٣ ..... إن الله عز وجل وعدني أن يدخل  
 ٥١٥٣ ..... إن الله عز وجل يسأل العبد  
 ٢٤٧ ..... إن الله عز وجل يبعث لهذه الأمة  
 ٥٤٣٤ ..... إن الله عز وجل يبعث من مسجد  
 ١٩٧ ..... إن الله فرض فرائض  
 ٤٠٠١ ..... إن الله فضلي على الأنبياء وأحل لنا الغنائم  
 ٣٠٧٣ ..... إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه  
 ..... إن الله كتب الحسنات والسيئات: فمن هم  
 ٢٣٧٤ ..... بحسنة  
 ٨٦ ..... إن الله كتب على ابن آدم  
 ٢١٤٥٠ ..... إن الله كتب كتاباً قبل أن يخلق السموات  
 ١٧٣ ..... إن الله لا يجمع أمي، أو أمة بمحمد على ضلالة  
 ٥٤٧٠ ..... إن الله لا يخفى عليكم  
 ٣١٩٢ ..... إن الله لا يستحي من الحق  
 ٣٤٤١ ..... إن الله لا يصنع بشقاء أحدك شيئاً  
 ٥١٥٩ ..... إن الله لا يظلم مؤمناً حسنة  
 ٢٠٦ ..... إن الله لا يقبض العلم انتزاعاً  
 ٥٣١٤ ..... إن الله لا ينظر إلى صوركم  
 ٣٤٤١ ..... إن الله لغني عن مشي أحدك  
 ٤٤٩٤ ..... إن الله لم يأمرنا أن نكسر الحجارة والطين  
 ..... إن الله لم يرص بكم نبي ولا غيره في  
 ١٨٣٥ ..... الصدقات  
 ١٧٨١ ..... إن الله لم يفرض الزكاة إلا لطيب  
 ٥١٢٤ ..... إن الله ليحل للظالم  
 ٣٧٤١ ..... إن الله مع القاضي ما لم يجر، فإذا جار نخل عنه  
 ..... إن الله مع القاضي ما لم يجر، فإذا جار وكله إلى  
 ٣٧٤١ ..... نفسه

- ٥٩٢٦ ..... إن دعوت هذا العذق من هذه النخلة  
 ٥٦٨٧ ..... أنذر تكلم النار (فما زال يقولها حتى)  
 إن رأيتم أن تطلقوها أسيرها، وتردوا عليها  
 ٣٩٧٠ ..... الذي لها  
 ٢٤٣٤ ..... إن ربك ليعجب من عبده إذا  
 ٢٢٤٤ ..... إن ربكم حيي كريم، يستحي من عبده  
 إن رجالاً يتخوضون في مال الله بغير  
 ٣٩٩٥، ٣٧٤٦ ..... حق  
 ٥٠٠٧ ..... أن رجلاً زار أخاه في قرية أخرى  
 ٢٣٣٤ ..... إن رجلاً قال: والله لا يغفر الله لفلان  
 ٢٧٩١ ..... إن رجلاً كان فيمن قبلكم أتاه الملك  
 ٥٦٥٣ ..... إن رجلاً من أهل استاذن ربه  
 ٦٢٦٦ ..... إن رجلاً يأتيكم  
 ٢٣٤٧ ..... إن رجلين كانا في بني إسرائيل متحايين  
 ٥٦٠٥ ..... إن رجلين ممن دخل النار أشد  
 ٤٧٩١ ..... إن روح القدس لا يزال يؤيدك  
 ٤٨٨٩ ..... إن زاهراً باديتنا ونحن حاضروه  
 ٢٣٨ ..... أنزل القرآن على سبعة أحرف  
 ٥١٥٠ ..... أنزلت المائدة من السماء خبزاً  
 ٢٠٩٤ ..... أنزل ليلة ثلاث وعشرين  
 ٤٩٨٩ ..... أنزلوا الناس منازلهم  
 ٤٩١٠ ..... أنسابكم هذه ليست بمسبة أحد  
 إن سرق فاقطعوا يده، ثم إن سرق فاقطعوا  
 ٣٦٠٢ ..... رجله  
 ٢١٥٣ ..... إن سورة في القرآن، ثلاثون آية شفت لرجل  
 ٥٩١ ..... إن شدة الحر من فيح جهنم  
 ٣٦٨٨ ..... إن شر الرعاء الخطمة  
 ٣٠٠٨ ..... إن شئت حيث أصلها وتصدق بها  
 ٢٤٩٥ ..... إن شئت دعوت وإن شئت صبرت  
 ١٥٧٧ ..... إن شئت صبرت ولك الجنة  
 ٣٠٥ ..... إن شئت قترضاً  
 ٢٠١٩ ..... إن شئت فصم، وإن شئت فأفطر  
 ١٨٣٢ ..... إن شئنا أعطيكما، ولا حظ فيها لغني  
 ٦٦٨ ..... أنت إمامهم واقتد بأضعفهم  
 ٤٨ ..... أن تحب الله وتغض الله  
 أن تصدق وأنت صحيح صحيح، تحشى  
 ١٨٦٧ ..... الفقر  
 ٣٢٥٩ ..... أن تطعمها إذا طعمت  
 ٤٩٠٥ ..... أن تعين قومك على الظلم  
 ٢٣٤٩ ..... إن تغفر اللهم تغفر جمياً وأي عبد لك لا ألماً  
 ٣٩١٤ ..... إن تفرقكم في هذه الشعاب والأودية  
 ٢٤٥٠ ..... إن تكلم بخير كان طابعاً عليهم  
 ٦٠٢٨ ..... أنت صاحبي في الغار  
 ٦٠٣١ ..... أنت عتيق الله من النار  
 ٢٩٨ ..... أنتم أصحابي وإخواننا الذين لم يأتوا بعد  
 ١٤٥ ..... أنتم الذين قلتم كذا وكذا  
 ٦٢٢٨ ..... أنتم اليوم خير  
 ٦٢٩٤ ..... أنتم تتمون سبعين  
 ٦٠٨٧ ..... أنت مني بمنزلة هارون  
 ٣٣٥٤ ..... أنت ومالك لوالدك  
 ٦١٣٣ ..... إن تؤمروا أبا بكر محمدوه أميناً  
 إن ثلاثة من بني إسرائيل: أبرص، وأقرع،  
 ١٨٧٨ ..... وأعمى  
 ٧٦٦ ..... إن جبرئيل أتاني فأخبرني  
 ٩٣٧ ..... إن جبرئيل عليه السلام قال لي  
 ٤٤٩٠ ..... إن جبرئيل كان وعدي أن يلقاني الليلة  
 ٢١٣٠ ..... إن حبك إياها أدخلك الجنة  
 إن حقاً على الله أن لا يرتفع شيء من الدنيا إلا  
 ٣٨٧١ ..... وضعه  
 ٢٦٣٥ ..... انحرها، ثم اصبح نعلها في دمها  
 ٢٦٤٢، ٢٦٤١ ..... انحرها، ثم اغمس نعلها في دمها  
 ٥٥٦٨ ..... إن حوضي أبعد من أيلة من عدن  
 ٥٤٩ ..... إن حبيبتك ليست في يدك  
 ٨٢ ..... إن خلق أحدكم يجمع في بدن أمه  
 ٦٢٦٦ ..... إن خير التابعين رجل  
 ٤٤٧٣ ..... إن خير ما تدأبون به: اللدود، والسعوط

- أنفقي ولا تحصي فيحصى الله عليك، ولا  
 ۱۸۶۱ ..... توحي  
 ۳۰۲۲ ..... إن فلانا أهدى إلى ناقة، فعرضته  
 ۱۳۵۷ ..... إن في الجمعة لساعة لا يوافقها عبد...  
 ۵۶۵۱، ۵۶۵۰ ..... إن في الجنة بحر الحاء وبحر...  
 ۵۶۱۵ ..... إن في الجنة شجرة يسير الراكب...  
 ۱۲۳۳، ۱۲۳۲ ..... إن في الجنة غرفاً يرى ظاهرها من  
 ۱۹۱۴ ..... إن في المال لحقاً سوى الزكاة...  
 ۵۶۱۸ ..... إن في الجنة لسوما...  
 ۵۶۴۶ ..... إن في الجنة لسوقاً ما فيها شئ...  
 ۵۰۲۶ ..... إن في الجنة نعمداً آمن ياقوت...  
 ۵۶۴۹ ..... إن في الجنة لمجتمعاً للحدود...  
 ۳۷۸۷ ..... إن في الجنة مائة درجة أعدها...  
 ۵۶۳۳ ..... إن في الجنة مائة درجة، لو أن...  
 ۵۶۳۲ ..... إن في الجنة مائة درجة، ما بين...  
 ۹۷۹ ..... إن في الصلاة لشغل...  
 ۱۲۲۴ ..... إن في الليل لساعة لا يوافقها رجل مسلم...  
 ۵۶۹۱ ..... إن في النار حيات كأمثال البخت...  
 ۶۰۰۳، ۵۹۹۴ ..... إن في نقيف كذاباً ومبيراً...  
 ۵۶۸۹ ..... إن في جهنم لوادياً يقال له: هيب...  
 ۴۱۹۱ ..... إن في عجرة العالية شفاء...  
 ۵۰۵۳ ..... إن فيك لخصلتين يحبهما الله...  
 ۲۱۵۲، ۲۱۵۱ ..... إن فيهن آية خير من ألف آية...  
 ۵۸۸۵ ..... إنقادي علي ياذن الله...  
 ۳۲۰۱ ..... إن قريك فلا خيار لك...  
 ۵۳۰۹ ..... إن قلب ابن آدم...  
 ۸۹ ..... إن قلوب بني آدم...  
 ۴۲۳۸ ..... إن كثرة الأكل شؤم...  
 ۵۱۹۸ ..... إنك لست بخير...  
 ۱۷۷۲ ..... إنك تأتي قوماً أهل كتاب، فادعهم إلى...  
 ۴۲۲۴ ..... إنك رجل مفزود...
- إن شئتم أنبأتكم ما أول ما يقول الله ..... ۱۶۰۶  
 إن صاحب الغيبة لا يغفر له ..... ۴۸۷۵  
 ابن صاحبكم غل في سبيل الله ..... ۴۰۱۱  
 انصر أخاك ظالماً أو مظلوماً ..... ۴۹۵۷  
 إن صلاتي ونسكي ومحياي ..... ۸۲۰  
 إن صل قائماً فهو أفضل، ومن صل قاعداً ..... ۱۲۴۹  
 إن صيدروج وعصاه حرم محرم لله ..... ۲۷۴۹  
 انطلقوا إلى يهود ..... ۴۰۵۰  
 انطلقوا باسم الله، وبالله وعلى ملة رسول الله ..... ۳۹۵۶  
 انطلقوا حتى تأتوا روضة خاخ ..... ۶۲۲۵  
 إن طول صلاة الرجل وقصر خطبته ..... ۱۴۰۶  
 انظر ما تقول ..... ۵۲۵۲  
 انظرون من إخوانكن؟ ..... ۳۱۶۸  
 انظروا علام اجتمع هؤلاء؟ ..... ۳۹۵۵  
 إن ظل المؤمن يوم القيامة صدقته ..... ۱۹۲۵  
 إن عبداً أذنب ذنباً ..... ۲۳۳۳  
 إن عبداً أخيره الله بين أن يؤتيه ..... ۵۹۵۷  
 أنعت لك الكرسف ..... ۵۶۱  
 إن عثمان انطلق في حاجة الله، وحاجة رسوله ..... ۴۰۳۱  
 إن عثمان رجل حيي ..... ۶۰۶۹  
 إن عثمان في حاجة الله وحاجة ..... ۶۰۷۴  
 إن عدو الله إبليس جاء ..... ۱۰۱۲  
 إن عظم الجزاء، مع عظم البلاء ..... ۱۵۶۶  
 إن عفريتاً من الجن تفلت ..... ۹۸۷  
 إن علياً مني وأنا منه ..... ۶۰۹۰  
 إن عمرة في رمضان تعدل حجة ..... ۲۵۰۹  
 إن غلظ جلد الكافر ..... ۵۶۷۵  
 إن فسطاط المسلمين ..... ۶۲۸۱  
 إن فقراء المهاجرين يسبقون الأغنياء ..... ۵۲۵۷، ۵۲۳۵  
 أنفقه على نفسك ..... ۱۹۴۰  
 أنفقي عليهم فلك أجر ما أنفقت عليهم ..... ۱۹۳۳

- ۴۰۷۱ ..... إن هذه الإبل أوابد كأوابد الوحش  
 ۴۱۱۸ ..... إن هذه البيوت عوامر  
 ۴۶۵ ..... أن لا يمس القرآن إلا طاهر  
 ۶۰۸۰ ..... إن لك أجراً رجل ممن شهد بدرًا  
 ۵۱۹۴ ..... إن لكل أمة فتنة  
 ۵۰۹۲، ۵۰۹۱، ۵۰۹۰ ..... إن لكل دين خلقًا  
 ۲۱۷۹ ..... إن لكل شيء سنامًا  
 ۵۳۲۵ ..... إن لكل شيء شره  
 ۲۱۴۷ ..... إن لكل شيء قلبًا، وقلب القرآن (يس)  
 ۵۱۴۵ ..... إن لكل غادر لواء يوم القيامة  
 ۶۱۱۰ ..... إن لكل نبي حوارياً  
 ۵۵۹۴ ..... إن لكل نبي حوضاً  
 ۶۲۵۵ ..... إن لكل نبي سبعة نجباء ورفقاء  
 ۵۷۶۹ ..... إن لكل نبي ولاية من النبيين  
 ۷۴ ..... إن للشيطان لمة  
 ۴۷۰۶ ..... إن للمسلم حقاً إذا رآه  
 ۵۶۱۶ ..... إن للمؤمن في الجنة لحيفة من  
 ۲۲۸۷ ..... إن لله تعالى تسعة وتسعين اسماً مائة إلا واحداً  
 ۲۲۸۸ ..... إن لله تعالى تسعة وتسعين اسماً من أحصاها  
 ۱۷۲۳ ..... إن لله ما أخذ، وله ما أعطى  
 ۲۳۶۶، ۲۳۶۵ ..... إن لله مائة رحمة  
 ۹۲۴ ..... إن لله ملائكة سياحين  
 ۲۲۶۷ ..... إن لله ملائكة يطوفون في الطرق يلتمسون  
 ۴۱۹ ..... إن للوضوء شيطاناً يقال له الوهان  
 ۴۶۶ ..... إن لم يمنعني أن أورد  
 ۳۰۷ ..... إن له دسماً  
 ۶۱۳۷ ..... إن له مرضعاً في الجنة  
 ۵۷۷۶ ..... إن لي أسية: أنا محمد وأنا أحمد  
 ۶۲۸۳ ..... إنما أجلكم في أجل  
 ۵۳۹۴ ..... إنما أخاف على أمي  
 ۵۳۳۷ ..... إنما أخاف على هذه  
 ۱ ..... إنما الأعمال بالنيات  
 ۹۹۰ ..... إنما الصلاة لقراءة القرآن
- ۵۵۳۵ ..... إنكم محشورون حفاة عراة غرلاً  
 ۱۵۰۸ ..... إنكم شكوتكم جذب دياركم واستخار المطر  
 ۹۸۰ ..... إن كنت فاعلاً فواحدة  
 ۷۴۷ ..... إنك قد أذيت الله ورسوله  
 ۴۱۶۵ ..... إنكم لا تدرون في أبيه البركة؟  
 ۶۱۶ ..... إنكم لتنتظرون صلاة ما ينتظرها  
 ۱۷۹ ..... إنكم في زمان من ترك منكم  
 ۶۱۵۰ ..... إن كنتم تطعمون في إمارته فقد  
 ۶۰۸۲ ..... إنكم ستلقون بعدي فتنة واختلافاً  
 ۶۰۴۸ ..... إن كنت نذرت فاضربها وإلا فلا  
 ۵۹۳۰ ..... إنكم منصورون ومصبيون ومفتوح لكم  
 ۵۹۱۱ ..... إنكم تسبرون عشيتكم وليلتكم  
 ۵۹۱۶ ..... إنكم ستفتحون مصر وهي أرض يسي  
 ۵۶۵۵ ..... إنكم سترون ربكم كما ترون  
 ۵۶۵۵ ..... إنكم سترون ربكم عياناً  
 ۲۹۹۰ ..... إن كنت تحب أن تطوق طوقاً من نار فاقبلها  
 ۲۸۹۰ ..... إنكم قد وليتم أمرين  
 ۴۲۷۰ ..... إن كان عندك ماء بات في شنة وإلا كرعنا  
 ۳۶۸۱ ..... إنكم ستحرقون على الإمارة  
 ۳۶۷۲ ..... إنكم سترون بعدي أثره، وأموراً تذكرونها  
 ۳۷۰۹ ..... إنك إذا اتبعت عورات الناس أفستهم  
 ۳۶۲۷ ..... أنكتها؟  
 ۳۵۸۱ ..... إنك قد قلتها أربع مرات، فبمن؟  
 ۶۲۶۰ ..... إن كنت إنما اشتريتي  
 ۴۴۰۴ ..... إن كنتم تحبون حلية الجنة وحريرها فلا  
 ۱۶۹۶ ..... أن لا تدع ثمالاً إلا طمسته  
 ۱۸۵۸ ..... أن لا تسأل الناس شيئاً  
 ۵۸۰ ..... أن لا تشرك بالله شيئاً  
 ۵۰۸ ..... أن لا تستفعوا من الجنة بإهاب  
 ۳۰۶۱ ..... إن لاهلك عليك حقاً، صم رمضان والذي  
 ۳۷۸۹ ..... انتدب الله لمن خرج في سبيله

- ٣٨٨٣ ..... إنما يفعل الذين لا يعلمون  
 ٥٢٨ ..... إنما يكفيك أن تضرب  
 ٥٢٠٣، ٥١٨٥ ..... إنما يكفيك من جمع المال خادم  
 ٤٣٢٠ ..... إنما يلبس الحرير في الدنيا من لا خلاق له  
 ٤٣٤ ..... إن ماء الرجل غليظ  
 إن مثل الذي يعمل السيئات ثم يعمل  
 ٢٣٧٥ ..... الحسنات  
 ٢٥٨٠ ..... إن مسحها كفارة للخطايا  
 ٢٧٢٦ ..... إن مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس  
 ٤٩١٧ ..... إن من أبر البر صلة الرجل أهل ودايه  
 ٤٩٧٢ ..... إن من إجلال الله إكرام ذي الشبهة المسلم  
 ٥٠٧٣ ..... إن من أحبكم إلي  
 ٥٠٤٤ ..... إن من أربى الربا الاستطالة في عرض المسلم  
 ٦٢٨٤ ..... إن من أشد أمتي لي  
 ١١٢٤ ..... إن من أشرط الساعة  
 ٥٤٣٧ ..... إن من أشرط الساعة أن يرفع العلم  
 ٣٤٩٢ ..... إن من اعتبط مؤمناً قتلاً  
 ١٣٦١ ..... إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة  
 ٣٧٧٧ ..... إن من أكبر الكبائر الشرك بالله  
 ٣٢٦٣ ..... إن من أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم  
 ٤٨٠٤ ..... إن من البيان سحراً وإن من العلم  
 ٤٧٨٣ ..... إن من البيان لسحراً  
 ٣٦٤٧ ..... إن من الحنطة خمرأ، ومن الشعير خمرأ  
 ٤٧٨٤ ..... إن من الشعر حكمة  
 ٥٦٠٢ ..... إن من أمتي من يشفع للنشام  
 ٦٠١٩ ..... إن من أمن الناس علي في صحبته  
 ٥٠٧٤ ..... إن من خياركم  
 إن من ضيق منزلاً، أو قطع طريقاً، فلا جهاد  
 له .....  
 ٣٩٢٠ ..... إن من عباد الله لأناساً  
 ٥٠١٣، ٥٠١٢ ..... إن من كفارة الغيبة أن تستغفر لمن اغتبه  
 ٤٨٧٧ ..... إن منكم منفرين  
 ١١٣٢ ..... إن مما أخاف عليكم من بعدي  
 ٥١٦٢ .....
- ٤٠٣٩ ..... إنما العشور: على اليهود والنصارى  
 ٣١٥ ..... إنما العينان وكاء السه  
 ٣٧٧٠ ..... إنما أقضي بينكما فيما لم ينزل علي فيه  
 ٤٣١ ..... إنما الماء من الماء  
 ٢٧٣٩ ..... إنما المدينة كالكير تنفي خشبها وتنصع طيبها  
 ٥٣٦٠ ..... إنما الناس كالإبل  
 إنما النفاق كان على عهد رسول الله فأمّا اليوم  
 فإنما هو الكفر ..... ٦٢  
 إنما أمرت بالوضوء إذا قمت إلى  
 الصلاة ..... ٤٢٠٩، ٤٢١٠  
 إنما أمره أن يأخذ الصدقة من الحنطة ..... ١٨٠٣  
 إنما أنا بشر إذا أمرتكم ..... ١٤٧  
 إنما أنا بشر مثلكم ..... ١٠١٦  
 إنما أنا بشر، وإنكم تختصمون إلي ..... ٣٧٦١  
 إنما أنا رحمة مهداة ..... ٥٨٠٠  
 إنما أنا لكم مثل الوالد ..... ٣٤٧  
 إنما بنو هاشم. وبنو المطلب شيء  
 واحد ..... ٤٠٢٧، ٣٩٩٣  
 إنما جعل الإمام ليؤتم به ..... ١١٣٩، ٨٥٧  
 إنما جعل رمي الجمار والسعي ..... ٢٦٢٤  
 إنما سمي الخضر لأنه جلس على ..... ٥٧١٢  
 إنما صنعت هذا للتأقوابي ..... ١١١٣  
 إنما قمت للملائكة ..... ١٦٨٦  
 إنما قولي لامرأة كقولي ..... ٤٠٤٨  
 إنما كان يكفيك هكذا ..... ٥٢٨  
 إنما مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الإبل  
 المعقلة ..... ٢١٨٩  
 إنما مثلي ومثلي من بعث الله ..... ١٤٨  
 إنما هذا من إخوان الكهان ..... ٣٥٠٩، ٣٥٠٨  
 إنما هلك من كان قبلكم ..... ٢٣٧، ١٥٢  
 إنما يخرج من غضبة يغضبها ..... ٥٤٩٧  
 إنما يغسل من بول الأنثى ..... ٥٠١



٦٨٧	إن هذا وادبه شيطان	٥٠٧١	إن مما أدرك الناس
٣٥٧	إن هذه الحشوش محضرة	٢٥٤	إن مما يلحق المؤمن من عمله
١٨٢٣	إن هذه الصدقات إنما هي أوساخ الناس	٢٩٨٩	إن موسى عليه السلام أجز نفسه ثمان سنين
٩٧٨	إن هذه الصلاة لا يصلح	٥٧٠٦	إن موسى كان رجلاً حياً
٢١٦٨	إن هذه القلوب تصدأ كما يصدأ الحديد إذا	٤٢٤٥	إن نزلتم يقوم فأمروا لكم بما ينبغي للضيف
٤٠١٧	إن هذه المال خضرة حلوة	١٦٣٢	إن نسمة المؤمن طير تعلق في شجر
٤٩٢	إن هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا	٥٩٢٧	إنها أمارات بين يدي الساعة
٤٣٠١	إن هذه الناز إنما هي عدو لكم	٤٦٢٥	إنه أثنائي الليلة آتيان
١٠٤٩	إن هذه صلاة عرضت	٢١٧٦	إنها تجادل عن صاحبها في القبر، تقول: اللهم
٤٧١٨	إن هذه ضجعة لا يجيها الله	١٨٠٤	إنها تخرص كما تخرص النخل، ثم تؤدي
٤٧١٩	إن هذه ضجعة يفضها الله	١٠٦٦	إن هاتين الصلاتين أنقل
٤٣٢٧	إن هذه من ثياب الكفار، فلا تلبسها	٦٥٣	إنه أرفع لصوتك
٤٣٩٤	إن هذين حرام على ذكور أمي	٤٢٦٣	إنه أروى وأبرأ وأمرأ
٦٢٨٩	إنه سيكون في آخر	١١٦٩	إنها ساعة تفتح فيها أبواب السماء
٤١٨	إنه سيكون في هذه الأمة	٦٢١	إنها ستكون عليكم بعدي
٣٦٧٧	إنه سيكون هنات وهنات	٥٣٨٥	إنها ستكون فتن
١٢٣٧	إنه سينها ما تقول	٦٢٧٥	إنها ستكون هجرة
٦٢٤٠	إنه عاشر عشرة في الجنة	٦١٠٤	إنها صغيرة (ثم خطبها علي فزوجها منه)
١٥٤٧	إنه عذاب يبعثه الله على من يشاء	٦١٨٦	إنها كانت وكانت، وكان لي منها ولد
٣١٦٢	إنه عمك فأذني له	٤٨٢	إنها ليست بنجس
٧٦١	إنه كان يصلي وهو مسبل	٤٨٣	إنها ليست بنجس إنما
٤٤٢١	أنهكوا الشوارب وأعفوا اللحى	٦٥٠	إنها لرويا حق
٤٨٨٨	إنه لا تدخل الجنة عجوز	٣٣٢٢	إنها موجبة
٣٥١٦	إنه لا يصاد به صيد، ولا ينكاهه عدو	٥١٥١	إنه تصيب أمي في آخر الزمان
٥٤٩٨	إنه لا يولد له (أي الدجال)	٩٢٨	إنه جاءني جبريل فقال
٥٤٨٦	إنه لم يكن نبي بعد نوح إلا	٥٣٠٤	إن هذا اخترط علي سيفي
٣٨٥٣	إنه لما أصيبت إخوانكم يوم أحد	٥٣٧٦، ٥٣٧٥	إن هذا الأمر بدأ نبوة ورحمة
٥٩٦٤	إنه لن يقبض نبي قط حتى يرى	٥٩٨٢	إن هذا الأمر في قریش
٣٠٧٧	إنه لو كان مسلماً فأعتقتم عنه	٥٢٠٨	إن هذا الخير خزان
٤٢٣٤	إنه ليرتو فؤاد الحزين	١٢٨٦	إن هذا السهر جهد ومثقل
٣٦٤٢	إنه ليس بدواء ولكنه داء	١٩٦٤	إن هذا الشهر قد حضركم، وفيه ليلة خير
٣١٢٠	إنه ليس عليك بأس، إنما هو أبوك	٢٧٣	إن هذا العلم دين
٣٢٢١	إنه ليس لي أولنبي أن يدخل بيتاً مروقاً	٤٧٣٤	إن هذا حمد الله، ولمحمد الله

- ۶۲۲۷ ..... إني لأرجو أن لا يدخل النار  
 ۵۴۲۲ ..... إني لأعرف أسماءهم وأسما آبائهم  
 ۵۸۵۳ ..... إني لأعرف حجراً بمكة كان يسلم  
 ۴۰۳۰ ..... إني لأعطي الرجل وغيره أحب إليّ منه  
 ۵۵۸۷ ..... إني لأعلم آخر الجنة دخولاً  
 ۵۵۸۶ ..... إني لأعلم آخر أهل  
 ۳۲۴۵ ..... إني لأعلم إذا كنت عني راضية  
 ۵۳۰۶ ..... إني لأعلم آية  
 ۲۴۱۸ ..... إني لأعلم كلمة لو قالها  
 ۳۸۴۹ ..... إني لم أبعث باليهودية، ولا بالنصرانية  
 ۴۳۲۲ ..... إني لم أبعث بها إليك لتلبسها  
 ۵۸۱۲ ..... إني لم أبعث لعاناً  
 ۴۶۵۹ ..... إني ما آمن يهود على كتاب  
 ۳۴۱۱ ..... إني والله إن شاء الله لا أحلف على يمين  
 ۱۴۶۱ ..... إني وجهت وجهي للذي فطر السماوات  
 إن يوم الاثنين والخميس يغفر الله فيهما لكل  
 ۲۰۷۲ ..... مسلم  
 ۴۵۴۹ ..... إن يوم الثلاثاء يوم الدم، وفيه ساعة لا يرقا  
 ۱۳۶۳ ..... إن يوم الجمعة سيد الأيام  
 ۴۷۸۹ ..... أجمع المشركين، فإن جبريل معك  
 ۴۷۹۰ ..... أهبوا قريشاً، فإنه أشد عليهم من رشق النبل  
 ۶۲۰۶ ..... اهتز العرش لموت سعد بن معاذ  
 ۶۱۱۷ ..... اهدأ فما عليك إلا نبي أو  
 ۱۸۲۴ ..... أهديّة أم صدقة؟  
 ۳۱۵۵ ..... أهديتم الفتاة؟  
 ۳۶۴۹ ..... أهرق الخمر واكسر الدنان  
 ۴۲۷۹ ..... أهرقها. فأبى القدر عن فيك، ثم تنفس  
 ۳۶۴۸ ..... أهرقوه  
 أهل الجنة ثلاثة: ذو سلطان مقسط متصدق  
 ۴۹۶۰ ..... موفق  
 ۵۶۳۸ ..... أهل الجنة جرد مرد كحل  
 ۵۶۴۴ ..... أهل الجنة عشرون ومائة صف  
 ۵۶۶۸ ..... أهون أهل النار عذاباً أبو طالب
- ۲۳۲۴ ..... إنه ليغان على قلبي، وإني لاستغفر الله  
 ۳۳۸ ..... إنها ليعذبان وما يعذبان في كبير  
 ۲۰۶۷ ..... إنها يوماً عيد للمشركين فانا أحب أن أحالفهم  
 ۴۷۳۶ ..... إنه مزكروم  
 ۱۷۴۱ ..... إنهم ليسوا بشيء. تلك الكلمة يخطفها  
 ۴۵۹۳ ..... إنه من أهل الجنة  
 ۶۲۰۹ ..... إنهن (عن التذب) فاحث في أفواههن  
 ۱۷۴۳ ..... أن ورث امرأة أشيم الضبابي من دية زوجها  
 ۳۰۶۳ ..... إنه يؤذن للصلاة  
 ۴۱۳۵ ..... إني أحرم ما بين لابتي المدينة  
 ۲۷۲۹ ..... إني أرى ما لا ترون  
 ۵۳۴۷ ..... إني اعتكف العشر الأول ألتمس هذه الليلة  
 ۲۰۸۶ ..... إني بين أيديكم فرط وأنا عليكم  
 ۵۹۵۸ ..... إني تارك فيكم ما إن تمسكتكم به  
 ۶۱۵۳ ..... إني حاملك على ولد ناقه؟  
 ۴۸۸۶ ..... إني حدثتكم عن الدجال حتى  
 ۵۴۸۵ ..... إن يخرج وأنا فيكم فانا حجيجه  
 ۵۴۷۵ ..... إني سألت ربي، وشفعت لأمتي  
 ۱۴۹۶ ..... إن يسير الرياء شرك  
 ۵۳۲۸ ..... إن يعيش هذا لا يدركه الحرم  
 ۵۵۱۲ ..... إني عند الله مكتوب خاتم النبيين  
 ۵۷۶۰، ۵۷۵۹ ..... إني فرطكم على الخوض  
 ۵۵۷۱ ..... إني قد غفرت لهم ما خلا المظالم  
 ۲۶۰۳ ..... إني كرهت أن أذكر  
 ۴۶۷ ..... إني كنت جنباً فنسيت  
 ۱۰۱۰، ۱۰۰۹ ..... إني لا أخيس بالعهد، ولا أحبس البرد  
 ۳۹۸۱ ..... إني لا أدري ما بقائي فيكم  
 ۶۰۶۱ ..... إني لا أرى طلحة إلا قد حدث به الموت  
 ۱۶۲۵ ..... إني لا أقول إلا حقاً  
 ۴۸۸۵ ..... إني لأحبك يا معاذ  
 ۹۴۹ ..... إني لأدخل في الصلاة  
 ۱۱۳۰ ..... إني لأرجو أن لا تعجز أمتي  
 ۵۵۱۴ .....

- ۳۱۱۵ ..... إياكم والتعري  
 ۴۶۴۰ ..... إياكم والجلوس بالطرقات  
 ۵۰۳۹ ..... إياكم والحسد، فإن الحسد يأكل الحسنات  
 ۳۱۰۲ ..... إياكم والدخول على النساء  
 ۵۰۲۸ ..... إياكم والظن، فإن الظن أكذب الحديث  
 ۵۰۴۰ ..... إياكم ومساءة ذات اليمين، فإنها الخالقة  
 ۲۷۹۳ ..... إياكم وكثرة الحلف في البيع  
 ۵۲۶۲ ..... إياكم والتنعم  
 ۵۱۳۴ ..... إياكم ودعوة المظلوم  
 ۶۲۸۸ ..... أي الخلق أعجب إليكم إيماناً  
 ۲۰۵۰ ..... أيام التشريق أيام أكل وشرب وذكر الله  
 ۳۳۰۳ ..... اثني بها؟ ... اعتقها فإنها مؤمنة  
 ۵۷۸۱ ..... اثني بأم خالد (فأتى بها تحمل)  
 ۵۹۶۶ ..... اثني بكتف أكتب لكم كتاباً لا تضلوا  
 ۲۱۱۱ ..... أيحب أحدكم إذا رجع إلى أهله أن يجد فيه  
 ۱۶۴ ..... أيحب أحدكم متكثراً  
 ۳۵۱۱ ..... أيديع يده في فيك تقضمها كالفضحل  
 ۵۹۰۸ ..... ائذن لعشرة (فأذن لهم فأكلوا)  
 ۴۸۳۰ ..... ائذنوا له، فبئس أخو العشيرة  
 ۶۲۳۵ ..... ائذنوا له، مرحباً بالطيب  
 ۲۶۵۹ ..... أي شهر هذا؟  
 ۲۴۳۲ ..... أي شيء تمام النعمة؟ ... إن من تمام  
 ۳۳۱۳ ..... أي عائشة! ألم تري أن مجزاً المدلجي دخل  
 ۵۸۸۸ ..... أي عباس! ناد أصحاب السمرة  
 ..... أيعجز أحدكم أن يقرأ في ليلة ثلاث  
 ۲۱۲۸، ۲۱۲۷ ..... القرآن؟  
 ۲۲۹۹ ..... أيعجز أحدكم أن يكسب كل يوم ألف حسنة؟  
 ۵۱۶۸ ..... أيكم مال وارثه أحب إليه من  
 ۵۱۵۷ ..... أيكم يحب أن هذاله  
 ..... أيكم يحب أن يغدو كل يوم إلى بطحان أو  
 ۲۱۱۰ ..... العقيق  
 ۳۲۹۲ ..... أيلعب بكتاب الله عز وجل وأنا بين أظهركم؟  
 ۳۳۳۷ ..... أيلعب بها؟  
 ۴۹۴۸ ..... أواملك لك أن نزع الله من قلبك الرحمة؟  
 ۸۴۶ ..... أوجب إن ختم  
 ۶۱۲۱ ..... أوجب طلحة  
 ۵۱۵۲ ..... أوحى الله عز وجل إلى جبريل  
 ۵۹۴۲ ..... أوسع من قبل رجله  
 ۶۱ ..... أوصاني رسول الله ﷺ بعشر كلمات  
 ۳۰۷۲ ..... أوصيت؟ فها تركت لولدك؟  
 ۴۸۶۶ ..... أوصيك بتقوى الله، فإنه أزين لأمرك كله  
 ۳۷۱۳ ..... أوصيك بتقوى الله في سر أمرك وعلانته  
 ۶۲۲۱ ..... أوصيكم بالانصار  
 ۱۶۵ ..... أوصيكم بتقوى الله  
 ۶۱۵۰ ..... أوصيكم به، فإنه من صالحكم  
 ۸۴ ..... أوغير ذلك يا عائشة  
 ۳۹۸۳ ..... أوفوا بحلف الجاهلية  
 ۳۴۳۸ ..... أوفي بنذر  
 ۵۲۴۰ ..... أوفي هذا أنت  
 ۵۶۷۳ ..... أوقد على النار ألف سنة حتى  
 ۹۲۳ ..... أولى الناس بي يوم القيامة  
 ۴۸۴۲ ..... أولاً تدري، فعله تكلم فيما لا يعنيه  
 ۵۴۴۷ ..... أول أشرار الساعة نار تحشر الناس  
 ۵۰۰۰ ..... أولى خصمين يوم القيامة جاران  
 ۵۲۸۱ ..... أول صلاح هذه  
 ۳۴۴۸ ..... أول ما يقضى بين الناس يوم القيامة  
 ..... أول من يدعى إلى الجنة يوم القيامة الذين  
 ۲۳۰۸ ..... يعمدون  
 ..... أولئك إذا مات فيهم الرجل الصالح بنوا على  
 ۴۵۰۸ ..... قبره  
 ..... أولئك العصاة، أولئك العصاة  
 ۲۰۲۷ ..... أوما شعرت أني أمرت الناس بأمر  
 ۲۵۶۰ ..... أومسكر هو؟  
 ۳۶۳۹ ..... أوه ... عين الربا  
 ۲۸۱۴ ..... أوياكل الضيع أحد؟  
 ۲۷۰۵

٣٩٩٤	أيا قرية أتيتموها وأقمتم فيها	٣٣١٦	أيا امرأة أدخلت على قوم من ليس منهم
١٦٦٣	أيا مسلم شهد له أربعة بخير	١٠٦١	أيا امرأة أصابت بخوراً
٤٢٤٧	أيا مسلم ضاف قوماً	٤٤٠٢	أيا امرأة تقلدت قلادة من ذهب
١٩١٣	أيا مسلم كسا مسلماً ثوباً على عري	٣١٥٦	أيا امرأة زوجها وليان
٢٥٠٦	إيمان بالله ورسوله (أي العمل أفضل)	٣٢٧٩	أيا امرأة سألت زوجها طلاقاً
٣٣٨٣	إيمان بالله، وجهاد في سبيله	٣٢٥٢	أيا امرأة ماتت وزوجها عنها راض
٣٨٣٣	إيمان لا شك فيه	٣١٣١	أيا امرأة نكحت بغير إذن وليها
٣٣٠٣	أين الله؟ من أنا؟ .. أعتقها	٣٠١١	أيا رجل أعر عمرى له ولعقبه
٣٢٣١	أين أنا غدا؟ أين أنا غدا؟	٢٨٩٩	أيا رجل أفلس فأدرك رجل
٢٨٢٠	أينقص الرطب إذا يس؟	٣٥٥٢	أيا رجل خرج يفرق بين أمي
٥٩٢٢	أين صاحب هذا البعير؟	٣١٠٨	أيا رجل رأى امرأة تعجبه
٥٤٤	أيها الناس، إذا كان هذا اليوم	٢٩٦٠	أيا رجل ظلم شبراً من الأرض كلفه
٣٤٩٦	أيها الناس! إنه لا حلف في الإسلام	٤٨١٥	أيا رجل قال لأخيه كافر، فقد باء
١١٣٧	أيها الناس! إني إمامكم	٢٩١٤	أيا رجل مات أو أفلس
٥٣٠٠	أيها الناس! ليس	٣١٨٢	أيا رجل نكح امرأة فدخل بها
١٦٦٥	أيهم أكثر أخذاً للقرآن؟	٣٣٥٠	أيا عبد أبى فقد برئت منه الذمة
٥٧١٧	أي واد هذا؟ (فقالوا: وادي الأزرق)	٣٣٥٠	أيا عبد أبى من مواليه فقد كفر
٢٦٧٠	أي يوم هذا؟ ... فإن دعاءكم	٣١٣٥	أيا عبد تزوج بغير إذن سيده

## حرف الباء

١٨	بأيعوني على أن لا تشركوا بالله	٥٦٤٥	باب أمي الذين يدخلون منه
٣٩٦٩	بجريرة حلفانكم ثقيف	٤٦٦٦	الباديء بالسلام بريء من الكبر
٥٣٢٦	بحسب امرئ من الشر	١٢٥٩	بادروا الصبح بالوتر
١٩٤٥	بخ بخ، ذلك مال رابع، وقد سمعت ما قالت	٥٤٦٥	بادروا بالأعمال ستاً
٩٣٣	البخيل الذي من ذكرت	٥٣٨٣	بادروا بالأعمال فتناً
١٥٩	بدأ الإسلام غريباً	١٨٨٧	بادروا بالصدقة، فإن البلاء لا يتخطاها
٥٠٧٢	البر حسن الخلق	٢٩٢٦	بارك الله تعالى في أهلك ومالك
٣٨٦٦	البركة في نواصي الخيل	٣٢١٠	بارك الله لك، أولم ولو بشاة
٧٠٨	البراق في المسجد خطيئة	٢٤٤٥	بارك الله لك، وبارك عليكما

بلغني أنك قد وقعت على جارية آل فلان ... ۳۵۶۶	بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله
بلغني أنكم تريدون ... ۷۰۰	ورسوله إلى هرقل ... ۳۹۲۶
بلغواعني ولو آية ... ۱۹۸	بسم الله الكبير، أعوذ بالله العظيم ... ۱۵۵۴
بل للناس كافة ... ۵۷۵	بسم الله، اللهم إني أسألك ... ۲۴۵۶
بل مؤمن منيب ... ۲۲۹۳	بسم الله، تربة أرضنا، بريقة بعضنا ... ۱۵۳۱
بم سبقتني إلى الجنة؟ ما دخلت الجنة ... ۱۳۲۶	بسم الله، توكلت على الله ... ۲۴۴۲
بني الإسلام على خمس ... ۴	بسم الله والله أكبر ... ۱۴۵۳
بؤس ابن سمية! تقتلك الفئة الباغية ... ۵۸۷۸	بسم الله، وبالله، وعلى ملة رسول الله ... ۱۷۰۷
بشر العبد المحتكر ... ۲۸۹۷	بسم الله، وضعت جنبي لله ... ۲۴۰۹
بشر العبد عبد تحمّل واختال ... ۵۱۱۵	بشر المشائين في الظلمه ... ۷۲۲، ۷۲۱
بشر ما قلت! ... لا مثل القتل في سبيل الله ... ۲۷۵۷	بشر واولا تغفروا، وسروا ولا تعسروا ... ۳۷۲۲
بشر ما لأحدهم أن يقول: نسيت آية كيت	بعثت أنا والساعة كهاتين ... ۵۵۰۹
وكيت ... ۲۱۸۸	بعثت بجوامع الكلم ونصرت بالرعب ... ۵۷۴۹
بشر مطية الرجل ... ۴۷۷۷	بعثت لأتمم حسن الأخلاق ... ۵۰۹۶
البيعان بالخيار ما لم يتفرقا ... ۲۸۰۲	بعثت في نفس الساعة ... ۵۵۱۳
البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، إلا أن يكون صفقة ... ۲۸۰۴	بعثت من خير قرون بني آدم ... ۵۷۳۹
بين العبد وبين الكفر ... ۵۶۹	بعثت هذه الريح لموت منافق ... ۵۹۰۰
بين الملحمة وفتح المدينة ست سنين ... ۵۴۲۶	بعثني (جاء عبد فبايع النبي ﷺ) ... ۲۸۱۵
بين كل أذنين صلاة ... ۶۶۲	بعثني بوقية ... ۲۸۷۶
بيننا أنا أسير في الجنة ... ۵۵۶۶	البغايا اللاتي ينكحن أنفسهن ... ۳۱۳۲
بيننا أنا نائم أتيت بخزائن الأرض ... ۴۶۱۹	البقرة عن سبعة والخزوز عن سبعة ... ۱۴۵۸
بيننا أنا نائم أتيت بقدح لبن ... ۶۰۳۹	بكت على ما كانت تسمع من الذكر ... ۵۹۰۳
بيننا أنا نائم رأيت الناس يعرضون علي ... ۶۰۳۸	بل ائتمروا بالمعروف ... ۵۱۴۴
بيننا أنا نائم رأيتني على قلب ... ۶۰۴۰	بلاء يصيب هذه الأمة ... ۵۴۵۷
بيننا أهل الجنة في نعيمهم إذ ... ۵۶۶۴	بل أحرقهما ... ۴۳۲۷
بيننا أيوب يقتل عريانا فخر عليه ... ۵۷۰۷	بل، فجدي نخلك ... ۳۳۲۷
بيننا رجل بفلاة من الأرض فسمع صوتا في	بل أقره ... ۴۲۴۸
سحابة ... ۱۸۷۷	بل أنا يا عائشة! وإرأساه ... ۵۹۷۱
البينة أوحد أبي ظهره ... ۳۳۰۷	بل أنتم العكاريون وأن فتكم ... ۳۹۵۸
البينة على المدعي، واليمين على من أنكر ... ۳۷۵۸	بل أنت نسيت! بهذا أمرني ... ۵۲۴
البينة على المدعي واليمين على ... ۳۷۶۹	بل ولكن ليس مفتاح إلا ... ۴۳
بيننا أنا في الحطيم، (وربما قال) في الحجر ... ۵۸۶۲	بل ... يا أبا رزين أليس كنكم ... ۵۶۵۸
	بل عارية مضمونة ... ۲۹۵۵

بنيارجل يجرا زاراه من الخيلاء خسف به . . . ٤٣١٣  
بنيارجل يسوق بقرة إذ أعمى . . . ٦٠٥٦

بنيار ثلاثة نفر يتاشون أخذهم المطر . . . ٤٩٣٨  
بنيارجل يتبختر في بردين . . . ٤٧١١

## حرف الناء

تركت فيكم أمرين . . . ١٨٦  
تزوجت؟ أبكر أم ثيب؟ . . . ٣٠٨٨  
تزوجوا الودود الولود . . . ٣٠٩١  
تسألوني عن الساعة؟ إنما علمها . . . ٥٥١٠  
التسبيح نصف الميزان . . . ٢٩٦  
التسبيح نصف الميزان، والحمد لله بملأه . . . ٢٣١٣  
تسحروا فإن في السحور بركة . . . ١٩٨٢  
تسموا أساء الأنبياء . . . ٤٧٨٢  
تشدد عليها إزارها . . . ٥٥٥  
تشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له . . . ٥٩٢٥  
تشهده ملائكة الليل . . . ٦٣٥  
تشويه النار فتقلص شفته العليا . . . ٥٦٨٤  
تصافحوا، يذهب الغل . . . ٤٦٩٣  
تصدقن بامعشر النساء! ولو من حليكن . . . ١٩٣٤  
تصدقوا عليه . . . ٢٩٠٠  
تصدقوا فإنه يأتي عليكم زمان يمشي الرجل . . . ١٨٦٦  
تطعم الطعام، وتقرأ السلام . . . ٤٦٢٩  
تعافوا الحدود فيما بينكم . . . ٣٥٦٨  
تعاهدوا القرآن، فوالذي نفسي بيده . . . ٢١٨٧  
تعبد الله ولا تشرك به شيئاً . . . ١٤  
تعرض أعمال الناس في كل جمعة مرتين . . . ٥٠٣٠  
تعرض الأعمال يوم الاثنين والخميس . . . ٢٠٥٦  
تعرض الفتن على القلوب . . . ٥٣٨٠  
تعن عبد الدينار . . . ٥١٦١  
تعلموا العلم وعلموه الناس . . . ٢٧٩  
تعلموا الفرائض والقرآن . . . ٢٤٤

تابعوا بين الحج والعمرة . . . ٢٥٢٥، ٢٥٢٤  
التاجر الصدوق الأمين مع النبيين . . . ٢٧٩٧، ٢٧٩٦  
الثائب من الذنب كمن . . . ٢٣٦٣  
تبسمك في وجه أخيك صدقة، وأمرك . . . ١١  
تبلغ الحلية من المؤمن . . . ٢٩١  
التثاؤب في الصلاة من الشيطان . . . ٩٩٣  
التجار يحشرون يوم القيامة فجاراً إلا . . . ٢٨٠٠، ٢٧٩٩  
تجدون شر الناس يوم القيامة ذا الوجهين . . . ٤٨٢٣  
تجدون من خير الناس أشدهم كراهية لهذا . . .  
الأمر . . . ٣٦٨٤  
نحيء الأعمال . . . ٥٢٢٤  
تحاجت الجنة والنار، فقالت النار: . . . ٥٦٩٤  
تحت كل شعرة جناة . . . ٤٤٣  
تحروا ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر . . . ٢٠٨٣  
تحفة المؤمن الموت . . . ١٦٠٩  
تحفلون خمسين ميماً وتستحقون قاتلكم . . . ٣٥٣١  
تحوز المرأة ثلاث موارث . . . ٣٠٥٣  
التحيات لله والصلوات والطيبات . . . ٣١٤٩  
تدارس العلم ساعة من الليل . . . ٢٥٦  
تدع الصلاة أيام أفرائها . . . ٥٦٠  
تدعون يوم القيامة بأسمائكم . . . ٤٧٦٨  
تدن الشمس يوم القيامة . . . ٥٥٤٠  
تدور رحى الإسلام لخمس وثلاثين أو . . . ٥٤٠٧  
تري المؤمنين في تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم . . . ٤٩٥٣  
تري فيها أباريق الذهب والفضة . . . ٥٥٦٩  
ترخي شبراً . . . ٤٣٣٤

٤١٧٩	التلبية جمعة لفؤاد المريض	تعلموا القرآن فاقراؤه، فإن مثل القرآن لمن
٦٢١٠	تلك الروضة، الإسلام	تعلم فقراً
٢١١٧	تلك السكينة تنزلت بالقرآن	تعلموا من أنسابكم ما تصلون به أرحامكم
٥٩٣	تلك صلاة المنافق	تعوذوا بالله من جب الحزن
٥٣١٧	تلك عاجل بشرى المؤمن	تعوذوا بالله من جهد البلاء
٥٩٣٢	تلك غنيمة المسلمين غداً	تعوذوا بالله من رأس السبعين
٤٦٨١	تمام عيادة المريض أن يضع أحدكم يده	تغزون جزيرة العرب فيفتحها الله
٤٨٠	ثمرة طيبة وماء طهور	تفتح أبواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس
٣٠٨٢	تنكح المرأة لأربع	تفضل الصلاة التي يستاك
٣٠٢٧	تهادوا، فإن الهدية تذهب الضغائن	تقدموا وأقنواي
٣٠٢٨	تهادوا، فإن الهدية تذهب وحر الصدر	تقطع الصلاة المرأة
٥٠٥٧	الثؤدة في كل شيء	تقيء الأرض أفلاذ كبدها
١٨٠٩	تؤديان زكاته؟	تكون إبل للشياطين وبيوت للشياطين
١١٠٣	توسطوا الإمام وسدوا الخلل	تكون الأرض يوم القيامة خبزة
٤٥٢	توضأوا غسل ذكرك	تكون النبوة فيكم
٣٠٣	توضأوا امامت النار	تكون فتنة

## حرف الثاء

١١٢٨	ثلاثة لا ترفع لهم صلاتهم	٢٧٨، ٢٧٧	ثلاثك أملك زياد
٣٢٧١	ثلاثة لا تقبل لهم صلاة	٥٤٦٧	ثلاث إذا خرجن لا ينفع نفساً
١١٢٣	ثلاثة لا تقبل منهم صلاتهم	٥٢٨٧	ثلاث أقسم عليهن
٣٦٥٦	ثلاثة لا يدخل الجنة	٣٧١٢	ثلاثة أخاف على أمي
٢٧٩٥،	ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة		ثلاثة تحت العرش يوم القيامة: القرآن يحاج
٥١٠٩، ٢٩٩٥		٢١٣٣	العباد
١١	ثلاثة لهم أجران	٣٠٨٩	ثلاثة حق على الله عونهم
١٩٢١	ثلاثة يحبهم الله: رجل قام من الليل يتلو	٦٦٦	ثلاثة على كتابان المسك
١٩٢٢	ثلاثة يحبهم الله، وثلاثة يبغضهم الله	٣٦٥٥	ثلاثة قد حرم الله عليهم الجنة
١٢٢٨	ثلاثة يضحك الله إليهم	٧٢٧	ثلاثة كلهم ضامن على الله
٢٢٨٤	ثلاث جدهن جد، وهن جد	١١٢٢	ثلاثة لا تجاوز صلاتهم أذانهم
	ثلاث دعوات مستجابات لا شك فيهن: دعوة		ثلاثة لا ترد دعوتهم: الصائم حين يفطر،
٢٥٠	والد	٢٢٤٩	والإمام العادل

٣٣٦٤ ..... ثلاث من كن فيه يسر الله حتفه :  
 ٦٠٤١ ..... ثم أخذها ابن الخطاب من يد أبي بكر  
 ٣٤٥٨، ٣٤٥٧ ..... ثم أنتم يا خزاعة إقد قتلتم هذا القتل  
 ٢٧٦٣ ..... ثمن الكلب خبيث، ومهر البغي خبيث،  
 ٦٠١١ ..... ثم يخلف قوم يحبون السبابة  
 ٦٧٢ ..... ثنتان لا تردان  
 ٣٨ ..... ثنتان موجبتان  
 ١٧٢ ..... ثنتان وسبعون في النار

٢٩٣٦ ..... ثلاث فيهن البركة :  
 ٣٠٢٩ ..... ثلاث لا ترد: الوسائد، والدهن، واللبن  
 ٤٦٤ ..... ثلاث لا تقرهم الملائكة  
 ١٠٧٠ ..... ثلاث لا يحل لأحد  
 ..... ثلاث لا يفطرن الصائم: الحجامه، والقيء  
 ٢٠١٥ ..... والاحتلام  
 ٥٩ ..... ثلاث من أصل الإيمان  
 ٥١٢٢ ..... ثلاث منجيات، وثلاث مهلكات  
 ٨ ..... ثلاث من كن فيه

## حرف الجيم

١٣٧٧ ..... الجمعة حق واجب على كل مسلم  
 ١٣٧٦ ..... الجمعة على من آواه الليل إلى أهله  
 ١٣٧٥ ..... الجمعة على من سمع النداء  
 ١٢٢ ..... جمعهم فجعلهم أزواجاً  
 ١٦٦٩ ..... الجائزة متبوعة ولا تتبع، ليس معها  
 ٢٣٦٨ ..... اللجنة أقرب إلى أحدكم  
 ٤١٤٨ ..... الجن ثلاثة أصناف: صنف لهم أجنة  
 ٢٥١٤ ..... جهاد كن الحج  
 ١١٢٥ ..... الجهاد واجب عليكم مع كل أمير  
 ١٩٣٨ ..... جهد المقل، وأبدأ بمن تعول  
 ٩٦٨ ..... جوف الليل الآخر  
 ١٢٣١ ..... جوف الليل الآخر، ودبر الصلوات المكتوبات

٥٧١٣ ..... جاء ملك الموت إلى موسى  
 ٦٤ ..... جاء ناس من أصحاب رسول الله ﷺ فسألوه  
 ٣٦٧ ..... جاءني جبريل فقال: يا محمد  
 ٢٩٦٣ ..... الجار أحق بسقيه  
 ٢٩٦٧ ..... الجار أحق بشفعته  
 ٢٨٩٣ ..... الجالب مرزوق، والمحكر ملعون  
 ..... جاهدوا المشركين بأموالكم، وأنفسكم،  
 ٣٨٢١ ..... وألستكم  
 ..... الجاهر بالقرآن كالجاهر بالصدقة، والمسر  
 ٢٢٠٢ ..... بالقرآن  
 ٥٨٥١ ..... جاورت بحراء شهراً فلما قضيت  
 ٢٧٠١ ..... الجراد من صيد البحر  
 ٣٨٩٥ ..... الجرس مزامير الشيطان

## حرف الحاء

٥٢٦١ ..... حب إلى الطيب  
 ٤٩٠٨ ..... حبك الشيء يعني ويصم

٢٥٣٦ ..... الحاج والعمار وفد الله  
 ٥٢١٣ ..... حب الدنيا راس



حق على كل مسلم ..... ٥٣٩  
 حق كبير الإخوة على صغيرهم حق الوالد على  
 ولده ..... ٤٩٤٦  
 الحلال بين الحرام وبين ..... ٢٧٢٢  
 الحلال ما أحل الله في كتابه ..... ٤٢٢٨  
 الحلف منفقة للسلعة، محقة للبركة ..... ٢٧٩٤  
 حلوا وأصبوا النساء ..... ٢٥٥٩  
 الحمى من فيج جهنم، فأبردوها بالماء ..... ٤٥٢٥  
 الحمد رأس الشكر ..... ٢٣٠٧  
 الحمد لله الذي أذهب عني ..... ٣٧٤  
 الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وجعلنا  
 مسلمين ..... ٤٢٠٤  
 الحمد لله الذي أطعمنا، وسقانا، وكفانا،  
 وآوانا ..... ٢٣٨٦  
 الحمد لله الذي أطعم وسقى، وسوغه ..... ٤٢٠٧  
 الحمد لله الذي حسن خلقي ..... ٥٠٩٨  
 الحمد لله الذي رد أمره ..... ٧٣  
 الحمد لله الذي رزقني من الرياش ما أتجمل به ..... ٤٣٧٣  
 الحمد لله الذي كفاني، وآواني ..... ٢٤١٠  
 الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه ..... ٤١٩٩  
 حوضي مسيرة شهر وزواياه سواء ..... ٥٥٦٧  
 حوضي من عدن إلى عمان البلقاء ..... ٥٥٩٢  
 الحياء خير كله ..... ٥٠٧٠  
 الحياء لا يأتي إلا بخير ..... ٥٠٧٠  
 الحياء من الإيمان ..... ٥٠٧٦  
 الحياء والعي شعبتان من الإيمان ..... ٤٧٩٦

حبسونا عن صلاة الوسطى ..... ٦٣٣  
 حتى تحمر ..... ٢٨٤٠  
 حتى يسأله الملح، وحتى يسأله شحمه إذا  
 انقطع ..... ٢٢٥٢  
 الحجامة على الرقيق أمثل ..... ٤٥٧٣  
 الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر .....  
 الشهر ..... ٤٥٧٥، ٤٥٧٤  
 حجب النار بالشهوات ..... ٥١٦٠  
 الحج عرفة ..... ٢٧١٤  
 حج عن أبيك واعتمر ..... ٢٥٢٨  
 حسابكم على الله، أحدكم كاذب ..... ٣٣٠٦  
 الحسب المال، والكرم التقوى ..... ٤٩٠١  
 حبسك من نساء العالمين مريم ..... ٦١٩٠  
 حسن الظن من حسن العبادة ..... ٥٠٤٧  
 حسن الملكة بين، وسوء الخلق شرم ..... ٣٣٥٩  
 حسنوا القرآن بأصواتكم، فإن الصوت  
 الحسن ..... ٢٢٠٨  
 الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة ..... ٦١٦٣  
 الحسن والحسين (أي أهل بيتك أحب إليك) ..... ٦١٦٧  
 حسين مني وأنا من حسين ..... ٦١٦٩  
 حد الساحر ضربة بالسيف ..... ٣٥٥١  
 الحرب خدعة ..... ٣٩٣٩  
 حرمة نساء المجاهدين على القاعدين كحرمة ..... ٣٧٩٨  
 حفظت من رسول الله ﷺ دعاءين ..... ٢٧١  
 حقاً على المسلمين أن يفتسلوا يوم ..... ١٤٠٠  
 حق المسلم على المسلم خمس: رد السلام .. ١٥٢٤  
 حق المسلم على المسلم ست ..... ١٥٢٥

## حرف الخاء

الحالة بمنزلة الأم ..... ٣٣٧٧  
 خالد سيف من سيوف الله عز وجل ..... ٦٢٥٧

الخازن المسلم الأمين الذي يعطي ما أمر به  
 كاملاً ..... ١٩٤٩

٤٦٢٨ ..... خلق الله آدم على صورته  
 ٥٧٣٤ ..... خلق الله التربة يوم السبت  
 ٤٩١٩ ..... خلق الله الخلق، فلما فرغ منه قامت الرحم  
 الخلق الحسن (ما خبر ما أعطي  
 ٥٠٧٨، ٥٠٧٧ ..... الإنسان)  
 ٥٧٠١ ..... خلقت الملائكة من نور  
 الخلق عيال الله، فأحب الخلق إلى الله من  
 ٤٩٩٩، ٤٩٩٨ ..... أحسن إلى عياله  
 ١٨٩٧ ..... خلق كل إنسان من بني آدم على ستين  
 ٥٣١٢ ..... الخمر جماع الإثم  
 ٣٦٣٤ ..... الخمر من هاتين الشجرتين: النخلة والعنب  
 ٤٢٩٥ ..... خروا الآنية، وأوكوا الأسقية  
 ٥٧٠ ..... خمس صلوات افترضهن  
 ١٦ ..... خمس صلوات في اليوم والليلة  
 ٢٢٦٠ ..... خمس دعوات يستجاب لمن: دعوة المظلوم  
 ٢٦٩٩ ..... خمس فواسق يقتلن في الخل والحرم  
 ٢٦٩٨ ..... خمس لا جناح على من قتلن في الحرم  
 ٣٦٧٠ ..... خيار أئمتكم الذين تحبونهم  
 خيار عباد الله الذين إذا رؤوا ذكر  
 ٤٨٧٢، ٤٨٧١ ..... الله  
 ١٠٩٩ ..... خياركم أئمتكم منكم في الصلاة  
 ٤٨٩٣ ..... خياركم في الجاهلية خياركم في  
 ٤٢٦٠ ..... الخير أسرع إلى البيت الذي يؤكل فيه  
 ٤٩٨٧ ..... خير الأصحاب عند الله خيرهم لصاحبه  
 خير الخليل الأدهم الأقرح الأرثم، ثم  
 ٣٨٧٧ ..... الأقرح المحجل  
 ٢٥٩٩، ٢٥٩٨ ..... خير الدعاء دعاء يوم عرفة  
 ٣٩١٢ ..... خير الصحابة أربعة، وخير السرايا أربعمائة  
 ١٩٢٩ ..... خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى  
 ١٦٤٣، ١٦٤١ ..... خير الكفن الحلة، وخير الأصحية  
 ٤٧٢٣ ..... خير المجالس أوسعها  
 ٣٧٦٧ ..... خير الناس قرني  
 ٦٠١٠ ..... خير امتي قرني ثم الذين يلونهم

خالفوا المشركين: أوفروا اللحى، وأحفوا  
 ٤٤٢١ ..... الشوارب  
 ٧٦٥ ..... خائفوا اليهود  
 ١٦٨١ ..... خائفوهم (أي اليهود)  
 ٥٠٥٦ ..... خذ الأمر بالتدبير  
 ٣١٢٢ ..... خذ عليك ثوبك، ولا تمشوا عراة  
 خذ عليك سلاحك فإني أخشى عليك  
 ٤١١٨ ..... قريظة  
 ١٨٤٥ ..... خذ، فتموله، وتصدق به، فما جاءك  
 ٥٩٣٣ ..... خذ من فاجعلهن في مزودك  
 ٤٨٠٩ ..... خذوا الشيطان، أو أمسكوا الشيطان  
 خذوا عني، خذوا عني، قد جعل الله لهن  
 ٣٥٥٨ ..... سبيلا  
 ٣٥٧٤ ..... خذوا له عنكالا فيه مائة شعرا  
 ٦١٨ ..... خذوا مقاعدكم  
 ١٢٤٣ ..... خذوا من الأعمال ما تطيقون  
 ٤٣٧ ..... خذي فرصة من مسك  
 ٣٣٤٢ ..... خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف  
 ٣١٩٨ ..... خذيها فأعتقها  
 ٢٨٧٧ ..... خذيها وأعتقها  
 ٢٠٩٥ ..... خرجت لأخبركم ببلية القدر، فتلاحي فلان  
 ١٥١٠ ..... خرج نبي من الأنبياء بالناس يستقي  
 ٢١٩ ..... خصلتان لا تجتمعان في منافق  
 خصلتان لا تجتمعان في مؤمن: البخل،  
 ١٨٧٢ ..... وسوء الخلق  
 ٦٨٨ ..... خصلتان معلقتان  
 ٥٢٥٦ ..... خصلتان من كانتا فيه  
 ٥٧١٨ ..... خفف على داود القرآن فكان  
 ٦٢٧٩ ..... الخلافة بالمدينة، والملك بالشام  
 ٥٣٩٥ ..... الخلافة ثلاثون سنة  
 ٦٠٦٦ ..... خلافة نبي ثم يؤتي الله الملك  
 ٢٤٠٦ ..... خلطان لا يخصيهما رجل مسلم  
 ١١٩ ..... خلق الله آدم حين خلقه

خيركم من تعلم القرآن وعلمه ..... ٢١٠٩  
 خير نساء ركين الإبل صالح نساء قريش ..... ٣٠٨٤  
 خير نساؤها مريم بنت عمران وخير ..... ٦١٨٤  
 خير يوم طلعت عليه الشمس يوم .....  
 الجمعة ..... ١٣٥٩، ١٣٥٦  
 الخيل معقود بنواصيها الخير إلى يوم القيامة:  
 الأجر والغنيمة ..... ٣٨٦٧

خير بيت في المسلمين بيت فيه يتيم يحسن  
 إليه ..... ٤٩٧٣  
 خير دور الأنصار ..... ٦٢٢٤  
 خير صفوف الرجال أولها ..... ١٠٩٢  
 خير فرساننا اليوم أبو قتادة ..... ٣٩٨٩  
 خيركم المدافع عن عشيرته ما لم يأنثم ..... ٤٩٠٦  
 خيركم خيركم لأهله، وأنا خيركم  
 لأهلي ..... ٣٢٥٣، ٣٢٥٢

## حرف الدال

دعهن فإن العين دامعة، والقلب مصاب ..... ١٧٤٧  
 دعوا الحبشة ما ودعركم واتركوا ..... ٥٤٣٠  
 دعوات المكروب: اللهم رحمتك أرجو ..... ٢٤٤٧  
 دعوة المسلم لأخيه بظهر الغيب مستجابة ..... ٢٢٢٨  
 دعوة ذي النون إذا دعا ربه وهو في بطن  
 الحوت ..... ٢٢٩٢  
 دعوها ساعة ..... ٥٨٨٣  
 دعوه، فإن لصاحب الحق مقالاً ..... ٢٩٠٦  
 دعوه، فإنه لو قضى شيء كان ..... ٥٨١٩  
 دعوه وهريقوا على بوله ..... ٤٩١  
 دعني هذه، وقولي بالذي كنت تقولين ... ٣١٤٠  
 الدنيا دار ..... ٥٢١١  
 الدنيا سجن المؤمن ..... ٥٢٤٩، ٥١٥٨  
 الدنيا كلها متاع، وخير متاع الدنيا ..... ٣٠٨٣  
 الدواوين ثلاثة: ديوان لا يغفره ..... ٥١٣٣  
 دونكم هذا (دعا فيه بالبركة فعاد كما كان) ..... ٥٩٠٨  
 دية المعاهد نصف دية الحر ..... ٣٤٩٦  
 دينار أنفقته في سبيل الله، ودينار أنفقته .. ١٩٣١  
 الدين النصيحة ..... ٤٩٦٦

دباغها طهورها ..... ٥١١  
 دب إليكم داء الأمم قبلكم الحسد ..... ٥٠٣٨  
 الدجال أعور العين اليسرى ..... ٥٤٧٤  
 الدجال يخرج من أرض بالشرق ..... ٥٤٨٧  
 دخلت الجنة فإذا أنا بالرمضاء ..... ٦٠٣٧  
 دخلت الجنة فسمعت فيها قراءة ..... ٤٩٢٦  
 درمكة بيضاء مسك خالص ..... ٥٤٩٦  
 درهم رباً يأكله الرجل، وهو يعلم ..... ٢٨٢٥  
 دعا الله باسمه الأعظم الذي إذا دعي به  
 أجاب ..... ٢٢٩٠  
 دعا الله باسمه الأعظم الذي إذا سئل به  
 أعطى ..... ٢٢٨٩  
 الدعاء مخ العبادة ..... ٢٢٣١  
 الدعاء هو العبادة ..... ٢٢٣٠  
 دع ما يريك إلى ما لا يريك ..... ٢٧٧٣  
 دعها حتى ينقطع دمها، ثم أقم عليها الحد ..... ٣٥٦٤  
 دعها عنك، فإن من القرف التلف ..... ٤٥٩٠  
 دعه فإن الحياة من الإيمان ..... ٥٠٦٩  
 دعها فإنني أدخلتها طاهرتين ..... ٥١٨  
 دعها يا أبا بكر! فإنها أيام عيد ..... ١٤٣٢

## حرف الذال

ذكاة الجنين ذكاة أمه ..... ٤٠٩٢، ٤٠٩١  
 ذكرت شيئاً من تبر عندنا فكرهت أن  
 يحبسني ..... ١٨٨٣  
 ذلك رجل بال الشيطان في أذنه ..... ١٢٢١  
 ذلك عمله يجري له ..... ٤٦٢٠  
 ذلك يوم ينزل الله تعالى على كرسيه ..... ٥٥٩٦  
 ذهب الظلماء، وابتلت العروق، وثبت الأجر ..... ١٩٩٣  
 ذهب المفطرون اليوم بالأجر ..... ٢٠٢٢  
 الذهب بالذهب، رباً إلا هاء وهاء ..... ٢٨١٢  
 الذهب بالذهب، والفضة بالفضة ..... ٢٨٠٩، ٢٨٠٨

ذاق طعم الإيمان ..... ٩  
 ذاك إبراهيم ..... ٤٨٩٦  
 ذاك الرجل أرفع أمي درجة ..... ٦٠٥٣  
 ذاكر الله في الغافلين كالمقاتل خلف الفارين،  
 وذاكر ..... ٢٢٨٢  
 الذاكرون الله كثيراً والذاكرات ..... ٢٢٨٠  
 ذاك شيطان يقال له خنزب ..... ٧٧  
 ذاك عند أوان ذهاب العلم ..... ٢٧٨، ٢٧٧  
 ذاك لو كان وأنا حي فاستغفر لك ..... ٥٩٧٠  
 ذاك نهر أعطانيه الله (يعني في الجنة) ..... ٥٦٤١  
 ذروها ذميمة ..... ٤٥٨٩

## حرف الراء

رايتني الليلة عند الكعبة ..... ٥٤٨٣  
 الربا سبعون جزءاً ..... ٢٨٢٦  
 رب أشعث مدفوع ..... ٥٢٣١  
 رباط يوم في سبيل الله خير ..... ٣٨٣١  
 رباط يوم في سبيل الله، خير من الدنيا ..... ٣٧٩١  
 رباط يوم وليلة في سبيل الله، خير ..... ٣٧٩٣  
 رب أعني ولا تمن علي، وانصرتني ..... ٢٤٨٨  
 رب اغفر لي ..... ٩٠١  
 رب اغفر لي ذنوبي ..... ٧٣١  
 رب اغفر لي، وتب علي ..... ٢٣٥٢  
 الربا في النسقة ..... ٢٨٢٤  
 رب فني عذابك يوم ..... ٩٤٧  
 ربنا آتانا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة ..... ٢٥٨١  
 الرجل جبار، وقال النار جبار ..... ٢٩٥٢

راى عيسى ابن مريم رجلاً يسرق ..... ٥٠٤٩  
 الراحون يرحمهم الرحمن ..... ٤٩٦٩  
 رأس الكفر نحو المشرق ..... ٦٢٦٨  
 الراكب شيطان، والراكبان شيطانان،  
 والثلاثة ركب ..... ٣٩١٠  
 رايت امرأة سوداء، ثائرة الرأس ..... ٢٧٣٥  
 رايت جعفرأ بطير في الجنة ..... ٦١٦٢  
 رايت خيراً، تلد فاطمة إن شاء الله ..... ٦١٨٠  
 رايت ذات ليلة فيما يرى النائم ..... ٤٦١٧  
 رايت ربي عز وجل في أحسن صورة ..... ٧٢٦، ٧٢٥  
 رايت عموداً من نور ..... ٦٢٨٠  
 رايت في المنام أني أهاجر من مكة ..... ٤٦١٨  
 رايت ليلة أسري بي رجلاً ..... ٥١٤٩  
 رايت ليلة أسري بي موسى: رجلاً آدم ..... ٥٧١٥

٤٩٢٧	رضي الرب في رضى الوالد	٥٤٠٠	رجل في ماشيته
١٩٥٢	الربط تاكلته وتهديته	٦١٣٤	رحم الله أبا بكر زوجني ابنته وحلني
٩٢٧	رغم أنف رجل ذكرت	١١٧٠	رحم الله امرأ صل قبل العصر أربعاً
٤٩١٢	رغم أنفه، رغم أنفه، رغم أنفه	٥٩٩٦	رحم الله حميراً، أفواهم سلام
٣٢٨٨، ٣٢٨٧	رفع القلم عن ثلاثة:	٢٧٩٠	رحم الله رجلاً سمحاً إذا باع
١٦٦٧	الراكب يسير خلف الجنازة، والماشي	١٢٣٠	رحم الله رجلاً قام من الليل فصل
١١٦٤	ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها	٤٩٢٠	الرحم شجرة من الرحمن
٤٦٠٨	الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين	٤٩٢١	الرحم معلقة بالعرش
٤٦١٢	الرؤيا الصالحة من الله	١٧٠٦	رحمك الله، إن كنت لأواهاً
٤٥٢٢	رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين	٥٣٢٢	رحمك الله يا أبا هريرة
٤٦٢٢	الرؤيا على رجل طائر	١٩٤٢	ردوا السائل ولو بظلف محرق
٤٨٠٦	رويدك يا أنجشة لا تكسر القوارير	١٧٠٤	ردوا القتل إلى مضاجعهم
١٥١٦	الريح من روح الله تعالى تأتي بالرحمة	٤٦٧٢	رسول الرجل إلى الرجل إذنه
		١٠٩٣	رصوا صفوفكم

### حرف الزين

٥٣٠١	الزهادة في الدنيا	١١١٠	زادك الله حرصاً، ولا تعد
٢٤٣٧	زودك الله التقوى	٢٥٢٦	الزاد والراحلة
٢١٩٩	زينوا القرآن بأصواتكم	٢٩٢٤	زن وأرجع

### حرف السين

٢٩٢٩	سبحان الله! ماذا نزل من التشديد؟	٥٧٥١	سألت ربي ثلاثاً فأعطاني ثنتين
١٢٢٢	سبحان الله! ماذا أنزل الليلة من الخزائن	٦٠١٨	سألت ربي عن اختلاف أصحابي من بعدي
٥٤٠٨	سبحان الله! هذا كما قال		الساعي على الأرملة والمسكين كالساعي في
٢٣٢٢	سبحان الله هي صلاة الخلاق	٤٩٥١	سبيل الله
١٢١٦	سبحان الله ويحمده عشرأ	٤٨١٤	سباب المسلم فسوق، وقتاله كفر
٥٧٢٧	سبحان الله... وبحك إنه لا يستشفع	٤٥١	سبحان الله إن المؤمن
		٥٦٢	سبحان الله، إن هذا من

٢٩٨ ..... السلام عليكم دار قوم  
١٧٦٦ ..... السلام عليكم دار قوم مؤمنين! وأناكم  
١٧٦٥ ..... السلام عليكم يا أهل القبور! يغفر الله  
٤٦٥٣ ..... السلام قبل الكلام  
٤٦٧٣ ..... السلام عليكم ورحمة الله  
٩٣١ ..... سل تعطه سل تعطه  
٢٤٩٠ ..... سل ربك العافية والمعافاة  
٢٤٨٩ ..... سلوا الله العفو والعافية  
٢٢٤٣ ..... سلوا الله بيطون أكفكم ولا تسألوه بظهورها  
٥٧٦٧ ..... سلوا الله لي الوسيلة  
٢٢٣٧ ..... سلوا الله من فضله، فإن الله يحب أن يسأل  
٢١٢٩ ..... سلوه لأي شيء يصنع ذلك  
٥٠٥٨ ..... السمعت الحسن  
١١٣٦، ٨٧٧، ٨٧٥ ..... سمع الله لمن حمده  
٢٤٢٤ ..... سمع سامع بحمد الله وحسن بلائه علينا  
٣٦٦٤ ..... السمع والطاعة على المرء المسلم  
٤١٥٩ ..... سم الله وكل بيمينك، وكل بما يليك  
٤٧٥١، ٤٧٥٠ ..... سموا باسمي، ولا تكتنوا بكنيتي  
١٤٧٦ ..... سنة أبيكم إبراهيم ﷺ  
٣٨١ ..... السواك مطهرة للضم  
١٠٨٧ ..... سوا صفوفكم  
١٧٨٢ ..... سيأتيكم ركب مبغضون فإذا جاؤوكم  
٣٥٣٥ ..... سيخرج قوم في آخر الزمان أحداث الأسنان  
٥٦٢٨ ..... سبحان وجهان والفرات والنيل  
٤٢٣٩ ..... سيد إدامكم الملح  
٢٣٣٥ ..... سيد الاستغفار أن تقول: اللهم أنت ربي  
٣٩٢٥ ..... سيد القوم في السفر خادهم  
٤٩٠٠ ..... السيد الله، قولوا قولكم  
٢٢٦٢ ..... سيروا، هذا جدان، سبق المفردون  
٦٢٧٦ ..... سيصير الأمر أن تكونوا  
٣٥٤٣ ..... سيكون في أمي اختلاف وفرقة

١٢٧٥، ١٢٧٤ ..... سبحان الملك القدوس  
٨٨٢ ..... سبحان ذي الجبروت والملكوت  
١٢١٨ ..... سبحان رب العالمين  
٨٥٩ ..... سبحان ربي الأعلى  
٨٨١ ..... سبحان ربي العظيم  
٨٧١ ..... سبحانك اللهم ربنا وبحمدك  
١٢١٧، ٨١٦، ٨١٥ ..... سبحانك اللهم وبحمدك  
٧٠١ ..... سبعة يظلهم الله  
١١٩٢ ..... سبع، وتسع، وأحدى عشرة ركعة  
٨٧٢ ..... سبح قدوس  
٣٧١٣ ..... ستة أيام اعقل يا أبا ذرا ما يقال لك بعد  
١٠٩ ..... ستة لعنتهم ولعنهم الله  
٦٢٧٤ ..... ستخرج نار من نحو حضرموت  
٣٥٨ ..... ستر ما بين أعين الجن  
٥٤٢٨ ..... ستصالحون الروم صلحاً آمناً  
٦٢٧٨ ..... ستفتح الشام، فإذا خيبرتم  
٣٨٤٣ ..... ستفتح عليكم الأمصار  
٣٨٦٢ ..... ستفتح عليكم الروم ويكفيكم الله  
ستفتح لكم أرض العجم، وستجدون فيها  
بيوتا  
٤٤٧٦ ..... ستكون فتن  
٥٣٨٤ ..... ستكون فتن تستنظف العرب  
٥٤٠١ ..... ستكون فتن صماء بكها عمياء  
٥٤٠٢ ..... سجدها داود توبة  
١٠٣٨ ..... سجد وجهي للذي خلقه  
١٠٣٥ ..... السخاء شجرة في الجنة، فمن كان سخيّاً  
١٨٨٦ ..... السخي قريب من الله، قريب من الجنة  
١٨٦٩ ..... السفر قطعة من العذاب، يمنع أحدكم نومه  
وطعامه وشرايه  
٣٨٩٩ ..... السلام عليكم، السلام عليكم  
٤٦٧٣ ..... السلام عليكم أهل الديار من المؤمنين  
والمسلمين  
١٧٦٤

## حرف الشين

٤٧٤٢ .....	شمت العاطس ثلاثاً	٥٨٩١ .....	شامت الوجوه
١٥٦١ .....	الشهادة سبع، سوى القتل في سبيل الله	٣٩٩٧ .....	شراك من نار أو شر اكان من نار
٣٨٥٨ .....	الشهداء أربعة:	٧٤١ .....	شر البقاع أسواقها
١٥٤٦ .....	الشهداء خمسة: المطعون، والمبطون	٣٢١٨ .....	شر الطعام طعام الوليمة يدعى لها الأغنياء
٦١٦٦ .....	شهدت قتل الحسين آنفاً	١٨٧٤ .....	شر ما في الرجل شح هالغ، وجبن خالغ
١٩٧٢ .....	شهرا عيد لا ينقصان: رمضان وذو الحجة	٢٩٦٩، ٢٩٦٨ .....	الشريك شفيح، والكشفعة في كل شيء
٣٨٣٦ .....	الشهيد لا يجد ألم القتل	٥٥٩٧ .....	شعار المؤمنين يوم القيامة على الصراط
٥٣٥٣ .....	شيتني سورة هود	٢٥٢٧ .....	الشعث الثقل
٥٣٥٤ .....	شيتني هود	٤٤٠٥ .....	شغلني هذا عنكم منذ اليوم
٢٢٨١ .....	الشیطان جائم على قلب ابن آدم، فإذا ذكر	٤٥١٦ .....	الشفاء في ثلاث: في شرطة محجم
٤٥٠٦ .....	شیطان يتبع شیطانة	٥٥٩٩، ٥٥٩٨ .....	شفاعتي لأهل الكبائر من أمي
٣٠٨٧ .....	الشؤم في ثلاثة:	٥٦٩٢ .....	الشمس والقمر ثوران مكوران
٣٠٨٧ .....	الشؤم في المرأة، والدار، والفرس	٥٥٢٦ .....	الشمس والقمر مكوران يوم القيامة
		٤٧٤٣ .....	شمت أخاك ثلاثاً، فإن زاد فهو زكام

## حرف الصاد

٥٦٧٧ .....	الصعود جبل من نار	٢٩١٦ .....	صاحب الدين مأسور بيته
١٧٥٢ .....	صغارهم دعاء ميص الجنة، يلقي أحدهم		صاحب الزنا يتوب، وصاحب الغيبة ليس له
١٣١٢ .....	صلاة الأوابين حين ترمض الفصال	٤٨٧٦ .....	توبة
١٠٥٢ .....	صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ	١٨٢٠ .....	صاع من بر أو قمع عن كل اثنين
٧٥٢ .....	صلاة الرجل في بيته بصلاة	٢٠٢٨ .....	صائم رمضان في السفر كما لفطر في الحضر
٧٠٢ .....	صلاة الرجل في الجماعة	٦١٦٨ .....	صدق الله ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾
١٢٥٢ .....	صلاة الرجل قاعداً نصف الصلاة	٥٨٧٤ .....	صدقت، ذلك من مدد السماء
١٠٤٤ .....	صلاة الصبح ركعتين ركعتين	١٣٣٥ .....	صدقة تصدق الله بها عليكم
١٢٥٤ .....	صلاة الليل مثنى مثنى، فإذا خشي		الصدقة على المسكين صدقة، وهي على ذي
١٠٦٣ .....	صلاة المرأة في بيتها	١٩٣٩ .....	الرحم
١٣٠٠ .....	صلاة المرأة في بيته أفضل من صلاته	٤٦٢٤ .....	صدّق رؤياك

٥٦٤ ..... الصلوات الخمس والجمعة	٦٣٤ ..... صلاة الوسطى صلاة العصر
٤٠١١ ..... صلوا على صاحبكم	٦٩٢ ..... صلاة في مسجدي هذا
١١٢٦ ..... صلوا صلاة (كذا) في حين (كذا)	٦٠٧ ..... الصلاة لأول وقتها
٧٣٩ ..... صلوا في مزابض الغنم	٥٦٨ ..... الصلاة لوقتها
١١٦٥ ..... صلوا قبل صلاة المغرب ركعتين	٨٠٥ ..... الصلاة مثنى مثنى
٦٨٣ ..... صلوا كما رأيتموني أصلي	٣٣٥٧، ٣٣٥٦ ..... الصلاة، وما ملكت أيمانكم
١٠٥ ..... صنفان من أمي ليس لهما	٢٩٢٣ ..... الصلح جاتزين المسلمين إلا
٣٥٢٤ ..... صنفان من أهل النار لم أرهما:	٦٠٠ ..... صل الصلاة لوقتها
٥٥٢٨ ..... الصور قرن ينفخ فيه	١٠٤٢ ..... صل صلاة الصبح ثم أقصر
١٩٧٠ ..... صوموا الرؤيته وأفطروا الرؤيته	١٢٤٨ ..... صل قائماً، فإن لم تستطع فقاعداً
٧٠ ..... صباح المولود حين يقع	٥٨٢ ..... صل معنا هذين
١٩٦٣ ..... الصيام والقرآن يشفعان للعبد، يقول	٣٤٤٠ ..... صل ههنا
	٥٧١ ..... صلوا خمسكم وصوموا

### حرف الضاد

٤٦٥٨ ..... ضح القلم على أذنك، فإنه أذكر للمال	٣٠٣٨ ..... ضالة المسلم حرق النار
٥٩١٣ ..... ضعه (ثم قال:) اذهب فادع لي فلاناً	٤١١٠ ..... الضب لست أكله ولا أحرمه
٢٣٧٧ ..... ضمعن... أتعجبون لرحم أم الأفراخ	١٤٥٦ ..... ضح به أنت
٢٢٢٢ ..... ضموا هذه الآية في السورة التي يذكر فيها	١٩٢، ١٩١ ..... ضرب الله مثلاً صراطاً
١٥٣٣ ..... ضح يدك على الذي يألم من جسدك	٥٦٧٤ ..... ضرس الكافر يوم القيامة مثل

### حرف الطاء و الظاء

٢٨١١ ..... الطعام بالطعام مثلاً بمثل	٤٢٠٦، ٤٢٠٥ ..... الطعام الشاكر كالصائم الصابر
١٦٩١ ..... الطفل لا يصل عليه ولا يرث، ولا يورث	١٥٤٨ ..... الطاعون رجز أرسل على طائفة
٣٢٨٩ ..... طلاق الأمة تطليقتان، وعدتها حيضتان	١٥٤٥ ..... الطاعون شهادة لكل مسلم
٢١٨ ..... طلب العلم فريضة على كل مسلم	٣٢٢٤ ..... طعام أول يوم حق
٢٧٨١ ..... طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة	٤١٧٧ ..... طعام الاثنين كافي الثلاثة
٦١٢٣ ..... طلحة والزبير جاراي في الجنة	٤١٧٨ ..... طعام الواحد يكفي الاثنين



طوى لمن طال عمره، وحسن عمله ..... ۲۲۷۰	طلقها ..... ۳۳۱۷، ۳۲۶۰
طوى لمن وجد في صحيفته استغفاراً كثيراً .. ۲۳۵۶	طلقها. (أي أجب أمر والدك بذلك) ..... ۴۹۴۱
طوى من وراء الناس وأنت راكبة ..... ۲۵۸۸	ظهور إناه أحدكم ..... ۴۹۰
طول القيام ..... ۳۸۳۳	الظهور شطر الإيمان ..... ۲۸۱
طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه ..... ۴۴۴۳	الطواف حول البيت مثل الصلاة ..... ۲۵۷۶
الطيرة شرك، وما معنا إلا، ولكن ..... ۴۵۸۴	طوى للشام ..... ۶۲۷۴
الظلم ظلمات يوم القيامة ..... ۵۱۲۳	طوى لمن رأى ..... ۶۲۹۰
الظهر يركب بتفخته ..... ۲۸۸۶	

### حرف العين

عرضت علي أعمال أمي ..... ۷۰۹	عباد الله لتسبون صفوكم ..... ۱۰۸۵
عرضت علي الأمم ..... ۵۲۹۶	العبادة في الأجر ..... ۵۳۹۱
عرض علي الأنبياء فإذا موسى ..... ۵۷۱۴	العباس مني وأنا منه ..... ۶۱۵۷
عرضت علي النار ..... ۵۳۴۱	العارية مؤداة، والمنحة مردودة ..... ۲۹۵۶
عرض علي أول ثلاثة يدخلون الجنة ..... ۳۸۳۲	العامل على الصدقة بالحق كالغازي ..... ۱۷۸۵
عرض علي ربي ليجعل لي ..... ۵۱۹۰	العائد في هبته كالكلب يعود في قبته ..... ۳۰۱۸
عشر رضعات معلومات يجرم من ..... ۳۱۶۷	عائشة (أي الناس أحب إليك؟) ..... ۶۰۲۳
عشر... عشرون... (ثواب الإسلام) ..... ۴۶۴۴	عجباً لأمر المؤمن ..... ۵۲۹۷
عشر من الفطرة: ..... ۳۸۰، ۳۷۹	عجب الله من قوم يدخلون الجنة في السلاسل ..... ۳۹۶۰
العطاس والنعاس والتثاوب ..... ۹۹۹	عجب الله من قوم يقادون إلى الجنة بالسلاسل ..... ۳۹۶۰
عصرتها؟... لو تركتها ما زال قائماً ..... ۵۹۰۷	عجبت من هؤلاء اللاتي كن عندي ..... ۶۰۳۶
عقري حلقى، أطافت يوم النحر ..... ۲۶۶۹	عجب ربنا من رجلين: رجل نار ..... ۱۲۵۱
عقل شبه العد مغلف ..... ۳۵۰۱	عجب للمؤمن: إن أصابه خير حمد الله ..... ۱۷۳۳
على الصراط (أين يكون الناس يومئذ) ..... ۵۵۲۵	عجلت أيتها المصلي ..... ۹۳۰
على الفطرة... خرجت من النار ..... ۶۶۰	العجاء جرحها جبار، والبثر جبار ..... ۱۷۹۸
على اليد ما أخذت حتى تؤدي ..... ۲۹۵۰	العجاء جرحها جبار والمعدن جبار ..... ۳۵۱۰
على أنقاب المدينة ملائكة لا يدخلها الطاعون ..... ۲۷۴۱	العجوة من الجنة، وفيها شفاء من السم ..... ۴۲۳۵
على كل مسلم صدقة ..... ۱۸۹۵	عدلت شهادة الزور بالإشراك بالله ..... ۳۷۸۰، ۳۷۷۹
علام تدخرن أولادكن بهذا العلاق؟ ..... ۴۵۲۴	عذبت امرأة في هرة أمسكتها حتى ماتت ..... ۱۹۰۳
علام يقتل أحدكم أخاه؟ ألا بركت؟ ..... ۴۵۶۲	عرضت علي أجور أمي ..... ۷۲۰

١١٥٢ .....	عليّ بهما	٢٣٩ .....	العلم ثلاثة
٦٠٩٢ .....	عليّ مني وأنا من عليّ	٥٠٦٧ .....	عليك بالرفق وليناك والعنف
٣٠٨ .....	صعداً صنعته يا عمر	٢٤٣٨ .....	عليك بتقوى الله، والتكبير على كل شرف
٥٢٧٩ .....	عمر أمي من ستين	٨٩٧ .....	عليك بكثرة السجود
٣٠٠٩ .....	العمرى جائزة	٣٠٩٢ .....	عليكم بالأبكار، فإنهم أعذب أفواهاً
٣٠١٤ .....	العمرى جائزة لأهلها	٤١٠٠ .....	عليكم بالأسود البهيم ذي النقطتين
٥٤٢٤ .....	عمران بيت المقدس خراب يثرّب	٤١٨٦ .....	عليكم بالأسود منه، فإنه أطيب
٢٥٠٨ .....	العمره إلى العمرة كفاة	٣٩٠٩ .....	عليكم بالدلجة، فإن الأرض تطوى بالليل
٢٧٨٣ .....	عمل الرجل بيده، وكل بيع مبرور	٢٦١٠ .....	عليكم بالسكينة
٤١٥٢ .....	عن الغلام شاتان	٤٥٧١ .....	عليكم بالشفاهين: العسل والقرآن
٥٥٣٠ .....	عن يمينه جبرئيل وعن يساره ميكايل	٤٨٢٥ .....	عليكم بالصدق فإن الصدق يهدي إلى البر
٥٧٤ .....	العهد الذي بيننا وبينهم	٤٣٧١ .....	عليكم بالعمائم، فإنها سيئات الملائكة
١٥٩٠ .....	العيادة فواق ناقة	١٢٢٧ .....	عليكم بقيام الليل، فإنه دأب الصالحين
٤٥٨٣ .....	العيافة والطرق والطيرة من الجبت	٣٨٧٨ .....	عليكم بكل كسيت أفر محجل
٣٨٢٩ .....	عينان لا تمسهما النار	٢٣١٦ .....	عليكن بالنسيح، والنهليل، والتفديس
٤٤٣٢ .....	العين حق	٤٦٥٥ .....	عليك وعلى أهلك السلام
٤٥٣١ .....	العين حق، فلو كان شيء سابق	٤٧٤١ .....	عليك وعلى أمك

## حرف الغين

٣٥٩ .....	غفرانك	٢٩٤٠ .....	غارت أمكم
١٩٠٢ .....	غفر لامرأة مومسة مرت بكلب على رأس	٢٠٨٢ .....	الغداة يا بلال!
٤١٥٣ .....	الغلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم السابع	٥٦١٤ .....	غدوة في سبيل الله أروحة خير
٤١٥٣ .....	الغلام مرتين بعقيقته تذبح عنه يوم السابع	٣١٧٤ .....	غرة: جلد أوامة
٦٢٧٠ .....	غلظ القلوب والجفاء	٤٠٣٣ .....	غزائي مع الأنبياء فقال لقومه: لا تبغني
٤٨١٠ .....	الغناء ينبت النفاق في القلب	٣٨٤٦ .....	الغزو غزوان
٢٠٦٥ .....	الغنيمة الباردة الصوم في الشتاء	٥٣٨ .....	غسل يوم الجمعة واجب
٤٨٧٤ .....	الغيبه أشد من الزنا	٤٢٩٦ .....	غطوا الإناء، وأوكوا السقاء
٤٤٥٦، ٤٤٥٥ .....	غبروا الشيب، ولا تشبهوا باليهود	٤٢٩٨ .....	غطوا الإناء، وأوكوا السقاء، فإن في السنة
٤٤٥٧ .....		٦٢٠٥ .....	غطوا بها رأسه
٤٤٢٤ .....	غبروا هذا بشيء، واجتنبوا السواد	٥٩٨٤ .....	غفار غفر الله لها وأسلم سألها

## حرف الفاء

٢١٤، ٢١٣ ..... فضل العالم على العابد  
 ٥٧٤٨ ..... فضلت على الأنبياء بست  
 ٥٢٦ ..... فضلنا على الناس بثلاث  
 ٢٥٠ ..... فضل هذا العالم الذي يصلي  
 الفطرة خمس: الحتان، والاستحدا، وقص  
 ٤٤٢٠ ..... الشارب  
 ٢٧٩٢ ..... فقال الله أنا أحق بذا منك، تجاوزوا عن عبدي  
 ٦٢٢٥ ..... فقد غفرت لكم  
 ٢١٧ ..... فقيه واحد أشد على الشيطان  
 ٤٠٦٨ ..... فكله ما لم يتن  
 ٤٥٩٢ ..... فلا تأتوا الكهان  
 ٣٥١٣ ..... فلا تعطه مالك  
 ٤٢٥٢ ..... فلم لكم تفترون؟ فاجتمعوا على طعامكم  
 ٣٠٠٤ ..... فلم ابتغني الله إذا؟  
 ٤٠٣٣ ..... فلم تحمل الغنائم لأحد قبلنا  
 فلم تحمل الغنائم لأحد من قبلنا، ذلك بأن الله  
 ٣٩٨٥ ..... رأى  
 ٤٠٢٩ ..... فلو غير أكار قلني  
 ﴿فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم  
 ٢٣٨٠ ..... سابق﴾ كلهم في الجنة  
 ٥٨٩٤ ..... فمن يطع الله إذا عصيته؟  
 ٣٠٠٦ ..... فهبه له ولك كذا  
 ٣٦٠٠، ٣٥٩٩، ٣٥٩٨ ..... فهلاً قبل أن تأتي بي به  
 ٥١٦٣ ..... فوالله لا الفقر أخشى عليكم  
 ٥٩١٧ ..... في أصحابي (وفي رواية) في أمي اثنا عشر منافقاً  
 ١٣١٥ ..... في الإنسان ثلاثمائة وستون مفصلاً  
 ٣١٣٩ ..... في التوراة مكتوب: من بلغت ابنته  
 ٣٩٣٧ ..... في الجنة  
 ١٩٥٧ ..... في الجنة ثمانية أبواب، منها: باب

٣٩٦٨ ..... فاختاروا إحدى الطائفتين: إما السي، وإما  
 ٥٤٨٤ ..... فإذا أنا بامرأة تجر شعرها  
 ١٥١ ..... فإذا رأيت الذين يتبعون ما تشابه  
 ٥٠٩٤ ..... فإذا سلب أحدهما تبعه الآخر  
 ٢٣٦٦ ..... فإذا كان يوم القيامة  
 ٣١٧٧ ..... فاروق واحدة، وأمسك أربعاً  
 ١٥٩٧ ..... الفار من الطاعون كالفار من الزحف  
 ٣٣٠٠ ..... فاطعم وسقاً من تمرين ستين مسكيناً  
 ٦١٣٩ ..... فاطمة بضعة مني فمن أغضبها أغضبني  
 ٨٩٦ ..... فأعني على نفسك بكثرة السجود  
 ٩٧٣ ..... فافعلوا  
 ٥٧٦٦ ..... فأكسى حلة من حلل الجنة  
 ٤٧٣٢ ..... فإن أحدكم إذا قال: ها، ضحك الشيطان منه  
 ٥٣١٥ ..... فإنما منه بريء  
 ٣٠٩٨ ..... فانظر إليها، فإن في أعين الأنصار شيئاً  
 ٤٠٨٦ ..... فإن لم تجدوا غيرها، فاغسلوها بالماء  
 ٦٠٢٢ ..... فإن لم تجديني فأتني أبا بكر  
 ٢١٠١ ..... فأوف بنذر  
 ٥٨٤٣ ..... فيينا أنا أمشي سمعت صوتاً  
 ٥٤٣٥ ..... فتنة الرجل في أهله وماله  
 ٦٢٧٥ ..... فخير أهل الأرض  
 ١١٥٤ ..... فذلك له سهم جمع  
 ٤٣١٠ ..... فراش للرجل وفراش لامرأته  
 ٥٨٦٤ ..... فخرج عني سقف بيتي وأنا بمكة  
 ٩٦ ..... فرغ ربكم من العباد  
 فرق ما بيننا وبين المشركين العيائم على  
 ٤٣٤٠ ..... القلائس  
 ٣١٥٣ ..... فصل ما بين الحلال والحرام  
 ١٩٨٣ ..... فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب

٦١٠٢	فيك مثل من عيسى	٥٦١٧	في الجنة مائة درجة ما بين كل
١٨٠٧	في كل عشرة أزق زق	٤٥٢٠	في الحبة السوداء شفاء من كل داء، إلا السام
٣٦٦٧	فيما استطعتم	٥٩٩٣	في ثقيف كذاب ومبير
٤٠٤٨	فيما استطعتم وأطقن	٥٤٥٥	فيجيء إليه الرجل فيقول
١٧٩٧	فيما سقت السماء والعيون أو كان	٤٣٣٥	فيرخين ذراعاً لا يزدن عليه
١٣٦٤	فيه خمس خلل	٢١٧٠	في فاتحة الكتاب شفاء من كل داء
٢٠٤٥	فيه ولدت، وفيه أنزل علي	٥٥٧٩	فيقولون هذا مكاننا حتى

## حرف القاف

٥٧٦٢	قد سمعت كلامكم وعجبكم	قاتل الله اليهود، حرمت عليهم الشحوم،
١٧٩٩	قد عفوت عن الخيل والرفيق، فهاتوا	فجعلوها
٦١٩٨	قد مت أنا وأخي من اليمن	القاتل لا يرث
٥٨٨٠	قد وضعت السلاح؟ (أناه جبرئيل فقال:)	قال رجل: لا تصدقن بصدقة، فخرج بصدقته
	قراءة الرجل القرآن في غير المصحف ألف	١٨٧٦
٢١٦٧	درجة	قال رجل لم يعمل خيراً قط
٢١٦٦	قراءة القرآن في الصلاة أفضل من قراءة القرآن	قال سليمان: لأطوفن الليلة على
٤١٢٢	قرصت غلة نبياً من الأنبياء	قال موسى بن عمران عليه السلام: يارب
٥٩٨٥	قريش والأنصار وجهية ومزينة	قال موسى عليه السلام: يارب
٣٧٣٥	القضاة ثلاثة: واحد في الجنة، واثنان في النار	القتل ثلاثة
٣٨٤١	قفلة كغزوة	القتل في سبيل الله يكفر كل شيء إلا الدين
٢٥٩٥	قفوا على مشاعركم، فإنكم على إرث	قتلوه، قتلهم الله ألا سألوا
١٥	قل أمنت بالله ثم استقم	قد أجرنا من أجرنا يا أم هانئ
٢٥٠٤	قل: اللهم اجعل سريري خيراً	قد أريت الآن مذ صليت لكم
٢٤٧٢	قل: اللهم إني أعوذ بك من شر سمعي	قد أفلح من أخلص
٩٤٢	قل: اللهم إني ظلمت نفسي	قد أفلح من أسلم
٢٤٨٥	قل: اللهم اهْدِنِي وسدني	قد أمتنا من أمت
	قل: اللهم عالم الغيب والشهادة، فاطر	قد أنزل فيك وفي صاحبك
٢٣٩٠	السموات	قد أوحى إلي أنكم تقتنون
١١١	قلت يا رسول الله: ذراري المؤمنين	قد بايعتك
٨٥٨	قل سبحان الله	القدرة بحسب هذه الأمة

قوموا عني (لما كثر لغطهم واختلافهم) ..... ۱۵۸۹  
 قولوا: اللهم إني أعوذ بك ..... ۹۴۱  
 قولوا: اللهم صل على محمد ..... ۹۲۰، ۹۱۹  
 قولي: السلام على أهل الديار ..... ۱۷۶۷  
 قولي: اللهم إنك عفون تحب العفو فاعف عني ..... ۲۰۹۱  
 قولي حين تصبحين: سبحان الله وبحمده ..... ۲۳۹۳

قل (قلت: وما أقول؟ قال: قل هو الله أحد ..... ۲۱۶۳  
 قل كما يقولون فإذا انتهيت ..... ۶۷۳  
 قل لا إله إلا الله ..... ۲۳۱۷  
 قمت على باب الجنة ..... ۵۲۳۳  
 قم يا حمزة! قم يا علي! قم يا عبيدة بن الحارث ..... ۳۹۵۷  
 قوموا إلى جنة عرضها السماوات والأرض ..... ۳۸۱۰  
 قوموا إلى سيدكم ..... ۴۶۹۵، ۳۹۶۳

## حرف الكاف

كتب الله مقادير الخلائق ..... ۷۹  
 كتب على ابن آدم نصيبه ..... ۸۶  
 كتب علي النحر ولم يكتب ..... ۵۷۷۵  
 كخ كخ ..... أما شعرت أنا لا نأكل الصدقة ..... ۱۸۲۲  
 كذبت، لا يدخلها ..... ۶۲۵۲  
 كذب، قد علم أني من أتقاهم وآداهم للأمانة ..... ۴۲۶۱  
 الكريم ابن الكريم ابن الكريم ابن الكريم ..... ۴۸۹۴  
 كسر عظم الميت ككسره حياً ..... ۱۷۱۴  
 كفى بالرجل إثماً أن يحبس ..... ۳۳۴۶  
 كفى بالمرء إثماً أن يضيع من يقوت ..... ۳۳۴۶  
 كفى بالمرء كذباً أن يحدث ..... ۱۵۶  
 كفارة واحدة ..... ۳۳۰۱  
 كفارة النذر كفارة اليمين ..... ۳۴۲۹  
 كفر عن يمينك ..... ۳۴۲۵  
 كلا إني رأيته في النار في بردة غلها - أو عبادة ..... ۴۰۳۴  
 كلاب النار، شر قتل تحت أديم السماء ..... ۳۵۵۴  
 كلاهما محسن: فلا تغتلفوا، فإن من كان .....  
 قبلكم ..... ۲۲۱۲  
 كل الذنوب يغفر الله منها ما شاء إلا عقوق .....  
 الوالدين ..... ۴۹۴۵  
 كل أمي معالي إلا المجاهرون ..... ۴۸۳۱  
 كل أمي يدخلون الجنة إلا ..... ۱۴۳

كاد الفقر أن يكون كفراً، وكاد الحسد ..... ۵۰۵۰  
 كالمهل أي كعكر الزيت فإذا ..... ۵۶۷۸  
 كان الرجل فيمن كان قبلكم يحفر ..... ۵۸۵۸  
 كانت امرأتان معهما ابناهما ..... ۵۷۱۹  
 كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء ..... ۳۶۷۵  
 كان رجل يداين الناس، فكان ..... ۲۹۰۱  
 كان زكرياء نجاراً ..... ۵۷۲۱  
 كان طول آدم ستين ذراعاً ..... ۵۷۳۶  
 كان في بني إسرائيل رجل قتل تسعة وتسعين ..... ۲۳۲۷  
 كان في عجم، ما تحته هواء ..... ۵۷۲۵  
 كان فيمن كان قبلكم رجل به جرح ..... ۳۴۵۵  
 كان لداود عليه السلام من الليل ساعة ..... ۱۲۳۵  
 كان معاذ بن جبل يصلي ..... ۱۱۵۰  
 كان معك ملك يرد عليه ..... ۵۱۰۲  
 كان من دعاء داود يقول: اللهم ..... ۲۴۹۶  
 كان نبي من الأنبياء بخط ..... ۹۷۸  
 كاني به أسود أفحج يقلعها حجراً حجراً ..... ۲۷۲۲  
 كان ينفخ على إبراهيم ..... ۴۱۱۹  
 الكباثر: الإشراك بالله وعقوق الوالدين ..... ۵۱، ۵۰  
 كبر الكبر ..... ۳۵۳۱  
 كثرت خيانة أن تحدث ..... ۴۸۴۵  
 كتاب الله هو حبل الله من اتبعه ..... ۶۱۴۰

كلوا الزيت وادهنوا به، فإنه من شجرة مباركة ٤٢٢١  
كلوا جميعاً ولا تفرقوا، فإن البركة مع الجماعة ٤٢٥٧  
كلوا رزقاً أخرجه الله إليكم، وأطعمونا إن كان  
معكم ٤١١٤  
كلوا من جواربها، ولا تأكلوا من وسطها ٤٢١١  
كلوا، واشربوا، وتصدقوا، والبسوا ٤٣٨١  
كلوا وتزودوا ٢٦٣٩  
كلوه إن شئتم، فإن ذكاته ذكاة أمه ٤٠٩٣  
كلي، إن الصائم إذا أكل عنده ٢٠٨١  
كما تكونون، كذلك يؤمر عليكم ٣٧١٧  
الكساء من المن، وماؤها شفاء للعين ٤١٨٤  
الكساء من المن، وماؤها شفاء للعين ٤٥٦٩  
كم من أشعث أغبر ٦٢٤٨  
كم من صائم ليس له من صيامه إلا الظمأ ٢٠١٤  
كمل من الرجال كثير ولم ٥٧٢٤  
كنا نذبح الشاة يوم السابع ٤١٥٨  
كنت نهيتكم عن زيارة القبور، فزوروها ١٧٦٩  
كنت وأبو بكر وعمر ففعلت ٦٠٥٧  
كن في الدنيا كأنك ٥٢٧٤  
كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل ١٦٠٤  
كبة (لمن ترك ديناراً) ٥٢٠٢  
الكيس من دان ٥٢٨٩  
كيف أنت إذا كانت عليك ٦٠٠  
كيف أنتم وأئمة من بعدي يستأثرون بهذا  
الغني ٣٧١٠  
كيف أنعم وصاحب الصور قد التفته ٥٥٢٧  
كيف بك إذا ألبيت ٥٣٩٨  
كيف بكم إذا غدا ٥٣٦٦  
كيف بك يا أبا ذر ٥٣٩٧  
كيف تجهدك؟ ١٦١٢  
كيف تصنع بلا إله إلا الله ٣٤٥١  
كيف تقرأ في الصلاة؟ ٢١٤٢  
كيف تقضي إذا عرض لك قضاء؟ ٣٧٣٧

كل أمر ذي بال لا يبدأ فيه بالحمد ٣١٥١  
كلامي لا ينسخ كلام الله ١٩٥  
كلهما على خير وأحدهما أفضل ٢٥٧  
كلا، والذي نفسي بيده إن الشملة ٣٩٩٧  
كلا والله لتأمرن بالمعروف ٥١٤٨  
كل بني آدم خطاء، وخير الخطائين التوابون ٢٣٤١  
كل بني آدم يطعن الشيطان في ٥٧٢٣  
كل بيمينك (قال: لا أستطيع قال:) لا  
استطعت ٥٩٠٤  
كل ثقة بالله، وتوكلأ عليه ٤٥٨٥  
كل خطبة ليس فيها تشهد ٣١٥٠  
كل ذنب عصى الله أن يغفره إلا ٣٤٦٩، ٣٤٦٨  
كل ذي ناب من السباع فأكله حرام ٤١٠٤  
كل سلامي من الناس عليه صدقة ١٨٩٦  
كل شراب أسكر فهو حرام ٣٦٣٧  
كل شيء بقدر ٨٠  
كل طلاق جائز إلا طلاق المعتوه ٣٢٨٦  
كل عرفة موقف وكل منى منحر ٢٥٩٦  
كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة بعشر ١٩٥٩  
كل عين زانية ١٠٦٥  
كل كلام ابن آدم عليه لاله، إلا أمر بمعروف ٢٢٧٥  
كل ما أسكن عليك ٤٠٦٥  
الكلمة الحكمة صالة الحكيم ٢١٦  
كلمتان خفيفتان على اللسان، ثقيلتان في  
الميزان ٢٢٩٨  
كل مغموم القلب ٥٢٢١  
كل مسكر حرام ٣٦٥٢  
كل مسكر محر ٣٦٣٨  
كل مصور في النار ٤٤٩٨  
كل معروف صدقة ١٨٩٣  
كل معروف صدقة، وإن من المعروف أن تلقى  
كل من مال يتيملك غير مسرف ٣٣٥٥  
كل ميت يجتم على عمله إلا ٣٨٢٤، ٣٨٢٣

٥٨٤٩	كيف يفلح قوم شجوا رأس نبيهم	٤٨٩١	كيف رايتني أنقذتك من الرجل
٤١٩٨	كيلوا طعامكم يبارك لكم فيه	٦١٠٧	كيف قلت؟ ... اللهم عافيه
		٣١٦٩	كيف وقد قيل؟

## حرف اللام

٥٢٩٠	لا بأس بالغنى لمن اتقى	١٤٢٢	لا ... الله يمنعي منك
٥١٥	لا بأس ببول ما يؤكل لحمه	١٧٨٤	لا (إن أهل الصدقة يعتدون أفنكم)
٢٩٨١	لا بأس بها	٤٨٦٢	لا (أ يكون المؤمن كذاباً؟)
٣٢٧٨	لا بأس، شربت عسلاً	٤٦٨٠	لا، (أينحنى المرء لصديقه؟)
١٥٢٩	لا بأس، طهور إن شاء الله	٤١٦٨	لا أأكل متكثراً
٦١٣٢	لا بعثن إليكم رجلاً أميناً حق أمين	٤٤٦٦	لا أباعك حتى تغيري كفيك
٣٩٥٨	لا، بل أنتم العكارون	٣٨٤٥	لا أجرله
٨٧	لا بل شيء قضى عليهم	٤٣٥٤	لا أركب الأرجوان، ولا ألبس المعصفر
٣٨٧٦	لا جلب، ولا جنب	٣٤٧٩	لا أعفي من قتل بعد أخذ الدية
٢٩٤٧	لا جلب، ولا جنب، ولا شغار	٣٠٧١	لا ... الثلث والثلث كثير
٣٨٧٦	لا جلب، ولا جنب في الرهان	١٦٢	لا ألفين أحدكم متكثراً
١٧٨٦	لا جلب ولا جنب، ولا تؤخذ		لا ألفين أحدكم يميء يوم القيامة على رقبته
٢٦٥٨	لا حرج إلا على رجل اقترض عرض مسلم	٣٩٩٦	بعير
٢٦٥٦	لا حرج (رमित بعدما أمسيت)	١٢١٤	لا إله إلا أنت، سبحانه الله
٢١١٣	لا حسد إلا على اثنين: رجل آتاه الله القرآن	٥٣٤٢	لا إله إلا الله
٢٠٢	لا حسد إلا في اثنين	٢٤١٧	لا إله إلا الله العظيم الحليم
٥٠٥٥	لا حليم إلا ذو عثرة	٥٩٥٩	لا إله إلا الله، إن للموت سكرات
٢٩٩٢	لا حمى إلا لله ورسوله	٢٨١	لا إله إلا الله والله أكبر
٢٣٢٠	لا حول ولا قوة إلا بالله دواء	٩٦٣، ٩٦٢	لا إله إلا الله وحده
٤٠٥٣	لا يخرج اليهود والنصارى من جزيرة العرب	٢٤٢٥	لا إله إلا الله، وحده لا شريك له
٤٦٦١	لا خير في جلوس في الطرقات	٣٩١٨	لا، أنت أحق بصدد ابتك
٣٣٢٠	لا دعوة في الإسلام، ذهب أمر الجاهلية	٥٥٧	لا، إنما ذلك عرق
٤٥٥٨، ٤٥٥٧	لا رقية إلا من عين أوحمة	٣٣٢٩	لا، إنما هي أربعة أشهر وعشراً
٤٥٥٩	لا رقية إلا من عين أوحمة أودم	٤٣٨	لا، إنما يكفيك أن تحثي
٣٨٧٤	لا سبق إلا في نصل أو خف أو حافر	٣٥	لا إيمان لمن لا أمانة له
٢٠٤٤	لا صام ولا أفطر	٢٨٧١	لا بأس أن تأخذها بسمر يومها

٤٠٠٩	لا نقل إلا بعد الخمس	٢٥٢٢	لا ضرورة في الإسلام
٣١٣٠	لا نكاح إلا بولي	١٠٥٧	لا صلاة بحضرة الطعام
٣٣٨٤	لئن كنت أقصرت الخطبة لقد أعرضت	١٠٥١	لا صلاة بعد الصبح إلا بمكة
٤٩٢٤	لئن كنت كما قلت فكأنما تسفهم المل	١٠٤١	لا صلاة بعد الصبح حتى
٦٢٧٣	لأن ملائكة الرحمن	٤٠٤	لا صلاة لمن لا وضوء له
٤٥١٣	لأن في داركم كلباً	٨٢٢	لا صلاة لمن لم يقرأ
١٣٦٥	لأن فيه طبع طينة أهلك آدم	٢٠٤٩	لا صوم في يومين: الفطر والضحى
١٥٠١	لأنه حديث عهد بربه	٣٦٦٥	لا طاعة في معصية، إنما الطاعة في المعروف
٥٩٧٦	لا نورث ما تركناه صدقة	٣٦٩٦	لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق
١٨٤١	لأن يأخذ أحدكم حبله فيأتي بحزمة حطب	٣٢٨١	لا طلاق قبل نكاح، ولا عتاق إلا
١٨٧٠	لأن يتصدق المرء في حياته بدرهم خير له	٣٢٨٥	لا طلاق ولا عتاق في إغلاق
١٦٩٩	لأن يجلس أحدكم على جمرة فتحرق	٤٥٧٦	لا طيرة، وخيرها الفأل
	لأن يمتلئ جوف رجل قيحاً يريه خير من أن	٤٥٨٠	لا عدوى ولا صفر ولا غول
٤٧٩٤	يمتلئ شعراً	٤٥٧٧	لا عدوى ولا طيرة ولا هامة
٤٩٧٦	لأن يؤدب الرجل ولده خير له	٤٥٧٨	لا عدوى ولا هامة ولا صفر
٤٥٨٦	لا هامة ولا عدوى ولا طيرة	٤٥٧٩	لا عدوى ولا هامة ولا نوء ولا صفر
٣٨١٨	لا هجرة بعد الفتح	٦٠٨٩	لا عطين هذه الراية غداً رجلاً
٢٧١٥	لا هجرة، ولكن جهاد ونية	١٤٧٧	لا فرع ولا عتيرة
٣٤٢٣	لا، وأستغفر الله	٣٥٩٥	لا قطع في ثمر معلق، ولا
٣٤٢٢	لا، والذي نفس أبي القاسم بيده	٣٥٩٣	لا قطع في ثمر ولا كثر
١٨٥٣	لا، وإن كنت لا بد فسل صالحين	٣٠٢٦	لا ما دعوتكم الله هم وأنثيتهم عليهم
٣٠٧٤	لا وصية لوارث، إلا أن يشاء الوارث	٢٦٢٥	لا، متى مناه من سبق
٣١٠	لا وضوء إلا من صوت أوريح	٦٢٥٤	لأنهم - أو بعضهم
٤٠٣، ٤٠٢	لا وضوء لمن لم يذكر	٣٨٥٥	لأن أقتل في سبيل الله، أحب إلي
٣٤٢٨	لا وفاء لنفر في معصية	٩٧٠	لأن أنعدم قوم يذكرون الله
٤١٩٦	لا، ولكن أكرهه من أجل ريحه	٢٢٩٥	لأن أقول: سبحان الله، والحمد لله
٤١١١	لا، ولكن لم يكن بأرض قومي	٢٠٤١	لئن بقيت إلى قابل، لأصومن التاسع
	لا، ولكن من العصية أن ينصر الرجل قومه	٣٧٦٤	لئن حلف على ماله ليأكله ظلماً، ليلقين الله
٤٩٠٩	على الظلم	٣٤٣٥	لا نذر في معصية، وكفارته كفارة اليمين
٣٤٠٦	لا، ومقلب القلوب	٣٢٨٢	لا نذر لابن آدم فيها لا يملك
٤٦٧٦	لا تأذنوا لمن لم يبدأ بالسلام	٦١٧٣	لأن زيدا كان أحب إلى رسول الله ﷺ
١١٣٨	لا تبادروا الإمام	٣٦٨٣	لا نستعمل على عملنا من أراده
		٤٠٥٣	لئن عشت إن شاء الله لأخرجن اليهود



لا تحل الصدقة لغني ولا لذي مرة سوي . . . ١٨٣٠  
 ١٨٣١  
 لا تحلفوا بآبائكم ، ولا بأمهاتكم . . . ٣٤١٨  
 لا تحلفوا بالطواغي ولا بآبائكم . . . ٣٤٠٨  
 لا تختصم الليلة الجمعة بقيام من بين الليالي . . . ٢٠٥٢  
 لا تخلع امرأة ثيابها في غير بيتها ، إلا هتكت . . . ٤٤٧٥  
 لا تخلع امرأة ثيابها في غير بيت زوجها . . . ٤٤٧٥  
 لا تخبروا بين الأنبياء . . . ٥٧٠٩  
 لا تخبروني على موسى . . . ٥٧٠٨  
 لا تدخل الملائكة بيتاً فيه . . . ٤٦٣  
 لا تدخل الملائكة بيتاً فيه جرس . . . ٤٣٩٩  
 لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب ، ولا تصاوير . . . ٤٤٨٩  
 لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا . . . ٥١٢٥  
 لا تدخلون الجنة حتى تؤمنوا . . . ٤٦٣١  
 لا تدعوا على أنفسكم ، ولا تدعوا على أولادكم . . . ٢٢٢٩  
 لا تذبحوا إلا مسنة . . . ١٤٥٥  
 لا تذهب الأيام والليالي حتى يملك رجل . . . ٥٤١٦  
 لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب . . . ٥٤٥٢  
 لا ترجعن بعدي كفاراً . . . ٣٥٣٧  
 لا ترسلوا فواشيكم وصبيانكم إذا غابت  
 الشمس . . . ٤٢٩٧  
 لا ترغبوا عن آبائكم . . . ٣٣١٥  
 لا ترقبوا ، ولا تعمروا . . . ٣٠١٣  
 لا تركب البحر إلا حاجاً . . . ٣٨٣٨  
 لا تتركبوا الخبز ولا النار . . . ٤٣٥٧  
 لا تزال أمي بخير (على الفطرة) . . . ٦١٠ ، ٦٠٩  
 لا تزال جهنم يلقى فيها وتقول : . . . ٥٦٩٥  
 لا تزال طائفة من أمي يقاتلون . . . ٥٥٠٧ ، ٣٨١٩  
 لا تزال هذه الأمة بخير ما عظموا هذه الحرمه . . . ٢٧٢٧  
 لا ترموه ، دعوه . . . ٤٩٢  
 لا تركوا أنفسكم . . . ٤٧٥٦  
 لا تزوج المرأة المرأة . . . ٣١٣٧  
 لا تزول قدما . . . ٥١٩٧

لا تبأشر المرأة المرأة فتنتعها لزوجها . . . ٣٠٩٩  
 لا تباع حتى تفصل . . . ٢٨١٧  
 لا تبدأ اليهود ولا النصارى بالسلام . . . ٤٦٣٥  
 لا تبع ما ليس عندك . . . ٢٨٦٧  
 لا تبعوا الذهب بالذهب إلا مثلاً بمثل . . . ٢٨١٠  
 لا تبعوا الذهب بالذهب . . . ٢٨١٩  
 لا تبعوا الغينات ، ولا تشتروهن . . . ٢٧٨٠  
 لا تبغضني فتفارق دينك . . . ٥٩٩٨  
 لا تبقي في ربة بغير فلاة . . . ٣٨٩٦  
 لا تبكوا على أخي بعد اليوم . . . ٤٤٦٣  
 لا تتدخلوا الضبيعة . . . ٥١٧٨  
 لا تتخذوا شيئاً فيه الروح غرضاً . . . ٤٠٧٦  
 لا تتخذوا ظهور دوابكم منابر . . . ٣٩١٦  
 لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون . . . ٤٣٠٠  
 لا تشرب في شيء . . . إلا . . . ٦٤٦  
 لا تجالسوا أهل القدر . . . ١٠٨  
 لا تجتمعن جوعاً وكذباً . . . ٤٢٥٦  
 لا تجزئ صلاة الرجل حتى . . . ٨٧٨  
 لا تجعلوا بيوتكم قبوراً . . . ٩٢٦  
 لا تجعلوا بيوتكم مقابر . إن الشيطان . . . ٢١١٩  
 لا تجلس بين رجلين إلا بإذنها . . . ٤٧٠٤  
 لا تجلسوا على القبور ، ولا تصلوا إليها . . . ١٦٩٨  
 لا تحوز شهادة بدوي على صاحب قرية . . . ٣٧٨٣  
 لا تحوز شهادة خائن ، ولا خائنة . . . ٣٧٨١  
 لا تحوز شهادة خائن ، ولا خائنة ، ولا زان ، ولا  
 زانية . . . ٣٧٨٢  
 لا تحمد امرأة على ميت فوق ثلاث إلا . . . ٣٣٣١  
 لا تحرم الإملاحة والإملاجان . . . ٣١٦٦  
 لا تحرم الرضعة أو الرضعتان . . . ٣١٦٤  
 لا تحرم المصاة والمصتان . . . ٣١٦٥  
 لا تحقرن من المعروف شيئاً ، ولو أن تلقى . . . ١٨٩٤  
 لا تحل الصدقة لغني إلا لخمسة : لغناز . . . ١٨٣٤ ، ١٨٣٣

- لا تسافر امرأة مسيرة ..... ۲۵۱۵  
لا تسافروا بالقرآن، فإني لا آمن أن يناله العدو ۲۱۹۷  
لا تسأل الإمارة، فإنك إن أعطيتها ..... ۳۶۸۰  
لا تسأل المرأة طلاق أختها ..... ۳۱۴۵  
لا تسألوني عن الشر وسألوني عن الخير ..... ۲۶۷  
لا تسبوا أصحابي، فلو أن أحدكم ..... ۶۰۰۷  
لا تسبوا الأموات فإنهم قد أفضوا ..... ۱۶۶۴  
لا تسوا الديك فإنه يوقظ للصلاة ..... ۴۱۳۶  
لا تسبوا الريح، فإذا رأيتم ما تكرهون ..... ۱۵۱۸  
لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام ..... ۳۵۰  
لا تسبوا العنب الكرم ..... ۴۷۶۳  
لا تسمين غلامك يساراً ..... ۴۷۵۳  
لا تشتره ولا تعد في صدقتك ..... ۱۹۵۴  
لا تشد الرحال إلا إلى ..... ۶۹۳  
لا تشددوا على أنفسكم ..... ۱۸۱  
لا تشربوا واحداً كشرب النعير ..... ۴۲۷۸  
لا تشركوا بالله ولا تسرقوا ..... ۵۸  
لا تصاحب إلا مؤمناً ..... ۵۰۱۸  
لا تصحب الملائكة رفقة فيها جلد ثمر ..... ۳۹۲۴  
لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس ..... ۳۸۹۴  
لا تصدقوا أهل الكتاب ولا تكذبوهم ..... ۱۵۵  
لا تصلح قبلتان في أرض واحدة، وليس على المسلم جزية ..... ۴۰۳۷  
لا تصلوا صلاة في يوم مرتين ..... ۱۱۵۷  
لا تصوموا حتى تروا الهلال، ولا تفطروا ..... ۱۹۶۹  
لا تصوموا يوم السبت إلا فيها افترض عليكم ..... ۲۰۶۳  
لا تضربه فإني نبيت عن ضرب أهل الصلاة ..... ۳۳۶۵  
لا تضربوا إمام الله ..... ۳۲۶۱  
لا تضرك الفتنة ..... ۶۲۴۲  
لا تطروني كما أطرت النصارى ابن مريم ..... ۴۸۹۷  
لا تظهر الشهامة لأخيك فيرحمه الله ويبتليك ..... ۴۸۵۶  
لا تعدل بالرعة ..... ۵۱۷۳  
لا تعذبوا بعذاب الله ..... ۳۵۳۳
- لا تعذبوا صبيانكم بالغمز من العذرة ..... ۴۵۲۳  
لا تغالوا في الكفن فإنه يسلب ..... ۱۶۳۹  
لا تغيطن فاجراً ..... ۵۲۴۸  
لا تغسلوا بالماء المشمس ..... ۴۸۹  
لا تغضب (قال للنبي ﷺ: أوصني، قال: ) ..... ۵۱۰۴  
لا تفعل، فإن مقام أحدكم في سبيل الله ..... ۳۸۳۰  
لا تقام الحدود في المساجد ..... ۳۴۷۰  
لا تقبل صلاة امرأة تطيب ..... ۱۰۶۴  
لا تقبل صلاة بغير طهور ..... ۳۰۱  
لا تقبل صلاة حائض إلا ..... ۷۶۲  
لا تقبل صلاة من أحدث ..... ۳۰۰  
لا تقتلوا أولادكم سراً ..... ۳۱۹۶  
لا تقتل نفس ظلماً ..... ۲۱۱  
لا تقتله ..... ۳۴۴۹  
لا تقرا الحائض ولا الجن ..... ۴۶۱  
لا تقصوا نواصي الخيل، ولا معارفها، ولا أذانيها ..... ۳۸۸۰  
لا تقطع الأيدي في السفر ..... ۳۶۰۱  
لا تقطع الأيدي في الغزو ..... ۳۶۰۱  
لا تقطعوا اللحم بالسكين ..... ۴۲۱۵  
لا تقطع يد السارق إلا يبيع دينار فصاعداً ..... ۳۵۹۰  
لا تقل عليك السلام. عليك السلام ..... ۱۹۱۸  
لا تقولوا السلام على الله ..... ۹۰۹  
لا تقولوا: الكرم، فإن الكرم قلب المؤمن ..... ۴۷۶۱  
لا تقولوا: الكرم، ولكن قولوا: العنب والحيلة ..... ۴۷۶۲  
لا تقولوا للمنافق سيد ..... ۴۷۸۰  
لا تقولوا: ما شاء الله وشاء فلان ..... ۴۷۷۸  
لا تقولوا: ما شاء الله وشاء محمد ..... ۴۷۷۹  
لا تقوم الساعة إلا على شرار الخلق ..... ۵۵۱۷  
لا تقوم الساعة حتى تقتالوا خوراً ..... ۵۴۱۳، ۵۴۱۲  
لا تقوم الساعة حتى تقتالوا قوماً ..... ۵۴۱۱  
لا تقوم الساعة حتى تقتل ..... ۵۴۱۰

- ٢٨٤٩ لا تلقوا السلع حتى يبيط بها إلى السوق ...  
 ٤٨٩٢ لا تمار أخاك، ولا تمازحه ...  
 ٦٠١٣ لا تمس النار مسلماً رأي أورأى ...  
 ١٠٨٣، ١٠٨٢ لا تمنعوا النساء حظوظهن من المساجد ...  
 ٢٩٩٤ لا تمنعوا فضل الماء، لتمنعوا به فضل الكلا ...  
 ١٠٦٢ لا تمنعوا نساءكم المساجد ...  
 ١٦١٣ لا تمنوا الموت فإن هول المطلاع شديد ...  
 ٤٤٥٨ لا تنتفوا الشيب، فإنه نور المسلم ...  
 ٣٤٢٦ لا تذرُوا، فإن الذر لا يغني ...  
 ٤٩٦٨ لا تنزع الرحمة إلا من شقي ...  
 ٤٩٣١ لا تنزل الرحمة على قوم فيهم قاطع الرحم ...  
 ١٩٥١ لا تنفق امرأة شيئاً من بيت زوجها إلا بإذن ...  
 ٢٣٤٦ لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة، ولا تنقطع ...  
 ٣١٢٦ لا تنكح الأيم حتى تستأمر ...  
 ٤٤٦٤ لا تنهكي، فإن ذلك أحق للمراة ...  
 ١٠٧١ لا تؤخروا الصلاة لطعام ...  
 ١٧٢١ لا تؤذ صاحب هذا القبر أولاً تؤذه ...  
 ٣٢٥٨ لا تؤذي امرأة زوجها في الدنيا ...  
 ٦١٨٩ لا تؤذي في عائشة فإن الوحي ...  
 ٣٣٣٨ لا توطأ حامل حتى تضع ...  
 ٥٣٥٠ لا، يا بنت الصديق ...  
 ٥٥١١ لا يأتي مائة سنة وعلى الأرض ...  
 ٢٩٤٨ لا يأخذ أحدكم عصا أخيه ...  
 ٤١٦٣ لا يأكلن أحدكم بشاله ...  
 ٢٨٥٩ لا يباع فضل الماء لياع به الكلا ...  
 ٢٨٥٠ لا يبيع الرجل على بيع أخيه ...  
 ٢٨٥٢ لا يبيع حاضر لباد ...  
 ٦٢٥٠ لا يفيض الأنصار أحد ...  
 ٤١ لا يبقى على ظهر الأرض ...  
 ٢٧٧٥ لا يبلغ العبد أن يكون من المتقين حتى يدع ...  
 ٤٨٥٢ لا يبلغني أحد من أصحابي عن أحد شيئاً ...  
 ٤٧٤ لا يبولن أحدكم في الماء الدائم ...  
 ٣٥٤ لا يبولن أحدكم في حجر ...
- ٥٣٦٤ لا تقوم الساعة حتى تقتلوا ...  
 ٥٤٤٦ لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من ...  
 ٥٥١٨ لا تقوم الساعة حتى تضطرب أليات ...  
 لا تقوم الساعة حتى تنفي المدينة شراها كما  
 ٢٧٤٠ ينفي ...  
 ٥٥١٦ لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الأرض ...  
 ٥٤٤٨ لا تقوم الساعة حتى يتقارب الزمان ...  
 ٥٤٤٣ لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات ...  
 ٥٤١٥ لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل ...  
 ٤٧٩٩ لا تقوم الساعة حتى يخرج قوم يأكلون ...  
 ٥٤١٤ لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون اليهود ...  
 ٥٤٤٠ لا تقوم الساعة حتى يكثر المال ويفيض ...  
 ٥٣٦٥ لا تقوم الساعة حتى يكون ...  
 ٥٤٢١ لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعناق ...  
 لا تقوم الساعة حتى يبر الأاعجم بعضهم بعضاً ٤٧٠٠  
 لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله، فإن كثرة  
 الكلام ...  
 ٤٥٣٣ لا تكثر هوا مرضاكم على الطعام ...  
 ٢٩٣١ لا، تكفوننا الزونة، ونشركم في الشرة ...  
 ٥١٢٩ لا تكونوا إمعة، تقولون: إن أحسن ...  
 ٤٦٣٨ لا تكونين فاحشة، فإن الله لا يحب ...  
 لا تلعنوا بنعنة الله، ولا بغضب الله، ولا  
 ٤٨٤٩ بجهنم ...  
 ٤٢٧٢ لا تلبسوا الحرير ولا الديباج ...  
 لا تلبسوا القمص، ولا العمام، ولا  
 ٢٦٧٨ السراويلات ...  
 ٣١١٩ لا تلجوا على الغييات ...  
 ١٨٤٠ لا تلحفوا في المسألة، فوالله لا يسألني أحد ...  
 ٤٨٥١ لا تلعنوا فإنها مأمورة ...  
 ١٥١٧ لا تلعنوا الريح، فإنها مأمورة ...  
 لا تلعنوه، فوالله ما علمت أنه يجب الله ورسوله ٣٦٢٥  
 لا تلقوا الجلب فمن تلقاه ...  
 ٢٨٤٨ لا تلقوا الركن ...

لا يحل لرجل أن يفرق بين اثنين إلا بإذنها .. ٤٧٠٣  
 لا يحل للرجل أن يعطي عطية ..... ٣٠٢١  
 لا يحل للمرأة أن تصوم وزوجها شاهد إلا بإذنه ٢٠٣١  
 لا يحل لمسلم أن يروغ مسلماً ..... ٣٥٤٥  
 لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ..... ٥٠٣٤  
 لا يحل للمؤمن أن يهجر مؤمناً فوق ثلاث ..... ٥٠٣٦  
 لا يحل له أن يبيع حتى يؤذن شريكه ..... ٢٩٦٢  
 لا يحل لي من غنائمكم مثل هذا إلا الخمس ٤٠٢٦  
 لا يخرج الرجلان يضربان الغائط ..... ٣٥٦  
 لا يخطف الرجل على خطبة أخيه ..... ٣١٤٤  
 لا يخلون رجل بامرأة إلا كان ..... ٣١١٨  
 لا يخلون رجل بامرأة، ولا تسافرن امرأة ... ٢٥١٣  
 لا يدخل أحد الجنة إلا أرى ..... ٥٥٩٠  
 لا يدخل أحدكم منكم عمله الجنة ولا يجيره .. ٢٣٧٢  
 لا يدخل الجنة الجواظ ..... ٥٠٨٠، ٥٠٧٩  
 لا يدخل الجنة جسد غذي يحرام ..... ٢٧٨٧  
 لا يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا منان ..... ١٨٧٣  
 لا يدخل الجنة سيء الملكة ..... ٣٣٧٥، ٣٣٥٨  
 لا يدخل الجنة صاحب مكس ..... ٣٧٠٣  
 لا يدخل الجنة عاق، ولا قمار ولا منان ..... ٣٦٥٣  
 لا يدخل الجنة قاطع ..... ٤٩٢٢  
 لا يدخل الجنة قتات ..... ٤٨٢٤  
 لا يدخل الجنة لحم نبت من السحت ..... ٢٧٧٢  
 لا يدخل الجنة منان، ولا عاق، ولا مدمن خمر ٤٩٣٣  
 لا يدخل الجنة من كان في قلبه ..... ٥١٠٨  
 لا يدخل الجنة من لا يأمن جاره بوائقه ..... ٤٩٦٣  
 لا يدخل المدينة رعب المسيح الدجال ٥٤٨١، ٢٧٥٣  
 لا يدخل النار ..... ٦٢٢٧  
 لا يدخل النار أحد في قلبه ..... ٥١٠٧  
 لا يدخل النار إلا شقي ..... ٥٦٩٣  
 لا يدخلن هؤلاء عليكم ..... ٣١٢١  
 لا يذهب الليل والنهار حتى يعبد ..... ٥٥١٩  
 لا يرث المسلم الكافر، ولا الكافر المسلم .. ٣٠٤٣

لا يبولن أحدكم في مستحبه ..... ٣٥٣  
 لا يتحرى أحدكم فيصلي عند ..... ١٠٣٩  
 لا يتخلجن في صدرك شيء صارعت فيه  
 النصرانية ..... ٤٠٨٧  
 لا يتفرقن اثنان عن تراض ..... ٢٨٠٥  
 لا يتقدم أحدكم رمضان بصوم يوم أو يومين ١٩٧٣  
 لا يتمن أحدكم الموت ..... ١٦١٥  
 لا يتمنى أحدكم الموت، إماماً محسناً ..... ١٥٩٨  
 لا يتمنى أحدكم الموت ولا بدع به ..... ١٥٩٩  
 لا يتمن أحدكم الموت من ضر أصابه ... ١٦٠٠  
 لا يتوارث أهل ملتين شتى ..... ٣٠٤٧، ٣٠٤٦  
 لا يجتمع كافر وقاتله في النار أبداً ..... ٣٧٩٥  
 لا يجوز ولد والده إلا ..... ٣٣٩١  
 لا يجلد أحدكم امرأته جلد العبد ..... ٣٢٤٢  
 لا يجلد فوق عشر جلادات إلا في حد من حدود  
 الله ..... ٣٦٣٠  
 لا يجتمع بين المرأة وعمتها ..... ٣١٦٠  
 لا يجوز أهل بيت عندهم التمر ..... ٤١٨٩  
 لا يجب الله العقوق ..... ٤١٥٦  
 لا يجب علياً منافق ولا يبيغضه مؤمن ..... ٦١٠٠  
 لا يحرم من الرضاع إلا ما فتن الأمعاء ... ٣١٧٣  
 لا يحل الكذب إلا في ثلاث: ..... ٥٠٣٢  
 لا يحلن أحد ما شىء امرئ بغير إذنه ..... ٢٩٣٩  
 لا يحل دم امرئ مسلم ..... ٣٥٤٤  
 لا يحل دم امرئ مسلم إلا بإحدى ثلاث: ..... ٣٤٦٦  
 لا يحل دم امرئ مسلم يشهد ..... ٣٤٤٦  
 لا يحل سلف وبيع ..... ٢٨٧٠  
 لا يحل للرجل أن يهجر أخاه ..... ٥٠٢٧  
 لا يحلف أحد عند منبري هذا على يمين آئمة ..... ٣٧٧٨  
 لا يحل لأحدكم أن يحمل بمكة السلاح ..... ٢٧١٧  
 لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد ..... ٣٣٣٠  
 لا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن  
 يسقي ..... ٣٣٣٩

لا يرجم أحدني هبته، إلا	۳۰۲۰	لا يشر أحدكم على أخيه بالسلاح	۳۵۱۸
لا يرحم الله من لا يرحم الناس	۴۹۴۷	لا يصبر على لأواء المدينة وشذتها	۲۷۳۰
لا يرد الدعاء بين الأذان	۶۷۱	لا يصلي الإمام في الموضع	۹۵۳
لا يرد القدر إلا الدعاء	۴۹۲۵	لا يصلي لكم	۷۴۷
لا يرد القضاء إلا الدعاء، ولا يزيد	۲۲۳۳	لا يصلين أحدكم في الثوب الواحد	۷۵۵
لا يرمى بها موت أحد ولا لحياته	۴۶۰۱	لا يصوم أحدكم يوم الجمعة، إلا أن يصوم	
لا يرمي رجل رجلاً بالفسوق	۴۸۱۶	قبله	۲۰۵۱
لا يريد الله بأهل بيت رفقا	۵۱۰۳	لا يصيب عبد أنكة فما فوقها أو دونها	۱۵۵۸
لا يزال الإسلام عزيزاً إلى	۵۹۸۳	لا يعضد شجرها، ولا يلتقط ساقطتها إلا	
لا يزال البلاء بالمؤمن أو المؤمنة	۱۵۶۷	منشد	۲۷۱۶
لا يزال الدين ظاهراً ما عجل الناس الفطر	۱۹۹۵	لا يغتسل أحدكم في الماء الدائم	۴۷۴
لا يزال الدين قائماً حتى تقوم الساعة	۵۹۸۳	لا يغتسل رجل يوم الجمعة	۱۳۸۱
لا يزال الرجل يذهب بنفسه	۵۱۱۱	لا يغلبنكم الأعراب (العشاء)	۶۳۲
لا يزال الله عز وجل مقبلاً	۹۹۵	لا يغلبنك الأعراب (المغرب)	۶۳۱
لا يزال المؤمن معتقاً صالحاً	۳۴۶۷	لا يفلق الرهن الرهن من صاحبه	۲۸۸۸، ۲۸۸۷
لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر	۱۹۸۴	لا يفرك مؤمن مؤمنة	۳۲۴۰
لا يزال الناس يتساءلون	۷۵، ۶۶	لا يقبل الله صلاة رجل في جسده	۴۴۴۱
لا يزال أمر الناس ما ضياً	۵۹۸۳	لا يقتسم ورثتي ديناراً، ما تركت بعد	۵۹۷۵
لا يزال قلب الكبير	۵۲۷۱	لا يقتل قرشي صبراً بعد هذا اليوم	۶۰۰۲
لا يزال قوم يتأخرون	۱۱۰۴	لا يقص إلا أميراً أو مأموراً	۲۴۱، ۲۴۰
لا يزال لسانك رطباً من ذكر الله	۲۲۷۹	لا يقضين حكم بين اثنين وهو غضبان	۳۷۳۱
لا يزال من أمي أمة	۶۲۸۵	لا يقطع أحد مالا يمين، إلا لقي الله أجداً	۳۷۷۶
لا يزال هذا في قريش ما بقي	۵۹۸۱	لا يقطع الصلاة شيء	۷۸۵
لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن	۵۳	لا يقعد قوم يذكرون الله إلا حفتهم الملائكة	۲۲۶۱
لا يسأل الرجل فيها ضرب امرأته عليه	۳۲۶۸	لا يقل عبد لسيدته: مولاي، فإن مولاكم الله	۴۷۶۰
لا يسأل بوجه الله إلا الجنة	۱۹۴۴	لا يقولن أحدكم: خبثت نفسي	۴۷۶۵
لا يسب أحدكم الدهر، فإن الله هو الدهر	۴۷۶۴	لا يقولن أحدكم عبدي وأمي، كلكم	
لا يستلقين أحدكم ثم يضع إحدى رجله على		عبيد الله	۴۷۶۰
الأخرى	۴۷۱۰	لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه	۴۶۹۶
لا يسم الرجل على سوم أخيه المسلم	۲۸۵۱	لا يقيمن أحدكم أخاه يوم الجمعة	۱۳۸۶
لا يسمع مدى صوت المؤذن	۶۵۶	لا يكسب عبد مال حرام فيصدق منه	۲۷۷۱
لا يشر بن أحد منكم قالماً، فمن نسي منكم		لا يكلم أحد في سبيل الله	۳۸۰۲
فليستقى	۴۲۶۷		

- لا يكون المؤمن لعاناً ..... ٤٨٤٨  
لا يكون لمسلم أن يهجر مسلماً فوق ثلاثة ..... ٥٠٣٣  
لا يكبد أهل المدينة أحد إلا انماح ..... ٢٧٤٣  
لا يلج النار من بكى من خشية الله ..... ٣٨٢٨  
لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين ..... ٥٠٥٢  
لا يمشي أحدكم في نعل واحدة ..... ٤٤١١  
لا يمنع جار جاره أن يفرز خشبة في جداره ..... ٢٩٦٤  
لا يمنع رجل أهله أن يأتوا المساجد ..... ١٠٨٤  
لا يمنعكم من سحورك ..... ٦٨١  
لا يموت لإحدكم ثلاثة من الولد ..... ١٧٣٠  
لا يموت لمسلم ثلاث من الولد فيلج ..... ١٧٢٩  
لا يموت أحدكم إلا وهو يحسن ..... ١٦٠٥  
لا يمين عليك ولا نذر في معصية الرب ..... ٣٤٤٣  
لا ينبغي لصديق أن يكون لعاناً ..... ٤٨٢٠  
لا ينبغي لقوم فيهم أبو بكر ..... ٦٠٢٩  
لا ينبغي للمؤمن أن يذل نفسه ..... ٢٥٠٣  
لا ينبغي للمؤمن أن يكون لعاناً ..... ٤٨٤٨  
لا ينبغي هذا للمؤمنين ..... ٧٥٩  
لا ينظر الرجل إلى عورة الرجل ..... ٣١٠٠  
لا ينظر الله إلى رجل أت رجلاً ..... ٣١٩٥  
لا ينظر الله عز وجل إلى رجل أت رجلاً ..... ٣٥٨٥  
لا ينظر الله يوم القيامة إلى من جرأزاه بظراً ..... ٤٣١١  
لا ينفرون أحدكم، حتى يكون آخر عهده بالبيت ..... ٢٦٦٨  
لا ينقش أحد على نقش خاتمي هذا ..... ٤٣٨٣  
لا ينكح المحرم ولا ينكح، ولا ينكح ..... ٢٦٨١  
لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه ..... ٧  
لا يؤمن أحدكم حتى يكون ..... ١٦٧  
لا يؤمن العبد حتى يؤمن بأربع ..... ١٠٤  
ليبك اللهم ليبيك، ليبيك لا شريك لك ليبيك ..... ٢٥٤١  
ليبك اللهم ليبيك، ليبيك وسعديك ..... ٢٥٥١  
لتأخذوا مناسككم فإني لا أدري لعلي لا أحج ..... ٢٦١٨  
لتتبعن سنن من قبلكم ..... ٥٣٦١  
لتسألن عن هذا النعيم يوم القيامة ..... ٤٢٥٣  
لتفتحن عصابة من المسلمين كثر ..... ٥٤١٧  
لتلبسها صاحبتهما من جلبابها ..... ١٤٣١  
لتنظر عدد الليالي ..... ٥٥٩  
لتؤذن الحقوق إلى أهلها ..... ٥١٢٨  
لجميع أمي كلهم ..... ٥٦٦  
لجهنم سبعة أبواب: باب منها لمن سل السيف ..... ٣٥٣٠  
لحم الصيد لكم في الإحرام حلال، ما لم تصيدوه ..... ٢٧٠٠  
لسرادق النار أربعة جدر ..... ٥٦٨١  
لزوال الدنيا أهون على الله من قتل ..... ٣٤٦٣، ٣٤٦٢  
لعائنين وصديقين؟ كلا ورب الكعبة ..... ٤٨٦٨  
لعلك أردت الحج؟ ..... ٢٧١١  
لعلك ترزق به ..... ٥٣٠٨  
لعلكم تقرأون خلف إمامكم ..... ٨٥٤  
لعلك قبلت أو غمزت أو نظرت؟ ..... ٣٥٦١  
لعلك نفست؟ فإن ذلك شيء ..... ٢٥٧٢  
لعله أن يخفف عنها ..... ٣٣٨  
لعلي لا أراكم بعد عامي هذا ..... ٢٦١١  
لعن الله الخمر، وشاربها، وساقها، وبائعها ..... ٢٧٧٧  
لعن الله الذي وسمه ..... ٤٠٧٨  
لعن الله السارق يسرق البيضة ..... ٣٥٩٢  
لعن الله العقرب، ماتدع مصلياً ولا غيره ..... ٤٥٦٧  
لعن الله المشبهين من الرجال بالنساء ..... ٤٤٢٩  
لعن الله الناظر والمختلط إليه ..... ٣١٢٥  
لعن الله الواصلة، والمستوصلة، والواشمة ..... ٤٤٣٠  
لعن الله اليهود والنصارى ..... ٧١٢  
لعن عبد الدينار ..... ٥١٨٠  
لعن الله من ذبح لغير الله ..... ٤٠٧٠  
لغدوة في سبيل الله أوروحة خير من الدنيا وما فيها ..... ٣٧٩٢

لکل غادر لواء يوم القيامة يعرف به . . . . . ۳۷۲۶	لقد اخضت في الله . . . . . ۵۲۵۳
لکل غادر لواء يوم القيامة يرفع له بقدر غدره ۳۷۲۷	لقد أكثرتم عليكم في السواك . . . . . ۳۸۷
لکل نبي دعوة مستجابة، فتعجل . . . . . ۲۲۲۳	لقد تضايق على هذا العبد الصالح . . . . . ۱۳۵
لکل نبي رفيق ورفيقي . . . . . ۶۰۷۱، ۶۰۷۰	لقد حكمت فيهم بحكم الله . . . . . ۳۹۶۳
للبكر سبع وللثيب ثلاث . . . . . ۳۲۳۴	لقد رأيت اثني عشر ملكاً . . . . . ۸۱۴
للسائل حق وإن جاء على فرس . . . . . ۹۸۸	لقد رأيت أن اتجوز في القول . . . . . ۴۸۰۳
لشهادة عند الله ست خصال . . . . . ۳۸۳۴	لقد رأيت رجلاً يتقلب في الجنة في شجرة . . . ۱۹۰۵
للفازي أجره، وللجاعل أجره وأجر الغازي ۳۸۴۲	لقد رأيته في الحجر وقرش تسألني . . . . . ۵۸۶۶
لله أشد فرحاً بتوبة عبده حين يتوب . . . . . ۲۳۳۲	لقد سأل الله باسمه الذي إذا سئل به أعطى،
لله أفرح بتوبة عبده المؤمن من رجل . . . . . ۲۳۵۸	وإذا . . . . . ۲۲۹۳
للمسلم على المسلم ست بالمعروف . . . . . ۴۶۴۳	لقد سألت عن أمر عظيم، . . . . . ۲۹
للمملوك طعامه وكسوته . . . . . ۳۳۴۴	لقد شققت علي، أنا ههنا منذ ثلاث أنتظرك ۴۸۸۰
للمؤمن على المؤمن ست خصال . . . . . ۴۶۳۰	لقد قرأتها على الجن . . . . . ۸۶۱
لما انتهينا إلى بيت المقدس قال جبرئيل . . . . . ۵۹۲۱	لقد قلت بعدك أربع كلمات . . . . . ۲۳۰۱
كما خلق الله آدم مسح ظهره . . . . . ۱۱۸	لقد قلت كلمة لو مزج بها البحر والمزجة . . . ۴۸۵۳
لما خلق الله آدم وذريته قالت . . . . . ۵۷۳۲	لقد كان فينا قبلكم من الأمم محدثون . . . . ۶۰۳۵
لما خلق الله آدم ونفخ فيه الروح عطس . . . . . ۴۶۶۲	لقد لقيت من قومك فكان أشد ما . . . . . ۵۸۴۸
لما خلق الله الأرض جعلت تميد، فخلق . . . ۱۹۲۳	لقد هممت أن أمر رجلاً يصلي بالناس . . . . . ۱۳۷۸
لما خلق الله الجنة قال لجبريل . . . . . ۵۶۹۶	لقد هممت أن لا أصلي عليه . . . . . ۳۳۹۰
لما خلق الله العقل قال له: . . . . . ۵۰۶۳	لقد هممت أن أنهي عن الغيلة . . . . . ۳۱۸۹
لما صور الله آدم في الجنة . . . . . ۵۷۰۲	لقد وجدته يجرأ (لفرس أبي طلحة) . . . . . ۵۸۰۴
لما عرج بي ربي مررت بقوم لهم أظفار . . . . ۵۰۴۵	لقنوا موتاكم لا إله إلا الله . . . . . ۱۶۱۶
لما قضى الله الخلق . . . . . ۲۳۶۴	لقنوا موتاكم لا إله إلا الله الحليم الكريم . . ۱۶۲۶
لما كذبت قریش قمت في الحجر . . . . . ۵۸۶۷	لقيت إبراهيم ليلة أسري بي . . . . . ۲۳۱۵
لما وقعت بنو إسرائيل حتى تأطروهم . . . . . ۵۱۴۸	لك السدس . . . . . ۳۰۶۰
لم تر للمتحابين مثل النكاح . . . . . ۳۰۹۳	لك بها يوم القيامة مبعائة ناقة . . . . . ۳۷۹۹
لم تفعل ذلك؟ . . . . . ۳۱۸۸	لکل أمة أمين، وأمين هذه الأمة . . . . . ۶۱۱۵
لم ضربته . . . . . ۱۹۵۳	لکل داء دواء، فإذا أصيب دواء الداء . . . . ۴۵۱۵
لما قدم المهاجرون الأولون . . . . . ۱۱۲۷	لکل شيء زكاة وزكاة الجسد الصوم . . . . . ۲۰۷۱
لمن عمل بها من أمي . . . . . ۵۶۶	لکل شيء صقالة، وصقالة القلوب ذكر الله ۲۲۸۶
لم يبق من النبوة إلا المبشرات . . . . . ۴۶۰۶	لکل شيء عروس، وعروس القرآن (الرحمن) ۲۱۸۰
لم يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث . . . . ۲۲۰۱	لکل غادر لواء عند استه يوم القيامة . . . . . ۳۷۲۷
لم يكذب إبراهيم إلا ثلاث . . . . . ۵۷۰۴	

لو جعل القرآن في إهاب ثم ألقي في النار .. ٢١٤٠	لو نفرأ شيئاً أبلغ عند الله من ﴿قل أعوذ برب
لودعيت إلى كراع لأجبت، ولو أهدني .. ١٨٢٧	الفلق﴾ .. ٢١٦٤
لودنامني لاخطفته الملائكة .. ٥٨٥٦	لو يجمع الله على هذه الأمة سيفين .. ٥٧٥٦
لو سترته بثوبك كان خيراً لك .. ٣٥٦٧	لو يبرح الناس يتساءلون .. ٧٦
لو شهدته قبل أن يدفن .. ٣٣٩٠	لو يبرح هذا الدين قائماً .. ٣٨٠١
لو طعنت في فخذها لأجزأ عنك .. ٤٠٨٢	لو يزال المؤمن في فسحة من دينه .. ٣٤٤٧
لو كان الإيمان عند الثريا .. ٦٢١٢	لو ييسط أحد منكم ثوبه حتى .. ٥٨٩٦
لو كانت الدنيا .. ٥١٧٧	لو يشيع المؤمن من خير .. ٢٢٢
لو كان المطعم بن عدي حياً ثم كلمني في هؤلاء .. ٣٩٦٥	لو يفلح قوم ولوا أمرهم امرأة .. ٣٦٩٣
لو كان بعدي نبي لكان عمر .. ٦٠٤٧	لو يبلغ النار أحد صلى .. ٦٢٤
لو كانت سورة واحدة لكفت الناس .. ٣٢٦٩	لو ينجي أحداً منكم عمله .. ٢٣٧١
لو كانت فاطمة لقطعتها .. ٣٦٠٧	لو يهلك الناس حتى يعذروا .. ٥١٤٦
لو كان عليها دين أكنت قاضيه؟ .. ٢٥١٢	لها ما أخذت في بطونها .. ٤٨٨، ٤٨٧
لو كان لابن آدم .. ٥٢٧٣	لهي أشد على الشيطان .. ٩١٧
لو كان لي مثل أحد ذهباً، لسري أن لا .. ١٨٥٩	لو أخذتم إهابها، يطهرها .. ٥١٠
لو كنت امرأة أحد أن يسجد .. ٣٢٥٥	لو اطلع في بيتك أحد .. ٣٥١٤
لو كنت متخذاً خليلاً لا تتخذ أبا بكر .. ٦٠٢٠	لو أعطيتها أخوالك كان أعظم لأجرك .. ١٩٣٥
لو كنت مسحت عليه .. ٤٤٩	لو أعلم أنك تنظري لطحنت به في عينيك .. ٣٥١٥
لو كنت مؤمراً من غير مشورة .. ٦٢٣١	لو أمسك الله القطر عن عباده .. ٤٦٠٥
لولا أن أشق على أمتي .. ٦١١، ٣٩٠، ٣٧٦	لو أن أحدكم إذا أراد أن يأتي أهله .. ٢٤١٦
لولا أن الكلاب أمة من الأمم .. ٤١٠٢	لو أن الله عز وجل عذب أهل .. ١١٥
لولا انهجرة لكنت امرأة من الأنصار .. ٦٢١٨	لو أن أهل السماء والأرض اشتركوا .. ٣٤٦٤
لولا أني أخاف أن تكون من الصدقة .. ١٨٢١	لو أن دلواً من غشاق يهراق .. ٥٦٨٢
لولا بنو إسرائيل لم يمتز اللحم، ولولا حواء .. ٣٢٤١	لو أن رجلاً عمل .. ٥٣٣٥
لو لم تكله لأكلتم منه ولقام لكم .. ٥٩٤١	لو أن رصاصة مثل هذه .. ٥٦٨٨
لو يعطى الناس بدعواهم، لادعى ناس .. ٣٧٥٨	لو أن شيئاً كان فيه الشفاء من الموت، لكان في .. ٤٥٣٧
لو يعلم أحدكم ماله في .. ٧٨٧	السناء .. ٤٥٣٧
لو يعلم المار بين يدي المصلي .. ٧٧٦	لو أن عبيدين تحابا في الله عز وجل .. ٥٠٢٤
لو يعلم المؤمن ما عند الله من عقوبة .. ٢٣٦٧	لو أنفقت ما في الأرض .. ٣٩٢٣
لو يعلم الناس ما في النداء .. ٦٢٨	لو أن قطرة من الزقوم قطرت .. ٥٦٨٣
لو يعلم الناس ما في الوحدة ما أعلم .. ٣٨٩٣	لو أنكم تتوكلون .. ٥٢٩٩
ليأتين على أمتي كما أتى .. ١٧١	لو أن ما يقل ظفر مما في الجنة .. ٥٦٣٧



- ليأتي الرجل العظيم السمين ..... ٥٥٤٣  
 ليأتين على القاضي العدل يوم القيامة يتمنى ..... ٣٧٤٠  
 لي الواجد يحمل عرضه وعقوبته ..... ٢٩١٩  
 ليأتين على الناس زمان لا يبقى أحد إلا أكل  
 الربا ..... ٢٨١٨  
 ليأتين على الناس زمان لا ينفع فيه ..... ٢٧٨٤  
 ليشرف فقراء المهاجرين ..... ٥٢٥٨  
 ليت رجلاً صالحاً يجرسني ..... ٦١١٤  
 لية لا ليتين ..... ٤٣٦٧  
 ليراجعها ثم يمسكها حتى تطهر ..... ٣٢٧٥  
 ليس أحد يحاسب يوم القيامة إلا ..... ٥٥٤٩  
 ليسأل أحدكم ربه حاجته كلها، حتى يسأله ..... ٢٢٥١  
 ليس الخبر كالمعاينة ..... ٥٧٣٨  
 ليس الشديد بالصرعة ..... ٥١٠٥  
 ليس الغنى عن كثرة العرض ..... ٥١٧٠  
 ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس ..... ٥٠٣١، ٤٨٢٦  
 ليس المسكين الذي يطوف على الناس ..... ١٨٢٨  
 ليس المؤمن بالذي يشيع وجاره جائع إلى جنبه ..... ٤٩٩١  
 ليس المؤمن بالطعان، ولا باللعان ..... ٤٨٤٧  
 ليس الواصل بالمكافئ ..... ٤٩٢٣  
 ليس بك على أهلك هوان ..... ٣٢٣٤  
 ليست السنة بأن لا تعطروا ..... ١٥١٥  
 ليس ذاك، إنما هو الشرك ..... ٥١٣١  
 ليس شيء أحب إلى الله من قطرتين ..... ٣٨٣٧  
 ليس شيء أكرم على الله من الدعاء ..... ٢٢٣٢  
 ليس صلاة أفقل على المنافقين ..... ٦٢٩  
 ليس على أيك كرب بعد اليوم ..... ٥٩٦١  
 ليس على المسلم صدقة في عبده ..... ١٧٩٥  
 ليس على المنتهب قطع ..... ٣٥٩٦  
 ليس على النساء الخلق، إنما على النساء  
 التقصير ..... ٣٦٥٤
- ليس على خائن، ولا منتهب، ولا غنلس قطع ..... ٣٥٩٧  
 ليس عليك من مرضك بأس ..... ٥٩٣٩  
 ليس في الخضراوات صدقة، ولا في العرايا ..... ١٨١٣  
 ليس في النوم تفريط ..... ٦٠٤  
 ليس فيما دون خمسة أوسق من التمر ..... ١٧٩٤  
 ليس في حب ولا تمر صدقة حتى ..... ١٨٠٢  
 ليس لابن آدم حق ..... ٥١٨٦  
 ليسلط على الكافر في قبره ..... ١٣٤  
 ليس لك نفقة ..... ٣٣٢٤  
 ليس لله شريك ..... ٣٣٩٧  
 ليس منا من تشبه بغيرنا ..... ٤٦٤٩  
 ليس منا من خيب امرأة على زوجها ..... ٣٢٦٢  
 ليس منا من خصي ولا اختصى ..... ٧٢٤  
 ليس منا من دعا إلى عصبية ..... ٤٩٠٧  
 ليس منا من ضرب الخدود، وشق الجيوب ..... ١٧٢٥  
 ليس منا من لم يتغن بالقرآن ..... ٢١٩٤  
 ليس منا من لم يرحم صغيرنا ..... ٤٩٧٠  
 ليس من بلد إلا سيطاه الدجال إلا مكة والمدينة ..... ٢٧٤٢  
 ليشربن ناس من أمتي الخمر ..... ٤٢٩٢  
 ليصل أحدكم نشاطه، وإذا قتل يقعد ..... ١٢٤٤  
 ليصين أقواماً سفع من النار ..... ٥٥٨٤  
 ليفرن الناس من الدجال حتى ..... ٥٤٧٧  
 ليكونن من أمتي ..... ٥٣٤٣  
 ليلة أسري بي لقيت موسى ..... ٥٧١٦  
 يلزم كل إنسان مصلاًه ..... ٥٤٨٢  
 يليني منكم أولوا الأحلام ..... ١٠٨٩  
 لينبث من كل رجلين أحدهما، والأجربينها ..... ٣٨٠٠  
 لينتهين أقوام عن رفعهم ..... ٩٨٣  
 لينتهين أقوام عن ودعهم الجمعات ..... ١٣٧٠  
 لينتهين أقوام يفتخرون بأبائهم الذين ماتوا ..... ٤٨٩٩  
 ليؤذن لكم خياركم ..... ١١١٩

## حرف الميم

- ما أسكر كثيره فقليله حرام ..... ۳۶۴۵
- ما أسكر منه الفرق فعلاء الكف منه حرام ..... ۳۶۴۶
- ما أسمك؟ بل أنت زرعة ..... ۴۷۷۵
- ما أسمك؟ بل أنت سهل ..... ۴۷۸۱
- ما اسمه؟ لا، لكن اسمه المنذر ..... ۴۷۵۹
- ما أصابني شيء منها إلا وهو مكتوب ..... ۱۲۴
- ما أصبر من الصفر وإن عاد في اليوم ..... ۲۳۴۰
- ما اصطفى الله للملائكة: سبحان الله ويحمده ..... ۲۳۰۰
- ما أطيبك من بلد وأحبك إلي ..... ۲۷۲۴
- ما أظلت الخضراء ولا أقلت ..... ۶۲۳۸
- ما أظلت الخضراء ولا أقلت الغبراء ..... ۶۲۳۹
- ما أغطيكم ولا أمنعكم، أنا قاسم أضع ..... ۳۷۴۵
- ما أغبرت قدما عبد في سبيل الله ..... ۳۷۹۴
- ما أكرم شاب شيخاً من أجل سنة ..... ۴۹۷۱
- ما أكل أحد طعاماً قط خيراً من أن يأكل ..... ۲۷۵۹
- ما الذي أحل اسمي وحرم كني؟ ..... ۴۷۷۱
- ما ألغاه البحر أو جزر عنه الماء فكلوه ..... ۴۱۳۳
- ما الميت في القبر إلا ..... ۲۳۵۵
- ما أمرت بتشييد ..... ۷۱۸
- ما أمرت كلما قلت أن أتوضأ ..... ۳۶۸
- ما أمسى عند آل محمد ..... ۵۲۳۹
- ما أنا بقارىء (جاءه، الملك فقال: ..... ۵۸۴۲، ۵۸۴۱
- ما انتحيته ولكن الله انتجاه ..... ۶۰۹۷
- ما أنتها بأقوى مني، وما أنا بأغنى عن الأجر ..... ۳۹۱۵
- ما أنتم بأسمع منهم، ولكن لا يجيبون ..... ۳۹۶۷
- ما أنتم جزء من مائة ألف جزء ..... ۵۵۹۳
- ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء ..... ۴۵۱۴
- ما آمن بالقرآن من استحل محارمه ..... ۲۲۰۳
- ما أبالي ما أنيت إن أنا شربت تريباقاً أو تعلقت ..... ۴۵۵۴
- نخيمة ..... ۱۸۸
- ما ابتدع قوم بدعة ..... ۶۰۳۰
- ما أيقيت لأهلك؟ (فقلت: مثله) ..... ۳۸۴۴
- ما أجدله في غزوته هذه في ..... ۲۲۷۸
- ما أجلسكم ها هنا؟ ... أما إني لم أستحلفكم ..... ۲۳۶۰
- ما أحب أن لي الدنيا بهذه الآية (يا عبادي) ..... ۴۸۵۷
- ما أحب أني حكيت أحداً وأن لي كذا وكذا ..... ۵۰۲۲
- ما أحب عبد عبد الله إلا أكرم ربه عز وجل ..... ۱۸۸۲
- ما أحب لو أن لي هذا الجبل ذهباً أنفقته ويتقبل ..... ۲۳
- ما أحد أصبر على أذى ..... ۱۸۷
- ما أحدث قوم بدعة ..... ۴۴۵۴
- ما أحسن هذا. (عن الخضب بالحناء والكنم ..... ۳۶۱۳، ۳۶۱۲
- والصفرة) ..... ۴۲۴۶
- ما إخالك سرت ..... ۴۶۸۷
- ما أخرجكم من بيوتكم هذه الساعة؟ ..... ۴۴۶۷
- ما أدري: أنا بفتح خير أفرح، أم ..... ۲۱۹۳
- ما أدري أيدرجل أم يد امرأة ..... ۲۱۹۲
- ما أذن الله لشيء ما أذن لنبي حسن الصوت ..... ۱۳۳۲
- بالقرآن ..... ۴۵۲۹
- ما أذن الله لشيء ما أذن لنبي يتغنى بالقرآن ..... ۳۹۷۵
- ما أذن الله لعبدي شيء أفضل ..... ۴۸۸۲
- ما أرى بها بأساً، من استطاع منكم أن ينفع ..... ۳۰۹۵
- أخاه فلينفعه ..... ۴۳۱۴
- ما أراكم تنتهون بامعشر قريش ..... ۴۳۱۴
- ما أردت أن تعطيه؟ ..... ۴۳۱۴
- ما استفاد المؤمن بعد تقوى الله ..... ۴۳۱۴
- ما أسفل من الكعبيين من الإزار في النار ..... ۴۳۱۴

- ۳۳۰۲ ..... ما حملك على ذلك؟  
 ۷۶۶ ..... ما حملك على إلقاء نعالكم  
 ۱۷۹۳ ..... ما خالطت الزكاة مالا قط إلا أهلكته  
 ۴۰۴۲ ..... ما خلأت القصواء، وما ذاك لها بخلق  
 ۶۲۳۶ ..... ما خير عمارين أمرين  
 ۳۹۶۴ ..... ماذا عندك يا ثامه؟  
 ۵۱۸۱ ..... ما ذئبان جائعان  
 ما رأيت أحداً السوجع عليه أشد من  
 رسول الله ﷺ ..... ۱۵۳۹  
 ما رأيت مثل النار ..... ۵۳۴۶  
 ما رأيك في هذا؟ ..... ۵۲۳۶  
 ما رأي الشيطان يوماً موفيه أصغر ..... ۲۶۰۰  
 ما رأينا من شيء، وإن وجدناه لبحراً ..... ۲۹۴۳  
 ما زال بكم الذي رأيتم من صنعكم ..... ۱۲۹۵  
 ما زال جبرئيل يوصيني بالجار، حتى ظننت أنه  
 سيورثه ..... ۴۹۶۴  
 ما زال الشيطان يأكل معه ..... ۴۲۰۳  
 ما زلت على الحال التي فارقتك عليها؟ ..... ۲۳۰۱  
 ما زهد عبد ..... ۵۱۹۹  
 ما سالناهم منذ حاربناهم ..... ۴۱۳۹  
 من سره أن ينظر إلى يوم القيامة ..... ۵۵۴۷  
 ما شأن ثابت؟ أيشكي ..... ۶۲۱۱  
 ما شيع آل محمد يومين من خبز بر إلا ..... ۴۱۹۳  
 ما صليت وراء إمام قط ..... ۱۱۲۹  
 ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم ..... ۶۰۷۳  
 ما ضل قوم بعد هدى ..... ۱۸۰  
 ما طعامكم؟ ذاك وأي الجوع ..... ۴۲۶۱  
 ما طلعت الشمس إلا وبجنتها ملكان ..... ۵۲۱۸  
 ما طلعت الشمس على رجل ..... ۶۰۴۶  
 ما ظهر الغلول في قوم إلا ألقى ..... ۵۳۷۰  
 ما على أحدكم إن وجد ..... ۱۳۹۰، ۱۳۸۹  
 ما على عثمان ما عمل بعد هذه ..... ۶۰۷۲  
 ما عليكم ألا تفعلوا، ما من نسمة ..... ۳۱۸۶  
 ۴۵۹۷ ..... ما أنزل الله من السماء من بركة إلا  
 ما أنفق مؤمن ..... ۵۱۸۲  
 ما أهر الدم وذكر اسم الله ..... ۴۰۷۱  
 ما أوحى إلي ..... ۵۲۰۶  
 الماء (أي الصدقة أفضل) ..... ۱۹۱۲  
 الماء والملح والنار ..... ۳۰۶۲  
 ما بال أقوام يتزهدون عن الشيء ..... ۱۴۶  
 ما بال أقوام يصلون معنا ..... ۲۹۵  
 ما بال هذا؟، إنني نبيت عن قتل المصلين ..... ۴۴۸۱  
 ما بال هذا؟ ..... ۳۴۳۱  
 ما بعث الله نبياً إلا رعى الغنم ..... ۲۹۸۳  
 ما بعث الله من نبي، ولا استخلف من  
 خليفة، إلا ..... ۳۶۹۱  
 ما بقي منها؟ ..... ۱۹۱۹  
 ما بلغ أن تؤذي زكاته فزكي، فليس بكثرة ..... ۱۸۱۰  
 ما بين الشرق والمغرب قبلة ..... ۷۱۵  
 ما بين التفختين أربعون ..... ۵۵۲۱  
 ما بين بيتي ومنبري ..... ۶۹۴  
 ما بين خلق آدم إلى قيام الساعة ..... ۵۴۶۹  
 ما بين منكبي الكافر في النار ..... ۵۶۷۲  
 ما تجدون في التوراة في شأن الرجم؟ ..... ۳۵۵۹  
 ما تجرع عبد أفضل عند الله ..... ۵۱۱۶  
 ما تذكرون؟ ..... ۵۴۶۴  
 ما تركت بعدي فتنة أضر على الرجال ..... ۳۰۸۵  
 ما ترون في الشارب والزاني ..... ۸۸۶  
 ما تسمون هذه؟ (قالوا: السحاب) ..... ۵۷۲۶  
 ما تشتهي (قال: أشتهي خبز بن) ..... ۱۵۹۲  
 ما تعدون الشهيد فيكم؟ ..... ۳۸۱۱  
 ما تعدون أهل بدر فيكم ..... ۶۲۲۶  
 ما جاءني جبريل عليه السلام قط إلا ..... ۳۸۶  
 ما جلس قوم مجلساً لم يذكروا الله فيه ..... ۲۲۷۴  
 ما حديث بلغني عنكم؟ ..... ۶۲۱۷  
 ما حق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه ..... ۳۰۷۰

٥٧٤٦	ما من الأنبياء من نبي إلا قد .....	٤٠٨٣	ما علمت من كلب، أوباز، ثم أرسلته .....
٢٨٦	ما من امرئ مسلم تحضره .....	١٤٧٠	ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر أحب .....
٤٩٨٣	ما من امرئ مسلم يخذل امرأ مسلماً .....	٢٢٨٤	ما عمل العبد عملاً أنجي له .....
٢٢٠٠	ما من امرئ يقرأ القرآن ثم ينساه إلا لقي الله .....	١٨٨٤	ما فعلت الستة أو السبعة .....
	ما من أمير عشرة، إلا يؤق به يوم القيامة	٥٥٢	ما فوق الإزار .....
٣٦٩٧	مغلولاً .....	٥٦٣١	ما في الجنة شجرة إلا وساقها .....
١٤٧١	ما من أيام أحب إلى الله أن يتعبد له .....	٢٣١٤	ما قال عبد لا إله إلا الله مخلصاً قط إلا .....
١٤٦٠	ما من أيام العمل الصالح فيهن أحب .....	٥٩٦٣	ما قبض الله نبياً إلا في الموضع الذي .....
٦٠١٦	ما من أحد من أصحابي يموت بأرض .....	٥٢٨٦	ما قلت؟ .....
٣٨٠٣	ما من أحد يدخل الجنة، يجب أن يرجع .....	٤٨٥٤	ما كان الفحش في شيء إلا شأنه .....
٢٢٣٦	ما من أحد يدعو بدعاء إلا آتاه الله ما سأل .....	٣١٤١	ما كان معكم لهو؟ فإن الأنصار يعجبهم .....
٩٢٥	ما من أحد يسلم علي .....	٣٠٦٧	ما كان من ميراث قسم في الجاهلية .....
٢٥	ما من أحد يشهد .....	٤٣٥١	ما كان يجد هذا ما يسكن به رأسه؟ .....
٥٥٤٥	ما من أحد يموت إلا ندم .....	٥٩٩٧	ما كنت أرى أن في دوس أحداً .....
٦٩	ما من بني آدم مولود إلا .....	٢١٩٨	ما كنتم تصنعون؟ .....
١٠٦٧	ما من ثلاثة في قرية .....	٤٦٠١	ما كنتم تقولون في الجاهلية إذا رمي بمثل هذا؟ .....
٣٧٣٩	ما من حاكم يحكم بين الناس .....	٦٠٢٦	ما لأحد عندنا يد إلا وقد كافيناه .....
	ما من ذابة [في البحر] إلا وقد ذكاها الله لبني	٥٩١٤	ما ليعبرك؟ (قلت قد عبي) .....
٤٠٩٧	آدم .....	١٥٤٣	ما لك تفرفين .....
	ما من ذنب أحرى أن يجعل الله لصاحبه	٦٠٣٤	ما لك يا أبا بكر؟ (قال: لدغت) .....
٤٩٣٢	العقوبة في الدنيا .....	٣٣٢٣	ما لك يا عائشة! أغرت .....
٢٤٣٠، ٢٤٢٩	ما من رجل رأى مبتلى، فقال .....	٢٠٠٤	مالك؟ (قال: وقعت على امرأتي وأنا صائم) .....
١٧٩٢	ما من رجل لا يؤدي زكاة ماله إلا .....	٤٢٦٢	ما لم تصطبحووا وتغتنبوا وتختشوا بها بقلأ .....
١٦٦٠	ما من رجل مسلم يموت فيقوم على .....	٣٠٠٠	ما لم تنله أخفاف الإبل .....
١٣٢٤	ما من رجل يذنب ذنباً، ثم يقوم فيطهر .....	٥٥٠٤	ما لها قاتلها الله؟ لو تركته لين .....
٣٤٨٠	ما من رجل يصاب بشيء في جسده .....	٥٨١١	ما له ترب جبينه .....
٥١٤٣	ما من رجل يكون في قوم .....	٤٢٣٦	ما له تربت يده؟ .....
١٧٧٥	ما من رجل يكون له إبل أو بقرة أو غنم .....	٤٤٩٢	ما هذه النمرقة؟ .....
٣٧١٤	ما من رجل يلى أمر عشرة فما فوق ذلك .....	٤٣٩٦	ما لي أجد منك ريح الأصنام؟ .....
٢٩٤٢	ما من شيء توعدونه إلا قدرأيته .....	٤٧٢٤، ١٠٩١	ما لي أراكم عزيزين؟ .....
١٧٧٣	ما من صاحب ذهب ولا فضة لا يؤدي منها .....	٥١٨٨	ما لي وللدنيا؟ .....
٢٣٠٥	ما من صباح يصبح العباد فيه إلا .....	٥١٩٢	ما ملأ آدمي .....

- ما من عبد قال لا إله إلا الله ..... ۲۶  
 ما من عبد مؤمن ..... ۵۳۵۹  
 ما من عبد مسلم يقول ..... ۲۳۹۹  
 ما من عبد مسلم يتفق من كل مال له ..... ۱۹۲۴  
 ما من عبد يسترعيه الله رعية ..... ۳۶۸۷  
 ما من عبد يقول في صباح كل يوم مساء كل  
 ليلة: ..... ۲۳۹۱  
 ما منعك أن تصلي مع الناس؟ ..... ۱۱۵۳  
 ما منعك أن تغدو مع أصحابك؟ ..... ۳۹۲۳  
 ما منعك يا فلان أن تصلي ..... ۵۲۷  
 ما من غازية، أو سرية، تغزو ..... ۳۸۱۲  
 ما من قوم يظهر فيهم الزنا إلا أخذوا بالسته ..... ۳۵۸۲  
 ما من قوم يعمل فيهم بالمعاصي ..... ۵۱۴۲  
 ما من قوم يقومون من مجلس لا يذكرون الله فيه ..... ۲۲۷۳  
 ما من كل الماء يكون الولد ..... ۳۱۸۷  
 ما منكم أحد إلا سيكلمه ربه ..... ۵۵۵۰  
 ما منكم من أحد إلا قد وكل به ..... ۶۷  
 ما منكم من أحد إلا وقد كتب مقعده ..... ۸۵  
 ما منكم من أحد يتوضأ ..... ۲۸۹  
 ما من مسلم تصيبه مصيبة فيقول ..... ۱۶۱۸  
 ما من مسلم كاسملاً ثوباً، إلا كان ..... ۱۹۲۰  
 ما من مسلم ولا مسلمة يصاب بمصيبة ..... ۱۷۵۹  
 ما من مسلم يأخذ مضجعه بقرأة سورة ..... ۲۴۰۵  
 ما من مسلم بيت على ذكر طاهراً ..... ۱۲۱۵  
 ما من مسلم يتوضأ فيحسن ..... ۲۸۸  
 ما من مسلمين يتوفى لهما ثلاثة ..... ۱۷۵۴  
 ما من مسلم يدعو بدعوة ليس فيها إثم ولا  
 قطيعة ..... ۲۲۵۹  
 ما من مسلم يرد عن عرض أخيه ..... ۴۹۸۲  
 ما من مسلم يعود مسلماً غدوة ..... ۱۵۵۰  
 ما من مسلم يعود مسلماً فيقول ..... ۱۵۵۳  
 ما من مسلم يغرس غرساً، أو يزرع زرعاً ..... ۱۹۰۰  
 ما من مسلم يليي إلا لبي من عن يمينه ..... ۲۵۵۰  
 ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان ..... ۴۶۷۹  
 ما من مسلم يموت فيصلي عليه ثلاثة صفوف ..... ۱۶۸۷  
 ما من مسلم يموت يوم الجمعة ..... ۱۳۶۷  
 ما من مسلم ينظر إلى محاسن امرأة ..... ۳۱۲۴  
 ما من مولود إلا يولد على الفطرة ..... ۹۰  
 ما من مؤمن إلا وله بابان: باب يصعد ..... ۱۷۳۴  
 ما من ميت تصلي عليه أمة من المسلمين ..... ۱۶۶۱  
 ما من ميت يموت فيقوم بأكبهم فيقول ..... ۱۷۴۶  
 ما من نبي إلا أنذر أمته الأعور ..... ۵۴۷۱  
 ما من نبي إلا وله وزيران ..... ۶۰۶۵  
 ما من نبي بعثه الله في أمته قبلي إلا ..... ۱۵۷  
 ما من نبي يمرض إلا خيرين ..... ۵۹۶۰  
 ما من نفس مسلمة يقبضها ربه ..... ۳۸۵۵  
 ما من وال يلي رعية من المسلمين فيموت وهو  
 غاش لهم ..... ۳۶۸۶  
 ما من ولد بار ينظر إلى والديه نظرة رحمة ..... ۴۹۴۴  
 ما من يوم أكثر من أن يعتق الله فيه عبداً ..... ۲۵۹۴  
 ما من يوم يصبح العباد فيه، إلا ملكان ..... ۱۸۶۰  
 ما نحل والد ولده من نحل أفضل من أدب  
 حسن ..... ۴۹۷۷  
 ما نقصت صدقة من مال شيئاً، وما زاد ..... ۱۸۸۹  
 ما هذا السرف يا سفيذ؟ ..... ۴۲۷  
 ما هذا اليوم الذي تصومونه؟ ..... ۲۰۶۶  
 ما هذا؟ (قالوا صائم فقال:) ليس من البر ..... ۲۰۲۱  
 ما هذا ان اليومان؟ قد أبدلكما الله ..... ۱۴۳۹  
 ما هذا يا أبا رافع؟ ..... ۳۲۷  
 ما هذا يا أم سلمة؟! إنه يشب الوجه ..... ۳۳۳۳  
 ما هذا يا بلال ..... ۱۸۸۵  
 ما هذا يا صاحب الطعام؟ ..... ۲۸۶۰  
 ما هذا يا عائشة؟ ..... ۳۲۶۵  
 ما هذا يا عبد الله! ..... ۵۲۷۵

۱۰۳ ..... مثل القلب كرىشة  
 ۳۷۸۸ ..... مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم القائم  
 ۵۱۳۸ ..... مثل المدفن في حدود الله  
 ۵۷ ..... مثل المنافق كالشاة العائرة  
 ۲۱۱۴ ..... مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأترجة  
 ۱۵۴۱ ..... مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع  
 ۱۵۴۲ ..... مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الريح  
 ۴۲۵۰ ..... مثل المؤمن ومثل الإيمان كمثل الفرس في آخيه  
 ۶۲۸۶ ..... مثل أمي مثل المطر  
 ۲۲۸۳ ..... مثل شجرة الخضراء في وسط الشجر  
 ۲۸۰ ..... مثل غنم لا ينتفع به  
 ۱۴۹ ..... مثلي كمثل رجل استوقد ناراً  
 ۱۵۰ ..... مثل ما بعثني الله به من الهدى  
 ۵۵۱۵ ..... مثل هذه الدنيا مثل ثوب شق  
 ۵۷۴۵ ..... مثلي ومثل الأنبياء كمثل قصر  
 ۵۰۶۲ ..... المجالس بالأمانة  
 مدمن الخمر إن مات لقي الله تعالى كعابد  
 ۳۶۵۹، ۳۶۵۸، ۳۶۵۷ ..... وثن  
 ۲۷۲۸ ..... المدينة حرام ما بين عير إلى ثور  
 ۲۳۶ ..... المراء في القرآن كفر  
 ۳۲۵۴ ..... المرأة إذا صلت خمسه  
 ۳۱۰۹ ..... المرأة عورة، فإذا خرجت  
 ۴۵۴۴ ..... مرأمتك بالحجامة  
 ۶۱۳۸ ..... مرحباً بابنتي (ثم أجلسها ثم سارها)  
 ۴۶۸۴ ..... مرحباً بالراكب المهاجر  
 ۱۷ ..... مرحباً بالقوم، أو بالوفد  
 ۴۸۰۱ ..... مررت ليلة أسري بي بقوم  
 ۱۹۰۴ ..... مر رجل بغصن شجرة على ظهر طريق  
 ۳۲۷۵ ..... مره فليراجعها، ثم ليطلقها  
 ۱۱۴۰ ..... مروا بأبكر أن يصلي بالناس  
 ۵۷۳، ۵۷۲ ..... مروا أولادكم بالصلاة  
 ۳۴۳۰ ..... مروه فليتكلم وليستظل

۵۹۴۳ ..... ما هذه الشاة يا أم معبد  
 ۳۸۹۱ ..... ما هذه؟ ألقها، وعليكم بهذه وأشباهها  
 ۵۱۸۴ ..... ما هذه؟ ... أما إن كل بناء وبنا  
 ۲۱۱۲ ..... الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة  
 ما يبكيك؟ (دخل النبي ﷺ على صفية وهي تبكي)  
 ۶۱۹۲ ..... ما يبكيك؟ (ذكرت النار)  
 ۵۵۶۰ ..... ما يحملك على هذا؟  
 ۴۹۹۰ ..... ما يدريني لعل  
 ۵۲۷۶ ..... المائد في البحر الذي يصيبه  
 ۳۸۳۹ ..... ما يزال للرجل يسأل الناس حتى يأتي  
 ۱۸۳۹ ..... ما يصيب المسلم من نصب، ولا وصب  
 ۱۵۳۷ ..... ما يضره؟ ... هو أهون على الله  
 ۵۴۹۲ ..... ما يقطع من البهيمة وهي حية فهي ميتة  
 ۴۰۹۵ ..... ما يكون عندي من خير فلن أدخره عنكم  
 ۱۸۴۴ ..... ما ينبغي ل عبد أن يقول: إني خير  
 ۵۷۱۰ ..... ما ينتظر أحدكم  
 ۵۱۷۵ ..... ما ينقم ابن جميل إلا أنه كان فقيراً  
 ۱۷۷۸ ..... متى دفن هذا؟  
 ۱۶۵۸ ..... المتباريان لا يجابان، ولا يؤكل طعامهما  
 ۳۲۲۶ ..... المتبايعان كل واحد منهما بالخيار  
 ۲۸۰۱ ..... المتحابون في الله، والمتجالسون في الله  
 ۵۰۲۶ ..... المتشعب بما لم يعط  
 ۳۲۴۷ ..... المتكبرون. (في شرحه لعنى المتفيهقون)  
 ۴۷۹۸ ..... المتوفى عنها زوجها لا تلبس المعصر  
 ۳۳۳۴ ..... مثل ابن آدم وإلى جنبه تسع وتسعون  
 ۱۵۶۹ ..... مثل أصحابي في أمي كالنخ  
 ۶۰۱۵ ..... مثل البخيل والمتصدق، كمثل رجلين عليهما  
 ۱۸۶۴ ..... مثل المجلس الصالح والسوء، كحامل المسك  
 ۵۰۱۰ ..... مثل الذي يتصدق عند موته أو يعتق، كالذي  
 ۱۸۷۱ ..... مثل الذي يذكر ربه، والذي لا يذكر، مثل  
 ۲۲۶۳ ..... الأخي والميت

١٩١٥	الملح	٣٤٤٢	مروها فلتخنمر ولتركب
٥٤٢٥	الملحمة العظمى وفتح القسطنطينية	٥٠١٩	المرء على دين خليله
٣١٩٣	ملعون من أتى امرأته في دبرها	٥٠٠٨	المرء مع من أحب
٥٠٤٢	ملعون من ضار مؤمناً أو مكرهه	١٨٤٦	المسائل كدوح يكدح بها الرجل وجهه
٣٥٨٣	ملعون من عمل عمل قوم لوط	٤٨١٩، ٤٨١٨	المستبان ما قالوا، فعلى البادىء ما لم
٦٠٠١	الملك في قریش والقضاء في الأنصار	٧٥٣	المسجد الحرام ثم المسجد الأقصى
١٧٧٤	من آناه الله مالاً فلم يؤد زكاته	١٦٠٣	مستريح، أو مستراح منه
٣٧٨٧	من آمن بالله ورسوله		المسلم أخو المسلم لا يظلمه، ولا يخذله، ولا
٣٠٣٤	من آوى ضالة فهو ضال ما لم يعرفها	٤٩٥٩	يحقره
٤٩٧٥	من آوى يتيماً إلى طعامه وشرابه	٤٩٥٨	المسلم أخو المسلم، لا يظلمه، ولا يسلمه
٢٨٤٤	من ابتاع طعاماً فلا يبعه حتى يستوفيه	١٢٥	المسلم إذا سئل في القبر
٢٨٤٥	من ابتاع طعامه فلا يبعه حتى يكتاله	٥٠٨٧	المسلم الذي يحالط الناس ويصبر
٢٨٧٥	من ابتاع نخلاً بعد أن تؤبر	٣٣	المسلم من سلم المسلمون من لسانه والمؤمن
٣٧٣٤	من ابتغى القضاء وسأل، وكل إلى نفسه	٦	المسلم من سلم المسلمون... والمهاجر
٤٩٤٩	من ابتلي من هذه البنات بشيء فأحسن إليهن	٣٤٧٦، ٣٤٧٥	المسلمون تنكأ فداؤهم
٧٣٠	من أتى المسجد لشيء	٣٠٠١	المسلمون شركاء في ثلاث
٣٥٧٦	من أتى بهيمة فاقتلوها واقتلوها معه	٣٨٥٩	مضمضة تحت ذنوبه وخطاياها
٣٥٨٦	من أتى بهيمة فلا حد عليه	٢٩٠٧	مطل الغني ظلم
٥٥١	من أتى حائضاً	١٨٠١	المعتدي في الصدقة كما نعتها
٤٥٩٥	من أتى عرافاً فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة	٤٥٦٦	المعدة حوض البدن، والعروق إليها واردة
٤٥٩٩	من أتى كاهناً فصدقه بما يقول	٤١٤٩	مع الغلام عقيقة، فأهريقوا عنه دمًا
٣٦٧٨	من أتاكم وأمركم جميع على رجل واحد	٩٦٦	معقبات لا ينجب قائلهن
١٦٥١	من اتبع جنازة مسلم إيماناً واحتساباً	٤٣٩٨	مع كل جرس شيطان
٤٠٩٩	من اتخذ كلباً إلا كلب ماشية	٤٠	مفاتيح الجنة شهادة
٢٩٩٦	من أحاط حائطاً على الأرض فهو له	١٥١٤	مفاتيح الغيب خمس
٥١٧٩	من أحب دنياه أضرب آخرته	٢٩٤	مفتاح الجنة الصلاة
٤٤٠١	من أحب أن يخلق حبيبه حلقة من نار	٣١٣، ٣١٢	مفتاح الصلاة الطهور
٤٩١٨	من أحب أن يبسط له في رزقه وينسأله في أثره		مقام الرجل بالصمت أفضل من عبادة ستين
٦١٢٢	من أحب أن ينظر إلى رجل	٤٨٦٥	سنة
١٦٠١	من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه	٣٣٩٩	المكاتب عبد ما بقي عليه من مكاتبه درهم
٣٠	من أحب الله وأبغض الله	٢٨٨٩	المكيال مكيال أهل المدينة
٣٨٦٨	من احتسب فرساً في سبيل الله إيماناً بالله	٥٠٨٩	ملا الله قلبه أمناً وإيماناً
٤٥٥١	من احتجم أو أطل يوم السبت أو الأربعةاء		

- ۲۷۵۰ من استطاع أن يموت بالمدينة فليمت بها  
 ۱۹۴۳ من استعاذ بالله فأعيذوه، ومن سأل الله  
 ۳۷۴۸ من استعملناه على عمل، فرزقناه رزقاً  
 ۱۷۸۰ من استعملناه منكم على عمل فكنتمنا خيطاً  
 ۱۷۸۷ من استفاد مالاً فلا زكاة فيه حتى يحول  
 ۲۸۹۱ من أسلف في شيء فلا يصرفه  
 ۲۸۸۳ من أسلف في شيء فليسلف  
 ۳۵۱۹ من أشار إلى أخيه بحديدة  
 ۲۷۸۹ من اشترى ثوباً بعشرة دراهم  
 ۳۴۰۵ من اشترى عبداً فلم يشترط ماله  
 ۱۵۵۵ من اشتكى منكم شيئاً أو اشتكاه أخ له  
 ۷۱۹ من أشرط الساعة أن يتباهى  
 ۱۸۵۲ من أصابه فاقة فأنزها بالناس، لم تسد  
 ۳۶۲۹ من أصاب حداً فعجل عقوبته في الدنيا  
 ۳۶۲۸ من أصاب ديباً أقيم عليه حد ذلك  
 ۳۰۳۶ من أصاب منه من ذي حاجة غير متخذ  
 ۴۹۴۳ من أصبح مطيعاً لله في والديه  
 ۵۱۹۱ من أصبح منكم آمناً في سربه  
 ۱۸۹۱ من أصبح منكم اليوم صائماً؟  
 ۳۴۷۷ من أصيب بدم أو خجل  
 ۳۶۶۱ من أطاعني فقد أطاع الله ومن عصاني  
 ۳۶۱۱ من أعان على خصومة لا يدري أحق  
 ۳۴۸۴ من أعان على قتل مؤمن شطر كلمة  
 ۵۰۵۱ من اعتذر إلى أخيه فلم يعذره  
 ۳۳۸۲ من اعتق رقبة مسلمة أعتق الله  
 ۳۳۸۸ من اعتق شركاً له في عبد  
 ۳۳۸۹ من اعتق شقصاً في عبد أعتق  
 ۳۳۹۶ من اعتق عبداً وله مال  
 ۳۲۰۵ من عطى في صداق امرأته ملء كفيه  
 ۵۰۷۵ من عطى حظه من الرفق  
 ۳۰۲۳ من عطى عطاء فوجد فليجزه  
 ۴۹۹۷ من غاث منهوفاً كتب الله له  
 ۱۳۸۲ من اغتسل، ثم أتى الجمعة فصل
- ۴۵۴۸ من احتجم لسبع عشرة  
 ۴۵۵۰ من احتجم يوم الأربعاء، أو يوم السبت  
 ۲۸۹۸ من احتكر طعاماً أربعين يوماً لم تصدق  
 ۲۸۹۶ من احتكر طعاماً أربعين يوماً يريد به  
 ۲۸۹۵ من احتكر على المسلمين طعامهم  
 ۲۸۹۲ من احتكر، فهو خاطيء  
 ۱۴۰ من أحدث في أمرنا هذا  
 ۱۹۱۶ من أحيا أرضاً ميتة فله فيها أجر  
 ۲۹۴۵، ۲۹۴۴ من أحيا أرضاً ميتة فهي له  
 ۱۶۹، ۱۶۸ من أحيا سنة من سنتي  
 ۳۰۰۳ من أحيا مواتاً من الأرض فهو له  
 ۲۷۴۷ من أخذ أحدًا يصيد فيه فليسلبه  
 ۳۵۴۶ من أخذ أرضاً بجزيته  
 ۲۹۵۹ من أخذ أرضاً بغير حقها كلف  
 ۲۹۱۰ من أخذ أموال الناس يريد أداءها  
 ۵۹۵۳، ۲۹۳۸ من أخذ شبراً من الأرض ظلماً  
 ۲۹۵۸ من أخذ من الأرض شيئاً بغير حقه  
 ۳۸۷۵ من أدخل فرساً بين فرسين فإن كان  
 ۳۸۷۵ من أدخل فرساً بين فرسين، يعني وهو لا يأمن  
 ۱۱۴۸ من أدرك الركعة فقد أدرك السجدة  
 ۶۰۱ من أدرك ركعة من الصبح  
 ۱۴۱۲ من أدرك ركعة من الصلاة مع الإمام  
 ۱۴۱۹ من أدرك من الجمعة ركعة فليصل  
 ۳۳۱۴ من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم  
 ۳۷۶۵ من ادعى ما ليس له، فليس منا  
 ۲۲۰۹ من إذا سمعته يقرأ أريت أنه يخشى الله  
 ۶۷۸ من أذن ثنتي عشرة سنة  
 ۶۶۴ من أذن سبع سنين  
 ۲۵۲۳ من أراد الحج فليعجل  
 ۳۰۹۴ من أراد أن يلقي الله طاهراً مطهراً  
 ۲۱۵۹ من أراد أن ينام على فراشه، فنام على يمينه  
 ۳۸۵۷ من أرسل نفقة في سبيل الله وأقام في بيته



۳۹۷۹ ..... من آمن رجلاً على نفسه فقتله  
 ۵۷۵۷ ..... من أنا؟ (فقالوا: أنت رسول الله)  
 ۲۹۰۴ ..... من أنظر معصراً أو وضع عنه أظله  
 ۲۹۰۳ ..... من أنظر معصراً أو وضع عنه أنجاه  
 ۴۳۷۹ ..... من أنعم الله عليه نعمة فإن الله يحب أن يرى  
 ۱۸۹۰ ..... من أنفق زوجين من شيء من الأشياء  
 ۳۸۲۶ ..... من أنفق نفقة في سبيل الله  
 ۳۶۴۵ ..... من أهان سلطان الله في الأرض أهانه الله  
 ۴۵۴۲ ..... من أهرق من هذه الدماء، فلا يضره  
 ۳۸۳۳ ..... من أهرق دمه وعقر جواده  
 ۲۵۳۲ ..... من أهل بحجة أو عمرة من المسجد الأقصى  
 ۲۵۵۶ ..... من أهل بعمرة ولم يهد فليحلل  
 ۱۲۵۰ ..... من أوى إلى فراشه طاهراً وذكر الله  
 ۴۷۲۰ ..... من بات على ظهر بيت  
 ۴۲۱۹ ..... من بات وفي يده غمر لم يغسله  
 ۲۸۷۴ ..... من باع عيلاً لم يبنه  
 ۲۹۶۶ ..... من باع منكم داراً أو عقاراً  
 ۳۶۷۹ ..... من بايع إماماً، فأعطاه صفقة يده  
 ۳۵۳۳ ..... من بدل دينه فاقتلوه  
 ..... من بلغ يسهم في سبيل الله، فهو له درجة في الجنة  
 ۳۸۷۳ ..... الجنة  
 ۶۹۷ ..... من بنى لله مسجداً  
 ۳۳۸۵ ..... من بنى مسجداً ليذكر الله فيه  
 ۲۳۳۱ ..... من تاب قبل أن تطلع الشمس من مغربها  
 ۱۶۷۰ ..... من تبع جنازة وحملها ثلاث مرات  
 ۴۴۹۹ ..... من تحلم بحلم لم يره، كلف أن يعقد  
 ۱۳۹۲ ..... من تحطى رقاب الناس يوم الجمعة  
 ۳۴۵۳ ..... من تردى من جبل فقتل نفسه  
 ۱۳۷۹ ..... من ترك الجمعة من غير ضرورة  
 ۱۳۷۴ ..... من ترك الجمعة من غير عذر  
 ۴۸۳۲ ..... من ترك الكذب وهو باطل  
 ۱۳۷۳، ۱۳۷۲، ۱۳۷۱ ..... من ترك ثلاث جمع تهاوناً بها

۱۳۸۷ ..... من اغتسل يوم الجمعة، وليس  
 ۴۹۸۰ ..... من اغتيب عنده أخوه المسلم  
 ۲۴۲ ..... من أفتى بغير علم  
 ۴۶۲۶ ..... من أفرى الفرى أن يرى الرجل عينيه  
 ..... من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة ولا مرض  
 ۲۰۱۴ ..... من أقال مسلماً أقاله الله عشرته  
 ۲۸۸۱ ..... من اقتبس باباً من علم النجوم  
 ۴۶۰۴ ..... من اقتبس علماً من النجوم  
 ۴۵۹۸ ..... من اقتدى بكتاب الله  
 ۱۹۰ ..... من اقترب الساعة هلاك العرب  
 ۶۰۰۰ ..... من اقتطع حق امرئ مسلم بيمينه  
 ۳۷۶۰ ..... من أفتى كلباً إلا كلب ماشية أو ضار  
 ۴۰۹۸ ..... من اكتحل فليوتر  
 ۳۵۲ ..... من اكتوى أو استرقى، فقد برىء من التوكل  
 ۴۵۵۵ ..... من أكل برجل مسلم أكله  
 ۵۰۴۶ ..... من أكل ثوماً أو بصلاً  
 ۴۱۹۷ ..... من أكل طعاماً، ثم قال: الحمد لله  
 ۴۳۴۳ ..... من أكل طيباً وعمل في سنة  
 ۱۷۸ ..... من أكل في قصعة فلحسبها استغفرت له القصعة  
 ۴۲۱۸ ..... من أكل قصعة ثم لحسها  
 ۴۲۵۲ ..... من أكل من هذه الشجرة  
 ۷۰۷ ..... من التمس رضى الله بسخط الناس  
 ۵۱۳۰ ..... من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار  
 ۴۲۵۹، ۴۲۵۸ ..... من الغيرة ما يجب الله، ومنها  
 ۳۳۱۹ ..... من القوم؟ إن الله لا يعذب من عباده إلا  
 ۲۳۷۸ ..... من الكبار ثم الرجل والديه  
 ۴۹۱۶ ..... من الماء (مم خلق الخلق؟)  
 ۵۶۳۰ ..... من المذي الوضوء  
 ۳۱۱ ..... من المني الذي أنزل الله تعالى (أي الكمأة)  
 ۴۱۸۴ .....

٧٤٢	من جاء مسجدي هذا	٥٩٥	من ترك صلاة العصر
٥٢٦٤	من جاع أو احتاج	٤٣٤٩، ٤٣٤٨	من ترك لبس ثوب جمال تواضعاً
٣٨٣٣	من جاهد المشركين بماله ونفسه	٤٣٤٩، ٤٣٤٨	من ترك لبس ثوب جمال وهو يقدر عليه
	من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله إليه	٤٤٤	من ترك موضع شعرة
٤٣٦٩، ٤٣١٢	يوم القيامة	٤١٣٨	من تركهن خشية نافر فليس منا
٢٦٤، ٢٦٣	من جعل المغموم همّاً واحداً	٣٢٩٠	المتزعات والمختلعات من المناققات
	من جعل قاضياً بين الناس، فقد ذبح بغير	٤٧٧٠	من تسمى باسمي، فلا يكتن بكنتي
٣٧٣٣	سكين	٤٣٤٧	من تشبه بقوه فهو منهم
٢٤٣٣	من جلس مجلساً فكثفه لغظه	٤١٩٠	من تصبغ بسبع تمرات عجوة
٣٧٩٧	من جهز غازياً في سبيل الله، فقد غزا		من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب، ولا
١١٦٧	من حافظ على أربع ركعات قبل الظهر	١٨٨٨	يقبل
١٣١٨	من حافظ على شفعة الضحى، غفرت له	٣٥٠٤	من تطيب ولم يعلم منه طب فهو ضامن
٥٧٨	من حافظ عليها كانت له	١٢١٣	من تعار من الليل فقال: لا إله إلا الله
٣٦١١	من حالت شفاعة دون حد من حدود الله	٤٩٠٢	من تعزى بعزاء الجاهلية
٢٧٥٦	من حج، فزار قبري بعد موتي	٤٥٥٦	من تعلق شيئاً وكل إليه
٢٥٠٧	من حج لله فلم يرفث	٤٨٠٢	من تعلم صرف الكلام ليسبي به
١٩٩	من حدث عني بحديث	٢٢٧	من تعلم علماً مما يبتغى به
٤٨٤١، ٤٨٤٠	من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه	١٩٠	من تعلم كتاب الله
٢٥٨	من حفظ على أمي أربعين	٥٩٤٠	من تقول على ما لم أقل فليتبوأ مقعده
٣٤٢٠	من حلف بالأمانة فليس منا	١١٤	من تكلم في شيء من القدر
٣٤١٩	من حلف بغير الله فقد أشرك	١٣٩٧	من تكلم يوم الجمعة والإمام يخطب
٣٤١٠	من حلف على ملة غير الإسلام كاذباً	١٧٦	من تمسك بسنتي
٣٧٥٩	من حلف على يمين صبر وهو فيها فاجر	٥١١٩	من تواضع لله رفعه الله
٣٤١٣	من حلف على يمين فرأى خيراً منها	٢٩٣	من تواضع على طهر
٣٥٢٤	من حلف على يمين فقال: إن شاء الله	١٣٨٣	من تواضع فأحسن الوضوء ثم أتى
٣٤٠٩	من حلف فقال في حلفه: باللات	٢٨٤	من تواضع فأحسن الوضوء خرجت
٤٩٨٦	من حمى مؤمناً من منافق	١٥٥٢	من تواضع فأحسن الوضوء، وعاد أخاه
٣٥٢٠	من حمل علينا السلاح فليس منا	١١٤٥	من تواضع فأحسن وضوءه
٥٣٤٨	من خاف أدلج	٣٤١	من تواضع فليستثر
١٢٦٠	من خاف أن لا يقوم من آخر الليل	٤٢٨	من تواضع وذكر اسم الله
٢٥٣٩	من خرج حاجاً أو معتمراً أو غازياً	٢٨٧	من تواضع وضوئي هذا
٢٢٠	من خرج في طلب العلم	٥٤٠	من تواضع يوم الجمعة
		٢٤٩	من جاء المذبح وهو يطلب العلم

- ۱۸۴۹ ..... من سأل منكم وله أوقية أو عدلها  
 ۱۸۴۸ ..... من سأل وعنده ما يغنيه فإنما يستكثر  
 ۶۱۰۱ ..... من صب علياً فقد سبني  
 ۹۶۷ ..... من صبح الله في دبر كل صلاة  
 ۲۳۱۲ ..... من صبح الله مائة بالغة ومائة بالعشي  
 ۳۰۰۲ ..... من سبق إلى ماء لم يسبقه إليه مسلم  
 ۳۵۹۴ ..... من سرق منه شيئاً بعد أن يؤويه الجرين  
 ۴۶۹۹ ..... من سره أن يتمثل له الرجال قياماً  
 ۲۲۴۰ ..... من سره أن يستجيب الله له عند الشدائد  
 ۹۳۲ ..... من سره أن يكتال  
 ۱۰۷۲ ..... من سره أن يلقي الله تعالى غداً  
 ۲۹۰۲ ..... من سره أن ينجي الله من كرب  
 ۶۱۲۲ ..... من سره أن ينظر إلى شهيد يمشي  
 ۵۳۰۳ ..... من سعادة ابن آدم  
 ۳۷۰۱ ..... من سكن البادية جفاً، ومن اتبع الصيد غفل  
 ۲۱۲ ..... من سلك طريقاً يطلب فيه علماً  
 ۳۵۲۱ ..... من سل علينا السيف فليس منا  
 ۱۰۶۸ ..... من سمع المنادي فلم يمنعه  
 ۵۴۸۸ ..... من سمع بالدجال فليأمن منه  
 ۷۰۶ ..... من سمع رجلاً ينشد  
 ۵۳۱۹ ..... من سمع الناس بعمله سمع  
 ۵۳۲۷ ..... من سمع سمع الله به ومن شاق  
 ۵۳۱۶ ..... من سمع سمع الله به ومن يراني  
 ۲۲۴، ۲۲۳ ..... من سئل عن علم علمه  
 ۴۴۵۹ ..... من شاب شية في الإسلام، كانت له نوراً  
 ۲۵۲۹ ..... من شبرمة؟ أحججت عن نفسك؟  
 ۵۱۳۲ ..... من شر الناس منزلة  
 من شرب الخمر فاجلدوه، فإن عاد في الرابعة  
 ۳۶۱۹، ۳۶۱۸، ۳۶۱۷ ..... فاقتلوه  
 ۳۶۴۴، ۳۶۴۳ ..... من شرب الخمر لم يقبل الله له صلاة  
 ۴۲۸۵ ..... من شرب في إناه ذهب أو فضة  
 ۳۷۵۷ ..... من شفع لأحد شفاعاً
- ۳۶۶۹ ..... من خرج من الطاعة، وفارق الجماعة  
 ۷۲۸ ..... من خرج من بيته متطهراً  
 ۵۱۲۱ ..... من خزن لسانه ستر الله  
 ۳۶۷۴ ..... من خلج بدأ من طاعة، لقي الله يوم القيامة  
 ۳۷۹۶ ..... من خير معاش الناس لهم، رجل ممسك  
 ۲۴۳۱ ..... من دخل السوق فقال: لا إله إلا الله  
 ۲۹۵۴ ..... من دخل حائطاً فليأكل ولا يتخذ خبنة  
 ۶۲۱۹ ..... من دخل دار أبي سفيان فهو آمن  
 ۱۵۸ ..... من دعا إلى هدى كان له من الأجر  
 ۴۸۱۷ ..... من دعا رجلاً بالكفر، أو قال:  
 ۳۲۲۲ ..... من دعي فلم يجب فقد عصى الله ورسوله  
 ۴۶۶۹ ..... من ذا؟ أنا! أنا؟ (كانه كرهها)  
 ۴۹۸۱ ..... من ذب عن لحم أخيه بالغيبة  
 ۱۴۳۷ ..... من ذبح قبل الصلاة، فإنما يذبح لنفسه  
 ۱۴۳۶ ..... من ذبح قبل الصلاة فليذبح مكانها  
 ۲۰۰۷ ..... من ذرعه النبيء وهو صائم، فليس عليه قضاء  
 ۴۹۸۴ ..... من رأى عورة فسترها كان كمن أحيا مائة  
 ۴۶۲۱ ..... من رأى منكم الليلة رؤيا؟  
 ۴۶۱۰ ..... من رأى فقد رأى الحق  
 ۴۶۱۱ ..... من رأى في المنام فسيرا في اليقظة  
 ۴۶۰۹ ..... من رأى في المنام فقد رأى  
 ۳۶۶۸ ..... من رأى من أمره شيئاً يكرهه  
 ۵۱۳۷ ..... من رأى منكم منكراً فليغيره بيده  
 ۳۸۵۱ ..... من رضي الله رياءً، وبالإسلام ديناً  
 ۵۲۶۳ ..... من رضي من الله باليسير  
 ۱۷۶۸ ..... من زار قبر أبويه أو أحدهما في كل جمعة  
 ۱۱۲۰ ..... من زار قوماً فلا يؤمهم  
 ۲۷۵۵ ..... من زارني متعمداً كان في جوارى يوم القيامة  
 ۲۴۷۸ ..... من سأل الله الجنة ثلاث مرات، قالت الجنة:  
 ۳۸۰۸ ..... من سأل الله الشهادة بصدق  
 ۱۸۳۸ ..... من سأل الناس أموالهم تكثر، فإنما  
 ۱۸۴۷ ..... من سأل الناس وله ما يغنيه، جاء يوم

- من شهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً ..... ۳۶  
 من شهد أن لا إله إلا الله وحده ..... ۲۷  
 من صام رمضان إيماناً واحتساباً غفر له ..... ۱۹۵۸  
 من صام رمضان، ثم أتبعه ستاً من شوال ..... ۲۰۴۷  
 من صام يوماً ابتغاء وجه الله ..... ۲۰۷۴، ۲۰۷۳  
 من صام يوماً في سبيل الله بعد الله وجهه ..... ۲۰۵۳  
 من صام يوماً في سبيل الله جعل الله بينه وبين ..... ۲۰۶۴  
 من صلى أربعاً قبل الهجرة ..... ۴۶۹۴  
 من صلى البردين ..... ۶۲۵  
 من صلى الضحى ثلثي عشرة ركعة ..... ۱۳۱۶  
 من صلى العشاء في جماعة ..... ۶۳۰  
 من صلى الفجر في جماعة ..... ۹۷۱  
 من صلى بعد المغرب ست ركعات ..... ۱۱۷۳  
 من صلى بعد المغرب عشرين ركعة ..... ۱۱۷۴  
 من صلى بعد المغرب قبل أن يتكلم ..... ۱۱۸۴  
 من صلى سجدتين لا يسهر ..... ۵۷۷  
 من صلى صلاة الصبح ..... ۶۲۷  
 من صلى صلاة لم يقرأ ..... ۸۲۳  
 من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا ..... ۱۳  
 من صلى صلاة يشك في التقصان ..... ۱۰۲۲  
 من صلى علي عند قبري ..... ۹۳۴  
 من صلى علي واحدة صلى الله ..... ۹۲۱  
 من صلى علي واحدة... وحطت عنه ..... ۹۲۲  
 من صلى في ثوب واحد ..... ۷۵۶  
 من صلى في يوم وليلة اثنتي عشرة ركعة ..... ۱۱۵۹  
 من صلى لله أربعين يوماً في جماعة ..... ۱۱۴۴  
 من صلى يراني ..... ۵۳۳۱  
 من صمت نجا ..... ۴۸۳۷  
 من صنع إليه معروف فقال لفاعله ..... ۳۰۲۴  
 من صور صورة، فإن الله معذبه حتى ينفخ ..... ۴۵۰۷  
 من ضار ضار الله به، ومن شاق ..... ۵۰۴۱  
 من ضحى منكم، فلا يصبحن بعد ثلاثة ..... ۲۶۴۴  
 من ضرب علامة له حذاً لم يأت ..... ۳۳۵۲  
 من طاف بالبيت سبعاً ولا يتكلم إلا ..... ۲۵۹۱  
 من طال عمره ..... ۸۲۸۵  
 من طلب الدنيا ..... ۵۲۰۷  
 من طلب العلم فأدركه ..... ۲۵۳  
 من طلب العلم كان كفارة ..... ۲۲۱  
 من طلب العلم ليجاري به ..... ۲۲۶، ۲۲۵  
 من طلب قضاء المسلمين حتى يناله ..... ۳۷۳۶  
 من عادى عماراً عاداه الله ..... ۶۲۵۶  
 من عاد مريضاً، لم يزل يخوض الرحمة ..... ۱۵۸۱  
 من عاد مريضاً نادى مناد في السماء ..... ۱۵۷۵  
 من عاذ بالله فأعذوه ..... ۳۷۴۴  
 من عاذ بالله فقد عاذ بعظيم ..... ۳۷۴۴  
 من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيامة ..... ۴۹۵۰  
 من عرض عليه ربحان فلا يرده ..... ۳۰۱۶  
 من عزى ثكلى، كسي برداً في الجنة ..... ۱۷۳۸  
 من عزى مصاباً، فله مثل أجره ..... ۱۷۳۷  
 من علم الرمي ثم تركه، فليس منا ..... ۳۸۶۳  
 من عمر أرضاً ليست لأحد، فهو أحق ..... ۲۹۹۱  
 من غير أخاه بذنب لم يمّت حتى يعمل ..... ۴۸۵۵  
 من غدا إلى المسجد ..... ۶۹۸  
 من غدا إلى صلاة الصبح ..... ۶۴۰  
 من غزا في سبيل الله ولم ينو ..... ۳۸۵۰  
 من غسل ميتاً فليقتل ..... ۵۴۱  
 من غسل يوم الجمعة واغتسل ..... ۱۳۸۸  
 من غش العرب لم يدخل في شفاعتي ..... ۵۹۹۹  
 من غشنا فليس منا ..... ۳۵۲۰  
 من فارق الجماعة شراً ..... ۱۸۵  
 من فتح له منكم باب الدعاء فتحت له أبواب .....  
 الرحمة ..... ۲۲۳۹  
 من فجع هذه بولدها؟ ردوا ولدها إليها ..... ۳۵۴۲  
 من فرق بين والدته وولدها ..... ۳۳۶۱

- من قتل الرجل؟ ... له سلبه أجمع ..... ۳۹۶۲
- من قتل دون دينه فهو شهيد ..... ۳۵۲۹
- من قتل دون ماله فهو شهيد ..... ۳۵۱۲
- من قتل عبده قتلناه ..... ۳۴۷۳
- من قتل عصفوراً فما فوقها بغير حقها ..... ۴۰۹۴
- من قتل في عمية في رمي ..... ۳۴۷۸
- من قتل قتيلاً له عليه بينة ..... ۳۹۸۶
- من قتل كافراً فله سلبه ..... ۴۰۰۲
- من قتل متعمداً دفع إلى أولياء المقتول ..... ۳۴۷۴
- من قتل معاهداً لم يرح رائحة الجنة ..... ۳۴۵۲
- من قتله بطنه لم يعذب في قبره ..... ۱۵۷۳
- من قتل وزعاً في أول ضربة ..... ۴۱۲۱
- من قدم ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث ..... ۱۷۵۵
- من قذف مملوكه وهو بريء ..... ۳۳۵۱
- من قرأ آية الكرسي ..... ۹۷۴
- من قرأ القرآن فاستظهره، فأحل حلاله ..... ۲۱۴۱
- من قرأ القرآن فليسال الله به، فإنه سيجيء ..... ۲۲۱۶
- أقوام ..... ۲۱۳۹
- من قرأ القرآن وعمل بما فيه، ألبس والداه ..... ۲۱۳۹
- من قرأ القرآن يتأكل به الناس، جاء يوم القيامة ..... ۲۲۱۷
- من قرأ ثلاث آيات من أول الكهف عصم من فتنة ..... ۲۱۴۶
- من قرأ حرفاً من كتاب الله فله به حسنة ..... ۲۱۳۷
- م قرأ (حم) الدخان في ليلة، أصبح يستغفر ..... ۲۱۴۹
- من قرأ (حم) الدخان في ليلة الجمعة غفر له ..... ۲۱۵۰
- من قرأ ﴿جم﴾ المؤمن إلى ﴿إليه المصير﴾، وآية الكرسي ..... ۲۱۴۴
- من قرأ سورة ﴿الكهف﴾ في يوم الجمعة أضاء له النور ..... ۲۱۷۵
- من قرأ سورة ﴿الواقعة﴾ في كل ليلة لم تصبه فاقة أبداً ..... ۲۱۸۱
- من فصل في سبيل الله فهات ..... ۳۸۴۰
- من فطر صائماً، أو جهز غازياً، فله مثل أجره ..... ۱۹۹۲
- من قاتل في سبيل الله فواق ناقة ..... ۳۸۲۵
- من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا ..... ۳۸۱۴
- من قال: استغفر الله الذي لا إله إلا هو ..... ۲۳۵۳
- من قال إذا أصبح: لا إله إلا الله ..... ۲۳۹۵
- من قال: أنا خير من يونس ..... ۵۷۱۰
- من قال: إني بريء من الإسلام ..... ۳۴۲۱
- من قال حين يأوي إلى فراشه ..... ۲۴۰۴
- من قال حين يسمع المؤذن ..... ۶۶۱
- من قال حين يسمع النداء ..... ۶۵۹
- من قال حين يصبح: انلهم أصبحنا نشهدك ..... ۲۳۹۸
- من قال حين يصبح: انلهم ما أصبح بي ..... ۲۴۰۷
- من قال حين يصبح ثلاث مرات: أعوذ بالله السميع ..... ۲۱۵۷
- من قال حين يصبح: ﴿فسبحان الله﴾ ..... ۲۳۹۴
- من قال حين يصبح وحين يمسي: سبحان الله ..... ۲۲۹۷
- من قال سبحان الله العظيم وبحمده غرست له ..... ۲۳۰۴
- من قال: سبحان الله وبحمده في يوم مائة مرة ..... ۲۲۹۶
- من قال في القرآن برأيه فأصاب ..... ۲۳۵
- من قال في القرآن برأيه فليتبوأ ..... ۲۳۴
- من قال قبل أن يتصرف ويثني رجله ..... ۹۷۵
- من قال قبل أن يتصرف (ولم يذكر صلاة المغرب) ..... ۹۷۶
- من قال: لا إله إلا الله والله أكبر ..... ۲۳۱۰
- من قال: لا إله إلا الله وحده لا شريك له ..... ۲۳۰۲
- من قال مثل هذا يقيناً ..... ۶۷۶
- من قام بعشر آيات لم يكتب من الغافلين ..... ۱۲۰۱
- من قام رمضان إيماناً واحتساباً ..... ۱۲۹۶
- من قام من مجلسه ثم رجع إليه فهو أحق به ..... ۴۶۹۷
- من قبل مني الكلمة ..... ۴۱

من قرأ في ليلة مائة آية لم يحاجه القرآن تلك

الليلة ..... ٢١٨٦

من قرأ ﴿قل هو الله أحد﴾ عشر مرات بني له

بها قصر ..... ٢١٨٥

من قرأ كل يوم مائتي مرة ﴿قل هو الله أحد﴾

عحي ..... ٢١٥٨

من قرأ منكم ﴿التين والزيتون﴾ ..... ٨٦٠

من قرأ ﴿يس﴾ ابتغاء وجه الله تعالى غفر له ما

تقدم ..... ٢١٧٨

من قرأ ﴿يس﴾ في صدر النهار قضيت حوائجه ..... ٢١٧٧

نم قضى لأحد من أمتي حاجة يريد أن يسره بها

فقد سرنى ..... ٤٩٩٦

من قضيت له بشيء من حق أخيه ..... ٣٧٧٠

من قطع سدره صوب الله رأسه في النار ..... ٢٩٧٠

من قطع منه شيئاً فلمن أخذه سلبه ..... ٢٧٤٨

من قطع ميراث وارثه، قطع الله ميراثه ..... ٣٠٧٩، ٣٠٧٨

من قعد في مصلاه حين ينصرف من صلاة ..... ١٣١٧

من قعد مقعداً لم يذكر الله فيه كانت عليه من

الله ..... ٢٢٧٢

من كاتب عبده على مائة أوقية ..... ٣٤٠١

من كان آخر كلامه لا إله إلا الله، دخل الجنة ..... ١٦٢١

من كان بينه وبين قوم عهد ..... ٣٩٨٠

من كانت له أنثى فلم يشدها ولم يهنها ..... ٤٩٧٩

من كانت له حاجة إلى الله أو إلى أحد ..... ١٣٢٧

من كانت له سريرة ..... ٥٣٣٦

من كانت له مظلمة لأخيه ..... ٥١٢٦

من كانت نيته طلب ..... ٥٣٢١، ٥٣٢٠

من كان ذا وجهين في الدنيا ..... ٤٨٤٦

من كان ذبح قبل أن يصلي ..... ١٤٧٢

من كان عنده خبز بر فليبعث ..... ١٥٩٢

من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث ..... ٥٩٤٦

من كان قاضياً ففرض بالعدل ..... ٣٧٤٣

من كان له حولة تأوي إلى شيع فليصم رمضان ٢٠٢٦

من كان له شعر فليكرمه ..... ٤٤٥٠

من كان لنا عاملاً فليكتسب زوجة ..... ٣٧٥١

من كان له على رجل حق ..... ٢٩٢٧

من كان له فرطان من أمتي أدخله الله ..... ١٧٣٥

من كان معه فضل ظهر فليعده به ..... ٣٨٩٨

من كان منكم أهدى فإنه لا يحل ..... ٢٥٥٧

من كان منكم مصلياً بعد الجمعة فليصل

أربعاً ..... ١١٦٦

من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فعليه ..... ١٣٨٠

من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فلا يدخل

الحمام بغير إزار ..... ٤٤٧٧

من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يركب ..... ٤٠١٩

من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه،

جائزته ..... ٤٢٤٤

من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه.

ومن كان ..... ٤٢٤٣

من كثر همه فليقل: اللهم إني عبدك ..... ٢٤٥٢

من كذب علي متعمداً ..... ٢٣٣

من كسر، أو عرج فقد حل ..... ٢٧١٣

من كشف سترأ فأدخل بصره في البيت ..... ٣٥٢٦

من كظم غيظاً وهو يقدر ..... ٥٠٨٨

من كنت مولاه فعلي مولاه ..... ٦٠٩١

من لا همكم من مملوكيكم، فاطعموه مما تأكلون ..... ٣٣٦٩

من لا يرحمه لا يرحم ..... ٤٦٧٨

من لبس الحرير في الدنيا، لم يلبسه في

الأخرة ..... ٤٣١٩، ٤٣١٨، ٤٣١٧، ٤٣١٦

من لبس ثوباً جديداً فقال: الحمد لله الذي

كساني ..... ٤٣٧٤

من لبس ثوب شهرة في الدنيا ..... ٤٣٤٦

من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق

مخرجاً ..... ٢٣٣٩

- ٦٠٣ ..... من نسي صلاة أو نام  
 ٦٨٤ ..... من نسي صلاة فليصلها  
 ٢٠٠٣ ..... من نسي وهو صائم فأكَل أو شرب، فليتم  
 من نصر قومه على غير الحق فهو كالبعير الذي  
 ٤٩٠٤ ..... ردي  
 ٣٧٢٠ ..... من نظر إلى أخيه نظرة يخفيه  
 ٢٠٤ ..... من نفس عن مؤمن كربة  
 ١٧٤٠ ..... من نبح عليه، فإنه يعذب بمنايح عليه  
 ٦٢٦٩ ..... من هاجم جارات الفتن  
 ٥٠٣٥ ..... من هجر أخاه سنة فهو كسفك دمه  
 ٣٤٧١ ..... من هذا الذي معك؟  
 ٦١٧١ ..... من هذا؟ حذيفة؟ ما حاجتك غفر الله لك  
 ٦٢٦٢ ..... من هذا يا أباهريرة؟  
 ٥٦٧١ ..... منهم من تأخذ النار إلى كعبه  
 ٢٦١ ..... منهومان لا يشبعان: صاحب العلم  
 ٢٦٠ ..... منهومان لا يشبعان، فهم  
 ٣٥٧٥ ..... من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط  
 ٢٩٤٩ ..... من وجد عين ماله عند رجل فهو أحق به  
 ٣٠٣٩ ..... من وجد لقطة فليشهد ذا عدل  
 من وسع على عياله في النفقة يوم  
 ١٩٢٧، ١٩٢٦ ..... عاشوراء  
 من وعد رجلاً فلم يأت أحدهما إلى وقت  
 ٤٨٨٣ ..... الصلاة  
 ١٨٩ ..... من قرأ صاحب بدعة  
 ٣١٣٨ ..... من ولد له ولد فليحسن اسمه وأدبه  
 ٣٧٢٨ ..... من ولأه الله شيئاً من أمر المسلمين  
 ٣٧٢٩ ..... من ولي من أمر الناس شيئاً، ثم أغلق بابيه  
 ٦١١١ ..... من يأتي بني قريظة فيأتيهم بخبرهم  
 ٦١١٠ ..... من يأتيهم بخبر القوم  
 ٥١٧١ ..... من يأخذ عني؟ اتق المحارم  
 ٥٠٦٨ ..... من يحرم الرفق يحرم الخير  
 ٥٦٢١ ..... من يدخل الجنة ينعم ولا يبأس  
 ٣٧٠١ ..... من لزم السلطان افتتن  
 ٤٥٠٠ ..... من لعب بالتردشير فكأنما صبح يده  
 ٤٥٠٥ ..... من لعب بالترد فقد عصي الله ورسوله  
 ٤٥٧٠ ..... من لعق العسل ثلاث غدوات  
 ٣٨٣٥ ..... من لقي الله بغير أثر من جهاد  
 ٤٧ ..... من لقي الله لا يشرك به شيئاً  
 ٢٣٦٢ ..... من لقي الله لا يعدل به شيئاً في الدنيا  
 ٤٤٣٨ ..... من لم يأخذ من شاربه فليس منا  
 ١٩٨٧ ..... من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له  
 ١٩٩٩ ..... من لم يدع قول الزور والعمل به  
 ٢٢٣٨ ..... من لم يسأل الله بغضب عليه  
 ٣٠٢٥ ..... من لم يشكر الناس لم يشكر الله  
 ٣٨٢٠ ..... من لم يغفر ولم يجهز غازياً  
 ٢٥٣٥ ..... من لم يمنعه من الحج حاجة ظاهرة  
 ١٥٩٥ ..... من مات مريضاً مات شهيداً  
 ٣٠٧٦ ..... من مات على وصية مات على سبيل وسنة  
 ٢٠٢١ ..... من مات وعليه صوم صام عنه وليه  
 ٢٠٣٤ ..... من مات وعليه صيام شهر رمضان فليطعم عنه  
 ٣٨١٣ ..... من مات ولم يغفر ولم يحدث به نفسه  
 ٢٩٢١ ..... من مات وهو بريء من الكبر والغلول  
 ٣٧ ..... من مات وهو يعلم أنه  
 ٤٩٧٤ ..... من مسح رأس يتيم لم يمسحه إلا الله  
 ٥١٣٥ ..... من مشى مع ظالم ليقويه  
 ٣٣٩٣ ..... من ملك ذا رحم محرم فهو حر  
 ٢٥٢١ ..... من ملك زاداً وراحلة تبلغه  
 ١٩١٧ ..... من منح منحة لبن أو ورق، أو هدى  
 ٩٨٨ ..... من نابه شيء في صلاته  
 ١٢٧٩ ..... من نام عن الوتر أو نسيه فليصل  
 ١٢٤٧ ..... من نام عن حزبه أو عن شيء منه  
 ١٢٦٨ ..... من نام عن وتره فليصل إذا أصبح  
 ٣٤٢٧ ..... من نذر أن يطيع الله فليطعمه  
 ٣٤٣٦ ..... من نذر أن يسمه، فكفارته  
 ٢٤٢٢ ..... من نزل منزلاً فقال: أعوذ بكلمات الله

١٥٩٤ .....	موت غربة شهادة	١٥٣٦ .....	من يرد الله به خيراً يصيب منه
٦٥٤ .....	المؤذنون أطول الناس أعتاقاً	٢٠٠ .....	من يرد الله به خيراً يفقهه
٦٦٧ .....	المؤذن يغفر له مدى	٥٩٨٨ .....	من يرد هوان قریش أهانه الله
٥٦١٣ .....	موضع حوط في الجنة خير	٦٠٧٥ .....	من يشتري بثر رومة يجعل
٣٠٤٤ .....	مولي القوم من أنفسهم	٢٨٧٣ .....	من يشتري هذا المجلس والقدح؟
٣٠٥١ .....	مولي القوم منهم، وحليف القوم منهم	٣٣٩٢ .....	من يشتريه مني؟
٥٧٣٣ .....	المؤمن أكرم على الله من بعض	٦٢٢٩ .....	من يصعد الشية
٥٢٩٨ .....	المؤمن القوي خير	٤٨١٢ .....	من يضمن لي ما بين لحيه وما بين رجله
٥٠٨٥ .....	المؤمن غر كريم	٦٢٦١ .....	من يضيغه؟ ويرحمه الله
٤٩٥٥ .....	المؤمن للمؤمن كالبنان يشد بعضه بعضاً	١٢٩ .....	من يعرف أصحاب هذه الأقبر
٤٩٨٥ .....	المؤمن مرأة المؤمن، والمؤمن أخو المؤمن	٤٠١٤ .....	من يكتم غلاً فإنه مثله
٤٩٩٥ .....	المؤمن مآلف ولا خير فيمن لا يألف ولا يؤلف	٥٣٠٥ .....	من يمنك مني؟
.....	المؤمنون كرجل واحد، إن اشتكى عينه	٤٠٢٩ .....	من ينظر لنا ما صنع أبو جهل؟
٤٩٥٤ .....	اشتكى كله	٥٤٥٣ .....	المهدي من عترتي من أولاد فاطمة
٣٨٥٤ .....	المؤمنون في الدنيا على ثلاثة أجزاء	٥٤٥٤ .....	المهدي مني أجل الجبهة
٥٠٨٦ .....	المؤمنون هينون لينون	٢٥١٧ .....	مهلي أهل المدينة من ذي الحليفة
٤١٧٦ .....	المؤمن يشرب في معي واحدة	٣٥٦٢ .....	مهلاً يا خالد! فوالذي نفسي بيده
١٦١٠ .....	المؤمن يموت بعرق الجبين	٤٦٣٨ .....	مهلاً يا عائشة! عليك بالرفق
١٦٢٧ .....	الميت تحضره الملائكة فإذا كان الرجل	١٧٤٨ .....	مهلاً يا عمر!
١٦٤٠ .....	الميت يبعث في ثيابه التي يموت فيها	٤٢١٦ .....	مه يا علي! فإنك ناقه
.....	.....	١٦١١ .....	موت الفجاءة أخذه الأسف

## حرف النون

٢٦٣٨ .....	نحن نعطيه من عندنا	.....	نبياً عبداً (أشار جبريل بيده أن تواضع
٦٠٠٨ .....	النجوم أمنة للسماء فإذا ذهبت	٥٨٣٦ .....	فقلت:)
٣٤٤٤ .....	النذر نذران: فمن كان نذري طاعة	٣٨٥٦ .....	النبي في الجنة، والشهيد في الجنة
٢٥٧٧ .....	نزل الحجر الأسود من الجنة	٢٥٩٣ .....	نحرت ههنا ومنى كلها منحر
١٨٢ .....	نزل القرآن على خمسة أوجه	٥٧٠٥ .....	نحن أحق بالشك من إبراهيم
٥٨٤ .....	نزل جبريل فأمني	١٣٥٤ .....	نحن الآخرون السابقون يوم القيامة
١٥١١ .....	نصرت بالصبا، وأهلك عاد بالديور	١٣٥٥ .....	نحن الآخرون من أهل الدنيا
٢٢٩، ٢٢٨ .....	نضر الله عبداً سمع مقالتي	٥٧٦٣ .....	نحن الآخرون ونحن السابقون



۵۱۵۵	نعمتان مغبون فيهما كثير	۲۳۱، ۲۳۰	نضر الله عبد آسمع منا
۴۳۳	نعم تربت يمينك فبم	۴۴۸۷	نظفروا أفنتكم
۱۹۹۸	نعم سحور المؤمن التمر	۱۹۵۰	نعم (في جواز الصدقة عن الأم)
۴۹۱۳	نعم صليها	۲۵۱۱	نعم (في الحج عن الأب)
۶۲۶۲	نعم عبد الله خالد بن الوليد	۲۰۱۰	نعم (اشتكت عيني أفأكتحل وأنا صائم)
۶۲۶۳	نعم عبد الله هذا	۳۴۰۳	نعم (العق عن الأم)
۱۲۸	نعم عذاب القبر حق	۴۶۸۰	نعم (أفياخذ بيده ويصافحه)
۲۵۳۴	نعم، عليهن جهاد لا قتال فيه	۴۷۷۲	نعم (أي - نسي الولد باسي وكنيه بكنتي)
۶۰۶۸	نعم، عمر (هل لأحد من الحسنات)	۴۸۶۲	نعم (أ يكون المؤمن جباناً)
۴۵۶۰	نعم، فإنه لو كان شيء سابق القدر	۴۸۶۲	نعم (أ يكون المؤمن بخيلاً)
۶۲۹۱	نعم، قوم يكونون		نعم (فدعا بنضع فبسط ثم دعا بفضل
۳۷۵۶	نعمًا بالمال الصالح للرجل الصالح	۵۹۱۲	أزوادهم)
۳۳۴۹	نعمًا للمملوك أن يتوفاه الله بحسن عبادة	۵۹۲۴	نعم (فنظر إلى شجرة من ورائه فقال :)
۵۳۸۲	نعم، نعم وفيه دخن	۴۶۷۴	نعم استأذن عليها
۵۵۷۸	نعم، هل تضارون في رؤية الشمس	۴۳۳	نعم إذا زارت الماء
۷۶۰	نعم وأزرره ولو بشوكة	۲۹۱۱	نعم... إلا الدين كذلك قال
۴۴۸۳	نعم، وأكرمها (عن الجملة)	۴۱۸۳	نعم الإدام اخل، نعم الإدام اخل
۴۸۴	نعم وبما أنفصلت السباع	۴۲۵۳	نعم، إلا من ثلاث :
۲۵۱۰	نعم ولك أجر	۵۹۹۰	نعم الحي الأسد والأشعر لا يفرون
۱۰۳۰	نعم ومن لم يسجد لها فلا يقرأها	۶۲۳۳	نعم الرجل أبو بكر
۴۱۸۶	نعم، وهل نبي إلا رعاها	۴۴۶۱	نعم الرجل خريم الأسدي، لولا طول جته
۴۵۳۲	نعم، يا عباد الله! تداووا	۲۵۱	نعم الرجل الفقيه
	نعمت إلى نفسي (فبكت، قال : لا تبكي		
۵۹۶۹	فإنك	۵۳۹۶	نعم السيف
۲۹۱۵	نفس المؤمن معلقة بدينه	۱۸۹۹	نعم الصدقة للفقحة العسفي منحة، والشاة
۵۱۸۳	النفقة كلها في سبيل	۴۹۳۶	نعم، الصلاة عليها، والاستغفار لها
۴۰۵۴	نفركم على ذلك ما شئنا	۳۷۵۶	نعم المال الصالح للرجل الصالح
۴۰۵۱	نفركم ما أقركم الله	۲۴۵۵	نعم، اللهم استر عورتنا
	نمت فرأيتني في الجنة، فسمعت فيها قراءة	۴۴۱	نعم، إن النساء شقائق الرجال
۴۹۲۶	نهاني عنه جبرئيل... إنني لم أعطكه تلبسه	۳۸۰۵	نعم، إن قتلت في سبيل الله وأنت صابر
۴۳۷۷	نهيكم عن الأشربة إلا في ظروف الأدم	۴۰۴۴	نعم، إنه من ذهب منا إليهم فأبعده الله
۴۲۹۱	نهيكم عن الظروف، فإن ظرفاً لا يحل شيئاً	۱۵۳۴	نعم، (قال جبريل : ) باسم الله أريقك
۴۲۹۱		۱۴۶۸	نعمت الأضحية الجذع من الضأن

النار. (من للصية؟ صية عقبة بن أبي معيط) ٣٩٧٢  
الناس تبع لقريش في الخير والشر ٥٩٨٠  
الناس تبع لقريش في هذا الشأن ٥٩٧٩  
الناس معادن كمعادن الذهب والفضة ٢٠١  
ناس من أمي عرضوا علي غزاة ٥٨٥٩

نهيتمكم عن زيارة القبور فزوروها ١٧٦٢  
نور أنى أراه ٥٦٥٩  
النوم أخو الموت ٥٦٥٤  
ناركم التي يوقد ابن آدم ٥٦٦٥  
ناركم جزء من سبعين جزءاً ٥٦٦٥

## حرف الهاء

هذان السمع والبصر (أبو بكر وعمر) ٦٠٦٤  
هذا وضوئي ووضوء الأنبياء ٤٢٤  
هذا وقومه، ولو كان الدين ٦٢٥٣  
هذا يومئذ على الهدى ٦٠٧٦  
هذه إدام هذه ٤٢٢٣  
هذه الآيات التي يرسل الله ١٤٨٤  
هذه القبلة ٦٩٠، ٦٨٩  
هذه بتلك النسبة ٣٢٥١  
هذه زوجتك في الدنيا والآخرة ٦١٩١  
هذه سبل على كل سبل منها ١٦٦  
هذه صلاة البيوت ١١٨٢  
هذه عمرة استمتعنا بها ٢٥٥٨  
هذه معاتبه الله العبد بما يصيبه ١٥٥٧  
هذه وهذه سواء ٣٤٨٦  
هكذا الرضوء، فمن زاد ٤١٧  
هكذا أمرني ربى ٤٠٨  
هكذا أصلاه (لا أحسبه إلا قال) أمي ١١١٥  
هكذا نبعث يوم القيامة ٦٠٦٣  
هلال خير ورشد ٢٤٥١  
هل أنت إلا أصعب دميت وفي سبيل الله ما  
لقيت ٤٧٨٨  
هل تدرون ما قال ربكم؟ ٤٥٩٦  
هل تدرون ما هذا؟ (قالوا: الله ورسوله أعلم) ٧٣٥

هجاهم حسان فشفى واشتفى ٤٧٩١  
هذنة على دخن ٥٣٩٦  
هذا (وأشار إلى النسان) ٤٨٤٣  
هذا ابن آدم ٥٢٧٧  
هذا أبوك، وهذه أمك ٣٣٨٠  
هذا أزكى وأطيب وأطهر ٤٧٠  
هذا الأمل، وهذا أجله ٥٢٦٩  
هذا الإنسان، وهذا أجله ٥٢٦٨  
هذا الذي تحرك له العرش ١٣٦  
هذا أوان يجتلس العلم ٢٤٥  
هذا باب من السماء فتح اليوم، لم يفتح قط إلا  
اليوم ٢١٢٤  
هذا جبرئيل أخذ برأس فرسه ٥٨٧٣  
هذا جبل يحبنا ونحبه ٢٧٤٥  
هذا خالي فليربي امرؤ خاله ٦١٢٧  
هذا دم الحسين وأصحابه ولم أزل التقطه ٦١٨١  
هذا رزق الله ٣٠٣٧  
هذا ما اشترى العناء بن خالد ٢٨٧٢  
هذا ما قاضى عليه محمد بن عبد الله ٤٠٤٩  
هذا مصرع فلان (ويضع يده على الأرض) ٥٨٧١  
هذا مصرع فلان غداً إن شاء الله ٥٩٣٨  
هذا من أهل النار ٥٨٩٢  
هذان ابنائي وابن ابنتي ٦١٦٥

هل له أحد؟ ٣٠٦٥	هل تدرون مما أضحك؟ ٥٥٥٤
هلهم إلى الغداء المبارك ١٩٩٧	هل تدرون من أجود جوداً ٢٥٩
هل معك من شعرامية بن أبي الصلت شيء؟ ٤٧٨٧	هل تدلين ما هذه الليلة ١٣٠٥
هل معكم منه شيء؟ ٢٦٩٧	هل ترك لدينه قضاء؟ ٢٩١٣
هل معكم من لحمه شيء؟ ٤١٠٨	هل ترون ما أرى؟ ٥٣٨٧
هل من أحد يمشي ٥٢٠٥	هل تسمع النداء بالصلاة؟ فاجب ١٠٥٤
هلتموا أكتب لكم كتاباً لن تفسلوا بعده ٥٩٦٦	هل تضارون في رؤية الشمس في ٥٥٥٥
هل نظرت إليها؟ ٣١٠٧	هل تعرف ما يهدم الإسلام؟ ٢٦٩
هل يسكر؟ ٣٦٥١	هل تنصرون وترزقون ٥٢٣٢
هلما جئتكم ونارك ٤٩٤١	هل رأى أحد منكم من رؤيا؟ ٤٦٢٥
هلما رحاني من الدنيا ٦١٤٥	هل رأى أحد منكم على عمل الإسلام ٣٨٦٠
هل هم أشد أمتي على الدجال ٥٩٨٧	هل رأيتم ربك؟ (قال الجبرئيل) ٥٧٣٠، ٥٧٢٩
هل هم الأخسرون ورب الكعبة ١٨٦٨	هل رأيتم فيكم المغربون؟ ٤٥٦٥
هل هم غر محجلون من أثر ٢٩٩	هل سمعتم بمدينة جانب منها في البر ٥٤٢٣
هل هم من آبائهم (أولاد المشركين) ٣٩٤٣	هل على صاحبكم دين؟ ٢٩٢٠
هل منهم (أولاد المشركين) ٣٩٤٣	هل عليه دين؟ ٢٩٠٩
هل من حولي كما ترى، يسألني النفقة ٣٢٤٩	هل عندكم شيء؟ ٢٠٧٥
هل هو اختلاس يختلسه الشيطان ٩٨٢	هل عندك من شيء تصدقها؟ ٣٢٠٢
هل هو أعظم للبركة ٤٢٤١	هل فيكم من أحد لم يقارف الليلة ١٧١٥
هل هو الطهور ماؤه ٤٧٩	هل قرأ معي أحد منكم ٨٥٥
هل هو أولى الناس بحياه ومماته ٣٠٦٤	هل كنت المنتظمون ٤٧٨٥
هل هوذا، فإن انطلق معك لم أمنعه ٦١٧٤	هل كان فيها وثن من أوثان الجاهلية يعبد؟ ٣٤٣٧
هل هو صيد ويجعل فيه كبشاً ٢٧٠٤	هل ملكة أمتي على يدي غلعة ٥٣٨٨
هل هو في النار ٣٩٩٨	هل ملك كسرى فلا يكون كسرى بعده ٥٤١٨
هل هو كلام، فحسنه حسن، وقيحه قبيح ٨٠٧، ٨٠٨	هل كنت تدعو الله بشيء أو تسأله إياه؟ ٢٥٠٢
هل هو لك يا عبد بن زمعة، الولد للفراس ٣٣١٢	هلأ أخذتم إهابها ٤٩٩
هل هو من عمل الشيطان ٤٥٥٣	هلأ تركتموه ٣٥٦٥
هل هو يعتكف الذنوب ويجري له من الحسنات ٢١٠٨	هلأ تركتموه لعله أن يتوب ٣٥٦٥
هل هي المانعة، هي المنجية تنجي من عذاب الله ٢١٥٤	هلأ قلت: خذها مني وأنا الغلام الأنصاري ٤٩٠٣
هل هي رخصة من الله عز وجل فمن أخذ بها ٢٠٢٩	هل لك خادم؟ ٥٠٦١
هل هي في النار ٤٩٩٢	هل لك من إبل؟ ٣٣١١
	هل لك من أم؟ ٤٩٣٥، ٤٩٣٩

٩٧ .....	هي من قدر الله	٢٠٩٣ .....	هي في كل رمضان
٥٤٠٣ .....	هي هزب وحرب (فتنة الأحلاس)	١٣٥٨ .....	هي ما بين أن يجلس الإمام

## حرف الواو

٢٣٢٨ .....	والذي نفسي بيده لولم تذنبوا؛	٥٧٥٨ .....	وآدم بين الروح والجسد
٥٩٧٨ ..	والذي نفس محمد بيده لياتين على أحدكم	١١٢ .....	الوائدة والمعوذة في النار
٥٥٠٥ .....	والذي نفسي بيده ليوشكن أن ينزل	٣ .....	وإذا رأيت الحفاة العراة
	والذي نفس محمد بيده ما أنتم بأسمع لما أقول	٨٢٧ .....	وإذا قرأنا نصتوا
٣٩٦٧ .....	منهم	٤٦٤١ .....	وإرشاد السبيل
٥٩٠١ .....	والذي نفسي بيده ما في المدينة شغب ولا		﴿وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة﴾ ألا إن
٣٢٤٦ ..	والذي نفسي بيده، ما من رجل يدعو امرأته	٣٨٦١ .....	القوة الرمي
٢٧٢٥ .....	والله إنك لخير أراض الله	٤٩٢٨ .....	الوالد أوسط أبواب الجنة
٢٣٢٣ .....	والله إني لأستغفر الله وأتوب إليه	٥١٥٤ .....	والذي نفس محمد بيده: إن المعروف
٥٣٤٠ .....	والله لا أدري	٥٥٦٤ ..	والذي نفسي بيده إنه ليخفف على المؤمن
٣٥٥٣ ..	والله لا تحمدون بعدي رجلاً هو أعدل مني	٥٩٦٨ .....	والذي نفسي بيده إني لأنظر إلى الخوض
٣٤١٤ .....	والله لا يلج أحدكم بيمينه في أهله	٥٣٩٠ .....	والذي نفسي بيده لا تذهب
٤٩٦٢ .....	والله لا يؤمن، والله لا يؤمن	٥٤٤٥ .....	والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى
٤٧٩٢ .....	والله لولا الله ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا صلينا	٥٤٥٩ .....	والذي نفسي بيده لا تقوم الساعة حتى
٢٥٧٨ .....	والله ليعبثه الله يوم القيامة	٣٥٥٥ .....	والذي نفسي بيده، لأقضين بينكما بكتاب الله
٥٥٠٦ .....	والله لينزلن ابن مريم حكماً عادلاً	٦١٥٦ .....	والذي نفسي بيده، لا يدخل قلب رجل
٣٢٨٣ .....	والله ما أردت إلا واحدة؟	٤٠٤٢ .....	والذي نفسي بيده لا يسألوني خطة
٥١٥٦ .....	والله ما الدنيا في الآخرة إلا	١٠ .....	والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي
٣٨٤٨، ٣٤ .....	والمجاهد من جاهد نفسه	٤٩٦١ .....	والذي نفسي بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لأخيه
١٦٠٢ .....	والموت قبل لقاء الله	٥١٤٠ .....	والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف
٢١ .....	وأما شتمه إياي فقله لي ولد	٩٩٢ .....	والذي نفسي بيده لقد ابتدرها
٦٧٧ .....	وأنا وأنا	١٠٥٣ .....	والذي نفسي بيده لقد هممت
١٩٨٦ .....	وأياكم مثلي، إني أيت يطعمني ربي ويسقيني	١٩٤ .....	والذي نفس محمد بيده لو بدا لكم
٤٢٤٧ .....	وأما رجل ضاف قوماً فلم يقروه	٢٢٦٨ .....	والذي نفسي بيده لو تدومون
١٩٥٥ .....	وجب أجرك، وردها عليك الميراث	٥٣٣٩ .....	والذي نفسي بيده لو تعلمون
١٦٦٢ .....	رجبت	٣٧٩٠ .....	والذي نفسي بيده لولا أن رجلاً

وجبت (قلت: وما وجبت؟ قال:): الجنة .. ٢١٦٠	وجبت (قلت: وما وجبت؟ قال:): الجنة .. ٢١٦٠
وجهت وجهي للذي .. ٨١٣	وجهت وجهي للذي .. ٨١٣
وجدنا فرسكم هذا بجرأ .. ٥٩٠٥	وجدنا فرسكم هذا بجرأ .. ٥٩٠٥
وجهوا هذه البيوت عن المسجد .. ٤٦٢	وجهوا هذه البيوت عن المسجد .. ٤٦٢
الوحدة خير من جليس السوء .. ٤٨٦٤	الوحدة خير من جليس السوء .. ٤٨٦٤
الوتر حق على كل مسلم .. ١٢٦٥	الوتر حق على كل مسلم .. ١٢٦٥
الوتر حق، فمن لم يوتر فليس منا .. ١٢٧٨	الوتر حق، فمن لم يوتر فليس منا .. ١٢٧٨
الوتر ركعة من آخر الليل .. ١٢٥٥	الوتر ركعة من آخر الليل .. ١٢٥٥
وترسل الأمانة والرحم متقومان .. ٥٥٧٦	وترسل الأمانة والرحم متقومان .. ٥٥٧٦
وتغيثوا الملهور، وتهذوا الفضال .. ٤٦٤٢	وتغيثوا الملهور، وتهذوا الفضال .. ٤٦٤٢
وددت أن عندي خبزة بيضاء من برة سمراء .. ٤٢٢٩	وددت أن عندي خبزة بيضاء من برة سمراء .. ٤٢٢٩
الوضوء من كل دم سائل .. ٣٣٣	الوضوء من كل دم سائل .. ٣٣٣
وعندي ربي أن يدخل الجنة .. ٥٥٥٦	وعندي ربي أن يدخل الجنة .. ٥٥٥٦
وعليك السلام، ارجع فصل .. ٧٩٠	وعليك السلام، ارجع فصل .. ٧٩٠
وفد الله ثلاثة: الغازي، والحاج، والمعتمر .. ٢٥٣٧	وفد الله ثلاثة: الغازي، والحاج، والمعتمر .. ٢٥٣٧
الوقت الأول من الصلاة .. ٦٠٦	الوقت الأول من الصلاة .. ٦٠٦
وقت صلاتكم بين ما رأيتم .. ٥٨٢	وقت صلاتكم بين ما رأيتم .. ٥٨٢
وقت الظهر إذا زالت .. ٥٨١	وقت الظهر إذا زالت .. ٥٨١
وكاء السه العيان فمن نام .. ٣١٦	وكاء السه العيان فمن نام .. ٣١٦
وكل به سبعون ملكاً .. ٢٥٩٠	وكل به سبعون ملكاً .. ٢٥٩٠
وما أنكرت من ذلك؟ ليس أحد .. ٥٢٩٣	وما أنكرت من ذلك؟ ليس أحد .. ٥٢٩٣
وما سرق منه له صدقة .. ١٩٠١	وما سرق منه له صدقة .. ١٩٠١
﴿وما قدروا الله حق قدره﴾ .. ٥٥٢٤	﴿وما قدروا الله حق قدره﴾ .. ٥٥٢٤
وما من أهل بيت يرتبطون كلياً إلا نقص .. ٤١٠٢	وما من أهل بيت يرتبطون كلياً إلا نقص .. ٤١٠٢
ومن ليس ثوباً فقال: الحمد لله الذي كساني هذا .. ٤٣٤٣	ومن ليس ثوباً فقال: الحمد لله الذي كساني هذا .. ٤٣٤٣
﴿ونادوا يا مالك ليقتض علينا ربك﴾ .. ١٤٠٨	﴿ونادوا يا مالك ليقتض علينا ربك﴾ .. ١٤٠٨
ونعم الراكب هو .. ٦١٧٢	ونعم الراكب هو .. ٦١٧٢
وهل هو إلا بضعة منه .. ٣٢٠	وهل هو إلا بضعة منه .. ٣٢٠
الولاء لمن أعتق .. ١٨٢٥	الولاء لمن أعتق .. ١٨٢٥
ولا يقتل حين يقتل وهو مؤمن .. ٥٤	ولا يقتل حين يقتل وهو مؤمن .. ٥٤
﴿ولمن خاف مقام ربه جتان﴾: قلت: وإن .. ٢٣٧٦	﴿ولمن خاف مقام ربه جتان﴾: قلت: وإن .. ٢٣٧٦
ويحك ارجع فاستغفر الله وتب إليه .. ٣٥٦٢	ويحك ارجع فاستغفر الله وتب إليه .. ٣٥٦٢
ويحك أما علمت ما أصاب .. ٣٧٢، ٣٧١	ويحك أما علمت ما أصاب .. ٣٧٢، ٣٧١
ويحك! وما يدريك لو أن الله ابتلاه .. ١٥٧٨	ويحك! وما يدريك لو أن الله ابتلاه .. ١٥٧٨
ويلك فمن يعدل إذا لم أعدل .. ٥٨٩٤	ويلك فمن يعدل إذا لم أعدل .. ٥٨٩٤
ويلك قطعت عنق أخيك .. ٤٨٢٨	ويلك قطعت عنق أخيك .. ٤٨٢٨
ويلكم قد قيد .. ٢٥٥٤	ويلكم قد قيد .. ٢٥٥٤
ويلك! وما أعددت لها؟ .. ٥٠٠٩	ويلك! وما أعددت لها؟ .. ٥٠٠٩
ويل للأعقاب من النار .. ٣٩٨	ويل للأعقاب من النار .. ٣٩٨
ويل للأمرء، ويل للرفاء .. ٣٦٩٨	ويل للأمرء، ويل للرفاء .. ٣٦٩٨
ويل للعرب من شر .. ٥٤٠٤	ويل للعرب من شر .. ٥٤٠٤
ويل لمن يحدث فيكذب .. ٤٨٣٥	ويل لمن يحدث فيكذب .. ٤٨٣٥

## حرف الباء

يا أبا المنذر! أتدري أي آية من كتاب الله تعالى .. ٢١٢٢	يا أبا المنذر! أتدري أي آية من كتاب الله تعالى .. ٢١٢٢
يا أبا بكر لعلك أغضبته .. ٦٢١٤	يا أبا بكر لعلك أغضبته .. ٦٢١٤
يا أبا بكر! ما ظنك باثنين .. ٥٨٦٨	يا أبا بكر! ما ظنك باثنين .. ٥٨٦٨
يا أبا بكر! مررت بك .. ١٢٠٤	يا أبا بكر! مررت بك .. ١٢٠٤
يا أباذر! أتاني ملكان وأنا بيطحاء مكة .. ٥٧٧٤	يا أباذر! أتاني ملكان وأنا بيطحاء مكة .. ٥٧٧٤
يا أباذر! إذا صمت من الشهر ثلاثة أيام .. ٢٠٥٧	يا أباذر! إذا صمت من الشهر ثلاثة أيام .. ٢٠٥٧
يا أباذر! ألا أدلك على خصلتين هما أخف على الظهر .. ٤٨٦٧	يا أباذر! ألا أدلك على خصلتين هما أخف على الظهر .. ٤٨٦٧
يا أباذر! إنك ضعيف وإنها أمانة .. ٣٦٨٢	يا أباذر! إنك ضعيف وإنها أمانة .. ٣٦٨٢
يا أباذر، إنني أراك ضعيفاً .. ٣٦٨٢	يا أباذر، إنني أراك ضعيفاً .. ٣٦٨٢
يا أباذر! أي عرى الإيمان أوثق؟ .. ٥٠١٤	يا أباذر! أي عرى الإيمان أوثق؟ .. ٥٠١٤
يا أباذر! كيف أنت إذا أصاب الناس موت .. ٣٦٠٩	يا أباذر! كيف أنت إذا أصاب الناس موت .. ٣٦٠٩

یا ابا ذر! لا عقل کالتدبیر ..... ۵۰۶۵  
 یا ابا شعیب! إلى رجلًا تبعنا ..... ۳۲۱۹  
 یا ابا عمیر! ما فعل النخیر؟ ..... ۴۸۸۴  
 یا ابا فلان! أما صمت من سرر شعبان ..... ۲۰۳۸  
 یا ابا موسی! لقد أعطیت ..... ۶۲۰۳  
 یا ابا هريرة جف القلم ..... ۸۸  
 یا ابا هريرة، ما فعل أسیرك البارحة؟ ..... ۲۱۲۳  
 یا ابن آدم! إن تبدل الفضل خیر لك ..... ۱۸۶۳  
 یا ابن الخطاب! اذهب فناد في الناس ..... ۴۰۳۴  
 یا ابنة أبي أمية، سألت عن الركعتين ..... ۱۰۴۳  
 یا ابن عوف! إنها رحمة ..... ۱۷۲۲  
 یا ابي! أرسل لي: أن أقرأ القرآن على حرف ..... ۲۲۱۳  
 یا أرض! ربي وربك الله ..... ۲۴۳۹  
 یا أسماء! إن المرأة إذا بلغت المحيض ..... ۴۳۷۲  
 یا أفلح تَرَبَّ وجهك ..... ۱۰۰۲  
 یا أم حارثة! إنها جنان في الجنة ..... ۳۸۰۹  
 یا أم سلمة! هل عندكم شيء أطعمه؟ ..... ۱۸۸۰  
 یا أم سليم! ما هذا؟ (قالت: عرقك...) ..... ۵۷۸۸  
 یا أم فلان! انظري أي السكك ..... ۵۸۱۰  
 یا أنس! اجعل بصرك ..... ۹۹۶  
 یا أنس! إن الناس يمضرون أمصاراً ..... ۵۴۳۳  
 یا أنس! كتاب الله القصاص ..... ۳۴۶۰  
 یا أنیس! ذهبت حيث أمرتك؟ ..... ۵۸۰۲  
 یا أهل البلد! صلوا أربعاً، فإنا سفر ..... ۱۳۴۲  
 یا أهل الخندق: إن جابراً صنع سوراً ..... ۵۸۷۷  
 یا أهل القرآن! لا تتوسدوا القرآن، واتلوه ..... ۲۲۱۰  
 یا أيها الناس! ابكوا فإن لم تستطيعوا ..... ۵۶۸۵  
 یا أيها الناس: اذكروا الله، اذكروا الله ..... ۵۳۵۱  
 یا أيها الناس! اربعوا على أنفسكم ..... ۲۳۰۳  
 یا أيها الناس! أفشوا السلام، وأطعموا ..... ۱۹۰۷  
 یا أيها الناس! إن الدنيا عرض حاضِر ..... ۵۲۱۷  
 یا أيها الناس! إن الله قبض أرواحنا ..... ۶۸۷  
 یا أيها الناس! إن الله كتب عليكم الحج ..... ۲۵۲۰  
 یا أيها الناس! إن على كل أهل بيت ..... ۱۴۷۸  
 یا أيها الناس! إنه ليس لي من هذا شيء ..... ۴۰۲۵  
 یا أيها الناس! إني تركت فيكم ..... ۶۱۵۲  
 یا أيها الناس! توبوا إلى الله ..... ۲۳۲۵  
 یا أيها الناس! عليكم بالسكينة ..... ۲۶۰۵  
 یا أيها الناس! قد أظلمكم شهر عظيم ..... ۱۹۶۵  
 یا أيها الناس! قد فرض عليكم الحج ..... ۲۵۰۵  
 یا أيها الناس! لا تمنوا لقاء العدو ..... ۳۹۳۰  
 یا أيها الناس! من عمل منكم لنا عمل ..... ۳۷۵۲  
 یا بلال! حدثني بأرجى عمل عملته في .....  
 الإسلام ..... ۱۳۲۲  
 یا بلال قم فناد بالصلاة ..... ۶۴۹  
 یا بني! إذا دخلت على أهلك فسلم ..... ۴۶۵۲  
 یا بني! إن الناس ..... ۵۲۲۰  
 یا بني، إن قدرت أن تصبح ..... ۱۷۵  
 یا بني إياك والألتفات في ..... ۹۹۷  
 یا بني سلمة دياركم تكتب ..... ۷۰۰  
 یا بني عبد مناف ..... ۵۳۷۲  
 یا بني عبد مناف لا تمنعوا أحداً ..... ۱۰۴۵  
 یا بني فهر! ..... ۵۳۷۲  
 یا بني فهر! یا بني عدي لبطن قریش ..... ۵۸۴۶  
 یا بني كعب بن لؤي! ..... ۵۳۷۳  
 یا بني الدجال وهو محرم عليه أن ..... ۵۴۷۹  
 يأتي الشيطان أحدكم فيقول ..... ۶۵  
 يأتي المسيح من قبل المشرق ..... ۵۴۸۰  
 يأتي على الناس زمان الصابر فيهم ..... ۵۳۶۷  
 يأتي على الناس زمان فيغزو فثام ..... ۶۰۰۹  
 يأتي على الناس زمان لا يبالي المرء ..... ۲۷۶۱  
 يأتي على الناس زمان يكون حديثهم ..... ۷۴۳  
 يأتيه ملكان فيجلسانه ..... ۱۳۱  
 یا ثوبان! اذهب بهذا إلى فلان ..... ۴۴۷۱

یا ابا ذر! لا عقل کالتدبیر ..... ۵۰۶۵  
 یا ابا شعیب! إلى رجلًا تبعنا ..... ۳۲۱۹  
 یا ابا عمیر! ما فعل النخیر؟ ..... ۴۸۸۴  
 یا ابا فلان! أما صمت من سرر شعبان ..... ۲۰۳۸  
 یا ابا موسی! لقد أعطیت ..... ۶۲۰۳  
 یا ابا هريرة جف القلم ..... ۸۸  
 یا ابا هريرة، ما فعل أسیرك البارحة؟ ..... ۲۱۲۳  
 یا ابن آدم! إن تبدل الفضل خیر لك ..... ۱۸۶۳  
 یا ابن الخطاب! اذهب فناد في الناس ..... ۴۰۳۴  
 یا ابنة أبي أمية، سألت عن الركعتين ..... ۱۰۴۳  
 یا ابن عوف! إنها رحمة ..... ۱۷۲۲  
 یا ابي! أرسل لي: أن أقرأ القرآن على حرف ..... ۲۲۱۳  
 یا أرض! ربي وربك الله ..... ۲۴۳۹  
 یا أسماء! إن المرأة إذا بلغت المحيض ..... ۴۳۷۲  
 یا أفلح تَرَبَّ وجهك ..... ۱۰۰۲  
 یا أم حارثة! إنها جنان في الجنة ..... ۳۸۰۹  
 یا أم سلمة! هل عندكم شيء أطعمه؟ ..... ۱۸۸۰  
 یا أم سليم! ما هذا؟ (قالت: عرقك...) ..... ۵۷۸۸  
 یا أم فلان! انظري أي السكك ..... ۵۸۱۰  
 یا أنس! اجعل بصرك ..... ۹۹۶  
 یا أنس! إن الناس يمضرون أمصاراً ..... ۵۴۳۳  
 یا أنس! كتاب الله القصاص ..... ۳۴۶۰  
 یا أنیس! ذهبت حيث أمرتك؟ ..... ۵۸۰۲  
 یا أهل البلد! صلوا أربعاً، فإنا سفر ..... ۱۳۴۲  
 یا أهل الخندق: إن جابراً صنع سوراً ..... ۵۸۷۷  
 یا أهل القرآن! لا تتوسدوا القرآن، واتلوه ..... ۲۲۱۰  
 یا أيها الناس! ابكوا فإن لم تستطيعوا ..... ۵۶۸۵  
 یا أيها الناس: اذكروا الله، اذكروا الله ..... ۵۳۵۱  
 یا أيها الناس! اربعوا على أنفسكم ..... ۲۳۰۳  
 یا أيها الناس! أفشوا السلام، وأطعموا ..... ۱۹۰۷  
 یا أيها الناس! إن الدنيا عرض حاضِر ..... ۵۲۱۷  
 یا أيها الناس! إن الله قبض أرواحنا ..... ۶۸۷

- ۲۰۵۴ ..... يا عبد الله! ألم أخبر أنك تصوم النهار  
 ۳۸۴۷ ..... يا عبد الله بن عمرو! إن قاتلت صابراً محتسباً  
 ۱۲۳۴ ..... يا عبد الله! لا تكن مثل فلان  
 ۶۰۷۷ ..... يا عثمان! إنه لبلل الله يغمصك  
 ۵۸۵۷ ..... يا عددي! هل رأيت الحيرة  
 ۸۴۸ ..... يا عقبه ألا أعلمك  
 ۲۱۶۲ ..... يا عقبه تعوذ بهما، فإتعوذ متعوذ بمثلها  
 ..... يا عكراش! كل من موضع واحد، فإنه طعام  
 ۴۲۳۳ ..... واحد  
 ..... يا علي، إني أحب لك  
 ۹۰۳ ..... يا علي! ثلاث لا تزخرها  
 ۶۰۵ ..... يا علي! لا تبرز فخذك  
 ۳۱۱۳ ..... يا علي! لا تتبع النظرة النظرة  
 ۳۱۱۰ ..... يا علي! لا يحل لأحد يجنب  
 ۶۰۹۸ ..... يا علي! ما فعل غلامك؟  
 ۳۳۶۲ ..... يا علي من هذا فأصب  
 ۴۲۱۶ ..... يا عمر لا تبيل قائماً  
 ۳۶۳ ..... يا عمرو! إني أرسلت إليك لأبعثك في وجه  
 ۳۷۵۶ ..... يا غلام! أأذن أن أعطيه الأشياخ؟  
 ۴۲۷۴ ..... يا غلام! احفظ الله  
 ۵۳۰۲ ..... يا غلام! ألم ترمي النخل؟  
 ۲۹۵۷ ..... يا فاطمة! احلقي رأسه، وتصدقي بزنة شعره  
 ۴۱۵۴ ..... فضة  
 ..... يا فلان، ألا تنقي الله  
 ۸۱۱ ..... يا فلان بن فلان! ويا فلان بن فلان! أيسركم  
 ۳۹۶۷ ..... أنكم  
 ۲۹۰۸ ..... يا كعب (فاشاري به أن ضح الشطرنج)  
 ۵۰۹۵ ..... يا معاذ! أحسن خلقك للناس  
 ..... يا معاذ، أفتان أنت  
 ۸۳۳ ..... يا معاذ! إنك عسى أن لا تلقاني  
 ۵۲۲۷ ..... يا معاذ! ما خلق الله شيئاً على  
 ۳۲۹۴ ..... يا معاذ هل تلري ما حق الله  
 ۲۴ .....
- ۶۲۴۶ ..... يا جابر! مالي أراك  
 ..... يا جبرئيل! إني بعثت إلى أمة أميين، منهم  
 ۲۲۱۵ ..... العجوز  
 ..... يا جندب! إنما هي ضجعة أهل النار  
 ۴۷۳۱ ..... يا حصين! كم تعبد اليوم إلهاً؟  
 ۲۴۷۶ ..... يا حكيم! إن هذا المال خضر حلو، فمن  
 ۱۸۴۲ ..... يا حي يا قيوم! برحمتك أستغيث  
 ۲۴۵۴ ..... يا ذا الأذنين!  
 ۴۸۸۷ ..... يا رسول الله هذه خديجة قد أتت  
 ۶۱۸۵ ..... يا رويغ لعل الحياة ستطول بك  
 ۳۵۱ ..... يا سعد! ارم فداك أبي وأمي  
 ۶۱۱۲ ..... يا سعد! أعندي تمنى الموت؟!  
 ۱۶۱۴ ..... يا عائشة! أحبيه فإني أحبه  
 ۶۱۷۶ ..... يا عائشة! إذا أردت اللحوق بي فليكنك  
 ۴۳۴۴ ..... يا عائشة! استعيني بالله من شر هذا  
 ۲۴۷۵ ..... يا عائشة! ألا تتنين؟  
 ۳۱۵۴ ..... يا عائشة! إن الله رفيق يحب الرفق  
 ۴۶۳۸ ..... يا عائشة! إياك  
 ۵۳۵۶ ..... يا عائشة! بيت لا تحرفيه، جياع أهله  
 ۴۱۸۹ ..... يا عائشة! تعالي فانظري  
 ۶۰۴۹ ..... يا عائشة! حوليه  
 ۵۲۲۵ ..... يا عائشة! لو شئت لسارت معي جبال  
 ۵۸۳۵ ..... يا عائشة! ما أرى أسماء  
 ۶۲۴۳ ..... يا عائشة! ما أزال أجد ألم الطعام  
 ۵۹۶۵ ..... يا عائشة! هل لي المدينة  
 ۱۴۵۴ ..... يا عائش! هذا جبرئيل يقرئك السلام  
 ۶۱۸۷ ..... يا عباس! ألا تعجب من حب مغيث  
 ۳۱۹۹ ..... يا عباس يا عمه! ألا أعطيك؟  
 ۱۳۲۹، ۱۳۲۸ ..... ﴿يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم لا  
 ..... تقنطوا﴾  
 ۲۳۴۸ ..... يا عبد الرحمن بن سمرة! لا تسأل الإمارة  
 ۳۴۱۲ ..... يا عبد الله! أرفع إزارك  
 ۴۳۶۸ .....

٥١١٢ ..... يحشر المتكبرون أمثال الذر  
 ٥٥٣٤ ..... يحشر الناس على ثلاث طرائق  
 ٥٥٦٥ ..... يحشر الناس في صعيد واحد  
 ٥٥٤٦ ..... يحشر الناس يوم القيامة ثلاث  
 ٥٥٣٦ ..... يحشر الناس يوم القيامة حفاة  
 ٥٥٣٢ ..... يحشر الناس يوم القيامة على أرض  
 ١٣٩٦ ..... يحضر الجمعة ثلاثة نفر: فرجل حضرها  
 ٢٤٨ ..... يحلم هذا العلم من كل خلف  
 ١٥٩٦ ..... يختصم الشهداء والمتوفون على فرشهم  
 ٢٧٢١ ..... يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحشة  
 ٥٥٨٥ ..... يخرج أقوام من النار بشفاعه محمد ﷺ  
 ٥٤٩٣ ..... يخرج الدجال على حمار أقرم  
 ٥٤٧٦ ..... يخرج الدجال فتوجه قبله رجل  
 ٥٥٢٠ ..... يخرج الدجال فيمكث أربعين  
 ٥٤٥٨ ..... يخرج رجل من وراء النهر  
 ٤٥٠٢ ..... يخرج عتق من النار يوم القيامة لها عينان  
 ٥٣٢٣ ..... يخرج في آخر الزمان رجال يخلون  
 ٥٥٨٨ ..... يخرج من النار أربعة  
 ٥٦١٠ ..... يخرج من النار قوم بالشفاعة  
 ٥٥٦٣ ..... يخفف على المؤمن حتى يكون عليه  
 ٥٥٨٩ ..... يخلص المؤمنون من النار فيحبسون  
 ١٨٤٣ ..... اليد العليا خير من اليد السفلى، واليد  
 ٩٢ ..... يد الله ملأى  
 ٥٦٢٥ ..... يدخل الجنة أقوام أفندتهم مثل  
 ٥٦٠١ ..... يدخل الجنة بشفاعه رجل من أمي  
 ٥٢٩٥ ..... يدخل الجنة من أمي سبعون ألفاً بغير  
 ٥٢٤٣ ..... يدخل الفقراء الجنة قبل الأغنياء  
 ٥٦٣٩ ..... يدخل أهل الجنة الجنة جرداً  
 ٥٣٦٢ ..... يذهب الصالحون الأول فالأول وتبقى  
 ٤٦٠٧ ..... يراها الرجل المسلم أو ترى له  
 ٤٧٣٦ ..... يرحمك الله  
 ٣٠٦٦ ..... يرث الولاء من يرث المال

٣٧١٥ ..... يامعاوية! إن وليت أمراً فاتق الله واعدل  
 ٣٦٩ ..... يامعشر الأنصار إن الله  
 ٢٧٩٨ ..... يامعشر التجار! إن البيع يحضره اللغو  
 ٣٠٨٠ ..... يامعشر الشباب من استطاع منكم الباءة  
 ٢٧٤ ..... يامعشر القراء استقيموا  
 ١٣٩٩، ١٣٩٨ ..... يامعشر المسلمين! إن هذا يوم جعله  
 ٤٤٠٣ ..... يامعشر النساء! أما لكن في الفضة ما تحلين به؟  
 ١٩ ..... يامعشر النساء تصدقن فإني أريكن  
 ١٨٠٨ ..... يامعشر النساء! تصدقن ولو من حليكن  
 ٥٠٤٣ ..... يامعشر من أسلم بلسانه  
 ١٠٢ ..... يامقلب القلوب  
 ٣١١٤ ..... يامعمر! غط فخذك، فإن الفخذين عورة  
 ١٨٩٢ ..... يانساء المسلمين! لا تحقرن جارة لجارتها  
 ٢٧٧٤ ..... يا وابصة! جئت تسأل عن البر والإثم؟  
 ٥٧٩٩ ..... يا يهودي! أنشدك بالله الذي  
 ٥٨٣٢ ..... يا يهودي ما عندي ما أعطيك  
 ٥٣٤٥ ..... يبعث كل عبد على ما مات عليه  
 ٥٤٩٠ ..... يتبع الدجال من أمي سبعون  
 ٥٤٧٨ ..... يتبع الدجال من يهود أصفهان  
 ٥٦٦٧ ..... يتبع الميت ثلاثة:  
 ٦٢٦ ..... يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل  
 ٥٣٨٩ ..... يتقارب الزمان  
 ٣١٣٤، ٣١٣٣ ..... اليتيمة تستأمر في نفسها  
 ٥١٩٥ ..... يجاء بابن آدم يوم القيامة كأنه  
 ٥١٣٩ ..... يجاء بالرجل يوم القيامة فيلقى  
 ٥٥٥٣ ..... يجاء بنوح يوم القيامة فيقال  
 ٣٤٣٩ ..... يجزىء عنك الثلث  
 ٥٦٠٩، ٥٦٠٨ ..... يجمع الله تبارك وتعالى الناس فيقوم  
 ٣٤٦٥ ..... يجيء المقتول بالقاتل يوم القيامة  
 ٣٤٨٣ ..... يجيء المقتول بقاتله يوم القيامة  
 ٥٥٧٢ ..... يجس المؤمنون يوم القيامة  
 ٣١٦١ ..... يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة



يفتح اليمن فيأتي قوم ييسون فيتحملون  
 ٢٧٣٦ ..... بأهلهم  
 ٥٤٣١ ..... يقتلكم قوم صغار الأعين  
 يقال لصاحب القرآن: اقرأ وارفق، ورتل كما  
 ٢١٣٤ ..... كنت  
 ٥٥٢٢ ..... يقبض الله الأرض يوم القيامة  
 ٢٧٠٢ ..... يقتل المحرم السبع العادي  
 ٦٠٧٨ ..... يقتل هذا فيها مظلوماً  
 ٥٦٨٠ ..... يقرب إلى فيه فكرهه  
 ٣٠٥٨ ..... يقضي الله في ذلك ..... اعط لايتي سعد  
 ٥١٦٩ ..... يقول ابن آدم: مالي مالي  
 ٢١٣٦ ..... يقول الرب تبارك وتعالى: من شغله القرآن  
 ٥١٦٦ ..... يقول العبد: مالي مالي  
 ٥٥٤١ ..... يقول الله تعالى: يا آدم! فيقول: لييك  
 ٤٢٢٥ ..... يكسر حر هذا ببرد هذا، ويرد هذا بحر هذا  
 ٥٥٤٢ ..... يكشف ربنا عن ساقه  
 ٥٤٥٦ ..... يكون اختلاف عند موت خليفة  
 ٣٥٣٦ ..... يكون أمي فرقتين، فيخرج من بينها مارقة  
 ٣٦٧١ ..... يكون عليكم أمراء، تعرفون وتكفرون  
 ٦٢٢ ..... يكون عليكم أمراء من بعلي  
 ٥٣٣٠ ..... يكون في آخر الزمان أقوام، إخوان العلانية  
 ٥٤٤١ ..... يكون في آخر الزمان خليفة يقسم  
 ١٥٤ ..... يكون في آخر الزمان دجالون  
 ١١٦ ..... يكون في أمي أوفي هذه الأمة  
 ١٠٦ ..... يكون في أمي خسف ومسح  
 ٤٤٥٢ ..... يكون قوم في آخر الزمان يخضبون  
 ١٧٩١ ..... يكون كثر أحدكم يوم القيامة شجاعاً  
 ٥٥٣٨ ..... يلقي إبراهيم أباه أزر يوم القيامة  
 ٥٦٨٦ ..... يلقي على أهل النار الجوع  
 ٥٥٠٣ ..... يمكث أبوا الدجال ثلاثين عاماً  
 ٥٤٨٩ ..... يمكث الدجال في الأرض أربعين  
 ٣٨٧٩ ..... يمن الخيل في الشقر

يرد الناس النار لم يصدرون منها بأعياهم ..... ٥٦٠٦  
 يرييني ما أراها ويؤذيني ما آذاها ..... ٦١٣٩  
 يستجاب للعبد ما لم يدع بائس أو قطيعة ..... ٢٢٢٧  
 يسرا ولا تعسرا، ويسرا ولا تنفرا ..... ٣٧٢٤  
 يسرا ولا تعسروا ..... ٣٧٢٣  
 يسلم الراكب على الماشي ..... ٤٦٣٢  
 يسلم الصغير على الكبير، والمار على القاعد ..... ٤٦٣٣  
 يسير الراكب في ظل الفن منها ..... ٥٦٤٠  
 يشفع يوم القيامة ثلاثة: ..... ٥٦١١  
 يصبح على كل سلامي من أحدكم صدقة ..... ١٣١١  
 يصف أهل النار فيمر بهم الرجل ..... ٥٦٠٤  
 يصلون لكم فإن أصابوا فلكم ..... ١١٣٣  
 يضحك الله تعالى إلى رجلين ..... ٣٨٠٧  
 يضرب الصراط بين ظهري جهنم ..... ٥٥٨١  
 يطبع المؤمن على الخلال كلها إلا ..... ٤٨٦١، ٤٨٦٠  
 يطلع عليكم رجل من أهل الجنة ..... ٦٠٦٧  
 يطهره ما بعده ..... ٥٠٤  
 يطوي الله السماوات يوم القيامة ..... ٥٥٢٣  
 يعجب ربك من راعي ..... ٦٦٥  
 يعرض الناس يوم القيامة ثلاث ..... ٥٥٥٨، ٥٥٥٧  
 يعرف الناس يوم القيامة حتى ..... ٥٥٣٩  
 يعطى المؤمن في الجنة قوة كذا ..... ٥٦٣٦  
 يعظم أهل النار في النار حتى ..... ٥٦٩٠  
 يعقد الشيطان على قافية رأس أحدكم ..... ١٢١٩  
 يعمد أحدكم إلى حمرة من نار فيجعلها في يده ..... ٤٣٨٥  
 يعمد أحدكم فيجلد امرأته جلد العبد ..... ٣٢٤٢  
 يغزو جيش الكعبة، فإذا كانا ببيداء ..... ٢٧٢٠  
 يغسل ذكره ويتوضأ ..... ٣٠٢  
 يغسل من بول الجارية ..... ٥٠٢  
 يغفر لأمته في آخر ليلة في رمضان ..... ١٩٦٨  
 يغفر للشهيد كل ذنب إلا الدين ..... ٢٩١٢

یؤق بأنعم أهل الدنيا من أهل النار ..... ۵۶۶۹  
 یؤق بجهنم يومئذ لها سبعون ألف ..... ۵۶۶۶  
 یودی المکاتب بحصة ما أدى ..... ۳۴۰۲  
 یود أهل العافية يوم القيامة، حين يعطى ... ۱۵۷۰  
 یوشک الأمم أن تداعى عليكم ..... ۵۳۶۹  
 یوشک الفرات أن یحسر عن کنز ..... ۵۴۴۲  
 یوشک إن طالت بك مدة أن ترى قوماً ..... ۳۵۲۳  
 یوشک أن یأتی علی الناس زمان ..... ۲۷۶  
 یوشک أن یضرب الناس أكباد ..... ۲۴۶  
 یوشک أن یكون خیر مال المسلم ..... ۵۳۸۶  
 یوم القوم أقرؤهم لكتاب الله ..... ۱۱۱۷  
 الیوم الموعود یوم القيامة ..... ۱۳۶۲

یمین الله ملأى ..... ۹۲  
 الیمین علی نية المستحلف ..... ۳۴۱۶  
 یمینک علی ما یصدقک علیه صاحبک ..... ۳۴۱۵  
 ینادی مناد: إن لکم أن تصحوا .. ۵۶۲۳، ۵۶۲۲  
 ینادی مناد یوم القيامة: أین أبناء ..... ۵۲۹۲  
 یتزل أناس من أمتی یغائط ..... ۵۴۳۲  
 یتزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ ..... ۱۲۲۳  
 یتزل عیسی ابن مریم إلی الأرض ..... ۵۵۰۸  
 یمدیکم الله ویصلح بالکم ..... ۴۷۴۰  
 یمرم ابن آدم ویشب منه اثنان ..... ۵۲۷۰  
 یموت تعذب فی قبورها ..... ۵۸۹۹  
 یؤق بالقرآن یوم القيامة وأهلہ الذین کانوا  
 یعملون ..... ۲۱۲۱

**www.KitaboSunnat.com**

**www.KitaboSunnat.com**

**www.KitaboSunnat.com**

**www.KitaboSunnat.com**

**www.KitaboSunnat.com**

**www.KitaboSunnat.com**

## فهرس الأحاديث الفعلية

أخبرني رسول الله ﷺ أنه يموت ..... ٦١٩٣	أبصر النبي ﷺ حين قام ..... ٨٠٢
أخرجت من شعر رسول الله ﷺ ..... ٤٥٦٨	أبطل النبي ﷺ دم اليهودية ..... ٣٥٥٠
إذا فرقت لرسول الله ﷺ رأسه ..... ٤٤٤٧	أبو بكر... وأحبنا إلى رسول الله ﷺ ..... ٦٠٢٧
إذا وهبت الوليدة التي توطأ ..... ٣٣٤١	أتى النبي ﷺ سباطة قوم ..... ٣٦٤
أردف النبي ﷺ صفيه على راحته ..... ٣٩٠١	أتى رسول الله ﷺ عبد الله بن أبي ..... ١٦٤٥
أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ..... ٢٦١٤	أتانا رسول الله ﷺ ونحن في بادية ..... ٧٨٤
استأذن العباس بن عبد المطلب	أتى رسول الله ﷺ فرد نكاحه ..... ٣١٢٨
رسول الله ﷺ ..... ٢٦٦٢	أتى النبي ﷺ بإناء وهو بالزوراء ..... ٥٩٠٩
استأذنت رسول الله ﷺ في الحجامة ..... ٣١٠٣	أتى النبي ﷺ بتمر عتيق، فجعل يفتشه ..... ٤٢٢٦
استخلف رسول الله ﷺ ..... ١١٢١	أتى النبي ﷺ بجينة في تبوك، فدعا بالسكين ..... ٤٢٢٧
استسقى رسول الله ﷺ وحول رداءه ..... ١٥٠٣	أتى النبي ﷺ بفرس معرور ..... ١٦٦٦
استغفر لي رسول الله ﷺ ..... ٦٢٤٧	أتيت النبي ﷺ في رهط ..... ٤٣٣٦
اشترى رسول الله ﷺ طعاماً ..... ٢٨٨٤	أتيت النبي ﷺ وعليه ثوبان أخضران ..... ٤٣٥٩
اضطجع هوياً من الليل ثم ..... ١٢٠٩	أتيت النبي ﷺ وهو محبب بشملة ..... ٤٣٦٥
اعتمر رسول الله ﷺ أربع عمر ..... ٢٥١٨	أتيت النبي ﷺ وهو يصلي ..... ١٠٠٠
اعتمر رسول الله ﷺ في ذي القعدة ..... ٢٥١٩	أتى رسول الله ﷺ بسارق، فقطعت يده ..... ٣٦٠٥
أعطاهم رسول الله ﷺ ثمرة تمر ..... ٥٢٥٥	أتى رسول الله ﷺ بخبز ولحم ..... ٤٢١٣
أعفى رسول الله ﷺ عن قوم ..... ٣٥٠٥	أتى رسول الله ﷺ بلحم ..... ٤٢١٤
اغتسل رسول الله ﷺ هو وميمونة ..... ٤٨٥	أجلسه رسول الله ﷺ في حجره ..... ٤٩٧
اغسلوا النبي ﷺ وعليه ثيابه ..... ٥٩٤٨	أحببت أن أرى كيف كان ظهور رسول الله
أكلت مع رسول الله ﷺ لحم حبارى ..... ٤١٢٥	ﷺ ..... ٤١٠
أكل رسول الله ﷺ السوق ..... ٣٠٩	احتجم النبي ﷺ وهو محرم ..... ٢٦٨٥
أكل رسول الله ﷺ كفاً ثم مسح ..... ٣٢٤	احتجم رسول الله ﷺ وهو محرم بلحي جمل ..... ٢٦٩٣
أكلناه مع رسول الله ﷺ (لحم الطير) ..... ٢٧٠٦	احتجم رسول الله ﷺ وهو محرم على ظهر
أليس قد قام رسول الله ﷺ لجنازة ..... ١٦٨٣	القدم ..... ٢٦٩٤
إن آخر طعام أكله رسول الله ﷺ ..... ٤٢٣١	أحضر رسول الله ﷺ فحلق رأسه ..... ٢٧٠٧

- ۱۱۱۹ ..... إن النبي ﷺ صلى بهم فسها
- ۱۱۰۹ ..... إن النبي ﷺ صلى ... فأقامني عن يمينه
- ۱۴۳۰ ..... أن النبي ﷺ صلى يوم الفطر
- ۴۲۶۹ ..... إن النبي ﷺ صنع
- ۳۶۱۴ ..... أن النبي ﷺ ضرب في الخمر بالجريد والنعال
- ۶۴۴ ..... إن النبي ﷺ علمه الأذان
- ۲۹۳۰ ..... إن النبي ﷺ قد دعا لك بالبركة
- ۱۶۷۳ ..... أن النبي ﷺ قرأ على الجنازة بقائعة الكتاب
- ۱۰۳۷ ..... إن النبي ﷺ قرأ (والنجم)
- ۳۳۱۸ ..... إن النبي ﷺ قضى أن كل مستلحق
- ۱۲۹۱ ..... أن النبي ﷺ قنت شهر أثم تركه
- ۱۴۴۵ ..... أن النبي ﷺ كان إذا خطب يعتمد
- ۲۲۵۵ ..... أن النبي ﷺ كان إذا دعا
- ۴۷۳۸ ..... أن النبي ﷺ كان إذا عطس غطى وجهه بيده
- ۲۷۴۴ ..... إن النبي ﷺ كان إذا قدم
- ۴۳۸۷ ..... أن نبي الله ﷺ كان خاتمه من فضة
- ۴۳۶۰ ..... إن النبي ﷺ كان شاكياً فخرج
- ..... أن النبي ﷺ كان عليه يوم أحد درعان قد ظاهر بينهما
- ۳۸۸۶ ..... إن النبي ﷺ كان لا يتطير من شيء
- ۴۵۸۸ ..... أن النبي ﷺ كان لا يرد الطيب
- ۳۰۱۷ ..... أن النبي ﷺ كان لا ينام حتى يقرأ: ﴿الم تنزيل﴾
- ۲۱۵۵ ..... إن النبي ﷺ كان يأخذ من لحية
- ۴۴۳۹ ..... إن النبي ﷺ كان يخلل لحية
- ۴۰۹ ..... أن النبي ﷺ كان يدهن بالزيت وهو محرم
- ۲۶۹۱ ..... أن النبي ﷺ كان يستحب الحجامة لسبع عشرة، وتسع عشرة، وإحدى وعشرين
- ۴۵۴۷ ..... أن النبي ﷺ كان يصلي الجمعة
- ۱۴۰۱ ..... أن النبي ﷺ كان يصلي بالناس صلاة
- ۱۴۲۴ ..... أن النبي ﷺ كان يصليهما بعد الوتر
- ۱۲۸۷ ..... أن النبي ﷺ كان يضرب في الخمر بالنعال والجريد أربعين
- ۳۶۱۵ ..... إنا كنا نفعله على عهد رسول الله ﷺ
- ۱۱۸۱ ..... إن الشمس خسفت على عهد رسول الله ﷺ
- ۱۴۸۰ ..... إن العباس سأل رسول الله ﷺ في تعجيل
- ۱۷۸۸ ..... إن الله قد خص رسوله ﷺ
- ۴۰۵۵ ..... إن النبي ﷺ أتى بطيبة فيها خورز
- ۴۰۵۹ ..... أن النبي ﷺ احتجم، فأعطى الحجام
- ۲۹۸۲ ..... أن النبي ﷺ احتجم على وركه من وء كان به
- ۴۵۴۳ ..... إن النبي ﷺ احتجم وهو محرم، واحتجم
- ۲۰۰۲ ..... إن النبي ﷺ إذا كان في وتر
- ۷۹۶ ..... أن النبي ﷺ استسقى فأشار
- ۱۴۹۹ ..... إن النبي ﷺ أغار على بني المصطلق
- ۳۹۴۵ ..... إن النبي ﷺ أهدى عام الحديبية
- ۲۶۴۰ ..... أن النبي ﷺ أزم على صفة
- ۳۲۲۰ ..... أن النبي ﷺ تزوج ميمونة وهو محرم
- ۲۶۸۲ ..... أن النبي ﷺ تلقى جعفر بن أبي طالب
- ۴۶۸۶ ..... إن النبي ﷺ تغفل سيفه ذا الفقار يوم بدر
- ..... ۴۰۲۰، ۴۰۱۸
- ..... إن النبي ﷺ توضأ مرة
- ۴۲۲ ..... أن النبي ﷺ جعل للجددة السدس
- ۳۰۴۹ ..... إن النبي ﷺ حثا على الميت ثلاث
- ۱۷۰۸ ..... إن النبي ﷺ حضهم على الصلاة
- ۹۵۴ ..... أن النبي ﷺ حل جنازة سعد
- ۱۶۷۱ ..... أن النبي ﷺ خرج يوم الخميس في غزوة تبوك
- ۳۸۹۲ ..... إن النبي ﷺ خطب وعليه عمامة
- ۱۴۱۰ ..... إن النبي ﷺ دخل بيتها يوم الفتح
- ۱۳۰۹ ..... أن النبي ﷺ دخل مكة ولو أوه أبيض
- ۳۸۸۹ ..... إن النبي ﷺ رأى رجلاً منه النفاشين
- ۱۴۹۵ ..... إن النبي ﷺ سجد في صلاة الظهر
- ۱۰۳۱ ..... أن النبي ﷺ سئل عن الخمر يتخذ خلأ؟
- ..... فقال: لا
- ..... إن النبي ﷺ صلى الصلوات
- ۳۰۸ ..... أن النبي ﷺ صلى الظهر، والعصر، والمغرب
- ۲۶۶۴ ..... إن النبي ﷺ صلى بهم الظهر فقام
- ۱۰۱۸

- ۵۴۷ ..... أناوله النبي ﷺ فيضع فاه  
 ۳۱۷۹ ..... انتزعها رسول الله ﷺ من  
 ۳۱۳۶ ..... إن جارية بكراً أتت رسول الله ﷺ  
 ۱۴۲۵ ..... إن جبريل بن النبي ﷺ فأمره  
 ۳۱۸۰ ..... إن جماعة من النساء ردهن النبي ﷺ  
 ..... إن جيشاً غنموا في زمن رسول الله ﷺ طعاماً  
 ۴۰۲۱ ..... وعسلأ  
 ۱۴۸۲ ..... انخسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ  
 ۵۸۰۶ ..... أن رجلاً سأل النبي ﷺ غنماً  
 ۳۴۴۵ ..... إن رجلاً نذر أن ينحر نفسه  
 ۵۸۵۲ ..... أن رسول الله ﷺ أنه جبرئيل وهو  
 ۴۵۷۲ ..... أن رسول الله ﷺ احتجم على هامته  
 ۲۶۷۲ ..... أن رسول الله ﷺ أخر طواف  
 ۴۰۵۷ ..... أن رسول الله ﷺ إذا كان قد أنه الفاء  
 ۲۸۳۸ ..... أن رسول الله ﷺ أرخص في بيع العرايا  
 ۳۹۸۷ ..... أن رسول الله ﷺ أسهم للرجل  
 ۳۲۱۳ ..... أن رسول الله ﷺ أعتق صفية  
 ۲۶۵۲ ..... أن رسول الله ﷺ أفاض يوم النحر  
 ۱۸۱۲ ..... أن رسول الله ﷺ أقطع لبلال بن الحارث  
 ۲۹۹۷ ..... أن رسول الله ﷺ أقطع للزبير نخيلاً  
 ۳۰۴ ..... أن رسول الله ﷺ أكل كنف شاة  
 ۲۷۱۲ ..... أن رسول الله ﷺ أمر أصحابه أن يدلوا  
 ۲۶۸۳ ..... أن رسول الله ﷺ تزوجها وهو حلال  
 ۴۲۴ ..... أن رسول الله ﷺ توضع ثلاثاً  
 ۴۲۳ ..... أن رسول الله ﷺ توضع مرتين  
 ۲۶۴۶ ..... أن رسول الله ﷺ خلق رأسه  
 ۱۶۲۰ ..... أن رسول الله ﷺ حين توفي سجي برد خبرة  
 ۲۸۰۶ ..... أن رسول الله ﷺ خير أعرابياً بعد البيع  
 ۳۳۷۹ ..... أن رسول الله ﷺ خير غلاماً  
 ۲۷۱۹ ..... أن رسول الله ﷺ دخل يوم فتح مكة وعليه  
 ۶۱۹۳ ..... أن رسول الله ﷺ دعا فاطمة عام الفتح  
 ۲۹۳۷ ..... أن رسول الله ﷺ دعاه أن  
 ۲۹۷۲ ..... أن رسول الله ﷺ دفع إلى يهود
- ۲۰۹۷ ..... أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر  
 ۴۵۸۷ ..... أن النبي ﷺ كان يعجبه إذا خرج لحاجة  
 ۷۷۴ ..... أن النبي ﷺ كان يعرض راحلته  
 ۲۶۸۴ ..... أن النبي ﷺ كان يفضل رأسه وهو عزم  
 ۴۷۷۴ ..... أن النبي ﷺ كان يغير الاسم القبيح  
 ..... أن النبي ﷺ كان يقبلها وهو صائم، وعص  
 ..... لسانها  
 ۲۰۰۵ ..... أن النبي ﷺ كان يقول في ركوعه  
 ۸۷۲ ..... أن النبي ﷺ كبر في العيدين  
 ۱۴۴۱ ..... أن النبي ﷺ كوى أسعد بن زرارة من الشوكة  
 ۴۵۳۴ ..... أن النبي ﷺ لا عن بين رجل وأمراته  
 ۳۳۰۵ ..... أن النبي ﷺ ليد رأسه  
 ۲۵۴۸ ..... أن النبي ﷺ لبس حبة رومية ضيقة الكمين  
 ۴۳۰۵ ..... أن النبي ﷺ لبس خاتم فضة في يمينه  
 ۴۳۸۸ ..... أن النبي ﷺ لما جاء مكة  
 ۲۵۶۲ ..... أن النبي ﷺ لما قدم المدينة نحر جزوراً أوبقرة  
 ۳۹۰۵ ..... أن النبي ﷺ لم يرحل في السبع  
 ۲۶۷۳ ..... أن النبي ﷺ لم يسجد في شيء  
 ۱۰۳۴ ..... أن النبي ﷺ لم يسلك طريقاً فيتبعه  
 ۵۷۹۲ ..... أن النبي ﷺ لم يكن يترك في بيته شيئاً فيه  
 ..... تصاليب  
 ۴۴۹۱ ..... أن النبي ﷺ مر على نسوة فسلم عليهن  
 ۴۶۴۷ ..... أن النبي ﷺ مسح برأسه  
 ۴۱۳ ..... أن النبي ﷺ نصب المنجنيق على أهل الطائف  
 ۳۹۵۹ ..... أن النبي ﷺ نعى للناس النجاشي  
 ۱۶۵۲ ..... أن النبي ﷺ نول يوم العيد قوساً  
 ۱۴۴۴ ..... أن النبي ﷺ وأبا بكر وعمر  
 ۸۲۴ ..... أن النبي ﷺ وأبا بكر وعمر كبروا  
 ۱۴۴۲ ..... أن النبي ﷺ في عهد رسول الله ﷺ كن  
 ۹۴۸ ..... أن امرأة جاءت بابن لها إلى رسول الله ﷺ  
 ۵۹۲۳ ..... أن النبي ﷺ ليلة المزدلفة  
 ۲۶۰۹ ..... أن أهل مكة سألوا رسول الله ﷺ  
 ۵۸۵۴ ..... أن أول شيء بدأ به النبي ﷺ حين  
 ۲۵۶۳ .....

- ٢٥٦٦ ..... إن رسول الله ﷺ لما قدم مكة  
 ٥٨١٥ ..... إن رسول الله ﷺ لم يكن يسرد الحديث  
 ١٩٨١ ..... إن رسول الله ﷺ مذه للرويا  
 ٤٦٣٤ ..... إن رسول الله ﷺ مر على غلمان، فلم عليهم  
 ٢٥٥٥ ..... إن رسول الله ﷺ مكث بالمدينة  
 ٢٧٠٩ ..... إن رسول الله ﷺ نحر قبل أن يخلق  
 ٢٥٨٥ ..... إن رسول الله ﷺ وأصحابه اعتمروا  
 ٢٥٣١ ..... إن رسول الله ﷺ وقت لأهل العراق  
 ٣١٧٠ ..... إن رسول الله ﷺ يوم حنين  
 ٢٢٥٧ ..... إن رفع أيديكم بدعة  
 ١٤٥٠ ..... إن ركبا جاءوا إلى النبي ﷺ  
 ٦١٥١ ..... إن زبدين حارثة مولى رسول الله ﷺ  
 ٣٣٢٨ ..... إن سبيعة الأسلمية نفست  
 ١٤٢١ ..... إن طائفة صفت معه وطائفة  
 ٢٦٧٦ ..... أفاض رسول الله ﷺ من آخر  
 ٣٤٣٣ ..... أفتاه النبي ﷺ أن يقضي (النذر عن الأم)  
 ٢٦١٦ ..... أفضت مع رسول الله ﷺ فهاست قدماء  
 ٣٢١٤ ..... أقام النبي ﷺ بين خيبر والمدينة  
 ١٤٧٥ ..... أقام رسول الله ﷺ بالمدينة عشرين يضيحي  
 ٢٥٧٥ ..... أقبل رسول الله ﷺ فدخل مكة  
 ١٠٢٩ ..... أقرأ رسول الله ﷺ خمس عشرة  
 ١٤٩٢ ..... انكسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ  
 ١٤٨٥ ..... انكسفت الشمس في عهد رسول الله ﷺ  
 ٣٠١٢ ..... إنما العمري التي أجاز رسول الله ﷺ  
 ١٢٨٩ ..... إنما قنت رسول الله ﷺ بعد الركوع  
 ١٦٨٤ ..... إنما أمر بجنازة يهودي  
 ٣٣٣٥ ..... إنها إذا دخلت في الدم  
 ٣٠٦٢ ..... إنها أول جدة أطعمها رسول الله ﷺ  
 ٤١٤ ..... أنهارات النبي ﷺ يتوضأ  
 ١٦٩٥ ..... أنه رأى قبر النبي ﷺ مستمأ  
 ٢١٠٧ ..... أنه كان إذا اعتكف طرح له فراشه، أو يوضع  
 ٦٠٨٨ ..... إنه لعهد النبي ﷺ إلى: أن لا  
 ٤٤٧٩ ..... إن رأيت رسول الله ﷺ يأخذ بها
- ٣٠٧ ..... إن رسول الله ﷺ شرب لبناً  
 ١٣٣٣ ..... أن رسول الله ﷺ صلى الظهر بالمدينة  
 ٨٤٧ ..... أن رسول الله ﷺ صلى المغرب بسورة  
 ١٧٢٠ ..... أن رسول الله ﷺ صلى على جنازة  
 ٢٥٨٤، ٢٥٧٠ ..... أن رسول الله ﷺ طاف بالبيت  
 ٤١٥٥ ..... أن رسول الله ﷺ عن عن الحسن والحسين  
 ٢٠٠٨ ..... أن رسول الله ﷺ فاه فأنظر  
 ٣٢٢٩ ..... أن رسول الله ﷺ قبض عن تسع نسوة  
 ١٦٢٣ ..... أن رسول الله ﷺ قبل عثمان  
 ٦٠٧٩ ..... أن رسول الله ﷺ قد عهد إلي  
 ١٠٣٣ ..... أن رسول الله ﷺ قرأ عام الفتح  
 ٨٤٢ ..... أن رسول الله ﷺ قرأ في ركعتي الفجر  
 ٣٠٥٧ ..... أن رسول الله ﷺ قضى بالدين قبل  
 ٣٧٦٣ ..... أن رسول الله ﷺ قضى يمين وشاهد  
 أن رسول الله ﷺ قضى في السلب للقاتل، ولم  
 ٤٠:٣ ..... بخمس السلب  
 ٣٠٠٥ ..... أن رسول الله ﷺ قضى في السيل المهزور  
 ٢٨٧٩ ..... أن رسول الله ﷺ قضى في مثل هذا  
 ٣٩٤٤ ..... أن رسول الله ﷺ قطع نخل بني النضير  
 ٥٨٢٤ ..... أن رسول الله ﷺ كان إذا صافح  
 ٤٠٦٣ ..... أن رسول الله ﷺ كانت له فذلك  
 ٥٨٢٥ ..... أن رسول الله ﷺ كان لا يدخر  
 ١٤٥٢ ..... أن رسول الله ﷺ كان يخرج يوم الأضحى  
 ٧٩٣ ..... أن رسول الله ﷺ كان يرفع  
 ٩٥١، ٩٥٠ ..... أن رسول الله ﷺ كان يسلم  
 ١١٦٠ ..... أن رسول الله ﷺ كان يصلي ركعتين  
 ٣٣٩٠ ..... أن رسول الله ﷺ كان يتفل  
 أن رسول الله ﷺ كان يؤق بالصبيان فيبرك  
 ٤١٥٠ ..... عليهم  
 ١٤٤٩ ..... أن رسول الله ﷺ كتب إلى عمرو بن حزم  
 ١٦٣٥ ..... أن رسول الله ﷺ كفن في ثلاثة أثواب  
 ٢٥٥٣ ..... أن رسول الله ﷺ لما أراد الحج  
 ٣٩٧١ ..... أن رسول الله ﷺ لما أسر أهل بدر

٣٩٥ ..... توفى رسول الله ﷺ مرة مرة  
 ٣٩٦ ..... توفى رسول الله ﷺ مرتين  
 ٥٢٣ ..... توفى النبي ﷺ ومسح  
 ٢٨٨٥ ..... توفي رسول الله ﷺ ودرعه مرهونة  
 ٣٤٩٩ ..... جعل النبي ﷺ الدية اثني عشر ألفاً  
 ٦٠٨١ ..... جعل النبي ﷺ يسر إلى عثمان  
 ٣٤٩٤ ..... جعل رسول الله ﷺ أصابع اليدين  
 ٦٩١ ..... جعل عموداً عن يساره  
 ١٦٩٤ ..... جعل في قبر رسول الله ﷺ قطيعة حمراء  
 ٣٥٧٨ ..... جلد رسول الله ﷺ حد الزنا الغرية ل بكر  
 ٦٢٠٤ ..... جمع القرآن على عهد رسول الله ﷺ  
 ٢٦٠٧ ..... جمع النبي ﷺ المغرب والعشاء  
 ١٤٨١ ..... جهر النبي ﷺ في صلاة الخسوف بقراءته  
 ٣٧٨٥ ..... حبس النبي ﷺ رجلاً ثم خلّى  
 ٣٧٨٥ ..... حبس النبي ﷺ رجلاً في نعمة  
 ٢٧٦٩ ..... حجم أبو طيبة رسول الله ﷺ فأمر له  
 ٣٠٦١ ..... حضرت رسول الله ﷺ أعطاهما السدس  
 ٣٤٧٢ ..... حضرت رسول الله ﷺ يقيد الأب  
 ٨١٨ ..... حفظ عن رسول الله ﷺ مكنتين  
 ٤٧٥٧ ..... حول رسول الله ﷺ اسم برة إلى اسم جويرية  
 ٥٩٥٢ ..... خدمه عشر سنين ودعاه النبي ﷺ  
 ٦١٣٦ ..... خرج النبي ﷺ غداة وعليه مرط مرحّل  
 ٦٥١ ..... خرجت مع النبي ﷺ لصلاة الصبح  
 ١٥٠٢ ..... خرج رسول الله ﷺ إلى المصل فاستقى  
 ١٤٩٧ ..... خرج رسول الله ﷺ بالناس إلى المصل  
 ١٤٢٩ ..... خرج رسول الله ﷺ فصل  
 ٢٠٢٣ ..... خرج رسول الله ﷺ من المدينة إلى مكة  
 ١٥٠٥ ..... خرج رسول الله ﷺ - يعني في الاستقاء -  
 ٢٥٤٥ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ عام حجة الوداع  
 ١٧١٣ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة  
 ١٣٣٦ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ من المدينة  
 ٢٥٤٣ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ نصرخ بالحج  
 ٣٢٧٦ ..... خبرنا رسول الله ﷺ فاخترنا

٢٦٤٧ ..... إني قصرت من رأس النبي ﷺ عند المروة  
 ٢٩٧٦ ..... أن يمنح أحدكم أخاه خيره  
 ٢٦٢٨ ..... أهدى النبي ﷺ مرة إلى البيت  
 ١٢٦٢ ..... أوصاني خليلي بثلاث  
 ٣٢١٥ ..... أولم النبي ﷺ على بعض نسائه  
 ٣٢١١ ..... أولم الرسول ﷺ بشاة  
 ٣٢١٢ ..... أولم رسول الله ﷺ حتى بنى  
 ١٢٨٠ ..... أوتر رسول الله ﷺ وأوتر المسلمون  
 ٣٣٣٦ ..... أيتها امرأة طلفت فحاضت  
 ٢٩١٧ ..... باع النبي ﷺ ماله  
 ٢٩١٨ ..... باع رسول الله ﷺ ماله  
 ٢٠٨٨ ..... بالعلامة (أو) بالآية التي أخبرنا رسول الله ﷺ  
 ٤٩٦٧ ..... بايعت رسول الله ﷺ على إقام الصلاة  
 ٣٦٦٦ ..... بايعنا رسول الله ﷺ على السمع والطاعة  
 ..... بسط رسول الله ﷺ رداءه لتجلس عليه أمه  
 ٤٩٣٧ ..... التي أرضعته  
 ٤١٠٩ ..... بعث إلى رسول الله ﷺ بوركها  
 ٤٥١٩ ..... بعث رسول الله ﷺ إلى أبي بن كعب طبيباً  
 ٣٩٢٧ ..... بعث رسول الله ﷺ بكتابه إلى كسرى  
 ٤٠٣٨ ..... بعث رسول الله ﷺ خالد بن الوليد  
 ٣٥٣٩ ..... بعث رسول الله ﷺ في آثارهم  
 ٣١٧٢ ..... بعثني رسول الله ﷺ إلى رجل  
 ١٣٤٦ ..... بعثني رسول الله ﷺ في حاجة  
 ٣٣٩٥ ..... بعنا أمهات الأولاد على عهد الرسول ﷺ  
 ٤٠٠٠ ..... تبسم إلي رسول الله ﷺ  
 ٢٥٤٧ ..... تجرد النبي ﷺ لإهلاله واغتسل  
 ٢٦٩٥ ..... تزوج رسول الله ﷺ ميمونة وهو حلال  
 ٤١٥١ ..... نقل رسول الله ﷺ فيه ثم حنكه  
 ٢٥٤٦ ..... تمتع رسول الله ﷺ في حجة الوداع  
 ٥٣٦ ..... تمسحوا بهم مع رسول الله ﷺ  
 ٣٩٧ ..... توفى رسول الله ﷺ ثلاثاً  
 ٤١٤ ..... توفى رسول الله ﷺ فادخل أصبعيه  
 ٣٩٩ ..... توفى النبي ﷺ فمسح



- ۷۷۳ ..... رأيت رسول الله ﷺ بمكة  
 ۲۶۱۹ ..... رأيت رسول الله ﷺ رمى الجمرة  
 ۴۱۲ ..... رأيت رسول الله ﷺ مضمض  
 ۴۴۳۳ ..... رأيت رسول الله ﷺ ملبداً  
 ۱۶۶۸ ..... رأيت رسول الله ﷺ وأبا بكر وعمر  
 ۴۳۷۰ ..... رأيت رسول الله ﷺ يأتزرها  
 ۴۱۸۹ ..... رأيت رسول الله ﷺ يأكل الرطب بالقثاء  
 ۲۶۷۱ ..... رأيت رسول الله ﷺ يخطب  
 ۲۵۶۷ ..... رأيت رسول الله ﷺ يستلمه  
 ۲۵۸۶ ..... رأيت رسول الله ﷺ يستلمها  
 ۲۵۸۳ ..... رأيت رسول الله ﷺ يسمى  
 ۴۲۷۶ ..... رأيت رسول الله ﷺ يشرب قائماً وقاعداً  
 ۷۶۹ ..... رأيت رسول الله ﷺ يصلي حافياً  
 ۷۶۸ ..... رأيت رسول الله ﷺ يصلي على حصير  
 ۷۵۴ ..... رأيت رسول الله ﷺ يصلي في ثوب  
 ۳۳۵ ..... رأيت رسول الله ﷺ يقضي حاجته  
 ۲۵۷۱ ..... رأيت رسول الله ﷺ يطوف  
 ۴۴۰۷ ..... رأيت رسول الله ﷺ يلبس الثعال التي  
 ۵۲۵ ..... رأيت رسول الله ﷺ يمسح  
 ۵۸۷۵ ..... رأيت عن عيين رسول الله ﷺ وعن شياه  
 ۶۱۲۸ ..... رأيتنا نغزو مع رسول الله ﷺ  
 ۱۶۵۰ ..... رأينا رسول الله ﷺ قام فقمنا  
 ۱۲۶۳ ..... ربما اغتسل في أول الليل  
 ۴۴۱۶ ..... ربما مشى النبي ﷺ في نعل واحدة  
 ۳۵۵۷ ..... رجم رسول الله ﷺ ورجنا بعده  
 ۲۸۶۶ ..... رخص النبي ﷺ في الكرامة  
 ۵۱۹ ..... رخص النبي ﷺ للمسافر ثلاثة  
 ۴۳۲۶ ..... رخص النبي ﷺ لها في قمص الحرير  
 ۳۱۴۸ ..... رخص رسول الله ﷺ عام أوطاس  
 ۴۵۲۶ ..... رخص رسول الله ﷺ في الرقية من العين  
 ۲۶۷۷ ..... رخص رسول الله ﷺ لرعاه الإبل  
 ۴۳۲۶ ..... رخص رسول الله ﷺ للزبير  
 ۳۱۵۷ ..... رخص لنا رسول الله ﷺ أن نستمتع  
 ۴۰۸۰ ..... دخلت على النبي ﷺ وهو في مرقد  
 ..... دخل رسول الله ﷺ يوم الفتح وعلى سيفه  
 ۳۸۸۵ ..... ذهب وقضة  
 ۴۲۸۱ ..... دخل علي رسول الله ﷺ فشرب  
 ۴۲۳۲ ..... دخل علينا رسول الله ﷺ فقدمنا  
 ۳۵۷۱ ..... درأ رسول الله ﷺ الحد عن المستكرهه  
 ۶۱۹۳ ..... دعا رسول الله ﷺ فاطمة يوم الفتح  
 ۲۹۳۲ ..... دعا له رسول الله ﷺ في بيعة  
 ۶۱۶۰ ..... دعا لي رسول الله ﷺ أن يؤتني  
 ۳۵۰۶ ..... دية شبه العمد اثلاثاً  
 ۲۶۲۹ ..... ذبح رسول الله ﷺ عن عائشة  
 ۴۱۵ ..... رأى النبي ﷺ توضأ وأنه مسح  
 ۷۹۷ ..... رأى النبي ﷺ رفع يديه  
 ۴۱۸۱ ..... رأى النبي ﷺ يحتر من كثف شاة  
 ۱۵۰۴ ..... رأى النبي ﷺ يستقي عند أحجار الزيت  
 ..... رأى جبرئيل مرتين ودعا له رسول الله ﷺ  
 ۶۱۵۹ ..... مرتين  
 ۱۱۰۵ ..... رأى رسول الله ﷺ رجلاً يصلي  
 ۴۳۶۳ ..... رأيت النبي ﷺ عني يخطب  
 ۲۰۰۹ ..... رأيت النبي ﷺ ما لا أحصي يتسوك  
 ۴۷۱۲ ..... رأيت النبي ﷺ متكئاً على وسادة على يساره  
 ۴۱۸۷ ..... رأيت النبي ﷺ مقعياً يأكل تمرأ  
 ۴۱۸۰ ..... رأيت النبي ﷺ يتبع الدباء  
 ۲۵۹۷ ..... رأيت النبي ﷺ يخطب الناس  
 ۱۰۲۷ ..... رأيت النبي ﷺ يسجد فيها  
 ۲۶۲۳ ..... رأيت النبي ﷺ يرمي الجمرة  
 ۵۲۲۰ ..... رأيت النبي ﷺ يمسح  
 ۹۸۴ ..... رأيت النبي ﷺ يؤم الناس  
 ۴۲۰، ۴۰۷ ..... رأيت رسول الله ﷺ إذا توضأ  
 ۸۹۸ ..... رأيت رسول الله ﷺ إذا سجد  
 ۴۱۵۷ ..... رأيت رسول الله ﷺ أذن في أذن الحسن  
 ..... رأيت رسول الله ﷺ أول ما جاءه شيء بدأ  
 ۴۰۵۸ ..... بالمحرورين

١٤٤٦ ..... شهدت الصلاة مع النبي ﷺ في يوم  
 ٣٩٣٢ ..... شهدت القتال مع رسول الله ﷺ  
 ٣٩٣٣ ..... شهدت مع رسول الله ﷺ  
 ٤٣٨٦ ..... صاغ رسول الله ﷺ خاتماً  
 ٤٠٤٣ ..... صالح النبي ﷺ المشركين يوم الحديبية  
 ١٣٥٢ ..... صحبت رسول الله ﷺ ثمانية عشر سفراً  
 ١٣٣٨ ..... صحبت رسول الله ﷺ فكان لا يزيد  
 ١٤٩٠ ..... صلى بنا رسول الله ﷺ في كسوف لا نسرع  
 ١٣٣٤ ..... صلى بنا رسول الله ﷺ ونحن أكثر  
 ٥٩٣٦ ..... صلى بنا رسول الله ﷺ يوماً الفجر  
 ٨٣٧ ..... صلى لنا رسول الله ﷺ الصبح  
 ٢٦٢٧ ..... صلى رسول الله ﷺ الظهر بذي حليفة  
 ٢٦٦٥ ..... صلى رسول الله ﷺ الظهر يوم التروية  
 ١٣٤٧ ..... صلى رسول الله ﷺ بمى ركعتين  
 ..... صلى رسول الله ﷺ حين كسفت  
 ١٤٨٧، ١٤٨٦ ..... الشمس  
 ١٤٢٣ ..... صلى رسول الله ﷺ صلاة الخوف  
 ١١١٤ ..... صلى رسول الله ﷺ في حجرته  
 ١١٠٨ ..... صليت أنا وبنيتم... خلف النبي ﷺ  
 ١٣٤٣ ..... صليت مع النبي ﷺ الظهر في السفر  
 ٥٧٨٩ ..... صليت مع رسول الله ﷺ صلاة الأولى  
 ١٤٢٧ ..... صليت مع رسول الله ﷺ العيدين  
 ١٦٥٧ ..... صليت وراء رسول الله ﷺ على امرأة  
 ٢٥٦٩ ..... طاف النبي ﷺ في حجة الوداع  
 ١٥٥١ ..... عادني النبي ﷺ من وجع  
 ٣٩٤٧ ..... عبانا النبي ﷺ بيدريلا  
 ٣٣٧٦ ..... عرضت على رسول الله ﷺ عام أحد  
 ٣٦٦ ..... علم جبريل عليه السلام الرسول ﷺ  
 ٤٧٤٤ ..... علمنا رسول الله ﷺ أن نقول  
 ٣٧٤٩ ..... عملت على عهد رسول الله ﷺ فعملني  
 ..... عممني رسول الله ﷺ فسد لها بين يدي ومن  
 ٤٣٣٩ ..... خلفني

٣٠٤٠ ..... رخص لنا رسول الله ﷺ في العصا  
 ٣١٥٩ ..... رخص لنا في اللهو عند  
 ٣٣٢٥ ..... رخص لها النبي ﷺ (في النقلة)  
 ٣٠٨١ ..... ردر رسول الله ﷺ على عثمان بن مضعون التبتل  
 ١١٩٦ ..... رقد عند رسول الله ﷺ فاستيقظ  
 ٢٦٢٠ ..... رمى رسول الله ﷺ الجمرة يوم  
 ٢٥٦٥ ..... رمل رسول الله ﷺ من الحجر  
 ..... رمي سعد بن معاذ في أكحل، فحسمه النبي  
 ٤٥١٨ ..... ﷺ بيده بمشقص  
 ٣٢٠٨ ..... زوجها النجاشي النبي ﷺ وأمهرا عنه  
 ٣١٠٤ ..... سألت رسول الله ﷺ عن نظر الفجاءة، فأمرني  
 ٣٨٧٠ ..... سابق رسول الله ﷺ بين أخيل  
 ١٣٣٧ ..... سافر النبي ﷺ سفراً فاقام  
 ١٠٢٣ ..... سجد النبي ﷺ (بالجم)  
 ١٠٢٤ ..... سجدنا مع النبي ﷺ في ﴿إذا السماء انشقت﴾  
 ١٧١٩ ..... سل رسول الله ﷺ سعداً  
 ١٧٠٥ ..... سل رسول الله ﷺ من قبل رأسه  
 ٨٣٦ ..... سمع النبي ﷺ يقرأ في الفجر  
 ٢٦٤٩ ..... سمعت النبي ﷺ في حجة الوداع  
 ٨٣٤ ..... سمعت النبي ﷺ يقرأ في العشاء  
 ٦٧٥ ..... سمعت رسول الله ﷺ قال ذلك  
 ٨٤٥ ..... سمعت رسول الله ﷺ قرأ ﴿غير المغضوب﴾  
 ٨٣٢ ..... سمعت رسول الله ﷺ يقرأ بـ ﴿المرسلات﴾  
 ٨٣٩ ..... سمعت رسول الله ﷺ يقرأ بها  
 ٨٣١ ..... سمعت رسول الله ﷺ يقرأ في المغرب  
 ٨٦٦ ..... سمعت رسول الله ﷺ يؤم بها  
 ٢٧٠٣ ..... سمعته من رسول الله ﷺ (صيد الضبع)  
 ٨٦٢ ..... سمع رسول الله ﷺ قرأ في الصبح  
 ٤٧٥٨ ..... سمي رسول الله ﷺ عاصية جميلة  
 ١٣٥٠ ..... من رسول الله ﷺ صلاة السفر ركعتين  
 ٤٢٦٨ ..... شرب النبي ﷺ وهو قائم  
 ٢٠٢٤ ..... شرب بعد العصر

قسما رسول الله ﷺ ثمانية عشر شهراً ..... ٤٠٠٦  
 قصر رسول الله ﷺ الصلاة وأتم ..... ١٣٤١  
 قضى النبي ﷺ بالشفعة ..... ٢٩٦١  
 قضى بها رسول الله ﷺ للذي في يده ..... ٣٧٧١  
 قضى رسول الله ﷺ : أن الخصمين يقعدان بين  
 يدي الحاكم ..... ٣٧٨٦  
 قضى رسول الله ﷺ أن دية ..... ٣٤٨٨  
 قضى رسول الله ﷺ أن على أهل ..... ٢٩٥١  
 قضى رسول الله ﷺ في الجنين ..... ٣٤٨٩  
 قضى رسول الله ﷺ في الجنين بغرة ..... ٣٥٠٣  
 قضى رسول الله ﷺ في العين ..... ٣٥٠٢  
 قضى رسول الله ﷺ في المواضع ..... ٣٤٩٣  
 قضى رسول الله ﷺ في بروع ..... ٣٢٠٧  
 قضى رسول الله ﷺ في جنين ..... ٣٤٨٧  
 قضى رسول الله ﷺ في دية الخطأ ..... ٣٤٩٧  
 قطع النبي ﷺ يد سارق في عجن ..... ٣٥٩١  
 قنت رسول الله ﷺ بعد الركوع ..... ١٢٩٤  
 قنت رسول الله ﷺ شهراً ..... ١٢٩٠  
 كان أحب الثياب إلى رسول الله ﷺ القميص ..... ٤٣٢٨  
 كان أحب الثياب إلى النبي ﷺ أن يلبسها  
 الحبرة ..... ٤٣٠٤  
 كان أحب الشراب إلى رسول الله ﷺ الخلو  
 البارد ..... ٤٢٨٢  
 كان أحب الطعام إلى رسول الله ﷺ الثريد ..... ٤٢٢٠  
 كان أحب العمل إلى رسول الله ﷺ الدائم ..... ١٢٠٧  
 كان إذا دخل في الصلاة كبر ..... ٧٩٤  
 كان إذا رمى تشرف النبي ﷺ له ..... ٣٨٦٥  
 كان أكثر انصراف النبي ﷺ ..... ٩٥٢  
 كان الأذان على عهد رسول الله ﷺ ..... ٦٤٣  
 كان الرسول ﷺ يخضب شعره ..... ٤٤٨٠  
 كان الرسول ﷺ يستفتح بصعاليك المهاجرين ..... ٥٢٤٧  
 كان الرسول ﷺ يكره ربح ..... ٤٤٦٥

غزوت مع النبي ﷺ فكان ..... ٣٩٣٤  
 غزوت مع رسول الله ﷺ سبع غزوات .....  
 أخلفهم في رحالهم ..... ٣٩٤١  
 غزوت مع رسول الله ﷺ قبل نجد ..... ١٤٢٠  
 غزونا مع رسول الله ﷺ سبع غزوات كنا نأكل  
 معه الجراد ..... ٤١١٣  
 غزونا مع رسول الله ﷺ لست عشرة ..... ٢٠٢٠  
 غير النبي ﷺ اسم العاص، وعزيز، وعتلة،  
 وشيطان ..... ٤٧٧٦  
 فإن خلق نبي الله ﷺ كان القرآن ..... ١٢٥٧  
 فتلت قلاتد بدن النبي ﷺ ..... ٢٦٣١  
 فرض رسول الله ﷺ هذه الصدقة صاعاً ..... ١٨١٧  
 في شبه العمدة ثلاثين حقة ..... ٣٥٠٧  
 قام رسول الله ﷺ حتى أصبح بآية ..... ١٢٠٥  
 قام رسول الله ﷺ لزيد بن حارثة ..... ٤٦٨٢  
 قام رسول الله ﷺ لفاطمة رضي الله عنها ..... ٤٦٨٩  
 قام رسول الله ﷺ ليصلي ..... ١١٠٧  
 قام رسول الله ﷺ مقاماً ..... ٥٣٧٩  
 قام رسول الله ﷺ يصلي فقامت ..... ١١٠٦  
 قام فينا رسول الله ﷺ بخمس كلمات ..... ٩١  
 قام فينا رسول الله ﷺ مقاماً ..... ٥٦٩٩  
 قبض روح رسول الله ﷺ في هذين ..... ٤٣٠٦  
 قبل وفد عبد القيس يد رسول الله ﷺ ..... ٤٦٨٨  
 قد حججنا مع النبي ﷺ فلم ..... ٢٥٧٤  
 قدر ما يقرأ الرجل خمسين ..... ٥٩٩  
 قدم رسول الله ﷺ علينا بمكة قدمه، وله أربع  
 غداثر ..... ٤٤٤٦  
 قراءة مفسرة حرفاً حرفاً (قراءة النبي ﷺ) ..... ٢٢٠٤  
 قرأت على رسول الله ﷺ (والنجم) ..... ١٠٢٦  
 قرأ رسول الله ﷺ في صلاة المغرب ..... ٨٦٧  
 قربت إلى النبي ﷺ جنباً مشوياً ..... ٣٢٥  
 قسم النبي ﷺ البغير بينهما ..... ٣٧٧٢

۷۰۵	كان النبي ﷺ لا يقدم من سفر
۳۹۰۶	كان النبي ﷺ لا يقدم من سفر إلا نهاراً
۶۹۵	كان النبي ﷺ يأتي مسجد
۱۸۰۶	كان النبي ﷺ يبعث عبد الله بن رواحة
۴۳۹۳	كان النبي ﷺ يتختم في يساره
۴۳۹۲، ۴۳۹۱	كان النبي ﷺ يتختم في يمينه
۳۸۳	كان النبي ﷺ يتسوك قبل
۵۴۸	كان النبي ﷺ يتكىء في حجري
۴۳۹	كان النبي ﷺ يتوضأ بالماء
۴۰۰	كان النبي ﷺ يحب التيمن
۴۴۲۵	كان النبي ﷺ يحب موافقة
۴۶۰	كان النبي ﷺ يخرج من الخلاء
۱۴۲۶	كان النبي ﷺ يخرج يوم الفطر
۱۴۱۳	كان النبي ﷺ يخطف خطبتين
۱۴۱۵	كان النبي ﷺ يخطف قائماً، ثم يجلس
۱۴۵۷	كان النبي ﷺ يذبح وينحر بالمصل
۴۵۶	كان النبي ﷺ يذكر الله
۳۸۴	كان النبي ﷺ يستاك
۴۲۸۴	كان النبي ﷺ يستعذب له الماء من السقيا
۹۱۲	كان النبي ﷺ يشير بإصبعه
۱۲۸۴	كان النبي ﷺ يصلي بعد التوركتين
۱۲۱۰	كان النبي ﷺ يصلي ثم ينام قدر ما صلى
۱۱۸۸	كان النبي ﷺ يصلي فيما بين
۱۱۹۱، ۷۷۹	كان النبي ﷺ يصلي من الليل
۲۱۰۳، ۲۱۰۲	كان النبي ﷺ يعتكف في العشر الأواخر
۲۱۰۵	كان النبي ﷺ يعود المريض وهو معتكف
	كان النبي ﷺ يغتسل من أربع
۷۷۲	كان النبي ﷺ يغدو إلى المصل
۴۴۶	كان النبي ﷺ يغسل رأسه
۱۹۹۱	كان النبي ﷺ يفرط قبل أن يصلي على رطبات
۳۲۳	كان النبي ﷺ يقبل بعض أزواجه
۸۳۰، ۸۲۸	كان النبي ﷺ يقرأ في الظهر

كان الركبان يمرون بنا ونحن مع	
رسول الله ﷺ	۲۶۹۰
كان النبي ﷺ إذا أتى الخلاء	۳۶۰
كان النبي ﷺ إذا أتى بالسبي	۳۳۷۳
كان النبي ﷺ إذا أراد البراز	۳۴۴
كان النبي ﷺ إذا أراد الحاجة	۳۴۶
كان النبي ﷺ إذا استوى على المنبر	۱۴۱۴
كان النبي ﷺ إذا اشتد البرد	۱۴۰۳
كان النبي ﷺ إذا اشتكى	۱۵۳۲
كان النبي ﷺ إذا أوى إلى فراشه	۲۱۳۲
كان النبي ﷺ إذا بال	۳۶۱
كان النبي ﷺ إذا تكلمن بكلمة	۲۰۸
كان النبي ﷺ إذا حزبه أمر صلى	۱۳۲۵
كان النبي ﷺ إذا خرج من الخلاء قال	۳۵۹
كان النبي ﷺ إذا خرج يوم العيد	۱۴۴۷
كان النبي ﷺ إذا دخل الخلاء	۳۴۳
كان النبي ﷺ إذا سجد جافى	۸۹۰
كان النبي ﷺ إذا سجد	۸۹۱
كان النبي ﷺ إذا صلى الفجر تربع في مجلسه	۴۷۱۵
كان النبي ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر	۱۱۹۰، ۱۱۸۹
كان النبي ﷺ إذا فرغ من تليته	۲۵۵۲
كان النبي ﷺ إذا قال	۸۷۰
كان النبي ﷺ إذا قام للتهجد	۳۷۸
كان النبي ﷺ إذا قام من الليل	۱۱۹۳
كان النبي ﷺ إذا كان جنباً	۴۵۳
كان النبي ﷺ إذا كان يوم عيد	۱۴۳۴
كان النبي ﷺ في الركعتين	۹۱۵
كان النبي ﷺ في غزوة تبوك إذا	۱۳۴۴
كان النبي ﷺ كره الصلاة نصف النهار	۱۰۴۷
كان النبي ﷺ لا يخرج يوم الفطر	۱۴۴۰
كان النبي ﷺ لا يرفع يديه في شيء	۱۴۹۸
كان النبي ﷺ لا يصلي بعد الجمعة	۱۱۶۱

٩٠٧ ..... كان رسول الله ﷺ إذا جلس  
 ٤٧٠٢ ..... كان رسول الله ﷺ إذا جلس جلس أصحابه  
 كان رسول الله ﷺ إذا جلس في المسجد احتجى  
 ٤٧١٣ ..... بيديه  
 ٥٨٣٠ ..... كان رسول الله ﷺ إذا جلس يتحدث  
 ١٤٠٧ ..... كان رسول الله ﷺ إذا خطب  
 ٢٠٩٠ ..... كان رسول الله ﷺ إذا دخل العشر شد مثزره  
 ٦٠٦٢ ..... كان رسول الله ﷺ إذا دخل المسجد  
 ١٩٦٦ ..... كان رسول الله ﷺ إذا دخل شهر رمضان  
 ٢١٠٤ ..... كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يعتكف صلى  
 ٣٢٣٢ ..... كان رسول الله ﷺ إذا أراد سفراً  
 ٢٢٥٨ ..... كان رسول الله ﷺ إذا ذكر أحداً فدعاه  
 كان رسول الله ﷺ إذا رفع يديه في الدعاء لم  
 ٢٢٤٥ ..... يحطهما  
 ٢٤٢١ ..... كان رسول الله ﷺ إذا سافر  
 ١٣٤٥ ..... كان رسول الله ﷺ إذا سافر وأراد  
 ٥٨٠٨، ٩٤٤ ..... كان رسول الله ﷺ إذا صلى  
 ٢٥٦٤ ..... كان رسول الله ﷺ إذا طاف  
 ٨١٠، ٧٩٩ ..... كان رسول الله ﷺ إذا قام  
 ٣٩٠٠ ..... كان رسول الله ﷺ إذا قدم من سفر  
 ٩٠٦ ..... كان رسول الله ﷺ إذا قعد  
 ٩٠٨ ..... كان رسول الله ﷺ إذا قعد يدعو  
 ٦٢٠ ..... كان رسول الله ﷺ إذا كان الحرج  
 ٣٩٢٢ ..... كان رسول الله ﷺ إذا كان في سفر  
 ٧٩٥ ..... كان رسول الله ﷺ إذا كبر  
 ٤٣٣٠ ..... كان رسول الله ﷺ إذا لبس قميصاً بدأ بميقاته  
 ٨١٩ ..... كان رسول الله ﷺ إذا نهض  
 ٦١٩ ..... كان رسول الله ﷺ أشد سجوداً  
 ٥٨٢٦ ..... كان رسول الله ﷺ طويل الصمت  
 ٤٧٠٥ ..... كان رسول الله ﷺ عندما يقوم من المسجد  
 ٤٤٥ ..... كان رسول الله ﷺ لا يتوضأ بعد الغسل  
 ٣٩٠٢ ..... كان رسول الله ﷺ لا يطرق أهله ليلاً  
 ٢٢١٨ ..... كان رسول الله ﷺ لا يعرف فصل السورة

٨٣٥ ..... كان النبي ﷺ يقرأ في الفجر  
 ٨٣٨ ..... كان النبي ﷺ يقرأ في الفجر يوم الجمعة  
 ٨٥٠، ٨٤٩ ..... كان النبي ﷺ يقرأ في صلاة المغرب  
 ٤٤٣٧ ..... كان النبي ﷺ يقص أو يأخذ من شاربه  
 ٨٩٢ ..... كان النبي ﷺ يقول في سجوده  
 ٤٣٩٧ ..... كان النبي ﷺ يكره عشر خلال: الصفرة  
 ٤٤٥٣ ..... كان النبي ﷺ يلبس النعال السبتية  
 ٩٤٥ ..... كان النبي ﷺ ينصرف  
 كان النبي ﷺ ينعت الزيت والورس من ذات  
 الجنب ..... ٤٥٣٦  
 كانت أمة من إماء أهل المدينة ..... ٥٨٠٩  
 كانت راية نبي الله ﷺ سوداء، ولواؤه أبيض ..... ٣٨٨٧  
 كانت راية النبي ﷺ سوداء مربعة من غمرة ..... ٣٨٨٨  
 كانت قبعة سيف رسول الله ﷺ من فضة ..... ٣٨٨٤  
 كانت قراءة النبي ﷺ بالليل يرفع طوراً ..... ١٢٠٢  
 كانت قراءة النبي ﷺ على قدر ما يسمعه ..... ١٢٠٣  
 كانت لرسول الله ﷺ ثلاثة صفايح ..... ٤٠٦٢  
 كانت لرسول الله ﷺ خرقه ..... ٤٢١  
 كانت للنبي ﷺ خطبتان ..... ١٤٠٥  
 كانت مذاً أمداً (قراءة النبي) ..... ٢١٩١  
 كانت يد رسول الله ﷺ اليمنى لظهوره ..... ٣٤٨  
 كان خاتم النبي ﷺ في هذه ..... ٤٣٨٩  
 كان رسول الله ﷺ أجود الناس بالخير ..... ٢٠٩٨  
 كان رسول الله ﷺ إذا أدخل ..... ٢٥٤٢  
 كان رسول الله ﷺ إذا استوى على بعيره ..... ٢٤٢٠  
 كان رسول الله ﷺ إذا اعتكف أدن إلى ..... ٢١٠٠  
 كان رسول الله ﷺ إذا اعتم سدل عمامته بين  
 كتفيه ..... ٤٣٣٨  
 كان رسول الله ﷺ إذا اغتسل .....  
 كان رسول الله ﷺ إذا أكل مع قوم كان آخرهم  
 أكلاً ..... ٤٢٥٥  
 كان رسول الله ﷺ إذا توضأ ..... ٤٢٩  
 كان رسول الله ﷺ إذا جاءه أمر ..... ١٤٩٤

كان رسول الله ﷺ يستحب الجوامع من

- الدعاء ..... ۲۲۴۶  
 كان رسول الله ﷺ يستحب الصلاة ..... ۷۵۱  
 كان رسول الله ﷺ يستفتح ..... ۷۹۱  
 كان رسول الله ﷺ يسن ..... ۳۸۸  
 كان رسول الله ﷺ يستنحي بالماء ..... ۳۴۲  
 كان رسول الله ﷺ يكت ..... ۸۱۲  
 كان رسول الله ﷺ يُسلم تلبية ..... ۹۵۷  
 كان رسول الله ﷺ يسوي صفوفنا ..... ۱۰۹۷  
 كان رسول الله ﷺ يشريده ..... ۹۹۱  
 كان رسول الله ﷺ يصافح الجميع ..... ۴۶۸۳  
 كان رسول الله ﷺ يصلي الصلوات ..... ۶۱۷  
 كان رسول الله ﷺ يصلي الضحى ..... ۱۳۲۰، ۱۳۱۰  
 كان رسول الله ﷺ يصلي الظهر ..... ۶۳۷، ۵۸۸  
 كان رسول الله ﷺ يصلي العصر ..... ۵۹۲  
 كان رسول الله ﷺ يصلي المغرب ..... ۵۸۷  
 كان رسول الله ﷺ يصلي تطوعاً ..... ۱۰۰۵  
 كان رسول الله ﷺ يصلي جالساً ..... ۱۲۸۳  
 كان رسول الله ﷺ يصلي في الفرع على راحلته ..... ۱۳۴۰  
 كان رسول الله ﷺ يصلي في مرط ..... ۵۵۰  
 كان رسول الله ﷺ يصلي قبل العصر أربع ..... ۱۱۷۱  
 كان رسول الله ﷺ يصلي قبل العصر ركعتين ..... ۱۱۷۲  
 كان رسول الله ﷺ يصلي من الليل ثلاث ..... ۱۲۵۶  
 كان رسول الله ﷺ يصليها لسقوط ..... ۶۱۳  
 كان رسول الله ﷺ يصوم الاثنين والخميس ..... ۲۰۵۵  
 كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول ..... ۲۰۳۶  
 كان رسول الله ﷺ يصوم من الشهر السبت ..... ۲۰۵۹  
 كان رسول الله ﷺ يصوم من غرة كل شهر ..... ۲۰۵۸  
 كان رسول الله ﷺ يضحي بكبش ..... ۱۴۶۶  
 كان رسول الله ﷺ يضع حجرين على بطنه من  
 شدة الجوع ..... ۵۲۵۴

- كان رسول الله ﷺ لا يغدو يوم الفطر ..... ۱۴۳۳  
 كان رسول الله ﷺ لا يفطر أيام البيض ..... ۲۰۷۰  
 كان رسول الله ﷺ لا يقدم مكة إلا ..... ۲۵۶۱  
 كان رسول الله ﷺ لا يقوم من مصلاه الذي  
 يصلي فيه الصبح حتى تطلع الشمس ..... ۴۷۴۷  
 كان رسول الله ﷺ ليصلي الصبح ..... ۵۹۸  
 كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر يصلون ..... ۱۴۲۸  
 كان رسول الله ﷺ يأكل ثلاثة أصابع ..... ۴۱۶۴  
 كان رسول الله ﷺ يأكل لحم الدجاج ..... ۴۱۱۲  
 كان رسول الله ﷺ يبدأ بالسواك ..... ۳۷۷  
 كان رسول الله ﷺ يتحفظ من شعبان ..... ۱۹۸۰  
 كان رسول الله ﷺ يتخلف في المسير، فيزجي ..... ۳۹۱۳  
 كان رسول الله ﷺ يتخولنا بالموعظة ..... ۲۰۷  
 كان رسول الله ﷺ يتعوذ من الجان ..... ۴۵۶۴  
 كان رسول الله ﷺ يتعوذ من خمس ..... ۲۴۶۶  
 كان رسول الله ﷺ يتغافل ولا يتطير ..... ۴۵۸۲  
 كان رسول الله ﷺ يتوضأ ..... ۳۹۳  
 كان رسول الله ﷺ يتوضأ لكل صلاة ..... ۴۲۵  
 كان رسول الله ﷺ يجتهد في العشر الأواخر ..... ۲۰۸۹  
 كان رسول الله ﷺ يجعل أصبعيه ..... ۲۲۵۴  
 كان رسول الله ﷺ يجعل في قسم المغانم عشر ..... ۴۰۳۲  
 كان رسول الله ﷺ يجمع بين الظهر والعصر ..... ۱۳۳۹  
 كان رسول الله ﷺ يحب ثب ..... ۴۶۸  
 كان رسول الله ﷺ يحب الخلواء والعسل ..... ۴۱۸۲  
 كان رسول الله ﷺ يحب هذه السورة ..... ۲۱۸۲  
 كان رسول الله ﷺ يجتمع في الأخدعين  
 والكاهل ..... ۴۵۴۶  
 كان رسول الله ﷺ يجتمع الصلاة ..... ۷۹۱  
 كان رسول الله ﷺ يخصف نعله ..... ۵۸۲۲  
 كان رسول الله ﷺ يدركه الفجر في رمضان ..... ۲۰۰۱  
 كان رسول الله ﷺ يذبح وينحر بالمصلى ..... ۱۴۳۸  
 كان رسول الله ﷺ يرفع يديه في الدعاء حتى  
 يرى بياض ..... ۲۲۵۳

- ۱۲۸۱ ..... كان رسول الله ﷺ يوتر بثلاث  
 ۱۲۸۵ ..... كان رسول الله ﷺ يوتر بواحدة  
 ۸۰۳ ..... كان رسول الله ﷺ يؤمنا  
 ۸۶۹ ..... كان ركوع النبي ﷺ وسجوده  
 ۳۲۰۳ ..... كان صداقة لأزواجه ثني  
 ۳۲۳۷ ..... كان عند رسول الله ﷺ تسع نسوة  
 ۴۳۰۷ ..... كان فراش رسول الله ﷺ الذي ينام عليه أدمأ  
 ۴۷۱۷ ..... كان فراش رسول الله ﷺ نحواً عما يوضع  
 ۵۸۲۷ ..... كان في كلام رسول الله ﷺ ترتيل وترسيل  
 ۵۸۶ ..... كان قدر صلاة رسول الله ﷺ  
 ..... كان قيس بن سعد من النبي ﷺ بمنزلة صاحب  
 ۳۶۹۲ ..... الشرط من الأمير  
 ۴۳۳۳ ..... كان كيام أصحاب رسول الله ﷺ بطحاً  
 ۴۳۲۹ ..... كان كم قميص رسول الله ﷺ إلى الرسغ  
 ۳۶۲ ..... كان للنبي ﷺ قذح  
 ۲۹۲۵ ..... كان لي على النبي ﷺ دين فقضاني وزادني  
 ۴۶۷۵ ..... كان لي من رسول الله ﷺ مدخل بالليل  
 ۱۱۵۱ ..... كان معاذ يصلي مع النبي ﷺ العشاء  
 ۴۳۰۸ ..... كان وساد الرسول ﷺ الذي يتكىء  
 ۱۱۷۹ ..... كان يرانا نصليهما فلم يأمرنا  
 ۲۶۰۴ ..... كان يسير العتيق، فإذا وجد فجوة نص  
 ۱۱۶۲ ..... كان يصلي في بيتي قبل الظهر أربعاً  
 ۲۰۹۹ ..... كان يعرض على النبي ﷺ القرآن كل عام مرة  
 ۵۸۲۱ ..... كان ﷺ يعود المريض  
 ..... كان يقرأ في الأول بـ (سبح اسم ربك  
 الأعلى) ..... ۱۲۷۲، ۱۲۷۱، ۱۲۷۰، ۱۲۶۹  
 ۱۲۷۵ ..... كان يقول إذا سلم: سبحان الملك القدوس  
 ۱۴۴۳ ..... كان يكبر أربعاً تكبيره على الجنائز  
 ۵۸۱۶ ..... كان يكون في خدمة أهله  
 ۴۲۸۹ ..... كان ينبذ لرسول الله ﷺ في سقائه  
 ۲۵۹۲ ..... كان ميل منا المهمل فلا ينكر عليه  
 ۱۲۶۴ ..... كان يوتر بأربع وثلاث  
 ۱۱۸۳ ..... كان رسول الله ﷺ يطيل القراءة  
 ۴۲۱۷ ..... كان رسول الله ﷺ يعجبه  
 ۵۲۶۰ ..... كان رسول الله ﷺ يعجبه من الدنيا ثلاث:  
 ۹۱۶، ۹۱۰ ..... كان رسول الله ﷺ يعلمنا التشهد  
 ۴۵۹ ..... كان رسول الله ﷺ يقتل  
 ..... كان رسول الله ﷺ يغزو بأم سليم، ونسوة من  
 الأنصار ..... ۳۹۴۰  
 ۳۹۸۸ ..... كان رسول الله ﷺ يغزو بهم  
 ۸۴۴ ..... كان رسول الله ﷺ يفتح صلاته  
 ۱۲۴۱ ..... كان رسول الله ﷺ يفر من الشهر  
 ۱۸۲۶ ..... كان رسول الله ﷺ يقبل الهدية ويثيب عليها  
 ۲۰۰۰ ..... كان رسول الله ﷺ يقبل ويباشر وهو صائم  
 ۱۰۲۵ ..... كان رسول الله ﷺ يقرأ (السجدة)  
 ۱۰۳۲ ..... كان رسول الله ﷺ يقرأ علينا  
 ۸۴۰ ..... كان رسول الله ﷺ يقرأ في العيدين  
 ۸۴۳ ..... كان رسول الله ﷺ يقرأ في ركعتي الفجر  
 ۸۴۱ ..... كان رسول الله ﷺ يقرأ فيهما  
 ۳۲۳۰ ..... كان رسول الله ﷺ يقسم لعائشة  
 ۲۲۰۵ ..... كان رسول الله ﷺ يقطع قراءته  
 ۷۹۱ ..... كان رسول الله ﷺ يقول في كل  
 ۰۸۰۸ ..... كان رسول الله ﷺ يكبر  
 ۱۶۵۳ ..... كان رسول الله ﷺ يكبرها  
 ۵۸۳۳ ..... كان رسول الله ﷺ يكثر الذكر  
 ..... كان رسول الله ﷺ يكثر دهن رأسه، وتريح  
 لحيته ..... ۴۴۴۵  
 ۳۸۶۹ ..... كان رسول الله ﷺ يكره الشكالي في الخيل  
 ۴۶۱۵ ..... كان رسول الله ﷺ يكره الغل  
 ۶۱۶۱ ..... كان رسول الله ﷺ يكتبه بأبي المساكين  
 ۹۹۸ ..... كان رسول الله ﷺ يلحظ  
 ۴۴۶۲ ..... كان رسول الله ﷺ يمد ذواته ويأخذها  
 ۴۱۶ ..... كان رسول الله ﷺ يمسح المأقنين  
 ۱۲۲۶ ..... كان رسول الله ﷺ ينام أول الليل  
 ۴۲۸۸ ..... كان رسول الله ﷺ ينذله

لعن رسول الله ﷺ الراشي والمرثي والرائش ٣٧٥٥  
 لعن رسول الله ﷺ الرجل من النساء ٤٤٧٠  
 لعن رسول الله ﷺ الرجل يلبس لبسة المرأة ٤٤٦٩  
 لعن رسول الله ﷺ من فرق بين الوالد ٣٣٧٢  
 لقد رأيت رسول الله ﷺ ما يزيد ١٤١٧  
 لقد سميت رسول الله ﷺ بمسححي هذا  
 الشراب كله: ٤٢٨٦  
 لقد صحبت رسول الله ﷺ فما رأيتاه ١٠٥٠  
 لما أمرني برسول الله ﷺ انتهى به ٥٨٦٥  
 لما بدن رسول الله ﷺ وثقل ١١٩٨  
 لم أر النبي ﷺ يستلم من ٢٥٦٨  
 لما فتح رسول الله ﷺ مكة ٤٤٨٢  
 لما قدم رسول الله ﷺ المدينة لعبت الحبشة ٥٩٥٢  
 لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله ﷺ ٥٩٦٢  
 لم يكن بيالي من أي أيام الشهر ٢٠٤٦  
 لم يزل رسول الله ﷺ يلبي حتى رمى ٢٦٠٦  
 لم يزل رسول الله ﷺ يسأل ٤٥٠  
 لم يكن النبي ﷺ على شيء من النوافل ١١٦٣  
 لم يكن رسول الله ﷺ فاحشاً ٥٨٢٠  
 لم يكن رسول الله ﷺ يريد غزوة إلا ٣٩٣٨  
 لم يكن شخص أحب إليهم من رسول الله ﷺ ٤٦٩٨  
 لم يكن شيء أحب إلى رسول الله ﷺ بعد  
 النساء من الخيل ٣٨٩٠  
 لم يبعث من أخيك ثمراً فأصابته جائحة ٢٨٤٢  
 لولا أني رأيت رسول الله ﷺ ٢٥٨٩  
 ما أحصي ما سمعت رسول الله ﷺ ٨٥٢، ٨٥١  
 ما أخذت سورة يوسف ٨٦٤  
 ما أخذت (ق) إلا عن لسان ١٤٠٩  
 ما أعلم النبي ﷺ رأى رغباً مرفقاً ٤١٧٠  
 ما أكل النبي ﷺ على خوان ولا في سكرجة ٤١٦٩  
 مات النبي ﷺ وهو يكره ثلاثة أحياء: ٥٩٩٢  
 ما تركته منذ رأيت رسول الله ﷺ ٢٥٨٧

كتب رسول الله ﷺ إلى كسرى ٣٩٢٨  
 كسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ ١٤٩٣  
 كنا إذا أتينا النبي ﷺ جلس أحدنا حيث ينتهي ٤٧٢٩  
 كنا إذا صلينا خلف النبي ﷺ ٥٨٩  
 كنا عند رسول الله ﷺ فقراً: طسم ٢٩٨٩  
 كنا مع النبي ﷺ نداول من قصعة ٥٩٢٨  
 كنا مع رسول الله ﷺ في سفر ١٤٦٩  
 كنا نحز رقيام رسول الله ﷺ ٨٢٩  
 كنا نصلي العصر مع رسول الله ﷺ ٦١٥  
 كنا نصلي المغرب مع رسول الله ﷺ ٥٩٦  
 كنا ننبذ لرسول الله ﷺ في السقاء ٤٢٨٧  
 كنا نبي رسول الله ﷺ ببقلة كان يجتنيها ٤٧٧٣  
 كنت إذا سألت رسول الله ﷺ أعطاني ٦٠٩٥  
 كنت أرى رسول الله ﷺ يسلم ٩٤٣  
 كنت أرجل رأس رسول الله ﷺ وأنا حافض ٤٤١٩  
 كنت أصلي الظهر مع رسول الله ﷺ ١٠١١  
 كنت أطيب رسول الله ﷺ قبل ٢٦٥١  
 كنت أطيب رسول الله ﷺ لإحرامه ٢٥٤٠  
 كنت أعرف انقضاء صلاة رسول الله ﷺ ٩٥٩  
 كنت أغتسل أنا والنبي ﷺ ٥٤٦  
 كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد ٤٤٦٠  
 كنت ألعب بالبنات عند النبي ﷺ ٣٢٤٣  
 كنت أمشي مع رسول الله ﷺ وعليه بزد ٥٨٠٣  
 كنت جالساً مع النبي ﷺ إذ ٣١٧٥  
 كنت رديف أبي طلحة وإنهم ٢٥٤٤  
 كنت مع رسول الله ﷺ فسمع صوت ٤٨١١  
 لارمقن صلاة رسول الله ﷺ الليلة ١١٩٧  
 لا يدخل هذا بيت قوم إلا أدخله الذل ٢٩٧٨  
 لعن النبي ﷺ المخثن والمترجلات ٤٤٢٨  
 لعن النبي ﷺ من اتخذ شيئاً في الروح غرضاً ٤٠٧٥  
 لعنت الواصلة والمستوصلة والتامصة ٤٤٦٨  
 لعن رسول الله ﷺ الراشي والمرثي ٣٧٥٤، ٣٧٥٣



- ۴۱۱۷ من السنة إذا جلس الرجل أن يخلع نعليه . . .  
 ۳۶۵ من حدثكم أن النبي ﷺ كان يبول قائماً . . .  
 ۴۱۱ من سره أن ينظر إلى طهور رسول الله ﷺ . . .  
 ۱۱۵۸ من صل المغرب أو الصبح . . .  
 ۹۳۵ من صل على النبي ﷺ واحدة . . .  
 ۱۲۶۱ من كل الليل أوتر رسول الله ﷺ . . .  
 ۲۶۳۰ نحر النبي ﷺ عن نسائه بقرة في حجته . . .  
 ۲۷۰۸ نحر النبي ﷺ هداياه وحلق . . .  
 ۲۶۳۶ نحرنا مع رسول الله ﷺ عام الحديبية . . .  
 ۵۸۸۷ نعم النبي ﷺ زيداً وجعفرأ وابن رواحة . . .  
 ۴۰۰۸ نفل الرسول ﷺ الربع بعد الخمس . . .  
 نفل الرسول ﷺ الربع في البداية، والثالث في  
 الرجعة . . . ۴۰۰۷  
 نفلي رسول الله ﷺ يوم بدر سيف أبي جهل  
 وكان قتله . . . ۴۰۰۴  
 نفلنا رسول الله ﷺ نفلاً . . . ۳۹۹۱  
 هنك النبي ﷺ سراً فيه ثماثيل . . . ۴۴۹۳  
 هذا رسول الله ﷺ مقبلاً متقنعاً . . . ۴۳۰۹  
 هذه فريضة الصدقة التي فرض رسول الله ﷺ . . . ۱۷۹۶  
 هكذا رأيت رسول الله ﷺ قام على . . . ۱۶۷۹  
 هكذا رأيت النبي ﷺ يفعل (رمي الجمار) . . . ۲۶۶۱  
 هكذا صنع رسول الله ﷺ . . . ۱۹۹۶  
 هكذا كان رسول الله ﷺ يتطهر . . . ۴۶۹  
 هكذا كان وضوء رسول الله ﷺ . . . ۳۹۴  
 هكذا كان يستحجر رسول الله ﷺ . . . ۴۴۳۶  
 والله لقد رأيت النبي ﷺ يقوم على . . . ۳۲۴۴  
 والله لقد صلى رسول الله ﷺ على ابني . . . ۱۶۵۶  
 وضع النبي ﷺ يده في الركوة . . . ۵۸۸۲  
 وضعت للنبي ﷺ غسلاً . . . ۴۳۶  
 وضأت النبي ﷺ في غزوة . . . ۵۲۱  
 وقت رسول الله ﷺ لأهل المدينة . . . ۲۵۱۶  
 وقت رسول الله ﷺ لأهل المشرق . . . ۲۵۳۰
- ماترك رسول الله ﷺ ديناراً ولا درهماً . . . ۵۹۷۳  
 ماترك رسول الله ﷺ زكعتين . . . ۱۱۷۸  
 ماترك رسول الله ﷺ عند موته ديناراً . . . ۵۹۷۴  
 ماترك رسول الله ﷺ من قائد فتنة . . . ۵۳۹۳  
 ماخير رسول الله ﷺ بين أمرين إلا . . . ۵۸۱۷  
 ما رأى رسول الله ﷺ متخلأ . . . ۴۱۷۱  
 ما رأيت أحداً أكثر تبسماً من رسول الله ﷺ . . . ۵۸۲۹  
 ما رأيت رسول الله ﷺ صائماً في المشرق قط . . . ۲۰۴۳  
 ما رأيت رسول الله ﷺ صلى صلاة إلا . . . ۲۶۰۸  
 ما رأيت النبي ﷺ يتحرى صيام يوم فضله . . . ۲۰۴۰  
 ما رأيت رسول الله ﷺ يصلي إلى . . . ۷۸۳  
 ما رأيت رسول الله ﷺ يصوم شهرين . . . ۱۹۷۶  
 ما رأي رسول الله ﷺ يأكل متكئاً قط . . . ۴۲۱۲  
 ما مثل رسول الله ﷺ شيئاً قط فقال لا . . . ۵۸۰۵  
 ما صلى رسول الله ﷺ العشاء قط . . . ۱۱۷۵  
 ما صلى رسول الله ﷺ صلاة . . . ۶۰۸  
 ما ضرب رسول الله ﷺ لنفسه . . . ۵۸۱۸  
 ما عاب النبي ﷺ طعاماً قط . . . ۴۱۷۲  
 ما علمته صام شهراً كله إلا رمضان . . . ۲۰۳۷  
 ما كان رسول الله ﷺ يسرد . . . ۵۸۲۸  
 ما كان يكون لرسول الله ﷺ فرجة . . . ۴۵۴۱  
 ما كنا نشاء أن نرى رسول الله ﷺ في . . . ۱۲۰۸  
 بررت على النبي ﷺ وهو يبول . . . ۵۲۹  
 مر رجل وعليه ثوبان أحمران، فسلم على النبي  
 ﷺ فلم يرد عليه . . . ۴۳۵۳  
 مر رسول الله ﷺ بمجلس فيه . . . ۴۶۳۹  
 مر علينا رسول الله ﷺ في نسوة فسلم . . . ۴۶۶۳  
 مسح رسول الله ﷺ بوجهه ويديه . . . ۵۳۵  
 مسح رسول الله ﷺ رأسي . . . ۴۷۶  
 مسح رسول الله ﷺ صدره ودعا . . . ۵۹۲۰  
 ملعون على لسان محمد ﷺ من قعد وسط  
 الحلقة . . . ۴۷۲۲

## فهرس الأوامر

- ١٤٦٣ ..... أمرنا رسول الله ﷺ أن نستشرف  
 ٤٠٠٥ ..... أمرني الرسول ﷺ بطرح بعضها  
 ٥٢٥٩ ..... أمرني خليلي بسبع :  
 ٩٦٩ ..... أمرني رسول الله ﷺ أن أقرأ  
 ٣٢٠٠ ..... أمرها الرسول ﷺ أن تبدأ بالرجل (في العتق)  
 ٤٤٠٠ ..... أمره النبي ﷺ أن يتخذ أنفاً من ذهب  
 ٥٤٣ ..... أمره النبي ﷺ أن يقتل  
 ٣٥٣٩ ..... أمرهم رسول الله ﷺ أن يأتيوا بل  
 ٢٨٢٣ ..... أن النبي ﷺ أمره أن يجهز جيشاً  
 ١٨٠٠ ..... إن النبي ﷺ لما وجهه إلى اليمن أمره  
 ٦١٠٥ ..... أن رسول الله ﷺ أمر بسد الأبواب إلا  
 ..... أن رسول الله ﷺ أمر بقتل الوزغ وسماه  
 ٤١٢٠ ..... فويسقاً  
 ١١٨٦ ..... إن رسول الله ﷺ أمرنا بذلك  
 ١٤٦٢ ..... إن رسول الله ﷺ أمرني أن أضحي بهما  
 ٤٢٦ ..... إن رسول الله ﷺ كان أمر بالوضوء  
 ٣٣٤٠ ..... إن رسول الله ﷺ كان يأمر باستبراء  
 ١٨١١ ..... أن رسول الله ﷺ كان يأمرنا أن نخرج  
 ٤٠٣٦ ..... أن رسول الله ﷺ لما وجهه إلى اليمن أمره  
 ٥١٧ ..... جعل رسول الله ﷺ ثلاثة أيام  
 ٤٠٧٢ ..... سأل النبي ﷺ فأمره بأكملها  
 ..... سمعت النبي ﷺ يأمر فيمن زنى ولم يحصن،  
 ٣٥٥٦ ..... جلد مائة  
 ١٣٤٩ ..... فرض الله الصلاة على لسان نبيكم  
 ١٨١٥ ..... فرض رسول الله ﷺ زكاة الفطر صاعاً  
 ١٨١٨ ..... فرض رسول الله ﷺ زكاة الفطر طهر  
 ٤٠٩٦ ..... أخبر رسول الله ﷺ فأمره بأكملها  
 ٦٤٢ ..... ألقى علي رسول الله ﷺ التأذين  
 ٣٧٦٨ ..... أمر الرسول ﷺ أن يسهم بينهم في اليمين  
 ٤٥٢٧ ..... أمر النبي ﷺ أن نسترفي من العين  
 ٤١٠١ ..... أمر النبي ﷺ بقتل الكلاب  
 ١٤٨٩ ..... أمر النبي ﷺ بالعقاة في كسوف الشمس  
 ٣٥٥٩ ..... أمر النبي ﷺ باليهودي واليهودية فرجها  
 ٣٤٥٩ ..... أمر به رسول الله ﷺ فرض رأسه  
 ٧١٧ ..... أمر رسول الله ﷺ ببناء المسجد  
 ٥٠٩ ..... أمر رسول الله ﷺ أن يستمتع بجلود  
 ٤٢٩٠ ..... أمر رسول الله ﷺ أن ينبذ في أسقية  
 ٣٥٧٩ ..... أمر رسول الله ﷺ بالرجلين فضربوا  
 ٣٥٧٣ ..... أمر رسول الله ﷺ برجل زنى فجلده  
 ١٦٤٣ ..... أمر رسول الله ﷺ بقتل أحد  
 ٤١١٩ ..... أمر رسول الله ﷺ بقتل الوزغ  
 ٤١٤١ ..... أمر رسول الله ﷺ بقتلهم  
 ٦٥٣ ..... أمر رسول الله ﷺ بلالاً أن يجعل إصبعيه  
 ٦٤١ ..... أمر رسول الله ﷺ بلالاً أن يشفع  
 ٤٠٠٥ ..... أمرني رسول الله ﷺ بشيء  
 ١٥٢٦ ..... أمرنا النبي ﷺ بسبع ونها عن سبع  
 ١١١١ ..... أمرنا رسول الله ﷺ إذا كنا  
 ٣٧٠ ..... أمرنا رسول الله ﷺ أن لا نستقبل  
 ..... أمرنا رسول الله ﷺ أن نتداوى من ذات  
 ٤٥٣٥ ..... الجنب  
 ٩٥٨ ..... أمرنا رسول الله ﷺ أن نرد  
 ٣٨٨٢ ..... أمرنا رسول الله ﷺ أن نسبع للوضوء

۲۰۶۰ ..	كان رسول الله ﷺ يأمرني أن أصوم ثلاثة ..	۱۶۸۲ ...	كان رسول الله ﷺ أمرنا بالقيام في الجنائز ..
	كان رسول الله ﷺ يحثنا على الصدقة وينهاينا	۲۰۶۸	كان رسول الله ﷺ أمر بصيام يوم عاشوراء
۳۵۴۱، ۳۵۴۰ .....	عن المثلة ..	۵۲۰ .....	كان رسول الله ﷺ يأمرنا بالصوم
۲۰۳۲ .....	كان يصيئنا ذلك فتؤمر بقضاء الصوم ..	۱۱۳۵ .....	كان رسول الله ﷺ يأمرنا بالصوم
۶۷۹ .....	كنا نؤمر بالدعاء عند أذان ..		

www.KitaboSunnat.com

## فهرس النواهي

- أراد النبي ﷺ أن ينهى عن أن يسمى بعمل  
 ٤٧٥٤ ..... وبركة  
 أن النبي ﷺ نهى عن الحبوّة يوم الجمعة ... ١٣٩٣  
 أن النبي ﷺ نهى عن الخمر، والميسر،  
 والكوبة، والغبراء ..... ٤٥٠٤  
 إن النبي ﷺ نهى عن الصلاة نصف النهار ... ١٠٤٦  
 أن النبي ﷺ نهى عن بيع الحيوان بالحيوان  
 نسيئة ..... ٢٨٢٢  
 أن النبي ﷺ نهى عن بيع الكالئ بالكالئ ... ٢٨٦٣  
 أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الدم ..... ٢٧٦٥  
 أن النبي ﷺ نهى عن طعام المتبارين ..... ٣٢٢٥  
 إن النبي ﷺ نهى عن لبس الحرير ..... ٤٣٢٣  
 أن رسول الله ﷺ نهى عن زورات القبور ..... ١٧٧٠  
 إن رسول الله ﷺ نهى عن النيا ..... ٢٨٦١  
 إن رسول ﷺ نهى عن الشغار ..... ٣١٤٦  
 أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع اللحم بالحيوان  
 أن رسول الله ﷺ نهى عن ثمن الكلب  
 والسنور ..... ٢٧٦٨  
 أن رسول الله ﷺ نهى عن ثمن الكلب ومهر  
 أن رسول الله ﷺ نهى عن صوم يوم عرفة  
 بعرفة ..... ٢٠٦٢  
 أن رسول الله ﷺ نهى عن لقطة الحاج ..... ٣٠٣٥  
 إن رسول الله ﷺ نهى عن متعة النساء ..... ٣١٤٧  
 ثلاث ساعات كان رسول الله ﷺ ينهاها ..... ١٠٤٠  
 حرم رسول الله ﷺ الحمر الإنسية ..... ٤١٢٩  
 حرم رسول الله ﷺ لحوم الحمر الأهلية ..... ٤١٠٦
- كان رسول الله ﷺ ينهى أن يفترش ..... ٧٩١  
 كان رسول الله ﷺ ينهى عن عقبة ..... ٧٩١  
 كان رسول الله ﷺ ينهى عن كثير من الإرفاء ..... ٤٤٤٩  
 كره رسول الله ﷺ ثمن جلود السباع ..... ٥٠٧  
 لعن رسول الله ﷺ أكل الربا ..... ٢٨٠٧  
 لعن رسول الله ﷺ أكل الربا وموكله ..... ٢٨٢٩  
 لعن رسول الله ﷺ المحلل والمحلل  
 له ..... ٣٢٩٧، ٣٢٩٦  
 لعن رسول الله ﷺ النائحة والمستمعة ..... ١٧٣٢  
 لعن رسول الله ﷺ زائرات القبور ..... ٧٤٠  
 لعن رسول الله ﷺ في الخمر عشرة ..... ٢٧٧٦  
 نهى النبي ﷺ أن يمسح الرجل ..... ٤٧٠١  
 نهى النبي ﷺ أن يمشي الرجل بين المراتين ... ٤٧٢٨  
 نهى النبي ﷺ عن أكل لحم الضب ..... ٤١٢٧  
 نهى النبي ﷺ عن أكل الهرة وأكل ثمنها ... ٤١٢٨  
 نهى النبي ﷺ الرجال والنساء عن دخول  
 الحمامات ..... ٤٤٧٤  
 نهى النبي ﷺ طبيباً عن قتل ضفدع ..... ٤٥٤٥  
 نهى النبي ﷺ عن الأغلوطات ..... ٢٤٣  
 نهى النبي ﷺ عن التفريق بين ..... ٣٣٦٣  
 نهى النبي ﷺ عن القيام لأحد ..... ٤٧٠١  
 نهى النبي ﷺ عن المحاقلة ..... ٢٩٧٥  
 نهى النبي ﷺ عن الميثة الحمراء ..... ٤٣٥٨  
 نهى النبي ﷺ عن النبهة والمثلة ..... ٢٩٤١  
 نهى النبي ﷺ عن خليط التمر والبر ..... ٣٦٤٠  
 نهى رسول الله ﷺ النساء في إحرامهن ..... ٢٦٨٩

۲۶۹۲ نہی رسول اللہ ﷺ أن يلبسه المحرم (البرنس)  
 ۴۷۲۱ نہی رسول اللہ ﷺ أن ينام الرجل على سطح  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يتعل الرجل  
 قائماً ..... ۴۴۱۵، ۴۴۱۶  
 ۳۲۲۷ نہی رسول اللہ ﷺ عن إجابة طعام الفاسقين  
 ۴۲۶۵ نہی رسول اللہ ﷺ عن اختناث الأسقية ...  
 ۴۲۳۰ نہی رسول اللہ ﷺ عن أكل الثوم إلا مطبوخاً  
 ۴۱۲۶ نہی رسول اللہ ﷺ عن أكل الجلالة والبانها  
 ۴۱۳۰ نہی رسول اللہ ﷺ عن أكل لحوم الخيل ...  
 ۴۰۸۸ نہی رسول اللہ ﷺ عن أكل المجشمة  
 ۴۱۰۳ نہی رسول اللہ ﷺ عن التحريش بين البهائم  
 ۴۴۰۶ نہی رسول اللہ ﷺ عن التخم بالذهب ...  
 ۴۴۴۸ نہی رسول اللہ ﷺ عن الرجل إلغياً ...  
 ۹۸۱ نہی رسول اللہ ﷺ عن الخصر  
 ۴۲۹۰ نہی رسول اللہ ﷺ عن الدباء  
 ۴۵۳۹ نہی رسول اللہ ﷺ عن الدواء الخيث  
 ۷۶۴ نہی رسول اللہ ﷺ عن السدل  
 ۴۲۸۰ نہی رسول اللہ ﷺ عن الشرب من ثلثة القدح  
 ۴۲۶۴ نہی رسول اللہ ﷺ عن الشرب من في السقاء  
 نہی رسول اللہ ﷺ عن الشرب والأكلي في آنية  
 الفضة والذهب ..... ۴۳۲۱  
 ۴۰۷۷ نہی رسول اللہ ﷺ عن الضرب في الوجه ..  
 ۴۴۲۶ نہی رسول اللہ ﷺ عن القرع .....  
 ۳۸۳۶ نہی رسول اللہ ﷺ عن المحاقلة، والمزابنة ..  
 ۳۸۳۵، ۲۹۷۳ نہی رسول اللہ ﷺ عن المخابرة ...  
 ۳۸۳۴ نہی رسول اللہ ﷺ عن المزابنة .....  
 ۲۸۳۷ نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع التمر بالتمر ...  
 ۲۸۳۹ نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع الثمار حتى يلدو ...  
 ۲۸۵۴ نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع الحصة .....  
 ۲۸۴۱ نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع السنين .....  
 ۲۸۱۶ نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع الصبرة .....  
 ۲۸۶۴ نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع العرمان .....  
 ۲۸۶۲ نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع الغنبل حتى يسود

۴۰۱۶ نہی رسول اللہ ﷺ أن تباع السهام .....  
 ۱۷۵۱ نہی رسول اللہ ﷺ أن تتبع جنازة معمارانة ..  
 ۱۷۰۹ نہی رسول اللہ ﷺ أن تجصص القبور .....  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن تخلق المرأة  
 رأسها ..... ۴۴۸۵، ۳۶۵۳  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن تصبر بهيمة أو غيرها  
 للقتل ..... ۴۰۷۴  
 ۴۷۳، ۴۷۲ نہی رسول اللہ ﷺ أن تقتل .....  
 ۳۱۷۱ نہی رسول اللہ ﷺ أن تنكح المرأة على  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن نصحي ..... ۱۴۶۴  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يأكل الرجل بشاله .. ۴۳۱۵  
 نہی النبي ﷺ أن يباع الطعام حتى يقبض .. ۲۸۴۶  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يبال ..... ۴۷۵  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يترعرع الرجل ..... ۴۴۳۴  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يتعاطى السيف مسلولاً ۳۵۲۷  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يتنفس في الإناء ..... ۴۳۷۷  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يتوضأ ..... ۴۷۱  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يحصص القبر ..... ۱۶۹۷  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يجلس ..... ۹۱۴  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يجمع أحد بين اسمه  
 وكنيته ..... ۴۷۶۹  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يرفع الرجل إحدى  
 رجلتيه على الأخرى ..... ۴۷۰۹  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يستفاد ..... ۷۳۵، ۷۳۴  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يشرب الرجل قائماً .. ۴۲۶۶  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يصلي في سبعة ..... ۷۳۸  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يعزل عن الحرة ..... ۳۱۹۷  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يقد السريين أصبعين ۳۵۲۸  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يقرن الرجل بين  
 الثمرتين ..... ۴۱۸۸  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يقوم الإمام ..... ۱۶۶۲  
 نہی رسول اللہ ﷺ أن يقيم الرجل الرجل .. ۱۳۹۵

- ۲۹۷۴ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن كراء  
 ۴۱۰۵ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن كل ذي ناب من .....  
 ۳۶۵۰ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن كل مسكر  
 نہی رسول اللہ ﷺ عن لبس الحرير إلا موضع  
 ۴۳۲۴ ..... أصبعين  
 ۴۳۸۴ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن لبس القسي، والمعصفر  
 ۲۸۵۳ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن لبستين  
 ۵۰۶، ۵۰۵ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن لبس جلود  
 ۴۱۴۷ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن لحوم الحمر  
 ۴۳۵۶ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن مياثر الأرجوان  
 ۴۲۹۳ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن نبيذ الجر الأخضر  
 ۹۰۲ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن نفرة  
 ۷۳۶ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن هاتين الشجرتين  
 ۴۴۳۱ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عنه  
 ۴۰۸۹ ..... نہی رسول اللہ ﷺ يوم خيبر عن كل ذي ناب  
 نہی رسول اللہ ﷺ يوم خيبر عن لحوم الحمر  
 ۴۱۰۷ ..... الأهلية  
 ۳۳۶ ..... نہانا رسول اللہ ﷺ أن نستقبل القبلة لغائط  
 ۳۷۵ ..... نہانا رسول اللہ ﷺ عن ذلك  
 ۳۳۶۶ ..... نہانا رسول اللہ ﷺ عن ضرب المصلين  
 ۴۳۹۰ ..... نہاني رسول اللہ ﷺ أن أنختم فيه  
 ۴۳۵۶ ..... نہاني رسول اللہ ﷺ عن خاتم الذهب  
 ۲۸۴۳ ..... نہاهم رسول اللہ ﷺ عن بيعه  
 ۴۰۸۵ ..... نہينا عن صيد كلب المجوس
- ۲۸۶۵ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع المضطر  
 ۲۸۷۸ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع الولاء  
 ۲۸۶۸ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن بيعتين في بيعة  
 ۲۸۶۹ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن بيعتين في صفقة واحدة  
 ۲۸۵۵ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع جبل الحيلة  
 ۲۸۵۷ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع ضراب الحمل  
 ۲۸۵۸ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع فضل الماء  
 ۷۳۲ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن تناشد  
 نہی رسول اللہ ﷺ عن ثمن الكلب، وكسب  
 ۲۷۷۹ ..... الزمارة  
 نہی رسول اللہ ﷺ عن ثوب المصمت من  
 ۴۳۷۸ ..... الحرير  
 ۴۱۲۶ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن ركوب الجلالة  
 ۴۳۹۵ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن ركوب النمر  
 ۴۱۳۵ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن سب الديك  
 نہی رسول اللہ ﷺ عن شرى المغنم حتى  
 ۴۰۱۵ ..... تقسم  
 ۴۰۹۰ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن شريطة الشيطان  
 ۲۰۴۸ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن صوم يوم الفطر والنحر  
 ۲۸۵۶ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن عصب الفحل  
 نہی رسول اللہ ﷺ عن عشر: عن الوشر،  
 ۴۳۵۵ ..... والوشم  
 ۴۱۴۵ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن قتل أربع من الدواب  
 ۳۹۴۲ ..... نہی رسول اللہ ﷺ عن قتل النساء والصبيان



## فهرس الآثار

- ۵۸۳۸ اقام رسول الله ﷺ بمكة خمس عشرة سنة ...  
 ۷۸۰ اقبلت راجباً على آنان .....  
 ۸۰۹ الا اصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ .....  
 ۱۴۷۴، ۱۴۷۳ الاصحى يومان بعد يوم الاضحى .....  
 ۳۲۰۴ الا لا تغالوا صدقة النساء .....  
 ۱۶۹۳ الحدوا ... كما صنع برسول الله ﷺ .....  
 ۶۱۷۰ الحسن اشته رسول الله ﷺ .....  
 ۶۱۴۱ السلام عليك يا ابن ذي الجناحين .....  
 ۲۱۰۶ السنة على المعتكف أن لا يعود مريضاً .....  
 ۴۵۱۰ الشطرنج هو ميسر الاعاجم .....  
 ۵۱۱۷ الضرب عند الغضب (في شرح آية) .....  
 ۶۲۳ الصلاة احسن ما يعمل الناس .....  
 ۶۵۲ الصلاة خير من النوم .....  
 ۷۷۱ الصلاة في الثوب الواحد سنة .....  
 ۶۳۹، ۶۳۸ الصلاة الوسطى صلاة الصبح .....  
 ۶۳۶ الصلاة الوسطى صلاة الظهر .....  
 ۴۶۶۱ العقل وفكاك الاسيروان .....  
 ۲۷۰ العلم علمان فعلم في القلب .....  
 ۵۲۲۳ الفضل : هو صدق الحديث وأداء الأمانة ..  
 ۲۲۵۶ المسألة أن ترفع يديك .....  
 ۵۶۶۳ الناس ينظرون إلى الله يوم القيامة .....  
 ۲۷۱۰ من حسيكم سنة رسول الله ﷺ ؟ .....  
 ۷۸ امض في صلاتك .....  
 ۷۹۲ أنا احفظكم لصلاة رسول الله ﷺ .....  
 ۲۸۳۰ إن آخر ما نزلت آية الربا .....  
 ۸۰۱ أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ .....  
 ۵۹۳۷ اذنت بهم شجرة (الجن ليلة استمعوا القرآن)  
 ۲۶۳۷ ابعتها قياماً مقيدة سنة محمد ﷺ .....  
 ۶۲۵۹ ابوبكر سيدنا، واعتق سيدنا .....  
 ۵۹۲۰ أي النبي ﷺ بالبراق ليلة أسري به .....  
 ۶۲۳۲ أتيت المدينة فسألت الله .....  
 ۱۴۸۸ أتيت وهو قائم في الصلاة (صلاة الكسوف)  
 ۵۷۵۳، ۵۷۵۲ أجل، والله إنه لموصوف .....  
 ۳۵۸۴ أحرق علي رضي الله عنه اللواطين .....  
 ۲۶۶۷ أحرمت من التعقيم بعمره .....  
 ۳۷۴۲ اختصم مسلم ويهودي إلى عمر رضي الله عنه .....  
 ۵۹۴۹ أخطأ سفينة الجيش بأرض الروم .....  
 ۲۶۸۶ إذا اشتكى الرجل عينه .....  
 ۱۷۱۶ إذا أنا مت فلا تصحبني نائحة .....  
 ۲۶۷۴ إذا رمى أحدكم حجرة العقبة فقد حل .....  
 ۱۰۷۴ إذا كنتم في المسجد فنودي بالصلاة .....  
 ۲۹۷۱ إذا وقعت الحدود في الأرض .....  
 ۵۲۱۵ ارتحلت الدنيا مدبرة .....  
 ۵۲۶۶ استسقى يوماً عمر .....  
 ۳۲۶ أشهد لقد كنت أشوي لرسول الله ﷺ .....  
 ۱۵۷۶ أصبح (أي النبي ﷺ) بحمد الله بارئاً .....  
 ۴۰۲۰ أصبنا طيعاً يوم خيبر .....  
 ۴۰۴۹ اصطلحوا على وضع الحرب عشر سنين .....  
 ۵۹۴۴ أصوات عصا أحدهما لها .....  
 ۳۴۰۴ اعتقت منه عائشة أخته .....  
 ۱۷۴۵ أغمي على عبد الله بن رواحة .....  
 ۶۰۲۵ أفضل أمة النبي ﷺ



۳۴۸۲ ۳۴۸۱ ..... إن عمر بن الخطاب قتل نفراً  
 ۱۵۰۹ ..... إن عمر بن الخطاب كان إذا قحطوا استسقى  
 ۲۸۳۳ ..... إنك بأرض فيها الربا فاش  
 ۱۲۹۲ ..... إنك قد صليت خلف رسول الله ﷺ  
 ..... إنكم لتعملون أعمالاً هي أدق في أعينكم من  
 الشعر ..... ۵۳۵۵  
 ۲۰۴۲ ..... إن ناساً تماروا عندها يوم عرفة .....  
 ۴۴۰۸ ..... إن نعل النبي ﷺ كان لها قبلاًن .....  
 ۴۴۸ ..... إنما كان الماء من الماء رخصة .....  
 ۴۳۲ ..... إنما الماء من الماء في الاحتلام .....  
 ۵۷۸۶ ..... إنما كان البياض في عنقه .....  
 ۳۱۵۸ ..... إنما كانت المتعة في أول الإسلام .....  
 ۴۶۶۴ ..... إنما تغدو من أجل السلام .....  
 ۳۳۲۶ ..... إنما نقلت فاطمة لطول لسانها .....  
 ۳۶۳۵ ..... إنه قد نزل تحريم الخمر .....  
 ۵۷۸۶ ..... إنه لم يبلغ ما يخضب .....  
 ۵۹۵۶ ..... أول من قدم علينا من أصحاب رسول الله ﷺ  
 ۶۰۲۴ ..... أي الناس خير بعد النبي ﷺ؟ قال: أبو بكر  
 ۶۱۵۵ ..... أي الناس كان أحب إلى رسول الله ﷺ  
 ۴۲۰۸ ..... بركة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعده .....  
 ۵۸۳۷ ..... بعث رسول الله ﷺ لأربعين .....  
 ۳۷۳ ..... بل إنما هي عن ذلك في الفضاء .....  
 ۵۱۳۶ ..... بل والله، حتى الحبارى .....  
 ۷۴۵ ..... بنى عمر رجة في ناحية المسجد .....  
 ۱۱۱۶ ..... بينا أنا في المسجد .....  
 ۱۹۷۹ ..... تراءى الناس الهلال فأخبرت رسول الله ﷺ  
 ۳۲۰۹ ..... تزوج أبو طلحة أم سليم .....  
 ۳۱۴۲ ..... تزوجني رسول الله ﷺ في شوال .....  
 ۵۹۳۴ ..... تشاورت قريش ليلة بمكة .....  
 ۱۸۵۶ ..... تعلمن أيها الناس أن الطمع فقر .....  
 ۳۰۶۹ ..... تعلموا الفرائض .....  
 ۶۴۵ ..... تقول: الله أكبر .....

۸۶۳ ..... إن أبا بكر الصديق رضي الله عنه صلى .....  
 ۱۶۲۴ ..... إن أبا بكر قبل رسول الله ﷺ وهو ميت .....  
 ۵۴۶۲ ..... إن ابني هذا سيد .....  
 ۶۱۹۷ ..... إن أشبه الناس دلاً وسمناً .....  
 ۴۵۰۹ ..... إن أشد الناس عذاباً يوم القيامة، من قتل نبياً .....  
 ۴۰۳۰ ..... أن الإسلام الكلمة، الإيمان العمل الصالح .....  
 ۹۳۸ ..... إن الدعاء موقوف .....  
 ۴۶۵۶ ..... أن العلاء الحضرمي عامل رسول الله ﷺ .....  
 ۳۳۲ ..... إن القبلة من اللبس .....  
 ۲۲۲۰ ..... إن القتل قد استحريوم اليامة بقراء القرآن .....  
 ۵۷۷۳ ..... إن الله تعالى فضل محمداً ﷺ .....  
 ..... إن النبي ﷺ إذا عرس بليل اضطجع على شقه  
 الأيمن ..... ۴۷۱۶  
 ۳۱۲۹ ..... إن النبي ﷺ تزوجها وهي بنت سبع .....  
 ۴۴۱۸ ..... إن النجاشي أهدى إلى النبي ﷺ .....  
 ۱۱۵۶ ..... إني أصلي في بيتي .....  
 ۵۳۰۷ ..... إني أنا الرزاق ذو القوة المتين .....  
 ..... أن جبرئيل هبط عليه فقال له: خيرهم في  
 أسارى بدر ..... ۳۹۷۳  
 ..... أن حذيفة بن البيان قدم على عثمان ..... ۲۲۲۱  
 ..... أن رجلاً سأل النبي ﷺ عن المباشرة ..... ۲۰۰۶  
 ..... إن رسول الله ﷺ وأبا بكر وعمر حرقوا متاع  
 الغال ..... ۴۰۱۳  
 ..... أنزل الله تعالى فيهم ﴿فإنهم لا يكذبونك﴾ ..... ۵۸۳۴  
 ..... أنزلت هذه الآية ﴿لا يؤاخذكم الله﴾ ..... ۳۴۱۷  
 ..... إني سمعت عمر يخلف على ذلك ..... ۵۵۰۰  
 ..... إني لأول العرب رمى بسهم ..... ۶۱۱۳  
 ..... انطلق بنا إلى أم أيمن نزورها ..... ۵۹۶۷  
 ..... انطلقت في المدة التي كانت بيني وبين  
 رسول الله ﷺ ..... ۵۸۶۱  
 ..... إن عبد الوخر على وجهه ..... ۵۲۹۴  
 ..... أنعم الله بك عيناً ..... ۴۶۵۴

سمعت مالكا وسئل أي شيء الزهد في الدنيا؟

- قال: طيب الكسب ..... ٥٢٨٣  
 سمع يوم عرفة رجلا يسأل ..... ١٨٥٥  
 ميناى ملك من ملوك العجم ..... ٦٢٨٢  
 سئل رسول الله ﷺ عن رجلين ..... ٢٥٠  
 شرب عمر بن الخطاب لبناً ..... ١٨٣٦  
 شقته عائشة رضي الله عنها وكستها حماراً كثيفاً ..... ٤٣٧٥  
 صدق، إنهم كانوا يجمعون ..... ٢٦١٧  
 صلى جابر في إزار ..... ٧٧٠  
 صلى لنا أبو سعيد فجهر ..... ٨٠٦  
 صليت خلف ابن عباس على جنازة ..... ١٦٥٤  
 صلينا وراء عمر بن الخطاب رضي الله عنه ..... ٨٦٥  
 صنعت للنبي ﷺ بردة سوداء ..... ٤٣٦٤  
 ضرب عمر الجزية على ..... ٤٠٤١  
 طلقت منك بثلاث ..... ٣٢٩٣  
 عجباً للعمة تورث ولا ترث ..... ٣٠٦٨  
 عهدت أصحاب رسول الله ﷺ لا يفعلون ..... ٢٥٢  
 ذلك ..... ٢٥٢  
 غدوت إلى رسول الله ﷺ بعيد الله ..... ٤٠٧٩  
 غزونا مع أبي بكر زمن النبي ﷺ ..... ٣٩٥٠  
 ﴿فإذا نقر في الناقور﴾: الصور ..... ٥٥٢٩  
 فتح القسطنطينية مع قيام ..... ٥٤٣٦  
 فرضت الصلاة ركعتين ثم ..... ١٣٤٨  
 فرقوا بين كل ذي محرم من المجوس ..... ٤٠٣٥  
 فقدنا ابن صياد يوم الحرة ..... ٥٥٠٢  
 فتلقت فلانها من عن ..... ٢٦٣٢  
 في الحرام يكفر ..... ٣٢٧٧  
 قال رجل: يا رسول الله أي ذنب أكبر ..... ٤٩  
 قام رسول الله ﷺ من بين أظهرنا فأبطأ ..... ٣٩  
 قيل أبو بكر رضي الله عنه خد عائشة ..... ٤٦٩٠  
 قبض النبي ﷺ وهو ابن ثلاث وستين ..... ٥٨٤٠  
 قبله الرجل امرأته ..... ٣٣٠  
 قتل منهم يوم أحد ..... ٦٦٦٤

- توفاه الله على رأس ستين سنة ..... ٥٨٣٩  
 توفي رسول الله ﷺ وما شعبنا من الأسودين ..... ٤١٩٤  
 ثم جلس فافترش رجله اليسرى ..... ٩١١  
 نكلك أمك، سنة أبي القاسم ..... ٨٠٧  
 جاءت ملائكة إلى النبي ﷺ وهونائم ..... ١٤٤  
 جلد عمر الذي استكرهها ..... ٣٥٨٠  
 جلد عمر رضي الله عنه في حد الحمر ثمانين ..... ٣٦٢٤  
 حتى إذا عتار فسقوا جلد ثمانين ..... ٣٦١٦  
 حرم من الصب سبع ..... ٣١٨١  
 خدمت النبي ﷺ عشر سنين ..... ٥٨٠١  
 خرج النبي ﷺ من الدنيا ولم يشبع من خبز ..... ٥٢٣٨  
 الشعير ..... ١٠٧٥  
 خرج رجل من المسجد بعدما أذن فيه ..... ٤٦٠٢  
 خلق الله تعال هذه النجوم لثلاث ..... ١٧١٢  
 دخلت على عائشة: فقلت يا أماء ..... ٥٦٦١  
 ذاك جبرئيل عليه السلام ..... ٤٠٦٠  
 ذكر عمر بن الخطاب يوماً الف ..... ٥٦٢٩  
 ذكر لنا الجبريل يلقى ..... ٥٦٦٢  
 رأى جبرئيل عليه السلام ..... ٥٦٦٠  
 رآه بفزاده مرتين ..... ٤٧١٤  
 رأيت رسول الله ﷺ وهو قاعد القرفصاء ..... ٢٦٨٧  
 رأيت أسامة وبلالاً ..... ٥٧٩٤  
 رأيت النبي ﷺ في ليلة اضحيان ..... ٥٧٨٠  
 رأيت النبي ﷺ وأكلت معه ..... ٤٧٠٧  
 رأيت رسول الله ﷺ بفناء الكعبة محتبياً بيديه ..... ٤٧٠٨  
 رأيت رسول الله ﷺ في المسجد مستلقياً ..... ٥٧٨٥  
 رأيت رسول الله ﷺ كان أبيض ..... ٦١٠٩  
 رأيت يد ظلحة شلاء وقى بها ..... ٣٩٩٢  
 رد عليه خالد بن الوليد ..... ١٧١٠  
 رشح قبر النبي ﷺ ..... ٤٥١٧  
 رمي أبي يوم الأحزاب على أكحل، فكواه

- ۵۷۹۰ ..... كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل ولا بالقصير  
 ۵۷۸۳ ..... كان رسول الله ﷺ مريعاً  
 ۳۹۴۹ ..... كان شعار المهاجرين  
 ۶۲۶۵ ..... كان عطاء البدرين خمسة آلاف  
 ۳۷۳۰ ..... كان عمر إذا بعث عماله  
 ۵۷۹۶ ..... كان في ساق رسول الله ﷺ حوشة  
 ۳۱۰۲ ..... كان قرش ومن دان دينها  
 ۴۴۱۳ ..... كان لنعل رسول الله ﷺ قبالان  
 ۴۳۷۶ ..... كان لي منها درع على عهد رسول الله ﷺ  
 ۴۱۹۲ ..... كان يأتي علينا الشهر ما نوقد فيه ناراً  
 ۵۸۸۱ ..... كأنني أنظر إلى الغبار ساطعاً  
 ۲۰۳۰ ..... كان يكون عليّ الصوم من رمضان  
 ۵۹۷ ..... كانوا يصلون العتمة  
 ۳۹۳۶ ..... كتب خالد بن الوليد إلى أهل فارس  
 ۲۹۸۶ ..... كل ، فلمعري ، لمن أكل برقية باطل ، لقد  
 ۴۳۸۰ ..... كل ماشئت والبس ماشئت  
 ۱۷۷۱ ..... كنت أدخل بيتي الذي فيه رسول الله ﷺ  
 ۴۴۳۵ ..... كنت أطيب النبي ﷺ بأطيب ما نجد  
 ۳۲۵۰ ..... كنت أغار من اللاتي وهبن أنفسهن  
 ۴۴۰ ..... كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ  
 ۴۹۴ ..... كنت أغسله من ثوب رسول الله ﷺ  
 ..... كنت أفرك المني من ثوب  
 ۴۹۶ ، ۴۹۵ ..... رسول الله ﷺ  
 ۷۸۶ ..... كنت أنام بين يدي رسول الله ﷺ  
 ۵۸۲۳ ..... كنت جاره ، فكان إذا نزل عليه الوحي  
 ۳۹۷۴ ..... كنت في سبي قريظة  
 ۵۹۱۹ ..... كنت مع النبي ﷺ بمكة فخرجنا في بعض  
 ۳۳۹۸ ..... كنت مملوكاً لأم مسلمة  
 ۲۴۵۳ ..... كنا إذا صعدنا كبرنا  
 ۳۹۱۷ ..... كنا إذا نزلنا منزلاً لا نسبح حتى نحل الرحال  
 ۱۱۸۰ ..... كنا بالمدينة فإذا أذن المؤذن  
 ۶۰۲۵ ..... كنا في زمن النبي ﷺ لا نعدل بأبي بكر  
 ۴۰۲۲ ..... كنا نأكل الجزور في الغزو  
 ۵۹۵۰ ..... قحط أهل المدينة قحطاً شديداً  
 ۶۲۰۰ ..... قدمت الشام فصليت ركعتين  
 ۴۰۶۱ ..... قرأ عمر بن الخطاب رضي الله عنه  
 ۴۶ ..... قلت : يا رسول الله من معك على هذا الأمر  
 ۴۴۸۸ ..... كان إبراهيم خليل الرحمن أول  
 ۱۱۸۷ ..... كان ابن عمر إذا صلى الجمعة  
 ۲۰۱۷ ..... كان ابن عمر يجتمع وهو صائم  
 ۲۶۲۶ ..... كان ابن عمر يقف عند الجمرتين  
 ۳۹۵۱ ..... كان أصحاب النبي ﷺ يكرهون الصوت  
 ۵۷۹ ..... كان أصحاب رسول الله ﷺ لا يرون  
 ۳۱۷ ..... كان أصحاب رسول الله ﷺ ينتظرون العشاء  
 ۵۲۹۱ ..... كان المال فيما مضى يُكره  
 ۷۹۸ ..... كان الناس يؤمرون أن  
 ۵۸۴۵ ..... كان النبي ﷺ إذا أنزل عليه الوحي كرب  
 ۵۸۱۳ ..... كان النبي ﷺ أشد حياءً  
 ۱۴۰۴ ..... كان النداء يوم الجمعة أوله إذا  
 ۴۱۴۶ ..... كان أهل الجاهلية يأكلون أشياء ويتركون  
 ۲۵۳۳ ..... كان أهل اليمن يحجون  
 ۵۱۴ ..... كانت الكلاب تقبل وتدير  
 ۴۶۷۷ ..... كانت المصافحة في أصحاب الرسول ﷺ  
 ۳۱۸۳ ..... كانت اليهود تقول : إذا أتى  
 ۴۰۵۶ ..... كانت أموال بني النضير مما أفاء الله على رسوله  
 ۱۳۱۹ ..... كانت عائشة رضي الله عنها تصلي الضحى  
 ۳۴۹۸ ..... كانت قيمة الدية على عهد رسول الله ﷺ  
 ۴۴۴۴ ..... كانت لرسول الله ﷺ سكة  
 ۶۱۰۶ ..... كانت لي منزلة من رسول الله ﷺ لم  
 ۵۷۹۸ ..... كان رسول الله ﷺ إذا سُر استنار  
 ۵۷۸۷ ..... كان رسول الله ﷺ أزهر اللون  
 ۵۷۹۷ ..... كان رسول الله ﷺ أفجع الشينين  
 ۵۷۸۴ ..... كان رسول الله ﷺ ضليع الفم  
 ۵۷۷۹ ..... كان رسول الله ﷺ قد شعث مقدم رأسه  
 ۵۷۸۲ ..... كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل البائن

- ۵۹۴۷ ..... لما مات النجاشي كنا نتحدث أنه  
 ۶۱۷۵ ..... لما نقل رسول الله ﷺ هبطت  
 ۳۳۷۱ ..... لما نزل قوله تعالى: ﴿ولا تقربوا مال﴾  
 ۱۸۱۴ ..... لم يأمرني فيه النبي ﷺ بشيء  
 ۶۱۴۶ ..... لم يكن أحد أشبه بالنبي ﷺ من الحسن  
 ۵۷۹۱ ..... لم يكن بالطويل المغطى  
 ۱۴۵۱ ..... لم يكن يؤذن يوم القطر  
 ۲۴۷۹ ..... لولا كلمات أقولهن .....  
 ۱۰۷۳ ..... لولا ما في البيوت من النساء  
 ۶۰۵۵ ..... لو أن لي طلاع الأرض ذهباً  
 ۴۴۷۸ ..... لو شئت أن أعد شمطات  
 ۷۴۴ ..... لو كنتما من أهل المدينة  
 ۷۸۸ ..... لو يعلم المارئين يدي المصلي  
 ۵۲۸۲ ..... ليس الزهد في الدنيا بلبس الغليظ  
 ۲۰۸۷ ..... ليلة ثلاث وعشرين  
 ۳۶۶۰ ..... ما أباني شربت الخمر أو عبدت هذه السارية  
 ..... ما أشكل علينا أصحاب رسول الله ﷺ حديث  
 ۶۱۹۴ ..... ما أغبط أحدأ بهون موت بعد الذي  
 ۱۵۶۳ ..... ما بالمدنية أهل بيت هجرة إلا  
 ۲۹۸۰ ..... مات النبي ﷺ بين حائتي وذائتي  
 ۱۵۴۰ ..... ماتت لنا شاة فذبقتنا سكرها  
 ۵۰۰ ..... ما حجبني النبي ﷺ منذ أسلمت، ولا رأيي إلا  
 ۴۷۴۶ ..... تبسم  
 ۴۶۸۹ ..... ما رأيت أحدأ أشبه سمناً  
 ۶۱۹۵ ..... ما رأيت أحدأ أفصح من عائشة  
 ۴۷۴۸ ..... ما رأيت أحدأ أكثر تبسماً من رسول الله ﷺ  
 ۶۰۵۴ ..... ما رأيت أحدأ قط بعد رسول الله ﷺ من  
 ..... ما رأيت النبي ﷺ مستجمعاً ضاحكاً حتى  
 ۴۷۴۵ ..... ترى منه لهواته  
 ۵۸۱۴ ..... ما رأيت النبي ﷺ مستجمعاً قط  
 ۱۵۱۲ ..... ما رأيت رسول الله ﷺ ضاحكاً حتى أراه
- ۴۲۷۵ ..... كنا نأكل على عهد رسول الله ﷺ ونحن  
 ۲۶۶۰ ..... كنا نتحين فإذا زالت الشمس  
 ۱۸۱۶ ..... كنا نخرج زكاة القطر صاعاً  
 ..... كنا نصيب في مغازينا العسل والعنب فنأكله  
 ۳۹۹۹ ..... ولا نرفعه  
 ۳۱۸۴ ..... كنا نغزل والقرآن ينزل  
 ۶۰۸۵ ..... كنا نقول ورسول الله ﷺ حي  
 ۱۳۰۴ ..... كنا ننصرف في رمضان من القيام  
 ۵۸۹۰ ..... كنا والله إذا احمر البأس  
 ۲۰۱۶ ..... لا إلا من أجل الضعف  
 ۲۷۸۲ ..... لا رأس إنما هم  
 ۶۲۶۵ ..... لا فضلهم على من بعدهم  
 ۳۶۰۸ ..... لا قطع عليه وهو خادمكم  
 ۱۰۸۰ ..... لأن أشهد صلاة الصبح في جماعة  
 ۹۴۶ ..... لا يجعل أحدكم للشيطان شيئاً  
 ۲۰۳۵ ..... لا يصوم أحد عن أحد  
 ۴۵۱۱ ..... لا يلعب الشطرنج إلا خاطئاً  
 ۹۰۴ ..... لا ينظر الله عز وجل إلى صلاة  
 ۱۷۰۰ ..... لحد لرسول الله ﷺ  
 ۳۶۳۶ ..... لقد حرمت الخمر حين حرمت  
 ۵۲۴۱ ..... لقد رأيت سبعين من أصحاب الصفة  
 ۴۱۹۵ ..... لقد رأيت نبيك ﷺ وما يجد من الدقل  
 ۳۷۴۷ ..... لقد علم قومي أن حرفتي لم تكن  
 ۵۶۶۱ ..... لقي ابن عباس كعباً يعرفه  
 ۵۴۹۹ ..... لقي ابن عمر رضي الله عنه ابن صياد  
 ۳۰۵۹ ..... للبيت النصف ولابنة الابن السدس  
 ۴۸۱ ..... لم أكن ليلة الجن مع رسول الله ﷺ  
 ۱۷۱۸ ..... لما توفي عبد الرحمن بن أبي بكر  
 ۵۹۴۵ ..... لما حضر أحد  
 ۶۰۵۵ ..... لما طعن عمر جعل يالم  
 ۵۹۵۱ ..... لما كان أيام الحرة لم يؤذن في مسجد النبي ﷺ  
 ۱۷۴۹ ..... لما مات الحسن بن الحسن

- ۵۷۷۱ ..... نجد مكتوباً بحمد رسول الله ﷺ  
 ۲۶۶۶ ..... نزول الأبطح ليس بسنة  
 هبط ثمانون رجلاً من أهل مكة على  
 ۳۹۶۶ ..... رسول الله ﷺ  
 ۳۵۸۴ ..... هدم أبو بكر على اللواطين  
 ۴۳۲۵ ..... هذه جبة رسول الله ﷺ  
 ۲۶۲۱ ..... هكذا رمى الذي أنزل عليه  
 ۵۳۵۷ ..... هل تدري ما قال أبي لأبيك؟  
 ۱۰۷۸ ..... هل تسمع: حي على الصلاة  
 ۴۷۴۹ ..... هل كان أصحاب رسول الله ﷺ يضحكون؟  
 ۴۵۱۲ ..... مي من الباطل (الشطرنج)  
 ۶۰۵۱ ..... وافقت ربي في ثلاث: في مقام  
 ۶۰۵۰ ..... وافقت ربي في ثلاث: قلت  
 ۴۰۱۰ ..... وافقنا رسول الله ﷺ حين فتح خيبر  
 ۶۱۷۹ ..... والله إنه كان أشبههم برسول الله ﷺ  
 ۵۵۰۱ ..... والله ما أشك أن المسيح  
 ۱۰۷۹ ..... والله ما أعرف من أمر  
 ۴۶۰۳ ..... والله ما جعل الله في نجم حياة أحد  
 ۵۴۰۹ ..... وقعت الفتنة الأولى  
 ۵۷۹۳ ..... يا بني لورأيتك رأيت الشمس طالعة  
 يا ساري! الجبل (بيننا عمر يخطب جعل  
 ۵۹۵۴ ..... يصيح)  
 ۴۸۶ ..... يا صاحب الخوض لا تخبرنا  
 ۴۶۴۸ ..... يجزي عن الجماعة إذا مروا أن يسلم أحدهم  
 ۲۶۱۵ ..... يلي المقيم أو المعتبر  
 ۶۰۰۴ ..... يمنعني أن الله حرم علي دم أخي  
 ۵۴۲۷ ..... يوشك المسلمون أن يحاصروا  
 ۳۲۹۸ ..... يوقف المؤذي
- ۵۷۹۵ ..... ما رأيت شيئاً أحسن من رسول الله ﷺ  
 ۵۹۶۲ ..... ما رأيت يوماً قط كان أحسن ولا أضوا  
 ۵۲۳۷ ..... ما شيع آل محمد من خبز الشعير يومين متتابعين  
 ۵۲۶۷ ..... ما شيعنا من تمر حتى فتحنا خيبر  
 ۸۸۴ ..... ما صليت قال وأحسبه قال  
 ۸۵۳ ..... ما صليت وراء أحد أشبه  
 ۸۸۳ ..... ما صليت وراء أحد بعد  
 ۶۰۴۴ ..... ما كنا نبعد أن السكينة تنطق  
 ۱۴۰۲ ..... ما كنا نقبل ولا تنغدى إلا بعد  
 ۳۶۲۳ ..... ما كنت لأقيم على أحد حداً فيموت  
 ۵۹۵۵ ..... ما من يوم يطلع  
 ۳۱۲۳ ..... ما نظرت، أو ما رأيت، خرج رسول الله ﷺ  
 ۶۲۶۴ ..... ما نعلم حياً من أحياء العرب  
 ۲۷۳۳ ..... معاذ الله أن أرد شيئاً نفلني  
 ۵۷۷۲ ..... مكتوب في التوراة صفة محمد وعيسى  
 ۱۰۷۶ ..... من أدركه الأذان في المسجد  
 ۹۱۸ ..... من السنة إخفاء الشاهد  
 ۲۹۷۹ ..... من زرع في أرض قوم بغير إذنتهم  
 ۱۰۷۷ ..... من سمع النداء فلم يجبه  
 ۱۹۷۷ ..... من صام اليوم الذي يشك  
 ۹۳۲ ..... من صل على محمد وقال  
 ۳۳۱ ..... من قبله الرجل امرأته الوضوء  
 ۲۱۷۱ ..... من قرأ آخر آل عمران في ليلة كتب له قيام  
 ۲۹۷۷ ..... من كانت له أرض فليزرعها  
 ۴۸۷۹ ..... من كانت له عند رسول الله ﷺ عذة  
 ۴۸۷۸ ..... من كان له على النبي ﷺ دين  
 ۹۰۵ ..... من وضع جبهته بالأرض  
 ۴۸۶۹ ..... مع، غفر الله لك

## مشکوٰۃ المصابیح

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔  
 اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام  
 مسائل کی تحقیق مرعاة المفاتیح، مرقاۃ، التعلیق الصبیح  
 فتح الباری شرح صحیح بخاری و دیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے  
 پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی  
 تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ  
 کی کتب اور تنقیح الرواة کی تحقیق سے مزین فرما کر  
 ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی  
 خیال رکھا گیا ہے تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں  
 امتیاز ہو سکے۔



مکتبہ محمدیہ

پاک جیو وطنی جملع مایہ مال